بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقیاسِ صلوٰۃ

مؤلفہ

سلطان القلم حضرت مولانا محمد عمر اچھروی مدظلہ

مکتبہ صدیقیہ اچھرہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

فخلف من بعدھم خلف اضاعوا الصلوٰۃ واتبعوا الشھوٰت فسوف یلقون غیا ۝

پس ان کی جگہ ناخلف آئے انہوں نے نماز کو ضائع کیا شہوات کے پیچھے پڑے عنقریب گمراہی سے ملیں گے

مقیاس الصلوٰۃ

(رج رقم)

فی اصلاح

اھل الاضلال والغلاۃ

مصنفہ

مناظر اعظم حضرت مولانا الحاج محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ

الناشر

صاحبزادہ کلیم اللہ صدیقی بن خلف الرشید اعظم حافظ فقیر اللہ رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ صدیقیہ

مکان نمبر ۲۰ الپتگین سٹریٹ نمبر ۲ اچھرہ لاہور

marfat.com

جُملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب..........................مقیاسِ صلوٰۃ

تصنیف ....مُناظرِ اعظم الحاج حضرت مولانا محمد عُمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر ....صاحبزادہ کلیم اللہ صدیقی

بن

خلف الرشید اعظم مولانا قاری حافظ فقیر اللہ اچھروی رحمۃ اللہ علیہ

طباعت ....آفسٹ

بار ....نہم ۲۰۰۲ء

طابع ....حاجی حنیف پرنٹنگ پریس لاہور۔

صفحات ۴۴۸

قیمت مجلد..........................=/۱۶۵ روپے

marfat.com

فہرست مضامین مقیاس صلوٰۃ

نمبر شمار		صفحہ
۱	سبب تالیف کتاب مقیاس صلوٰۃ	۲
۲	مسائل طہارت	۳
۳	مساجد اللہ میں کم از کم مکروہ شے کا احتیاط	۹
۴	مسجد میں حضور علیہ ﷺ تھوک ملاحظہ فرما کر ناراض ہوئے	۹
۵	مسجد سے غلاظت دور کر کے خوشبو لگانا	۱۰
۶	اگر تر ہو تو دھوئے	۱۰
۷	اونٹ بٹھانے کی جگہ پر نماز جائز نہیں ہے	۱۱
۸	قبرستان میں نماز جائز نہیں ہے	۱۱
۹	حمام ومقابر وزمین بابل میں نماز جائز نہیں	۱۲
۱۰	بعض مساجد پاک لوگوں کے لائق نہیں ہوتیں	۱۲
۱۱	پانی کے پاک ہونے کی قرآنی دلیل	۱۴
۱۲	اَنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُخَبِّسُهٗ شَيْئٌ کا مطلب	۱۵
۱۳	کُتّے کا جھوٹا حرام اور پلید ہے	۱۹
۱۴	ماء البحر کا حکم	۲۲
۱۵	حیض کی نجاست قرآن کریم سے	۲۳
۱۶	پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت	۲۶
۱۷	پیشاب کے چھینٹوں سے عذاب قبر	۲۸
۱۸	پاک پانی قرآن کریم سے	۳۰
۱۹	جنت میں بھی پاک لوگوں کا داخلہ ہوگا	۳۱
۲۰	قرآن کریم سے مُردہ اور بہنے والا خون حرام ہے	۳۲
۲۱	قرآن کریم میں حلال کونسی چیز ہے	۳۴
۲۲	رزق کے لئے طیب ہونا شرط ہے	۳۴
۲۳	کنویں کی پاکی وپلیدی کا حکم	۳۶
۲۴	دوزخی صاف پانی سے محروم ہوں گے اور جنتیوں سے صاف پانی مانگیں گے	۳۷

marfat.com

نمبر شمار		صفحہ
۲۵	منی کی پلیدی کا ذکر	۳۷
۲۶	منی کی پلیدی قرآن کریم سے	۳۸
۲۷	منی کو دھونے کا ارشاد نبی کریم ﷺ کی زبانی	۴۰
۲۸	نبی کریم ﷺ کے کپڑے سے منی ہمیشہ دھوئی جاتی تھی	۴۱
۲۹	منی کو کھرچنے کا جواب	۴۴
۳۰	وضو میں سیدھے ہاتھ دھونا	۴۷
۳۱	قرآنی فیصلہ	۴۷
۳۲	گردن کا مسح بدعت نہیں بلکہ مستحب ہے	۴۹
۳۳	خون سے وضو کا فاسد ہونا	۵۲
۳۴	اذان میں انگوٹھے چومنا	۵۳
۳۵	پانچ نمازوں کی فرضیت	۵۸
۳۶	اپنوں کو نماز پر قائم رکھنے کی تاکید	۵۹
۳۷	نماز فجر اور عشاء کا اصطلاحی ذکر	۶۰
۳۸	صریحی حکم پانچ نمازوں کے قیام کا	۶۱
۳۹	نماز صبح و مغرب کی فرضیت	۶۱
۴۰	وقت عشاء کی نماز کی فرضیت	۶۱
۴۱	ظہر، مغرب اور فجر کی نماز کی فرضیت قرآن سے	۶۲
۴۲	ظہر کی نماز کی تشریح	۶۳
۴۳	فرضیت نماز مغرب کے وقت کی از روئے قرآن کریم	۶۳
۴۴	نماز صبح کی فرضیت قرآن مجید سے	۶۴
۴۵	نماز عصر کا حکم فرضیت قرآن کریم سے	۶۵
۴۶	پانچ نمازوں سے کسی نماز کے لئے روکنا شیطان کا کام ہے	۶۶
۴۷	نماز قائم کرنے کا حکم قرآنی ہے پڑھنے کا حکم نہیں کا جواب	۶۷
۴۸	قیام نماز کے ابتداء میں کیا پڑھا جائے	۶۸
۴۹	صبح و عشاء کو سُبحٰنَکَ اللّٰھُمَّ، وَالحَمدُ لِلّٰہِ پڑھنے کا ارشاد خداوندی	۶۹

marfat.com

نمبر شمار		صفحہ
۵۰	صبح، عصر، مغرب اور عشا کی نمازوں میں بوقت قیام سُبحٰنَکَ اَللّٰھُمَّ وَالحَمدُ لِلّٰہِ پڑھنا	۶۹
۵۱	پانچوں نمازوں میں سُبحٰنَکَ اَللّٰھُمَّ وَالحَمدُ لِلّٰہِ پڑھنے کا قرآنی حکم	۷۰
۵۲	مختصر ہیئت قضائیہ ترتیب نماز	۷۲
۵۳	اللہ اکبر کا ثبوت قرآنی	۷۳
۵۴	اسم ذاتی کا بیان	۷۳
۵۵	سُبحٰنَکَ اَللّٰھُمَّ جنتیوں کا کلام ہے	۷۴
۵۶	جنت کی دوسری اصطلاح	۷۵
۵۷	پورے الحَمدُ لِلّٰہِ کی تشریح اور پورے نام کا ظہور	۷۵
۵۸	رکوع و سجود کا ثبوت	۷۵
۵۹	پانچ نمازیں پڑھنے والا مانع خیر بھی نہیں ہو سکتا اور جزع فزع بھی نہیں کر سکتا	۷۶
۶۰	پانچ نمازوں کے منکرین جہنم کی سیر کریں گے	۷۷
۶۱	نماز کے تارک کو عتاب خداوندی	۷۷
۶۲	ضرورت احادیث	۷۸
۶۳	نماز بغیر اطاعت مصطفٰے ﷺ ادا کرنے والا رحمت خداوندی کا مستحق نہیں	۷۹
۶۴	مصطفٰے ﷺ کی اطاعت سے رُوگردانی کرنے والا خود ذمہ دار ہے	۸۰
۶۵	حدیث مصطفٰے ﷺ سے اعراض پر وعید خداوندی	۸۱
۶۶	مصطفٰے ﷺ کی حدیث کے بغیر قرآن کریم سے کوئی ہدایت نہیں پا سکتا	۸۲
۶۷	اوقات صلوٰۃ	۸۳
۶۸	صبح کی نماز کا فضیلت والا وقت	۸۴
۶۹	حضرت علی المرتضٰی کی نماز اسفار میں	۸۷
۷۰	صبح کی نماز کو صبح کی روشنی میں پڑھنا چاہیے	۸۷
۷۱	صلوٰۃ الظہر کا وقت	۸۸
۷۲	مسجد میں داخلے کی صورت	۸۹
۷۳	نماز میں عاجزی سے کھڑے ہونا	۹۰
۷۴	نماز میں ٹانگیں چوڑی کرنا خلاف سنت ہے	۹۰

marfat.com

نمبر شمار		صفحہ
۷۵	ٹانگوں کے درمیان سے بھی گزرگاہ شیطان ہے	۹۲
۷۶	نماز میں آرام سے کھڑے ہونا چاہیے	۹۴
۷۷	زبانی نیت	۹۵
۷۸	فریضہ رمضان میں بھی زبانی نیت کی جاتی ہے	۹۷
۷۹	نیت نکاح زبانی اقرار سے	۹۸
۸۰	خداوند کریم کی ربوبیت کا اقرار بھی زبانی ہوا	۹۸
۸۱	تمام انبیاء علیہم السلام نے رب العزت کے دربار میں عملی اطاعت کا زبانی اقرار فرمایا	۹۹
۸۲	حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے بھی عبادت خداوندی کا زبانی اقرار کرایا	۱۰۱
۸۳	بغیر زبانی نیت اعمال صالحہ مقبول نہیں ہوتے	۱۰۲
۸۴	تکبیر تحریمہ کے وقت کانوں کے برابر ہاتھ اٹھانا	۱۰۴
۸۵	لباس کے متعلق خدائی فیصلہ	۱۰۶
۸۶	سر ننگا کو کرنا	۱۰۷
۸۷	عمامہ کی تاکید مصطفےٰ ﷺ کی زبانی	۱۰۹
۸۸	نماز میں عمامہ کی فضیلت	۱۱۰
۸۹	مصطفےٰ ﷺ کے نزدیک عمامہ اور ٹوپی پہننا فطرت انسانی ہے	۱۱۰
۹۰	نبی کریم ﷺ نے عمامہ بلا عذر کبھی ترک نہیں فرمایا	۱۱۱
۹۱	مومن اور مشرک کے درمیان عمامے اور ٹوپی اکھٹے پہننے کا فرق ہے	۱۱۲
۹۲	ملائکہ کا عمامے پہنکر حاضر ہونا	۱۱۳
۹۳	نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کو غزوہ اُحد میں عمامے بندھائے	۱۱۴
۹۴	چھپے ہوئے عمامے کا فیصلہ مصطفےٰ ﷺ کے نزدیک	۱۱۵
۹۵	نماز میں پگڑی نہ باندھنے والے قیامت کے دن دیدار الٰہی سے محروم رہیں گے	۱۱۵
۹۶	صرف ابتداء نماز میں دونوں ہاتھوں کا کانوں کے برابر اُٹھانا	۱۱۶
۹۷	وائل بن حجر کے متعلق تحقیق	۱۱۶

marfat.com

نمبر شمار		صفحہ
۹۸	حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی زبانی نبی کریم ﷺ کی نماز میں سوائے تکبیر اولیٰ کے رفع یدین نہیں	۱۲۵
۹۹	تمام متقدمین بوقت تکبیر تحریمہ کانوں تک ہاتھ اُٹھاتے تھے	۱۲۷
۱۰۰	سینے تک ہاتھ اٹھانا عورتوں کی سنت ہے	۱۲۸
۱۰۱	تمام متقدمین کے نزدیک سینے تک ہاتھ اٹھانا عورتوں کی سنت ہے	۱۲۸
۱۰۲	ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کے دلائل حدیث سے	۱۳۰
۱۰۳	زور سے بسم اللہ شریف مصطفےٰ ﷺ نے جماعت میں نہیں پڑھی	۱۳۵
۱۰۴	زور سے بسم اللہ پڑھنے کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ	۱۳۶
۱۰۵	امام کو جماعت میں بلند آواز سے بسم اللہ نہ پڑھنے کا حکم	۱۳۷
۱۰۶	جماعت میں امام کو زور سے بسم اللہ پڑھنا بدعت ہے	۱۳۹
۱۰۷	جماعت میں زور سے بسم اللہ پڑھنے کے متعلق محدثین کا مذہب	۱۴۳
۱۰۸	فاتحہ خلف الامام کی تحقیق	۱۴۴
۱۰۹	فاتح خلف الامام پڑھنے کی قرآنی ممانعت	۱۴۴
۱۱۰	قرآن پڑھتے وقت چپکے سے سننے کا قرآنی حکم	۱۴۶
۱۱۱	امام کی اقتداء میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھنے کا حکم	۱۴۸
۱۱۲	مصطفےٰ ﷺ کی اقتدا میں صحابی کا بغیر فاتحہ نماز پڑھنا اور حضور کا صحیح فتوی دینا	۱۴۸
۱۱۳	نبی کریم ﷺ نے امام کے پیچھے قرآن پڑھنے سے مقتدی کو منع فرمادیا	۱۵۰
۱۱۴	جہری نماز میں مقتدی کو قرآن پڑھنے کی ممانعت	۱۵۱
۱۱۵	سری نماز میں مصطفےٰ ﷺ نے امام کے پیچھے پڑھنے سے روک دیا	۱۵۳
۱۱۶	امام غیر المغضوب علیھم و لا الضالین تک پڑھے تو مقتدی صرف آمین کہے	۱۵۵
۱۱۷	امام اور مقتدی کو پڑھنے کا طریقہ حضور ﷺ کی زبانی	۱۵۶
۱۱۸	امام پڑھنے لگے تو مقتدی خاموش رہے مصطفےٰ ﷺ کی زبانی	۱۵۷
۱۱۹	اِذَا قُرِئَ القرآنُ کی تشریح حدیث شریف سے	۱۵۸
۱۲۰	امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنے کے دلائل	۱۶۱

marfat.com

نمبر شمار		صفحہ
۱۲۱	انعامی اشتہار	۱۶۴
۱۲۲	امام کی قراءۃ مقتدی کے لئے کافی ہے	۱۶۵
۱۲۳	صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا فتوی فاتحہ خلف الامام نہ پڑھنے پر تھا	۱۶۹
۱۲۴	حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتوی	۱۷۰
۱۲۵	حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ	۱۷۰
۱۲۶	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ	۱۷۱
۱۲۷	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ	۱۷۳
۱۲۸	حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ	۱۷۵
۱۲۹	لَاصَلٰوۃَ لِمَن لَّم یَقرَء بِفَاتِحَتِہ الکِتَابِ کا جواب	۱۷۷
۱۳۰	ضاد اور ظاء کی وضاحت	۱۸۰
۱۳۱	ضاد کو ظاء پڑھنا شرعی جرم ہے	۱۸۱
۱۳۲	آہستہ آمین کے دلائل قرآنیہ	۱۸۵
۱۳۳	خداوند کریم عاجزی اور آہستہ پکارنے کو پسند فرماتا ہے	۱۸۶
۱۳۴	آہستہ آمین حدیث شریف سے	۱۸۷
۱۳۵	رکوع وسجود میں بغیر رفع یدین مصطفیٰ ﷺ کی نماز	۱۸۸
۱۳۶	نبی کریم ﷺ نے نماز کا طریقہ بغیر رفع یدین کے سکھایا	۱۹۳
۱۳۷	نبی کریم ﷺ کی نماز مین نہ رفع یدین عندالرکوع والسجود اور نہ ہی جلسہ استراحت	۱۹۵
۱۳۸	تمام متقدمین کی نماز بغیر رفع یدین عندالرکوع والسجود	۲۰۶
۱۳۹	نماز میں بار بار رفع یدین سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا	۲۰۷
۱۴۰	نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام عمر نماز میں رفع یدین عندالرکوع والسجود نہیں کیا	۲۱۲
۱۴۱	حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام عمر رفع یدین عندالرکوع والسجود نہیں کیا	۲۱۳
۱۴۲	حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل بھی اسی پر تھا	۲۱۳
۱۴۳	انعامی اشتہار	۲۱۴

marfat.com

نمبر شمار		صفحہ
۱۴۴	قنوت نازلہ سے رب کریم نے منع فرمایا	۲۱۵
۱۴۵	نبی کریم ﷺ کے بعد خلفاء راشدین نے بعد الرکوع قنوت نازلہ نہیں پڑھی	۲۱۷
۱۴۶	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ قنوت نازلہ کے متعلق	۲۱۹
۱۴۷	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ قنوت نازلہ کے متعلق	۲۲۰
۱۴۸	حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ قنوت نازلہ کے متعلق	۲۲۲
۱۴۹	قنوت نازلہ اور بخاری شریف	۲۲۳
۱۵۰	قنوت نازلہ کے متعلق احناف کا فیصلہ	۲۲۴
۱۵۱	صبح کی سنتیں رہ جائیں تو سورج چڑھنے کے بعد پڑھیں	۲۲۶
۱۵۲	صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین صبح کی دو رکعت بعد از طلوع سورج پڑھنا	۲۲۷
۱۵۳	عشاء سے پہلے چار سنتیں	۲۲۹
۱۵۴	تین وتر واجب ہیں	۲۳۱
۱۵۶	تین وتر اور دعا قنوت رکوع سے پہلے	۲۳۳
۱۵۷	انعامی اشتہار	۲۳۵
۱۵۸	صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عمل تین وتروں میں	۲۳۶
۱۵۹	تین وتر اور درمیان کا تشہد	۲۳۷
۱۶۰	سجدہ سہو بعد سلام	۲۳۸
۱۶۱	امام کی اقتداء میں بعد میں ملنے والے کی کونسی رکعت ہوگی	۲۳۹
۱۶۲	باب الجمعہ	۲۴۴
۱۶۲	نماز ظہر کی فرضیت عین بلا شرط قرآن کریم سے	۲۴۴
۱۶۳	نماز جمعہ قرآن کریم سے باشرائط	۲۴۵
۱۶۴	جمعہ کی نماز کا حکم جن پر عائد نہیں ہوتا	۲۴۶
۱۶۵	جمعہ جماعت میں	۲۴۹
۱۶۶	جہاں تک جمعہ کی اذان کا آواز وہاں جمعہ فرض ہے	۲۵۰
۱۶۷	دیہات میں جمعہ نہیں	۲۵۱
۱۶۸	حضرت امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مصر جامع	۲۵۵

marfat.com

نمبر شمار		صفحہ
۱۶۹	حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شہر سے چھ میل پر ظہر پڑھنا	۲۵۵
۱۷۰	نوافل سے جمعہ معاف ہو جاتا ہے	۲۵۶
۱۷۱	عید کے دن جمعہ اختیاری ظہر فرض	۲۵۶
۱۷۲	نماز جمعہ بارش کے دن معاف نماز ظہر گھروں میں پڑھیں	۲۵۸
۱۷۳	نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں یوم حنین کو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے جمعہ ترک کیا	۲۵۸
۱۷۴	حدیبیہ میں مصطفےٰ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جمعہ ترک کر کے نماز ظہر علیحدہ علیحدہ پڑھی	۲۵۹
۱۷۵	جمعہ کے دن نماز جمعہ اور نماز ظہر دونوں کو ادا کرنے کا حکم	۲۶۰
۱۷۶	نماز جمعہ ترک کرنے کا گناہ صدقے سے ادا ہو جاتا ہے	۲۶۱
۱۷۷	جمعہ ترک اور نماز ظہر ادا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا عمل	۲۶۲
۱۷۸	جمعہ اور صبح کی سُنتیں	۲۶۴
۱۷۹	صبح کی سنتوں کی فضیلت	۲۶۵
۱۸۰	جمعہ کی نماز بغیر مصر جامع جائز نہیں	۲۶۵
۱۸۱	انعامی اشتہار	۲۶۶
۱۸۲	قرینۃ کا استعمال مصر جامع پر قرآن کریم سے	۲۶۷
۱۸۳	جمعہ کے متعلق فقہائے احناف کا متفقہ فیصلہ	۲۶۹
۱۸۴	مصر جامع کی تحقیق فقہ سے	۲۶۹
۱۸۵	جمعہ اور ظہر کے متعلق علامہ شامی کا آخری فیصلہ	۲۷۳
۱۸۶	ملاجیون کا آخری فیصلہ	۲۷۴
۱۸۷	علامہ شامی کا فیصلہ	۲۷۵
۱۸۸	علامہ خیر الدین رملی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ	۲۷۶
۱۸۹	منکرین کی کتابوں کے حوالے	۲۷۸
۱۹۰	باب النوافل	۲۷۹
۱۹۱	نوافل کا ثبوت قرآن کریم سے	۲۷۹

marfat.com

نمبر شمار		صفحہ
۱۹۲	نفلی عبادت کرنے والے کا منہ قیامت کے دن سیاہ نہیں ہوگا	۲۸۰
۱۹۳	تارکین نوافل قیامت کے دن ذلیل ہوں گے	۲۸۱
۱۹۴	باب التراویح	۲۸۳
۱۹۵	نبی کریم ﷺ ہمیشہ بیس تراویح پڑھتے رہے	۲۸۳
۱۹۶	نبی کریم ﷺ نے تراویح سنت مقرر فرمائیں	۲۸۴
۱۹۷	حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں بھی بیس ۲۰ رکعات تراویح رائج رہیں	۲۸۶
۱۹۸	مصطفیٰ ﷺ کے چوتھے خلیفے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں بھی بیس ۲۰ رکعات تراویح رائج رہیں	۲۸۸
۱۹۹	اکابرین اصحاب مصطفیٰ ﷺ کے زمانے میں بیس ۲۰ رکعات تراویح اور تین وتر پڑھائے جاتے رہے	۲۸۹
۲۰۰	انعامی اشتہار	۲۹۳
۲۰۱	امام نووی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ بیس ۲۰ تراویح پر تھا	۲۹۳
۲۰۲	نماز تراویح اور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۹۶
۲۰۳	باب الدعاء	۳۰۰
۲۰۴	دُعا کا حکم قرآن کریم سے	۳۰۰
۲۰۵	رب کریم سے دُعا مانگنے کا منکر متکبروں میں شمار ہوگا اور جہنمی ہوگا	۳۰۲
۲۰۶	دُعا سے منع کرنے والا بلا اپیل جہنمی ہے	۳۰۴
۲۰۷	دُعا کا حکم حدیث مصطفیٰ ﷺ سے	۳۰۵
۲۰۸	دونوں ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگنا حدیث مصطفیٰ ﷺ سے	۳۱۱
۲۰۹	دعا کے متعلق امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ	۳۱۹
۲۱۰	حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ	۳۱۹
۲۱۱	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ	۳۱۹
۲۱۲	نبی کریم ﷺ ہر نماز کے بعد دعا فرماتے	۳۱۹
۲۱۳	نبی کریم ﷺ جب بھی نماز سے سلام پھیرتے دعا پڑھتے	۳۲۱
۲۱۴	ہر نماز کے بعد دعا مانگنا حضور ﷺ کی وصیت ہے	۳۲۲

marfat.com

نمبر شمار		صفحہ
۲۱۵	ہر نماز کے بعد دعا مانگنے والے کی مصطفیٰ ﷺ قیامت کے دن شفاعت فرمائیں گے	۳۲۴
۲۱۶	نبی کریم ﷺ کا ذاتی عمل	۳۲۵
۲۱۷	نبی کریم ﷺ جب بھی دعا فرماتے دونوں دست پاک اٹھا کر دعا فرماتے	۳۲۵
۲۱۸	مصطفیٰ ﷺ کا ارشاد کہ جب بھی تم دعا مانگو دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں اُٹھا کر دعا مانگو	۳۲۷
۲۱۹	دُعا دونوں ہاتھ اٹھا کر ہی ہوتی ہے	۳۳۰
۲۲۰	نوافل کے بعد دعا	۳۳۱
۲۲۱	ہر ذکر کے بعد دُعا اور درود شریف	۳۳۲
۲۲۲	نماز کے بعد درود شریف اور دُعا	۳۳۳
۲۲۳	حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ درود شریف اور دُعا کے متعلق	۳۳۶
۲۲۴	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ درود شریف و دعا کے متعلق	۳۳۷
۲۲۵	حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ	۳۳۸
۲۲۶	دُعا میں اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَه، اور درود شریف پڑھنا	۳۳۸
۲۲۷	تین دفعہ دعا مانگنا	۳۴۳
۲۲۸	نماز جنازہ کے بعد کھڑے ہو کر دُعا مانگنا	۳۴۶
۲۲۹	مومنوں کو مصطفیٰ ﷺ پر صلوٰۃ پڑھنے کا خداوندی ارشاد	۳۴۸
۲۳۰	جو شخص مصطفیٰ ﷺ پر درود شریف پڑھے رحمت خداوندی کا مستحق ہے	۳۵۰
۲۳۱	درود شریف پڑھتے وقت نکل جانے والا جنت سے محروم رہے گا	۳۵۱
۲۳۲	تارک صلوٰۃ و سلام دین سے خالی ہے	۳۵۳
۲۳۳	مصطفیٰ ﷺ کے نزدیک قیامت کے دن بہترین امتی	۳۵۵
۲۳۴	فضیلت درود شریف	۳۵۵
۲۳۵	درود شریف کا حکم	۳۵۶
۲۳۶	درود شریف پڑھنے والے کا حضور ﷺ کو علم ہوتا ہے	۳۶۲
۲۳۷	مصطفیٰ ﷺ کو ہر جگہ سے درود شریف پہنچتا ہے	۳۶۳
۲۳۸	مصطفیٰ ﷺ پر درود شریف پڑھ کر خداوند کریم سے مانگنا	۳۶۶

marfat.com

نمبر شمار		صفحہ
۲۳۹	اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه کا ثبوت	۳۶۹
۲۴۰	صلوٰۃ وسلام پڑھنے والوں کو حضور ﷺ خود بھی جواب دیتے ہیں	۳۷۰
۲۴۱	خصوصاً نماز صبح اور نماز عشاء کے وقت درود شریف پڑھنا	۳۷۰
۲۴۲	آپ ﷺ کے اسم پاک پڑھتے وقت درود شریف پڑھنا	۳۷۱
۲۴۳	مسجد میں داخل ہوتے وقت صلوٰۃ وسلام نبی ﷺ پر	۳۷۱
۲۴۴	مصافحے کے وقت درود شریف	۳۷۴
۲۴۵	جلسے میں سب کامل کر درود شریف پڑھنا	۳۷۴
۲۴۶	منکرین درود شریف کے لئے عتاب	۳۷۵
۲۴۷	مصطفےٰ ﷺ کے اسم پاک سے تکالیف کا دور ہونا	۳۷۶
۲۴۸	نعرہ رسالت بلند آواز سے پڑھنا	۳۷۷
۲۴۹	نعرہ تکبیر بلند آواز سے پڑھنا	۳۷۸
۲۵۰	مراقبہ از احادیث	۳۷۸
۲۵۱	تمام رات قیام کرنا بدعت نہیں سنت ہے	۳۷۹
۲۵۲	حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل شبینے پر	۳۸۰
۲۵۳	حضرت امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا روزانہ ختم قرآن کرنا	۳۸۰
۲۵۴	حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شبینہ	۳۸۱
۲۵۵	ختم قرآن پر دعوت اجتماع و درود شریف اور دُعا	۳۸۱
۲۵۶	ابن قیم	۳۸۲
۲۵۷	ختم میں قُلْ هُوَ اللّٰه شریف کا پڑھنا	۳۸۳
۲۵۸	فضیلت قُلْ هُوَ اللّٰه شریف	۳۸۳
۲۵۹	قرآن شریف ختم کر کے پھر شروع سے پڑھنا	۳۸۴
۲۶۰	موجودہ مروجہ ختم قرآن کا طریقہ	۳۸۴
۲۶۱	نوافل میں ختم قرآن کا یہی طریقہ	۳۸۵
۲۶۲	اکابرین کے ارواح کو ختم کا ایصال ثواب	۳۸۶
۲۶۳	پہلے پھل پر دعا مانگنا پھر بچوں کو تقسیم کرنا	۳۸۶

marfat.com

نمبر شمار		صفحہ
۲۶۴	کھانے پر ختم کا ثبوت قرآن سے	۳۸۷
۲۶۵	کھانے پر ختم کا ثبوت حدیث شریف سے	۳۸۸
۲۶۶	نذرانے پر دعا کرنا	۳۹۰
۲۶۷	کھانا سامنے رکھ کر دعا مانگنا سنت ہے	۳۹۰
۲۶۸	قرآن کریم سے خدا خود سلام ہے	۳۹۱
۲۶۹	مصطفیٰ ﷺ کی زبانی کہ خدا خود سلام ہے	۳۹۲
۲۷۰	مصطفیٰ ﷺ پر سلام پڑھنا حکم خداوندی ہے	۳۹۴
۲۷۱	قبروں پر سلام کہنا	۳۹۶
۲۷۲	انبیاء علیہم السلام کا نام لے کر انبیاء علیہم السلام پر سلام پڑھنا سنت اللہ ہے	۳۹۷
۲۷۳	تمام رسولوں پر سلام پڑھنا خداوندی سنت ہے	۳۹۸
۲۷۴	ولادت اور وصال کے دن خصوصاً سلام پڑھنا	۴۰۰
۲۷۵	قیامت کے دن تمام جنتیوں کو سلام خداوندی سے نواز جائے گا	۴۰۱
۲۷۶	جنت میں ایک دوسرے کو زور سے سلام کہیں گے	۴۰۲
۲۷۷	اعراف والے بھی جنتیوں کو سلام کہیں گے	۴۰۲
۲۷۸	سلام کے معنی قرآن کریم سے	۴۰۲
۲۷۹	علماء دیوبند و سلام و قیام	۴۰۳
۲۸۰	حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ و سلام و قیام کے متعلق	۴۰۴
۲۸۱	مولوی اشرف علی صاحب تھے سے قیام و سلام پڑھتے	۴۰۴
۲۸۲	مولوی حسین علی صاحب کا فتویٰ سلام کے متعلق	۴۰۴
۲۸۳	نجدیوں کی طرف سے گاندھی کو سلام	۴۰۶
۲۸۴	نجدیوں کو سلام	۴۰۷
۲۸۵	سلام اور مولوی ثناء اللہ امرتسری	۴۰۷

تمت

اورینٹ پریس چوک داتا صاحب لاہور

marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

الٰہی حمد سے عاجز ہے یہ سارا جہاں تیرا
جہاں والوں سے کیونکر ہو سکے ذکر و بیاں تیرا

زمین و آسمان کے ذرّے ذرّے میں ترے جلوے
نگاہوں نے جدھر دیکھا نظر آیا نشاں تیرا

ٹھکانہ ہر جگہ تیرا سمجھتے ہیں جہاں والے
سمجھ میں آ نہیں سکتا ٹھکانہ ہے کہاں تیرا

ترا محبوب پیغمبر تری عظمت سے واقف ہے
کہ سب نبیوں میں تنہا ہے وہی اِک راز داں تیرا

جہان رنگ و بُو کی وسعتوں کا راز داں تو ہے!
نہ کوئی ہمسفر تیرا نہ کوئی کارواں تیرا

تیری ذاتِ معلّیٰ آخری تعریف کے لائق
ظہوری سارا عالم روز و شب ہے نغمہ خواں تیرا

(جناب الحاج محمد علی صاحب ظہوری قصوری)

marfat.com

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

نعت

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیے ہیں — جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیے ہیں

جب آگئی ہیں جوشِ رحمت پہ انکی آنکھیں — جلتے بجھا دیے ہیں روتے ہنسا دیے ہیں

اک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا — تم نے تو چلتے پھرتے مردے جلا دیے ہیں

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو — جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیے ہیں

ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اٹھتے ہوں گے — اب تو غنی کے در پر بستر جما دیے ہیں

اسرا میں گزرے جس دم بیڑے پہ قدسیوں کے — ہونے لگی سلامی پرچم جھکا دیے ہیں

آنے دو یا ڈبو دو اب تو تمہاری جانب — کشتی تمہیں پہ چھوڑی لنگر اٹھا دیے ہیں

دولہا سے اتنا کہہ دو پیارے سواری روکو — مشکل میں ہیں براتی پرخار بادیے ہیں

اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہوگا — رو رو کے مصطفےٰ نے دریا بہا دیے ہیں

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا — دریا بہا دیے ہیں دُر بے بہا دیے ہیں

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضاؔ مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیے ہیں

marfat.com

نعت

رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے

حرماں نصیب ہوں تجھے امید گہ کہوں
جانِ مراد و کانِ تمنّا کہوں تجھے

گلزارِ قدس کا گلِ رنگیں ادا کہوں
درمانِ دردِ بلبلِ شیدا کہوں تجھے

صبحِ وطن پہ شامِ غریباں کو دوں شرف
بیکس نواز گیسوؤں والا کہوں تجھے

اللہ رے تیرے جسمِ منور کی تابشیں
اے جانِ جاں میں جانِ تجلا کہوں تجھے

بے داغ لالہ یا قمرِ بے کلف کہوں
بے خار گلبنِ چمن آراء کہوں تجھے

مجرم ہوں اپنے عفو کا ساماں کروں شہا
یعنی شفیعِ روزِ جزا کا کہوں تجھے

اس مردہ دل کو مژدہ حیاتِ ابد کا دوں
تاب و توانِ جانِ مسیحا کہوں تجھے

تیرے تو وصفِ عیبِ تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

کہہ لے گی سب کچھ ان کے ثنا خواں کی خامشی
چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے

لیکن رضاؔ نے ختمِ سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

marfat.com

رباعی

اے عزیزو فرض ہے ہر طرح سے تم پر نماز ہے یہ واجب ہر خرد و مسجد میں ہو پڑھ کر نماز
جان کو دل کو ہمیشہ رکھتی ہے خوشتر نماز جامہ کو رکھتی ہے پاک اور جسم کو اطہر نماز
بہرِ مقبولئے خالق بہرِ محبوبئے خلق دونوں عالم میں ہوئی ہر کام سے بہتر نماز
مرد و عورت لڑکا لڑکی خادم اور لونڈی غلام چاہیئے پڑھتے رہیں چھوٹے بڑے گھر گھر نماز
اٹھ اذانِ فجر سے پہلے کہ ہو تفریحِ دل کر طہارت اور وضو پھر پڑھ اذاں کہہ کر نماز
فجر و ظہر و عصر و مغرب اور عشا کی رات دن پنجگانہ پڑھ جماعت سے ہمیشہ ہر نماز
اور سب اعمالِ نیک و بد کی پرسش پیچھے ہو پوچھیں گے اوّل ملک ہنگامۂ محشر نماز
سب فرشتوں کو بھی پیارا ہے نمازی آدمی زینتِ اسلام اہلِ دین کا ہے زیور نماز
باغ جنّت قصرِ حورِ جنت اِک طرف حشر کے دن ہو گی خالق کی طرف راہبر نماز
بارگاہِ حق تعالیٰ میں ہے وقتِ حاضری رکھ امید و بیم دل سے اور ادا تو کر نماز
لوگ تو سو سو طرح سے کرتے ہیں زہد و ریاض کیا کمال اس میں ہوا تو نے گذاری گر نماز
ہے بہت تاکید قرآں میں نہیں ہوتی معاف شادی ہو یا غم کسی حالت میں مومن پر نماز
تندرستی یا ہو بیماری وطن ہو یا سفر گر نہ ممکن ہو اترنا پڑھ سواری پر نماز
یا نہ ہو پانی میسر یا کرے پانی ضرر پڑھ تیمّم سے برابر ہو کے تو بے ڈر نماز
جس کو بیماری سے اٹھنا بیٹھنا دشوار ہو تو اشارے سے پڑھے وہ صاحبِ بستر پر نماز
ہیں وہ ہی مقبول درگاہِ خدائے دوجہاں جو ادا کرتے ہیں ذوق و شوق سے اکثر نماز
دیکھو شاہِ کربلا کو قتل کے میداں میں بھی سامنے تھے موت کے بیٹھے نہ چھوڑی پر نماز
جب اذانِ جمعہ سن لے جانبِ مسجد تو آ سنتیں پڑھ خطبہ سن پھر پڑھ جھکا کر سر نماز
وقت ہو جاوے نہ تنگ اے دل تو سستی دور کر چاہیئے ہر ساعتِ مسنون کے اوپر نماز

marfat.com

ایسی بے ترکیب مت پڑھنا خدا کے واسطے
روز محشر جو اُلٹ ماریں تیرے منہ پر نماز

ترک اس کو جو کرے کیا جانیں کیا ہو اسکا حال
ہو معذب جس سے ہو جاوے قضا بھی گر نماز

جو قضا باقی ہیں ان کا یوں ادا کرنا ہے سہل
پڑھ لے بعد اک ایک کے ہر وقت پچھلی ہر نماز

حال پر افسوس ان لوگوں کے جو پڑھتے نہیں
کیا کسی سے کچھ طلب کرتی ہے مال و زر نماز

حق تو یہ ہے بے نمازی بھاگتے کوسوں تلک
کوڑی پیسہ دینا پڑتا گر انہیں پڑھ کر نماز

ہو کے مومن جو ادا کرتا نہیں اس فرض کو
ہو بھلا اسکے جنازہ کی رَوا کیوں کر نماز

دست و پا بینی و پیشانی، گھس کچھ جائیں گے
گر پڑھے گا حسب حکم حضرت داور نماز

منحصر کچھ انس و جنّ و حور و ملک پر ہی نہیں
خلق ساری ہے نمازی جان کر بہتر نماز

طوطا۔ مینا۔ شیر۔ آہو۔ مچھلی مرغابی سدا
پڑھتے ہیں کل ساکنانِ کوہ بحر و بر نماز

جملہ حشرات اور نباتات اور بہائم اور جبال
صبح سے دن بھر پڑھیں اور شام سے شب بھر نماز

ایک رکعت پڑھنے سے ہو ایک رکعت کا ثواب
کوئی دکان میں پڑھے گا یا پڑھے گا گھر نماز

پاس کی مسجد میں ستائیس کا پاوے ثواب
پانچسو کا مسجد جامع میں پڑھ لے گر نماز

ایک رکعت کے ادا سے ہو ثواب نصف لاکھ
مسجد نبوی میں جو کوئی پڑھے جا کر نماز

ایک کے بدلے ملے گا لاکھ کا اس کو ثواب
جو نمازی جا کے پڑھ لے کعبہ کے اندر نماز

لاکھ کا چوتھائی حصہ اسکو ہاتھ آئے ضرور
جو پڑھے بیت المقدس میں کھڑا ہو کر نماز

بے نمازوں سے کوئی پوچھے کہ پیرو کس کے ہو
پیشوا تو جتنے تھے پڑھتے تھے افزوں تر نماز

پیشواؤں کے طریقے پر ہی چلنا چاہیے
پڑھتے آئے ہیں ہمیشہ پیر و پیغمبر نماز

پڑھتیں بی بی فاطمہؓ پڑھتے حسنؓ پڑھتے حسینؑ
پڑھتے تھے صدیقؓ فاروق و غنی حیدرؓ نماز

پڑھتے تھے محبوب سبحانی و خواجہ جی مدام
شاہ مدار و سید سالار پڑھتے ہر نماز

ان اماموں کے اگر قدموں پہ رکھو گے قدم
ہو کے شافع حشر میں دکھلائے گی جوہر نماز

جو نمازی ہیں تیرے مقبول انکے صدقے میں
کر نور علمی کی قبول اے خالق اکبر نماز

marfat.com

پیش لفظ

بَبارگاہِ مناظرِ اعظم حضرت مولٰینا الحاج محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

اہلسُنّت وجماعت کے مایہ ناز عالمِ دین، عوامی مناظر اور خطیب حضرت مولٰینا الحاج محمد عُمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ گرامی پورے برصغیر پاک و ہند میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ مسلمانان اہلسُنّت وجماعت کے علاوہ دوسرے عقائد کے لوگوں میں بھی مقبول عام تھے۔ جن میں اہلحدیث، دیوبندی، شیعہ، چکڑالوی، پرویزی، سکھ، عیسائی، روافض اور مرزائی عقائد شامل تھے، اِس کی وجہ یہ تھی کہ جب کبھی مبتدعینِ زمانہ کے کسی سب سے بڑے مناظر نے، برّصغیر پاک وہند کے کسی کونے سے بھی اہلسُنّت وجماعت کو للکارا، تو حضرت مناظرِ اعظم ایک محافظ کی حیثیّت سے آگے بڑھے اور اُس کو ہمیشہ کے لیے خاموش کر دیا۔ میدانِ مناظرہ میں اِسی لازوال مہارت اور کمال کے پیشِ نظر پنجاب کے سُنیوں کی طرف سے آپکو "شیرِ پنجاب"، کا خطاب ملا تھا، اِن حقائق کے پیشِ نظر یوں کہنا مبالغہ نہ ہوگا، کہ حضرت مناظر اعظم ربیع اور ثانی کی حیثیت رکھتے تھے یعنی ان کے اوپر خطابت اور مناظرانہ اندازِ بیان آکر ختم ہو جاتا تھا۔

(۱) حالاتِ زندگی

حضرت مناظرِ اعظم مولٰینا الحاج محمد عمر اچھروی ۱۹۰۲ء کو موضع شیرو کا نزد ضلع قصور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والدگرامی کا نام مولوی محمد امین بن عبدالمالک صدیقی قریشی تھا۔ جو حضرت مولانا غلام محی الدّین قصوری کے خاندان میں سے تھے۔ حضرت مولٰینا غلام محی الدّین قصوری کا سلسلۂ نسب

marfat.com

سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے۔

آپ نے قرآنِ پاک کی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ فارسی کتب کے حصول کیلیے مولینا صلاح الدّین موضع چانوٹ پاکپتن کے شاگرد ٹھہرے۔ علمِ صرف و نحو، فقہ اور اصولِ فقہ استاذ گرامی مولینا محمد حسین اور عطاء اللہ لکھوی سے حاصل کیا۔ قصور کے مدرسہ فریدیہ میں آپ نے منطق و معقول پر عبور حاصل کیا۔ اور پھر بعض کتابوں کا مطالعہ مولینا محمد عالم سنبھلی کی رہنمائی میں نیلا گنبد لاہور میں کیا۔ دہلی کے مدرسہ رحمانیہ میں کتب کے سلسلے میں قیام پذیر ہوتے۔ مولوی محمد عبد اللہ امرتسری ثم روپڑی (وہابی) سے سند حاصل کی۔ مولانا احمد علی میرٹھی کی زیرِ نگرانی میں آپ نے صحاحِ ستّہ کا مطالعہ کیا۔ جو محدّث احمد علی سہارنپور کے شاگرد تھے۔ علاوہ ازیں آپ نے سکھّوں اور عیسائیوں کی مذہبی کتابوں پر عبور حاصل کیا۔ جس کے باعث دورانِ مناظرہ کسی قسم کی کوئی مشکلات پیش نہیں آتی تھیں۔ علیٰ ھٰذا القیاس آپ ۱۹۱۸ء میں تحصیلِ علم سے فارغ ہو کر قصور میں قیام پذیر ہوئے۔

(۲) **انداز بیان** آپ نے ٹھیٹھ پنجابی زبان میں اپنی تقریروں کا آغاز اپنے آبائی قصبہ قصور سے کیا۔ آپ قرآن پاک نہایت عمدہ انداز اور سوز کے ساتھ پڑھتے تھے۔ جس کے باعث تلاوت شدہ آیۃ کریمہ کا مفہوم بیان کرنے سے پہلے تمام سامعین کے دل و دماغ میں اتر جاتا تھا۔ زبان کی سادگی اور شیرینی اور لب و لہجہ کی دلکشی اور طنز و مزاح جیسی خوبیوں سے جلسہ میں ایک عجیب و غریب اور طلسمانہ سماں پیدا ہو جاتا تھا۔

جب آپ ۱۹۳۴ء میں لاہور میں قیام پذیر ہوتے تو آپ کی شہرت پنجاب سے نکل کر پورے برّصغیر پاک و ہند میں بجلی کی سی تیزی سے پھیل گئی۔ مناظرانہ اندازِ بیان میں لازوال مہارت کے پیشِ نظر آپ نے چھوٹے چھوٹے مناظروں کے علاوہ ۱۵۰ مناظرے جیت کر اپنے عقائد کی فتح کے سکے بٹھا دیے۔ معاندین کی کتابوں کے حوالے آپکو زبانی یاد ہوتے تھے۔ اور نادر و نایاب کتابوں کا ایک ذخیرہ "المقیاس کتب خانہ"، کے نام سے ہمیشہ آپ کے پاس رہتا تھا۔

marfat.com

(۳) **خطابت** قصور میں خطابت کے فرائض سرانجام دینے کے بعد آپ نے لاہور میں حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں سولہ سال تک خطابت فرمائی۔ اِس کے بعد آپ اپنے پیشوا کی بشارت پر زندگی کے آخری لمحات کے دوران للہ موسیٰ میں خطابت پر مامور ہو گئے۔

(۴) **بیعت** آپ کی عظمت وشہرت حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کی طفیل ہی سے اس دنیا میں اجاگر ہوئی۔ اور آپ انہی کے دستِ حق ——— پر بیعت ہوئے۔ اور آپ کی دعا سے ہر میدانِ مناظرہ میں فتح یابی ہوئی۔

بیباک مردِ حق تھا مجاہد دلیر تھا
وہ شرقپور کے شیرِ محمّد کا شیر تھا

(۵) **اولادِ ذکور** مناظرِ اعظم حضرت مولانا محمد عمر اچھروی کے پانچ صاحبزادے ہیں، آپ کے سب سے بڑے صاحبزادے ناشرِ کتاب ہٰذا کا نام مولانا قاری حافظ فقیر اللہ اچھروی ہے۔ جو قرآن پاک کے قاری وحافظ ہونے کے ساتھ ساتھ علومِ دینی پر اچھی خاصی دسترس رکھتے ہیں۔ یہ اپنے باپ کے اندازِ بیان کی ہُوبہُو تصویر کھینچ کر سامنے رکھ دیتے ہیں۔ وہی ٹھیٹھ پنجابی زبان، وہی لہجہ کی دلکشی اور وہی زبان کی شیرینی اور وہی طنز ومزاح جیسی خوبیاں ان کے اندازِ بیان میں پائی جاتی ہیں۔ باقی چار صاحبزادوں میں ایک حافظ سلطان باہو بھی قرآن پاک کے حافظ ہیں۔ اور دوسرے تین صاحبزادوں میں دو مولٰینا عبدالوھاب صاحب مبلغ انگلینڈ اور مولٰینا عبدالتواب صاحب قرآنِ پاک کے حافظ تو نہیں، لیکن دینی علوم پر عبور رکھتے ہیں۔ سب سے چھوٹے صاحبزادے محمد ظفر اقبال بقول اپنے والد ماجد کے دنیوی تعلیم حاصل کرنے میں کوشاں ہیں۔

یہ آپ ہی کی نظرِ عنایت تھی۔ کہ مناظرِ اعظم کے سب سے بڑے صاحبزادے مولٰینا حافظ قاری فقیر اللہ اچھروی کے ہاں چار صاحبزادے پیدا ہوئے، جن کے نام بھی علی الترتیب

marfat.com

آپ کی زبانِ مبارک کے ارشادات کے مطابق رکھے گئے ۔ جو حسبِ ذیل ہیں ۔ سب سے بڑے پوتے کلیم اللہ صدیقی (راقم الحروف ہٰذا) ہیں ۔ اِن سے چھوٹے محمد سلیم صدیقی ۔ محمد علیم صدیقی ، اور محمد نعیم صدیقی ہیں ۔

(۶) **تصانیف** آپ نے بد مذہب کے عقائد کے رَدّ میں مندرجہ ذیل تصانیف لکھ کر مخالفین کو ہمیشہ کیلیے خاموشی کی نیند سُلا دیا ، اور مخالفین کو یارا جواب نہ رہا ۔ اور آج تک آپ کی تصانیف مخالفین کے لیے کھُلا چیلنج ہیں ۔ تصانیف یہ ہیں ۱۔ مقیاس صلوٰۃ ، ۲ مقیاس حنفیت ، ۳ مقیاس نبوت ، ۴ مقیاس خلافت ، ۵ مقیاس مناظرہ ، ۶ مقیاس نور ، ۷ مقیاس وہابیّت ، اور باقی دیگر تصانیف مقیاسِ توحید ، مقیاس میلاد ، مقیاس حیات اور مقیاس اِسلام ابھی تک مسودات کی شکل میں ہیں ۔

جماعت کا قیام اِن دنوں مناظرِ اعظم نے ایک جماعت "جمعیّت المسلمین" کے نام سے قائم کی ۔ اِس جماعت کا ہیڈ کوارٹر "دار المقیاس" اچھرہ تھا ۔ اور اس سلسلے میں ایک دینی رسالہ "المقیاس" جاری کیا ، علاوہ ازیں آپ نے "المقیاس پریس" بھی لگوایا ۔ اور جماعت کی پوزیشن مضبوط بنانا شروع کر دی۔ مناظرِ اعظم نے ایک طوفانی دورہ کر کے ملک کے سارے علمأ اور سُنّی لیڈر وں کو جماعت کا رکن بنانا شروع کر دیا ۔ آپ اس سلسلے میں بہت کامیاب رہے ۔ "جمعیت المسلمین" کے قانونی مشیر مولانا محمد بخش مسلم ، سیاسی معاون پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی اور پروپیگنڈہ سیکرٹری مولانا محمد شریف نوُری (مرحوم) تھے ۔

---

marfat.com

۸ **وفات** آپ بمطابق ۲ ذیقعد ۱۳۹۱ھ یعنی ۱۲ دسمبر ۱۹۷۱ء بروز منگل کو کلمہ طیّبہ کا ورد کرتے ہوئے اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے، آپ کے جنازے میں سینکڑوں علماء کرام اور عقیدت مندوں نے شرکت کی۔ اور اِس طرح آپ اس جہانِ فانی سے رخصت ہو گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُوْنَ ؁

آپ کا نام تا قیامت زندہ رہے گا۔ اِنشاءَاللّٰہ،

راقم الحروف نے یہ مختصر تعارف اپنی بساط کے مطابق پیش کیا ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین:۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ مَتَابٌ ۔

راقم الحروف

کلیم اللہ صدیقی بن

مولٰنا قاری حافظ فقیر اللّٰہ اچھروی

۲۵ اکتوبر ۱۹۷۹ء بروز جمعرات

کتابت : محمد عبدالرحمٰن صدیقی لاہور

سبب تالیف کتاب مقیاس صلوٰۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا اِلٰی سَوَاءِ الطَّرِیْقِ وَطَھَّرَنَا مِنَ النَّجَاسَاتِ بِمَاءٍ عَمِیْقٍ وَوَفَّقَنَا عَلٰی صَلٰوتِہٖ وَصَلَوٰتِ رَسُوْلِہٖ فِی الْاٰلَاءِ وَضِیْقٍ ۔

اَمَّا بَعْد فقیر پر تقصیر حقیر سے احباب عقیدہ نے چند ضروری مسائل نماز پر اصرار فرمایا کہ ان کو اہلسنت والجماعت کے لئے قرآن وحدیث کی تحقیق سے نماز کے ضروری مسائل واضح کروں کیونکہ عوام اہل سنت و جماعت ان مسائل پر عامل ہیں۔ لیکن دلائل سے ناواقف ہیں تو فقیر نے قلم اٹھایا اور ان مسائل کی حسب توفیق قرآن وحدیث صحیحہ سے تحقیق کی۔ اللہ تعالےٰ اس سعی خیر کو منظور فرمائے۔ اور جو احباب پڑھ کر اس سے فائدہ اٹھائیں ان سے ملتجی ہوں کہ فقیر کے حق میں بھی دعائے خیر فرمادیں اور خود عمل کر کے ہر نجاست ظاہری و باطنی سے اجتناب فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ فقیر کو حق بیان کرنے کی توفیق عنایت فرمائے اور سب مسلمانوں کو حق سن کر بلا تعصب عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نماز کے لئے پہلے طہارت بدنی ولباسی ومکانی چونکہ شرط ہے۔ اس لئے پہلے انشاء اللہ تعالیٰ طہارت کے مسائل بالترتیب عرض کروں گا۔ پھر نماز کے متعلق انشاء اللہ العزیز ضروری مسائل قرآن واحادیث صحیحہ سے پیش کروں گا

مسائل طہارۃ

(۱) حدثنا قتیبۃ بن سعید انا ابوعوانہ عن سماک بن حرب قال و ناھناد نا وکیع عن اسرائیل۔ (ترمذی شریف ½)
عن سماک عن مصعب بن سعد عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقبل صلوٰۃ بغیر طھور۔ (ابوداؤد ⅑)

عبداللہ بن عمرؓ نے روایت کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز بغیر پاک ہونے کے قبول نہیں کی جاتی۔

اس حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ جب تک انسان پاک نہ ہو نماز مقبول نہیں ہوتی۔ اب پاکیزگی کے لئے رب العزۃ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا۔

۲۔ یاایھا المدثر قم فانذر و ربک فکبر و ثیابک فطھر و الرجز فاھجر

اے کپڑا اوڑھنے والے اٹھئے اور کفار کو ڈرائیے اور اپنے رب کی بڑائی اللہ

marfat.com

اکبر کہکر) بیان فرمایئے اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھیئے اور پلیدی کو پھر چھوڑ دیجئے۔

رب کریم اپنے پیارے محبوب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبت بھرے کلمات کو مومنین کے سامنے فرما کر مومنوں کے ایمانوں کو تازہ فرماتا ہے کہ مجھے اگر اپنے پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بیدار فرما کر دیدار مقصود ہو تو ان محبت بھرے کلمات سے اپنے محبوب صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یاد فرما کر بیدار کرتا ہوں ویسے تو لیٹے ہوئے بھی رب العزت سب کچھ ملاحظہ فرماتا ہے۔ لیکن اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دربار میں بڑی شان سے کھڑا کر کے دیکھنا زیادہ پسندیدگی کا باعث ہوتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن وجمال کی بھی امتیازی صورت حاصل ہوتی ہے جیسا کہ فرمایا اِنَّہٗ یَرٰکَ حِیْنَ تَقُوْمُ بے شک وہ رب کریم آپ کا دیدار فرماتا ہے۔ جب آپ کھڑے ہوتے ہیں۔ کیا شان ہے میرے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ جس کے حسن وجمال کو کھڑا کر کے خالق خود ملاحظہ فرمائے۔ جس مخلوق کے حسن و ناز کے دیدار کا خالق خود مشتاق ہو بھلا اس کے جمال کا کوئی خلق اندازہ لگا سکتی ہے؟ یہ ہے حسن جمال مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم رب العزت کو گوارہ نہیں کہ محبوب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کپڑے کے پردے میں ہو صاف صاف ارشاد اخلاقی ہوتا ہے یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ اے کپڑا اوڑھنے والے ذرا اُٹھ کھڑے ہوئیے۔ رُخ انور سے کپڑا تو اُٹھایئے بلا حجاب چادر آپ کا دیدار اِنَّہٗ یَرٰکَ حِیْنَ تَقُوْمُ سے ہو یہ انداز محب جل شانہٗ و محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جب خالق خود اپنے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس محبوبانہ لہجہ میں یاد فرما رہا ہے وہ خالق ہے سختی سے بھی یا عوامی خطاب سے بھی فرما سکتا ہے۔ اس وجہ سے نہیں معاذ اللہ کہ خداوند کریم کو کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈر

marfat.com

ہے ! نہیں بلکہ خلق کو تعلیم مقصود ہے۔ کہ جب تمہارے خالق کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خطاب ہے تو تمہیں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایسے ہی محبت اور ادب سیکھنا لازمی ہے۔

رب العزت جب کسی کام کے متعلق ارشاد فرماتا ہے تو ابتدا اپنے پیارے محبوب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبت بھرے کلمات سے فرماتا ہے۔ مقصد آگے ہے۔ تو رب العزت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا۔ یَا اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ اے کپڑا اوڑھنے والے اٹھ کھڑے ہو ئے اور دوسروں کو بھی ڈرائیے۔ کہ وہ بھی میرے دربار میں تمہارے ساتھ کھڑے ہو جائیں۔ آگے ارشاد الٰہی فَکَبِّرْ نماز کے لیے خصوصاً اور نفلی عبادت کے لئے عموماً ہے اس لئے کہ قیام اور اللہ اکبر کہنا نماز کے ابتدا میں لازمی ہے۔ لیکن رب العزت نے اس قیام نماز یا قیام عبادت کے لیے شرط لگائی۔ وَثِیَابَکَ فَطَهِّرْ کہ حضور اپنے کپڑوں کو پاک رکھیئے۔ یہ خطاب خاص ہے لیکن حکم عام ہے۔ یہ تعلیم امت کے لئے ہے کہ عبادت خداوندی نماز ہو یا غیر کپڑوں کا پاک ہونا لازمی ہے۔ ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس ہو تو نجاست کہاں !

اس امر خاص کے بعد حکم عام فرمایا۔ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ اور پلیدی کو ترک کیجیے یعنی ہر قسم کی پلیدی کو چھوڑ دیجیے۔ بدنی ہو یا لباسی یا مقامی۔ کیونکہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم جوامع الکلم ہیں اور آپ کا ایک جملہ کئی معانی کو حل فرما دیتا ہے۔ آپ کا فرمان جو مذکور ہو چکا ہے۔ لَا تُقْبَلُ الصَّلٰوۃُ اِلَّا بِطُهُوْرٍ کہ نماز بغیر طہور مقبول نہیں ہوتی تو آپ کے اس ارشاد سے طہارت بدنی و لباسی و مقامی تینوں ثابت ہو گئیں اگر مقام نجس ہو تو بھی نماز نہیں ہوتی۔ لباس پلید ہو تو بھی نماز نہیں ہوتی۔ اگر بدن نجس ہو تو بھی نماز

marfat.com

نہیں ہوتی۔ جس کی تائید رب العزت نے بھی فرما دی۔

اب جگہ کی نجاست کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

تمام زمین اُمت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مسجد ہے۔

حدثنا محمد بن سنان قال حدثنا ھشیم قال حدثنا سیار ھو ابو الحکم قال حدثنا جابر بن عبد اللہ قال قال رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطِهُنَّ اَحَدٌ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ قَبْلِیْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَۃَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا وَاَیُّمَا رَجُلٌ مِنْ اُمَّتِیْ اَدْرَکَتْهُ الصَّلٰوۃُ فَلْیُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ (بخاری شریف ۱/۶۲)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو میرے پہلے تمام انبیاء علیہم السلام سے کسی کو نہیں دی گئیں رعب کے ساتھ میری امداد کی گئی ایک ماہ کی مسافت سے اور میرے لئے تمام زمین مسجد اور پاک بنائی گئی اور میری اُمت سے جس آدمی کو نماز کا وقت آجائے تو چاہیئے کہ نماز پڑھ لے اور میرے لئے غزوے میں لوٹ کا مال حلال کیا گیا۔

اخبرنا الحسن بن اسمٰعیل بن سلیمان قال حدثنا ھشیم قال حدثنا سیار عن یزید الفقیر عن جابر بن عبد اللہ قال قال رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا اَیْنَمَا اَدْرَکَ رَجُلٌ مِنْ اُمَّتِی الصَّلٰوۃَ صَلّٰی۔ (نسائی شریف ۱/۱۲۰)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے لئے تمام زمین مسجد اور پاک بنائی گئی ہے۔ میری امت سے کسی شخص کو نماز

marfat.com

کا وقت آجائے۔ اسی جگہ نماز ادا کرے۔

حدثنا یحیٰی بن ایوب و قتیبۃ بن سعید و علی بن حجر قالوا انا اسمٰعیل وهو ابن جعفر عن العلاء عن ابیه عن ابی هریرة اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَ اُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طَهُوْرًا وَّمَسْجِدًا وَّاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّةً وَّخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ ۔ (مسلم شریف 1/199)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمام نبیوں پر چھ چیزوں سے فضیلت دیا گیا ہوں جوامع الکلم ہوں رعب سے امداد کیا گیا ہوں غنیمتوں کا مال میرے لئے حلال کیا گیا ہے اور تمام زمین میرے لئے پاک بنائی گئی ہے اور تمام زمین میرے لئے مسجد بنائی گئی ہے۔ اور تمام خلقت کی طرف ایک میں ہی رسول بھیجا گیا ہوں۔ اور میرے ساتھ تمام انبیاء علیہم السلام کو ختم کر دیا گیا ہے۔

بخاری شریف کی حدیث میں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزوں باقی انبیاء علیہم السلام پر اپنی فضیلت فرمائی جس میں تمام زمین کی پاکیزگی اور مسجد کا ذکر ہے اور مسلم شریف کی حدیث میں چھ چیزوں سے باقی انبیاء علیہم السلام پر فضیلت فرمائی۔

(۱) میں جوامع الکلم ہوں۔ میرا کلام ایک ہوتا ہے۔ مطالب بیشمار ہوتے ہیں۔

(۲) رعب سے مدد کیا گیا ہوں یعنی میرے رعب سے ہی فتح ہو جاتی ہے۔

(۳) لوٹ کے مال میرے لئے حلال ہیں۔

(۴) تمام زمین میرے لئے پاک ہے اور تمام زمین میرے لئے مسجد ہے۔

(۵) تمام مخلوق کی طرف میں واحد رسول ہوں اب اور کوئی ایسا رسول نہیں جس کی رسالت

marfat.com

کار گر ہو۔

(۶) تمام انبیاء علیہم السلام میرے ساتھ ختم کیے گئے ہیں اب کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔

جس مطلب کے لیے فقیر نے ان احادیث صحیحہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو لکھا ہے وہ صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جملہ ہے۔ جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طَھُوْرًا وَّمَسْجِدًا کہ اللہ کریم نے میرے لئے تمام زمین کو پاک بنا دیا ہے اور تمام زمین ہی میرے لئے مسجد بنا دی اب اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف اس عموم کی حدیث کو ہی حجۃ بنا لیا جائے اور آپ کی فرمودہ مسجد کی باقی قیودات کو ترک کر دیا جائے تو نماز کے جواز کی کوئی صورت ہی نہیں۔ کیونکہ آپ نے مقام نماز کے کئی قیودات فرمائے ہیں اور ان مذکورہ احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کوئی گندی سے گندی جگہ بھی ہو۔ پاخانہ ہو یا حمام جلئے مغصوبہ ہو یا طہارت خانہ ہر جگہ نماز جائز ہو جاتی ہے۔ حالانکہ کسی مذہب میں یہ جائز نہیں بلکہ مقام نماز یا مسجد کے لئے جو جو شرائط اس حدیث کے علاوہ ذکر فرمائے ان شرائط کا پایا جانا یا آپ کی تجویز کردہ احتیاطات سے محتاط رہنا ضروری ہے۔ اگر مقام نماز بھی مقدس نہ ہو تو نماز درست ہی نہیں تو اس فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب خاص سمجھا جائیگا۔ کہ آپ نے فرمایا ہے کہ جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّ طَھُوْرًا پہلے مذاہب میں جہاں گرجا، کلیسہ بن جاتا اسی میں ان کی نماز جائز ہوتی یا بیت المقدس میں ہی ان کی نماز جائز ہوتی اگر باہر سفر میں ان کو نماز پڑھنے یا عبادت کرنے کا وقت آجاتا تو مسجد اقصیٰ کی مٹی خرید کر پلے باندھنی پڑتی جس کو کسی کپڑے پر بچھا کر اوپر نماز ادا کرتے۔ دوسری عام زمین پر نماز ادا نہ کر سکتے تھے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میری خاطر اللہ تعالےٰ نے میرے لئے اور میری امت کے لئے تمام مسجد کو پاک بنا دیا ہے جہاں چاہیں نماز ادا کر سکتے ہیں ان کے بیت المقدس کی طرح ہمیں بیت اللہ یعنی بیت الحرام

marfat.com

کی زمین کے علاوہ تمام زمین پہ نماز ادا کرنے کی اجازت ہے اور یہ بھی نہیں کہ ان کے بیت المقدس کی طرح اور کسی جگہ مسجد بن سکتی ہی نہیں بلکہ میرے لیے رب العزت نے تمام تر زمین مسجد بنا دی ہے جہاں چاہیں ہم مسجد بنا سکتے ہیں۔ یہ ہے آپ کے جوامع الکلم کے ارشاد کا مطلب یہ ہرگز ہرگز نہیں کہ بلا شرائط پوری زمین پہ نماز جائز ہے خواہ کیسی ہو بلکہ اس عموم ارشاد کے بعد شرائط کا ذکر بھی فرمایا سنیئے۔

مساجد اللہ میں کم از کم مکروہ شے کا احتیاط

(۳) اخبرنا قُتَیبَۃُ قَالَ حدثنا ابو عوانۃ عن قتادۃ عن انس قال قَالَ رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وسلم البُصَاقُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَۃٌ وَ کَفَّارَتُھَا دَفْنُھَا۔ (نسائی شریف ۱/۱۱۸ مسلم شریف ۱/۲۰۷ بخاری شریف ۱/۵۹)

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو دفن کر دے۔

یعنی مسجد میں تھوکنا گناہ ہے لیکن غلطی سے ڈال دے تو اگر مسجد سے علیحدہ جگہ کچی ہو تو دفن کر دے اگر فرش پختہ ہو تو دھو دے۔

مسجد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھوک ملاحظہ فرما کر ناراض ہوئے

(۴) حدثنا قتیبۃ قال نا اسمٰعیل بن جعفر عن حمید عن انس بن مالک اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی نُخَامَۃً فِی الْقِبْلَۃِ فَشَقَّ ذَالِکَ عَلَیْہِ حَتّٰی رُئِیَ فِی وَجْھِہٖ فَقَامَ فَحَکَّہٗ بِیَدِہٖ الخ (بخاری شریف ۱/۵۸)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے

marfat.com

قبلے کی دیوار پر کھنگار پڑا ہوا دیکھا تو آپ کو یہ بات شاق گزری تھی۔ آپ غضب ناک ہو گئے تو اپنے دست مبارک سے اس کو کھرچ دیا۔

مسجد سے غلاظت دور کر کے خوشبو لگانا

(۵) اخبرنا اسحٰق ابراھیم قال حدثنا عائذ بن جلیب قال حدثنا حمید ن الطویل عن انس بن مالکؓ قال رَءٰی رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُخَامَۃً فِیْ قِبْلَۃِ الْمَسْجِدِ فَغَضِبَ حَتّٰی احْمَرَّ وَجْھُہٗ فَقَامَتْ اِمْرَءَۃٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَحَکَّتْھَا وَجَعَلَتْ مَکَانَھَا خُلُوْقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَحْسَنَ ھٰذَا۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ کی طرف ایک کھنگار پڑا ہوا دیکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم غضب ناک ہوئے حتّٰی کہ جناب کا رُخ انور سرخ ہو گیا تو انصار سے ایک عورت کھڑی ہو گئی۔ تو اس کو اس نے کھرچ دیا اور اس کی جگہ خوشبو لگا دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا اچھا فعل ہے

اگر تر ہو تو دھوئے

(۶) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنْ وُطِئْتَ عَلٰی قَذَرٍ رَطْبٍ فَاغْسِلْهُ۔ (بخاری شریف ۱/۵۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر کوئی غلاظت تر لتھڑی جائے تو اس کو دھو دو۔

marfat.com

اونٹ بٹھانے کی جگہ پر نماز جائز نہیں ہے

(۷) اخبرنا عمرو بن علی قال حدثنا یحییٰ عن اشعث عن الحسن عن عبد اللہ بن مغفل اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ فِیْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ۔ (نسائی شریف ۱/۱۲۱)

عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ بٹھانے کی جگہ پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ کیا اونٹ بٹھانے کی جگہ کو اپنے جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَھُوْرًا سے ممتاز نہیں فرما دیا؟

قبرستان میں نماز جائز نہیں ہے

نسائی شریف ۱/۱۱۵ } رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَعْنَۃُ اللہِ عَلَی الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَاءِ ھِمْ مَسَاجِدَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود و نصاریٰ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔

کیا جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَھُوْرًا میں قبرستان داخل نہیں حالانکہ قبرستان میں نماز پڑھنے والے کو آپ نے لعنتی فرمایا۔ کیا اس حدیث سے آپ قبرستان کو ممتاز نہ سمجھیں گے؟ اگر اس کا عموم ہی رکھیں تو پھر تو تمہارے نزدیک جائز ہونی چاہیئے ورنہ نہیں۔

marfat.com

حمام و مقابر و زمین بابل میں نماز جائز نہیں

ابوداؤد شریف ج۱ } اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَرْضُ کُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْحَمَّامَ وَالْمَقْبُرَۃَ ۔ بے شک

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام زمین مسجد ہے سوائے حمام اور مقبرے کے۔

ابوداؤد شریف ج۱ } اِنَّ عَلِیًّا قَالَ اِنَّ حِبِّیْ عَلَیْہِ السَّلَامُ نَهَانِیْ اَنْ اُصَلِّیَ فِی الْمَقْبُرَۃِ وَنَهَانِیْ اَنْ اُصَلِّیَ فِیْ اَرْضِ بَابِلَ فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَۃٌ ۔

بے شک علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہٗ نے فرمایا کہ میرے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے منع فرمایا کہ میں مقبرہ میں نماز پڑھوں اور مجھے منع فرمایا کہ میں بابل کی زمین میں نماز پڑھوں اس لئے کہ وہ ملعونۃ ہے۔

بعض مساجد پاک لوگوں کے لائق نہیں ہوتیں

توبہ ع۱۳ } لَا تَقُمْ فِیْهِ اَبَدًا لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْهِ فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا وَاللہُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ ۔

آپ اس مسجد میں کبھی بھی نہ کھڑے ہوئیں البتہ ایسی مسجد میں نماز ادا کریں جس کی بنیاد تقویٰ پہ بنائی گئی ہو اوّل دن سے زیادہ لائق ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوئیں ان میں ایسے آدمی ہیں جو اس امر کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ کہ وہ پاک رکھیں اور اللہ تعالےٰ پاک ہونے

marfat.com

والوں کو درست رکھتا ہے۔

یہ مسجد منافقین نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی غیبت کے لئے تعمیر کی۔ تو رب العزت نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مسلمانوں کو اس مسجد میں نماز ادا کرنے سے منع فرما دیا کیونکہ یہ مسجد اتقاء کی بناء پر تعمیر نہیں۔ اس لئے آپ اس میں نماز نہ ادا کریں۔ جو مسجد اتقاء کی بناء پر تعمیر ہو اس میں آپ نماز پڑھنے کے لائق ہیں۔

کیونکہ آپ کے آدمی بھی پاک ہیں اور پاکیزگی کو زیادہ پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالےٰ پاکیزہ لوگوں کو ہی پسند فرماتا ہے۔ جناب وہ تو ارشاد تھا جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا کہ میرے لئے تمام زمین پاک ہے اور مسجد ہے اور یہاں مسجد ہے اور پاک نہیں ہے اور پاک لوگوں کے لائق نہیں ہے۔ ثابت ہوا کہ تمام زمین آپ کے لئے پاک تو بنا دی گئی ہے اور مسجد بھی بن سکتی ہے لیکن زمین کا ہر نجاست ظاہری و باطنی سے پاک ہونا لازمی ہے۔

اس آیۃ کریمہ میں رب العزت نے نماز کے لئے مقام کے پاک ہونے کی شرط لگائی اور مسلمانوں کو پاک رہنے کا حکم بھی جاری کر دیا۔ دونوں امر اس ایک آیۃ کریمہ سے ثابت ہو گئے۔ اب جیسا کہ زمین کی پاکیزگی کے حکم عام کے لئے تخصیص موجود ہے ایسے ہی بدن اور لباس کے لئے بھی طہارت شرط ہے اگر بدن اور لباس پاک نہ ہو تو نماز جائز نہیں۔

مکان کا پاک ہونا نماز کے لئے شرط تھا وہ تو ثابت ہو گیا۔ اب جیسا کہ بدن اور لباس اور مکان کا پاک ہونا نماز کے لئے شرط ہے ایسے ہی بدن اور لباس کے لئے بھی پانی کا پاک ہونا شرط ہے اگر پاک ہے تو بدن اور لباس پاک ہے ورنہ نہیں۔

marfat.com

پانی کے پاک ہونے کی قرآنی دلیل

جواب (۳) فرقان ۱۹/۵ { وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُوْرًا اور ہم نے آسمان سے پاک پانی اتارا۔

اس آیۂ قرآنیہ سے ثابت ہوا کہ پانی مطلق بغیر کسی ملاوٹ کے بذات خود پاک ہے جس کا ترجمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْئٌ کہ نفس پانی بالذات پاک ہے۔ آسمانوں سے نازل ہو یا زمین سے تھوڑا یا بہت پانی بالذات پلید نہیں ہو سکتا۔ البتہ جس شیٔ کی اس میں ملاوٹ ہو حکم اس کا رکھے گا۔ اگر پلید شیٔ میں مل گیا تو پلید اور اگر پاک شئے میں مل گیا تو پاک ہے کیونکہ جیسا کہ کورا پانی آسمانوں سے نازل ہوتا ہے۔ اس کو ربّ العزت نے مَاءً طَهُوْرًا فرمایا۔

تو پھر ملاوٹ کے ساتھ ملاوٹ کا حکم رکھے گا۔ پاک کے ساتھ پاک اور نجس کے ساتھ نجس پانی کی ذات میں نجاست نہیں ہے اگر پانی کی ذات میں نجاست ہے تو وہ مطہر نہیں ہو سکتا۔

سائل:۔ میں ثابت کرتا ہوں کہ پانی یعنی کنوئیں میں کئی چیزیں پلید گرتی رہیں۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پلید ہونے کا حکم جاری نہیں فرمایا۔

معلوم ہوا کہ کنواں خارجی شئے سے بھی پلید نہیں ہوتا۔ خواہ گندی سے گندی شیٔ اس میں گرے۔ گندی شئے کو نکال کر پھینک دیا تو پانی پاک ہے سنو۔

ابوداؤد ۱/۹ ترمذی شریف ۱/۱ { بیر بضاعۃ جس میں حیض کے بھرے ہوئے کپڑے عورتیں پھینک دیتی تھیں اور مرے ہوئے کتے بھی لوگ اس میں پھینک دیتے اور پاخانہ بھی اس میں ڈالا جاتا بو آتی۔ لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پلید نہیں فرمایا۔ بلکہ فرمایا اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْئٌ۔

marfat.com

اَنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ کا مطلب

اس حدیث شریف میں مذکور ہے کہ اَنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ پانی پاک ہے۔ اس کو کوئی چیز پلید نہیں کر سکتی۔

جواب(۱): اس حدیث شریف کا بھی مطلب ایسا ہی عام ہے جیسا کہ ماقبل حدیث کے عموم کا ذکر کر چکا ہوں کہ ایک عموم حکم کو لے کر اس کے ممتاز حکموں کو چھوڑ دینا اسلام کے خلاف ہے۔ اگر اس حدیث شریف سے عموم ہی مراد لو گے تو سابقہ حدیث شریف جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا سے بھی ہر پلیدی پاخانے پیشاب والی جگہوں پر بھی نماز ادا کرنے کا فتویٰ دے دو اور حمام مقابر میں اور اونٹ بٹھانے کی جگہوں پر اور بابل کی زمین اور مسجد ضرار میں بھی نماز ادا کرنے کا فتویٰ بھی دینا چاہیئے حالانکہ یہ اتفاقاً ناجائز ہے تو اگر جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا میں باقی حدیثیں مخصصہ موجود ہیں اور ان کو تسلیم کرنا پڑتا ہے تو اَلْمَاءَ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ میں باقی حدیثوں کی تخصیص کو بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔

جواب(۲) اگر اس حدیث شریف کو عام ہی رکھا جائے تو رنگ و بو و مزہ بدلنے سے بھی پانی پلید نہیں ہونا چاہیئے۔ حالانکہ یہ اتفاقاً پلید ہے۔

جواب(۳) جواب اول تو یہ ہے تو اس حدیث میں سائل کا علم نہیں قیل اعدیقال لکھا ہوا ہے۔ اس لئے یہ حدیث مرفوع نہیں لہٰذا حجت نہ رہی دوسرا جواب آپ کی مذکورہ حدیث (اَنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ) ضعیف ہے قرآن کریم وَالرُّجْزَ

marfat.com

فَاجْتَنِبُوْ کے مقابلہ میں حجت نہیں ہو سکتی اور اس حدیث کے ضعیف کے متعلق آپ کے گھر سے ہی جواب عرض کر دیتا ہوں۔

نیل الاوطار مصنفہ شوکانی ۱/۳۹ } (اَنَّ الْمَاءَ لَا یُنَجِّسُہٗ شَیْئٌ) وفی اسنادہ ابو سفیان طریف بن شہاب وھو ضعیف متروک وعن ابن عباس عند احمد وابن خزیمہ وابن حبان بنحوہ وعن سہل بن سعد عند الدار قطنی وعن عائشۃ عند الطبرانی فی الاوسط وابی یعلی والبزار وابن السکن فی صحاحہ ورواہ احمد من طریق اخری صحیحۃ لکنہٗ موقوف واخرجہٗ ایضا بزیادۃ الاستثناء الدار قطنی من حدیث ثوبان ولفظہٗ (اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ لَا یُنَجِّسُہٗ شَیْئٌ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلَیْهِ رِیْحُہٗ اَوْ طَعْمُہٗ) وفی اسنادہ رشد بن سعد وھو متروک . . . .

وقال الشافعی لا یثبت اھل الحدیث مثلہٗ وقال الدار قطنی لا یثبت ھذا الحدیث وَقَالَ النَّوَوِیُّ اِتَّفَقَ الْمُحَدِّثُوْنَ عَلٰی تَضْعِیْفِہٖ۔

(اَنَّ الْمَاءَ لا ینجسہ شَیْئٌ) اس کے اسناد میں ابو سفیان طریف بن شہاب ضعیف ہے متروک ہے اور ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت احمد اور ابن خزیمہ اور ابن حبان کے نزدیک ایسے ہی ہے اور سہل بن سعد سے ہے دار قطنی کے نزدیک اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے طبرانی اوسط میں اور ابو یعلی اور بزار اور ابن السکن نے اپنے صحاح میں کیا ہے اور احمد نے دوسرے طریقے سے بیان کیا ہے لیکن وہ موقوف ہے اور دار قطنی نے ثوبان کی حدیث میں استثنا کی زیادتی سے بیان کیا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں (اَلْمَاءُ طھور لا ینجسہٗ شَیْئٌ الا ما غلب علیہ ریحہ

marfat.com

او طَعْمَهٗ) امداس کی اسناد میں رشدین سعد متروک ہے ۔ ۔ ۔ ۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ ایسی حدیث محدثین کے نزدیک ثابت نہیں اور دار قطنی نے کہا ہے یہ حدیث ثابت نہیں اور نووی نے کہا ہے کہ اس حدیث کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔

لہٰذا تمہارا اس حدیث سے استدلال قرآن کریم کے مقابلے میں غلط ثابت ہوا کیونکہ تمام محدثین کے نزدیک یہ حدیث ضعیف ہے تمہارے بہت بڑے محدث شوکانی نے اقرار کر لیا اب تمہاری اس حدیث نے بھی ساتھ نہ دیا۔

(۳) تیسرا جواب: جب تم اس حدیث پر عقیدہ رکھتے ہو اور باقی قرآنی آیات جو طہارت کے متعلق ہیں ان کو ٹھکراتے ہو اور احادیث صحیحہ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم جو مختلف عنوانوں سے مذکور ہیں ان کو بھی پس پشت ڈالتے ہو۔ اور جن اشیاء کو قرآن وحدیث نے قطعاً حرام فرمایا ہے۔ اس ایک منقطع حدیث پر عمل کرتے ہوئے تمام حرام چیزوں کے استعمال سے حرام کو حلال بناتے ہو تو پھر پورا عمل کرو

کہ مذکورہ حدیث میں یہ نہیں ہے کہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو۔ کہ کتے مردار کو یا شہر کے پاخانوں کی گندگی کو یا حیض کے بھرے ہوئے گندے کپڑوں کو نکال دو اور بعد میں پانی استعمال کرو تو یہ تم نے اس حدیث کے کس فقرے سے نکالا کہ ان غلاظتوں کو نکال پھینکو تو پانی پاک رہتا ہے بلکہ اس میں تو یہ ہے اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهٗ شَيْءٌ پانی پاک ہے اس کو کوئی حرام شئے پلید کر سکتی ہی نہیں۔ تو جب تم نے اس اصول کو اپنا معیار بنا لیا تو گندگی کو پانی سے نکالنے کی کیا ضرورت ہے۔ جب پانی کو کوئی شئے پلید ہی نہیں کر سکتی تو گندگی کو مت نکالو پانی پاک ہے اور نہ ہی حکم ہوا کہ مردہ کتے اور حیض کے بھرے ہوئے کپڑے نکال لو اور پاخانوں کی گندگی نکال لو تو جب تم حدیث پر بفقط

marfat.com

بلفظ عمل کرتے ہو تو ان کو مت نکالو یا نکالنے کا حکم دکھاؤ۔

(لہٰذا) بلکہ تمہیں تو چاہیئے ہر وقت سنت پر عمل کرتے ہوئے گڑ کا پانی پیؤ۔ وضو بھی کرو، غسل بھی کرو، اس سے کپڑے بھی دھوؤ۔ کیونکہ بیر بضاعہ کی مذکورہ چیزوں کا مجموعہ ہوتا ہے بلکہ کنوئیں کا پانی تو کھڑا ہوتا ہے اور گڑ یعنی گندے نالے کا پانی بہتا ہوا اس سے اچھا ہے اور یہ نالہ تمہارے اس مسنونہ بیر بضاعۃ کا ہم مثل ہے اور تم بھی آپ کے ہم مثل اور یہ گڑ تمہارے محبوب بیر بضاعہ کا ہم مثل اب تو مثل کو مثل مل گیا مسئلہ حل ہو گیا جھگڑا ختم ہو جائے۔ کیونکہ مثلاً بمثل یداً بید شوہ کامل ہو گئی۔

۴۔ چوتھا جواب: یہ حدیث قرآن کریم کی آیات صریحہ وَ الرُّجْزَ فَاهْجُرْ و احادیث صحیحہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف ہے۔ شاذ ہے اس لئے حجت نہیں ہو سکتی اسلام طہارت کے لحاظ سے تمام مذاہب سے ممتاز ہے اگر تم نے طہارۃ کے مسئلہ کو ہی گٹر میں استعمال کر لیا تو اسلام کو تم نے ختم کر دیا۔

۵۔ پانچواں جواب: جب قاعدہ کلیہ بن گیا کہ اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ تو اَلْمَاءُ کا لفظ مطلق ہے۔ پانی ٹھنڈا ہو تو بھی کتے کے گوشت یا حیض کے کپڑے پڑنے سے پاخانہ پڑنے سے بھی پلید نہیں ہونا چاہیئے۔ مار کیٹر کو تو آپ بھی تسلیم کرتے ہو۔

۶۔ اصول شرعی ہے کہ جس چیز کا کثیر حرام ہے اس کا قلیل بھی حرام ہے۔ جب مرے کتے کا پانی پاک اور حلال ہے تو کتا بھی حلال ہونا چاہیئے جب حیض کی بھری ہوئی ٹلیا کا پانی پاک و حلال طیب ہے تو حیض کے خون کو بھی حلال و طیب ہونا چاہیئے۔ جب پاخانے کا پانی تمہارے نزدیک حلال و پاک ہے تو پاخانہ بطریق اولیٰ حلال و پاک ہونا چاہیئے۔ حالانکہ تمہارے نزدیک بھی کتا حرام لیکن کتا اگر مردہ کنوئیں میں پڑا رہے تو مرے ہوئے کتے کا پانی حلال

marfat.com

طیب حیض پلید حرام لیکن حیض کے بھرے کپڑے کو اگر کنوئیں میں ڈال دیں تو خون حیض کا نچوڑ پانی حلال وطیب، پاخانہ پلید حرام لیکن اگر کنوئیں میں جتنا بھی پاخانہ ڈال دیں کنوئیں کے پانی کو حرام و پلید نہیں کرتا۔ بلکہ اس کا پانی استعمال کرنا جائز۔ بھئی تمہاری یہ منطق ہماری سمجھ سے دور ہے پہلے تو یار ہم سنتے تھے کہ تم وہابی گوہ اور بجو اور کچھوے اور جنگلی چوہے کو بھی حلال سمجھتے ہو۔ لیکن تمہاری پوری حلال چیزوں کا میرے علم میں اور بھی اضافہ ہوگیا۔

اور جن کے نزدیک گندہ اور نجس پانی بھی پلید و حرام نہیں بلکہ پاک سمجھتے ہیں تو ان کی نہ طہارت بدنی ہوئی اور لباسی بلکہ ایسے پانی سے تازہ وضو بنایا جائے تو جلئے نماز بھی پلید تو جس عبادت کے تمام اسباب ہی مفقود ہوں تو مسبب کیسے پایا جا سکتا ہے تو بزبان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تُقْبَلُ الصَّلٰوۃُ اِلَّا بِطُھُوْرٍ تو تمہاری نماز کجا کوئی عبادت بھی صحیح نہ ہوئی جس کے کپڑے بدن مقام سب ہی پلید ہوں وہ تو حقیقی پلید ثابت ہوا اور یہ سب پلیدی صرف پلید پانی کے استعمال سے پڑی اب فقیر شرعی طور پر اس کا حل قرآن و حدیث سے کرتا ہے۔

کُتّے کا جھوٹا حرام اور پلید ہے

مسلم شریف ۱/۱۳۷، ابوداؤد شریف ۱/۱۰، نسائی شریف ۱/۲۲، ترمذی شریف ۱/۱۴، مشکوۃ شریف ۵۲، نیل الاوطار ۱/۱۴

حدثنا زھیر بن حرب قال نا اسمٰعیل بن ابراھیم عن ھشام بن حسان عن محمد بن سیرین عن ابی ھریرۃ قال

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَھُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ اِذَا وَلَغَ فِیْہِ الْکَلْبُ اَنْ یَّغْسِلَہٗ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلٰھُنَّ بِالتُّرَابِ۔

marfat.com

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا تمہارے کسی برتن میں چاٹے تو تمہارے اس برتن کی پاکیزگی یہ ہے کہ پہلے ایک دفعہ مٹی سے صاف کیا جائے۔ سات دفعہ دھویا جائے۔

کیوں جناب! جب کتے کے منہ لگائے ہوئے برتن کو پاک کرنا ہو تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے مٹی سے خوب صاف کر کے پھر سات دفعہ پانی سے دھوئے تو پاک ہوتا ہے تو بھلا جس پانی میں کتا مرا ہوا پڑا ہو اس پانی سے دھونے سے کیسے وہ برتن پاک ہو سکتا ہے اگر کتے مرے پڑے کا پانی پاک تھا تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو برتن میں کتے کے منہ ڈالنے سے پاک فرمانے کا کیا مطلب بلکہ فرما دیتے کہ برتن میں اگر کتا منہ ڈال دے تو برتن پاک ہے۔ جب پانی میں کتا مرا پڑا ہو تو پانی پاک ہے تو برتن میں کتے کے منہ لگانے سے برتن کیسے پلید ہو گیا اور دونوں حدیثوں پر عمل کرتے ہوئے تمہیں تو چاہیئے کہ جس برتن میں کتا منہ ڈالے اس کو گڑھے کے پانی سے صاف کیا جائے تاکہ طہارت علی الطہارت سے تمہاری دونوں سنتیں پوری ہو جائیں۔ یا یہ کہو کہ کتا پانی میں مرتا ہے تو مرنے کے بعد بھی منہ پانی سے باہر رکھتا ہے یا یہ کہو کہ اس کے منہ کا لعاب تو پلید ہے اور پلید کنندہ ہے۔ لیکن اس کا گوشت پوست حلال و پاک ہے کچھ تو سوچ کر بات کیا کرو۔ دشمنان حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسی باتیں پیش کر کے مذاق کا موقعہ کیوں دیتے ہو۔ بلکہ اس مذکورہ بالا حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ثابت کر دیا کہ کتا جب برتن کو چاٹے تو مٹی سے پہلے صاف کیا جائے اور سات دفعہ دھونا چاہیئے۔ تب برتن صاف و پاک ہوتا ہے تو ایسے ہی اگر کنوئیں میں کتا مر جائے تو اس کو بھی پہلے مٹی سے یہ کیا جائے تاکہ مٹی کتے کی پلیدی کھینچ لے بعد میں مٹی کو کنوئیں کے چشمے تک نکالا جائے تو کنواں پاک ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔

سوال: مٹی سے صاف کرنے والی سنت تو ایسے ادا ہو جائیگی لیکن سات دفعہ

marfat.com

دھونے کی سنت رہ جائے گی۔

محمد عمر: پہلی بات تو یہ ہے کہ مٹی سے کتے کی نجاست اٹھ گئی باقی رہا پانی کی سات شرطیں تو وہ جیسے جیسے آخیر کی مٹی نکلتے جائیں گے ساتھ ساتھ پانی بھی صاف ہوتا جائیگا۔ ایک دفعہ تو پانی نہیں آجاتا۔ بلکہ جب مٹی اخیر کی رہ جائے گی۔ تو پانی ساتھ ساتھ زیادہ آئے گا۔ جس کے صاف کرنے سے شرائط بھی پوری ہو جائیں گی۔

اب مذہبی صداقت کا فیصلہ تم پر ہے ایک مذہب کنویں سے مرے ہوئے کتے کو نکال کر کنوئیں میں مٹی بھر کر اخیر تک نکال کر کنوئیں کا پانی استعمال کرتے ہیں وہ طیب ہیں اور اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ سے پاک ہو کر خداوند کریم کی دوستی کے لائق بنتے ہیں اور دوسرا مذہب کنوئیں میں مرے ہوئے کتے کے پانی کو پی کر اس سے کپڑے دھو کر اس سے غسل و وضو کر کے خدا کے دوست بن سکتے ہیں ؟ یا طیبن کا دعویٰ کر کے خداوند کریم کی دوستی کے لائق بن سکتے ہیں ؟ اسی لئے ایسے پانی کو استعمال کرنے والے لوگ تمام عمر نمازیں پڑھتے ہیں اور منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتے ۔ اس حدیث مذکورہ سے ثابت ہوا کہ اگر کتے مرے ہوئے کا پانی پاک ہوتا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کتے کے چاٹے ہوئے برتن کو پاک وصاف پانی سے برتن پاک کرنے کا ارشاد نہ فرماتے اور اگر کتے کے چاٹے ہوئے برتن کو صاف ستھرے پاک پانی سے دھویا جائے تو تمہارا استدلال اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهٗ شَيْئٌ غلط ثابت ہوگا۔

ساتواں جواب :۔ اگر کتے بلے وغیرہا جنگلی جانور مردہ ہی پانی میں گرنے سے حلال و پاک تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بحری مرے ہوئے جانوروں کو پاک فرمانے کی کیا ضرورت تھی اور بحری پانی کی خصوصیت نہ فرماتے۔

marfat.com

ماء البحر کا حکم

نسائی شریف ۱/۲ ابوداؤد شریف ۱/۱۱} اخبرنا قتیبۃ عن مالک عن صفوان بن سلیم عن سعید بن سلمہ ان المغیرۃ بن ابی بردۃ من بنی عبد الدار اخبرہ انہ سمع ابا ھریرۃ یقول سأل رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انا نرکب البحر و نحمل معنا القلیل من الماء فان توضأنا بہ عطشنا افنتوضأ من ماء البحر و فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو الطھور ماءہ الحل میتتہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی نے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے سوال کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہم دریا سمندر میں جاتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی رکھ لیتے ہیں۔ تو اگر ہم اس پانی سے وضو کرلیں تو پیاسے رہتے ہیں۔ کیا ہم دریا یا سمندر کے پانی سے وضو کرلیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا پانی پاک ہے اس کا مردہ جانور حلال پاک ہے۔

ترمذی شریف ۱/۱۱} حدثنا قتیبۃ عن مالک ح و حدثنا الانصاری قال حدثنا معن قال حدثنا مالک عن صفوان بن سلیم عن سعید بن سلمۃ من ال ابن الازرق ان المغیرۃ بن ابی بردۃ وھو من بنی عبد الدار اخبرہ انہ سمع ابا ھریرۃ یقول سأل رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انا نرکب البحر و نحمل معنا القلیل من الماء فان توضأنا بہ عطشنا افنتوضأ من البحر

marfat.com

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ الطَّھُوْرُ مَاءُہٗ الْحِلُّ مَیْتَتُہٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَّالْفِرَاسِیِّ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَّ ھُوَ قَوْلُ اَکْثَرِ الْفُقَھَاءِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْھُمْ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ یَرَوْا بَاْسًا بِمَاءِ الْبَحْرِ۔

ابوہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ حضور ہم دریا یا سمندر میں جاتے ہیں اور تھوڑا سا پانی اپنے ساتھ رکھ لیتے ہیں تو اگر ہم اس کے ساتھ وضو کر لیں تو پیاسے رہ جائیں کیا ہم دریا یا سمندر کے پانی سے وضو کر لیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ دریا اور سمندر کا پانی پاک ہے اس کا مردہ جانور حلال پاک ہے اور اسی باب میں جابر اور فراسی سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اکثر صحابہ فقہاء کا ہے بعض ان سے ابوبکر و عمر و ابن عباس رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں انہوں نے دریا اور سمندر کے پانی سے استعمال کو جائز فرمایا ہے۔

ان احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ سمندر اور دریا کے پانی کے جانور پانی میں مرنے سے پانی پلید نہیں ہوتا بری جانور جن کو قرآن و حدیث نے حرام و پلید فرمایا ہے ان سے کنوؤں کا پانی ضرور پلید ہو جاتا ہے ان کی تطہیر کے بغیر ان کے پانی حرام و پلید کو استعمال کرنا حرام و گناہ ہے۔

حیض کی نجاست قرآن کریم سے

بقرہ ۲/۲۸ } وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ قُلْ ھُوَ اَذًی فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ

marfat.com

فِی الْمَحِیْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰی یَطْهُرْنَ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ اَمَرَکُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں حیض کے خون کے متعلق فرما دیجئے کہ وہ پلیدی ہے حیض کی حالت میں عورتوں سے علیحدہ رہو اور ان کے قریب نہ جاؤ جب تک کہ پاک نہ ہو جائیں۔ پھر جب خون حیض سے پاک ہو جائیں تو جہاں سے اللہ نے تمہیں حکم فرمایا ہے ان کے قریب آؤ بے شک اللہ تعالےٰ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور پاک ہونے والوں کو دوست بنا لیتا ہے۔ اس آیۃ کریمہ سے پانچ ارشاد الٰہی ثابت ہوئے۔

(۱) حیض کا خون پلید ہے۔

۲۔ حیض کی حالت میں آدمی اپنی بیوی کے پاس نہیں جا سکتا حیض والے مقام کو جو اس کے لئے پہلے حلال تھا چھو نہیں سکتا۔ ایام حیض میں خون حیض کی وجہ سے قریب جانا خداوندی ممانعت ہے۔

۳۔ خون حیض کے آنے سے عورت پلید ہو جاتی ہے۔ اس کے ظاہر بدن پر لگے یا نہ لگے اس کے اندر سے خون حیض بہتے ہی عورت پلید ہے سوائے ہاتھ منہ کے کیونکہ اس کی تخصیص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرما دی ہے کہ یہ دھونے سے پاک ہے۔

۴۔ جو شخص ایام حیض میں عورت کے قریب چلا جائے جب تک توبہ نہ کرے گنہگار ہے۔ عذاب کا مستحق ہے۔

۵۔ جو شخص عورت کی اس نجاست سے پرہیز کرے گا۔ اپنے کپڑوں اور بدن کو خون حیض کی پلیدی سے محفوظ رکھے گا اور عورت کے قریب بھی نہ جائے گا وہ پاک ہے ورنہ

marfat.com

پلید اور بچنے والے پاک لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب العزت نے خون حیض کو پلیدی فرمایا اگر تمام شہر کی عورتوں کے خون حیض سے لتھڑے ہوئے کپڑے کنوئیں میں پڑنے سے کنوئیں کا پانی پاک ہی رہتا تھا تو رب العزت کو قُلْ ھُوَ اَذًی فرما کر حیض کو پلیدی کا فتویٰ کیوں لگانا تھا۔ بلکہ فرما دیتا اچھی چیز ہے اور ان دنوں میں عورت کو حیض کی وجہ سے پلید ہونے کا فتویٰ بھی نہ دیتا جس سے خون حیض نکلے وہ مقام تو پلید۔ لیکن جس پانی میں وہ خون حیض کا مجموعہ داخل ہو وہ پاک تو یہ تمہاری منطق ہی ثابت کرتی ہوگی۔ تمہاری یہ حدیث قرآن وحدیث صحیحہ کے صراحتہً خلاف ہے اس لئے شاذ ہے اور قرآن کریم کے صریح حکم کو چھوڑ کر ہم پلیدی کے مرتکب کیسے بن جائیں۔

جب رب العزت نے خون حیض کو پلیدی کا حکم لگا کر خون حیض سے اجتناب کرنے والوں کو پاک فرمایا اور حالات خون حیض کو پلید فرمایا۔ اور یہ بھی حکم سنا دیا کہ اس کے قریب جانے سے توبہ کرو اور اگر قریب نہ جاؤ گے تو میں تجھے دوست بنا لوں گا۔ تو بھی جس شخص کو خدا کریم کی دوستی مطلوب ہے وہ حیض کی نجاست سے اجتناب کرے کیونکہ رب العزت تو مطہرین کو ہی دوست بناتا ہے تو جس کا دل چاہے خون حیض اور اس کی مرکبہ اشیاء سے پرہیز کر کے وہ پاک بنے اور دوست خداوند کریم بن جائے اور جس کا دل چاہے خون حیض کے مخلوط کنوؤں کے پانی کو استعمال کر کے خداوند کریم کے شریک کا دوست بن جائے۔

دوسرا جواب: نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حیض کے خون سے کپڑوں کو پاک کرنے کی تاکید فرمائی۔ جس کو فقیر طوالت کی وجہ سے بیان نہیں کرنا چاہتا۔ فرمایا کہ خون کے لتھڑے ہوئے کپڑوں سے نماز جائز نہیں اور اگر خون حیض کے بھرے ہوئے کپڑوں کو پاک کرنا مقصود ہو تو پھر پانی بھی ویسا ہی دستیاب ہو جس میں حیضوں کے بھرے ہوئے کپڑے پڑے

marfat.com

ہوں اور مرے ہوئے کتے اور پاخانے سب شہر کے پڑے ہوں تو وہ حیض کا کپڑا حیض کے عرق سے کیسے پاک وصاف ہو گا۔ جب وہ خود پلید ہے تو جس میں پڑے گا اس کو پاک کیسے رہنے دے گا۔ فَاعْتَبِرُوْا یَآ اُولِی الْاَبْصَارِ۔

اب تم کہتے ہو کہ جس کنوئیں میں کتے مرے ہوئے پڑے ہوں اور حیضوں کے بھرے ہوئے کپڑے پڑے ہوں۔ شہر کا پاخانہ بھی اس میں پڑتا ہو۔ اس کنوئیں کا پانی پاک ہے اور تم نے قرآن و احادیث صحیحہ اور طہارت اسلامی کے خلاف ایک شاذ حدیث پڑھ دی جس کے متعلق فقیر نے کتے کی نجاست کا بیان تمہارے سامنے پیش کر دیا۔ اور حیض کی پلیدی قرآن کریم سے ثابت کر دی اب باقی رہا پاخانے کی نجاست اس کا تو میرے خیال میں بھنگی بھی قائل ہو گا کہ پاخانہ نجس ہے اور جس کنوئیں میں پڑ جائے اس کا پینا حرام ہے اور نہ ہی وہ پی سکتا ہے سوائے تمہارے لیکن میں اب اس کے درپے صرف پیشاب کی غلاظت اور نجاست کا ذکر کر دیتا ہوں۔ کہ وہ پانی میں پڑنے سے اس کی کیا حالت رہتی ہے اگر تم زیرک ہو گے تو نجاست پاخانہ کو خود سمجھ جاؤ گے۔

پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت

ابوداؤد ۱/۱۰ { حدثنا مسدد قال حدثنا یحییٰ عن محمد بن عجلان قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِی الْمَآءِ الدَّآئِمِ وَلَا یَغْتَسِلُ فِیْهِ مِنَ الْجَنَابَةِ۔

محمد بن عجلان فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

marfat.com

سے روایت کرتے تھے ۔ فرمایا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کوئی بھی کھڑے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے اور نہ ہی اس میں جنابت کا غسل کیا جائے۔

ثابت ہوا کہ پیشاب اور غسل جنابت سے پانی پلید ہوتا ہے۔

ترمذی شریف ۱/۱ } اخبرنا محمد بن عبد اللہ بن یزید المقرئ عن سفیان عن ابی الزناد عن موسیٰ بن ابی عثمان عن ابیہ عن اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَاءِ الرَّاکِدِ ثُمَّ یَغْتَسِلُ مِنْهُ ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھڑے پانی میں کوئی تمہارا پیشاب ہرگز نہ کرے پھر اس سے غسل کیا جائے۔

اس حدیث میں بھی کھڑے پانی میں پیشاب کرنے کی مخالفت ہوئی اور آپ نے منع فرمایا کہ اگر اس میں پیشاب کیا جائے۔ پھر غسل جنابت کرے تو پلیدی دور نہ ہوگی۔

بخاری شریف ۱/۳۷ } حدثنا ابو الیمان قال انا شعیب قال انا ابو الزناد ان عبد الرحمٰن بن ھرمز الاعرج حدثہ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ وَبِاِسْنَادِہٖ قَالَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِیْ لَا یَجْرِیْ ثُمَّ یَغْتَسِلُ فِیْہِ۔

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے ہم آخر آئے ہیں سبقت لے جانے والے ہیں اور اسی اسناد کے ساتھ فرمایا ہرگز نہ پیشاب کرے کوئی تم سے کھڑے پانی میں۔ جو نہ بہے پھر اس میں غسل کیا جائے۔

marfat.com

اس حدیث شریف سے بھی ثابت ہوا کہ جس پانی میں پیشاب کیا جائے اس میں غسل جنابت کرنے سے انسان پاک نہیں ہوتا۔ پلید ہی رہتا ہے۔ کیونکہ پیشاب کرنے سے پانی پلید ہو جاتا ہے۔

ابن ماجہ ۲۹} حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ حدثنا ابو خالد الاحمر عن ابن عجلان عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَاءِ الرَّاکِدِ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت بیان کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کوئی بھی کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے۔

مسلم شریف ۱/۱۳۸} حدثنا یحیٰی بن یحیٰی ومحمد بن رمح قالا انا اللیث ح وحدثنا قتیبۃ قال فالیث عن ابی الزبیر عن جابر عن رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ نَھٰی اَنْ یُّبَالَ فِی الْمَاءِ الرَّاکِدِ۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرما دیا۔ پیشاب سے پانی کا پلید ہونا جب احادیث سے ثابت ہوا تو بول وبراز پانی میں پڑے تو پانی کو پلید کیسے نہیں کر سکتا۔

پیشاب کے چھینٹوں سے عذاب قبر

نسائی شریف ۱۲} اَخْبَرَنَا ھناد بن السری عن وکیع عن الاعمش قَالَ سَمِعْتُ مُجَاھِدًا یُحَدِّثُ عَنْ طاؤس عن ابن عباس قال مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی قَبْرَیْنِ فَقَالَ اِنَّھُمَا یُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ

marfat.com

فی کبیرٍ اِمّا ھٰذا فکان لا یستتر من بولہ و اِمّا ھٰذا فانہ کان یمشی بالنمیمۃ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں قبروں والوں پر عذاب کیے جا رہے ہیں۔ اور کسی کبیرہ گناہ سے عذاب نہیں ہو رہا۔ یہ ایک تو پیشاب سے پاک نہیں رہتا تھا۔ اور یہ دوسرا غیبت سے چلتا تھا۔

تو اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ کسی مسلمان کی غیبت سے بھی عذاب قبر ہوتا ہے۔ اور پیشاب سے ناپاک ہونے والے کو بھی عذاب قبر ہوتا ہے۔

اب تم سوچو کہ جب بدن پر پیشاب کے چھینٹوں کے پڑنے سے عذاب قبر ہوتا ہے تو جس کے اندر و باہر بول و براز کا پانی ہوگا۔ بھلا وہ کیسے زبردست عذاب قبر میں مبتلا ہوگا۔ بچو اور گڑھے کے پانی کو کسی کے کہے سے استعمال نہ کرو ورنہ سخت عذاب قبر میں مبتلا ہو گے اور اگر تمہارے استدلال اَلْمَاءُ طَھُوْرٌ لَا یُنَجِّسُہٗ شَیْئٌ کو تمہارے کہے مطلقاً ہی مراد لیا جائے تو کتے کے جھوٹے والی تمام احادیث صحیحہ اور نجاست حیض والی آیت خداوندی و احادیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اور پانی میں پیشاب کرنے کی احادیث کثیرہ کی تکذیب عام لازم آتی ہے اب تمہاری مرضی پر موقوف ہے چاہے ایک ضعیف حدیث کا غلط مطلب سمجھ کر تمام آیات قرآنیہ و احادیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو جھٹلا دو اور چاہے اس کو باقی حدیثوں سے تطبیق دے کر سب کو تسلیم کرو اور پلیدی کو چھوڑ کر خداوند کریم اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک و صاف امتی بن جاؤ۔

marfat.com

پاک پانی قرآن کریم سے

فرقان ۱۹/۵ } وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا لِّنُحْیِیَ بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا وَّنُسْقِیَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِیَّ كَثِیْرًا

اور ہم نے آسمان سے پاک پانی نازل کیا تاکہ ہم مردہ شہر کو اس سے زندہ کریں۔ اور وہ پاک پانی ہم اپنی مخلوق سے چوپایوں اور بہت سے انسانوں کو پلاتے ہیں۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جبکہ آسمانوں سے بلا ملاوٹ صاف پانی نازل ہوتا ہے وہ خود طاہر بھی ہے اور مطہر بھی ہے۔ خود بھی پاک پلیدی کو بھی پاک کرنیوالا تو پھر ایسے ماء طہور امیں اگر پاک شئی کی ملاوٹ ہو تو پاک رہے گا۔ اگر پلید شے کی ملاوٹ ہو تو پلید کا حکم رکھے گا۔ پانی من حیث الماء پلید نہیں ہے۔ خارجی پلید چیزوں سے پلید ہوتا ہے۔ یہی مطلب ہے۔ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اَلْمَآءُ طَهُوْرٌ لَا یُنَجِّسُهٗ شَیْءٌ جنس پانی پاک ہے ٹھنڈا ہو یا بہت اس کو کوئی شے پلید نہیں کرتی۔ پہاڑ سے جاری ہو چاہے زمین سے نکلے چاہے کنویں میں ہو خواہ پختہ اینٹوں کے حوض میں ہو چاہے خواہ آسمان سے نازل ہو۔ مگر اگر نجس شے اس میں مل جائے پھر تو ہر صورت پلید ہے۔

انفال ۹/۲ } اِذْ یُغَشِّیْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَیُنَزِّلُ عَلَیْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّیُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَیُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّیْطٰنِ۔

جب تمہیں اونگھ نے اللہ کی طرف سے ڈھانپ لیا اور رب العزت نے تم پر آسمانوں سے پانی نازل فرمایا تاکہ تمہیں اس کے ساتھ پاک کرے اور تم سے شیطان کی پلیدی دور کرے۔

marfat.com

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ پانی پاک صاف بغیر پلیدی ملنے کے پاک کرنے والا ہے اور پلیدی ملا ہوا پانی نہ پلید کپڑے کی پلیدی کو دور کرسکتا ہے نہ بدن کی پلیدی کو۔ اور رجز الشیطان ہے یعنی جنابت بھی پاک پانی سے ہی دور ہو سکتی ہے ورنہ نہیں۔ لیکن جو شخص مرے ہوئے کتوں اور حیضوں کے لتھڑے ہوئے کپڑوں کے معرق پانی اور بول وبراز کے مرکز۔ پانی سے وضو کرے یا غسل کرے یا کپڑے دھوئے تو وہ کبھی پلیدی سے پاک نہیں ہو سکتا بلکہ جس جگہ بیٹھے گا اس جگہ کو بھی پلید کرے گا۔ ہمارے یہاں تو یہی جس پانی میں کتے مرے ہوں اور گندگی وغیرہ پھینکی جاتی ہو اس کو گٹر کہتے ہیں۔ لیکن تمہاری اصطلاح میں اس کو کنواں بولتے ہیں۔ ہمارے ہاں کنواں اس کو کہتے ہیں جو پاک وصاف پانی ہو گندگی سے مبرا ہو۔ آگے تمہاری پسند جس کو چاہو پسند فرما لو۔

جنّت میں بھی پاک لوگوں کا داخلہ ہوگا

زمر ۲۴/۸ } وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتّٰىٓ اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۔

اور چلائے جائیں گے خداوند کریم کے متقی لوگ جنت کی طرف گروہ کے گروہ حتیٰ کہ جب جنت کے پاس تشریف لائیں گے اور اس وقت جنت کے دروازے کھولے جائیں گے اور جنت کے دربان ان کو عرض کریں گے سلامٌ علیکم آپ پر اللہ کا سلام ہو تم دنیا میں پاکیزہ رہے تو آپ جنت میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جائیے۔

تو اس آیۃ کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ ملائکہ پاک لوگوں کا ہی استقبال کریں گے اور

marfat.com

پاک لوگوں کو ہی سلام علیکم کہیں گے اور عرض کریں گے کہ طِبۡتُمۡ فَادۡخُلُوۡهَا خٰلِدِیۡنَ تم دنیا میں پاک رہے اور تم نے وَالرُّجۡزَ فَاهۡجُرۡ حکم خداوندی پہ پورا عمل کیا پانی بھی گندا استعمال نہیں کیا اور رجز الشیطان منی وغیرہ سے بھی اجتناب رکھا تو اب تم ہمیشہ کے لئے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تو دخول جنت پاک لوگوں کے لئے ہے جن کے اندر گٹر کا پانی ہو بدن گٹر کے پانی سے معرق ہو کپڑے منی سے چپکتے ہوں بھلا ایسے لوگوں کو جنت کہاں نصیب ہو گی۔

تو مسلمانو! اگر جنت کی خواہش ہے تو قرآن و حدیث کے مطابق پاک ہو جاؤ اور وَالرُّجۡزَ فَاهۡجُرۡ سے ہر نجاست سے پرہیز کرو۔ دوست اب تم ہی بتاؤ کہ پاخانہ اور حیض کے لتھڑے ہوئے کپڑے اور مرے کتے کیا طیبات سے ہیں یا خبائث سے ہیں ایسے ہی حیض کے کپڑے طیبات سے ہیں یا خبائث سے ایسے ہی منی طیبات سے ہے یا خبائث سے یہ فیصلہ تم پہ ہے اگر خبائث ہیں تو ان سے اجتناب کرو اگر تمہارے نزدیک طیبات سے ہیں تو سبحان اللہ پھر طیبات تمہارے جیسے طیبوں کو ہی مبارک رہیں ہم تو ان سے بیزار ہیں۔ وَمَا علینا الا البلاغ المبین۔

قرآن کریم سے مُردہ اور بہنے والا خون حرام ہے

انعام $\frac{۱۱}{۱۸}$ } قُلۡ لَّاۤ اَجِدُ فِیۡ مَاۤ اُوۡحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطۡعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنۡ یَّکُوۡنَ مَیۡتَةً اَوۡ دَمًا مَّسۡفُوۡحًا اَوۡ لَحۡمَ خِنۡزِیۡرٍ فَاِنَّهٗ رِجۡسٌ اَوۡ فِسۡقًا اُهِلَّ لِغَیۡرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضۡطُرَّ غَیۡرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ۔

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو میری طرف وحی کی گئی میں کسی کھانے کو حرام

marfat.com

نہیں پاتا۔ مگر یہ کہ مردہ ہو یا بہنے والا خون یا خنزیر کا گوشت بے شک وہ پلید ہے۔ یا بے حیا جو غیر اللہ کے نام سے بوقت ذبح پکارا گیا۔ پھر جو شخص بے قرار کیا گیا نہ باغی ہے نہ حد سے گزرنے والا ہے تو بے شک آپ کا رب بڑا بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں مردہ حرام کیا گیا بہنے والا خون حرام کیا گیا اور خنزیر حرام کیا گیا اور پلید بھی کہا گیا۔ تم نے مردے سے کتے مردے کو اور بہنے والے خون سے خون حیض کو چنا۔ اور خنزیر سے مردے خنزیر کو پسند فرمایا کہ اگر یہ تینوں کنوئیں میں گرے ہوں تو حلال و پاک ہیں اللہ تعالےٰ خشک کو کھانے اور استعمال نہیں کرنے دیتا تم تینوں معرق شدہ کو حلال کہتے ہو اللہ کریم تمہیں ہدایت عطا فرمادے۔

۲۔ البقرہ ۲/۱۲ } اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ

اور کوئی بات نہیں تم پر مردہ اللہ نے حرام کردیا اور خون اور خنزیر کا گوشت۔

کیوں جناب ارب العزت نے مردے کو حرام کردیا تم کہتے ہو کنوئیں میں گر جائے تو حلال و پاک ہے۔ کسی آیت سے تم بھی یہ ثابت کر دکھاؤ۔ فقیر نے تو حرمت قطعی قرآن کریم سے ثابت کردی اس کی حلت تم بھی قرآن کی کسی آیت سے ثابت کردو۔ وَالدَّمَ سے خون کی حرمت قرآن نے ثابت کردی۔ وَالدَّمَ جیسی خون حیض کی طہارت تم کسی آیت سے ثابت کردو۔ ایسے خنزیر کی حرمت بھی ثابت ہوئی تم مردہ خنزیر کی حلت پانی میں کسی آیت سے ثابت کردو۔ لب مردہ اور خون اور خنزیر کو تم کسی بہانے سے ہضم کر جاتے ہو۔ گو کنوئیں کے بہانے سے ہی سہی لیکن مَا اُهِلَّ پر زور دے کر بڑے پیر کی گیارھویں کو حرام بنا دیتے ہو۔ جس کی حرمت کی صراحتہ قرآن مجید میں ہرگز مذکور نہیں اور جو تم اپنا استنباط کردہ حرام قطعی معلوم ہوتا ہے۔ چونکہ تم تین حرمات کو استعمال کرتے ہو۔ اسی لئے حلال طیب گیارھویں کا کھانا رب العزت تمہارے

marfat.com

اندر جانے نہیں دیتا۔

قرآن کریم میں حلال کونسی چیز ہے

۱۔ مائدہ ۶/۱ } یَسْئَلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ

حضور آپ سے سوال کرتے ہیں کہ ان کے لئے کیا حلال کیا گیا ہے آپ فرما دیجئے

تمہارے لئے طیبت چیزیں حلال کی گئی ہیں۔

اب قرآن کریم کا فیصلہ تو حلال چیزوں کے لئے یہ ہے کہ اگر طیب ہے تو حلال ہے اگر طیب نہیں تو حلال نہیں۔ اب فیصلہ تم پر ہے کہ مردہ کتا اور حیض کے لتھڑے ہوئے کپڑے اور پاخانہ طیبت میں شامل ہے یا خبئث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بول و براز کے لئے بیٹھو تو بایاں پاؤں پاخانہ میں پہلے داخل کر کے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ کہو۔

۲۔ مائدہ ۷/۱۲ } وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ۔

اور کھاؤ اس چیز سے جو تمہیں اللہ تعالےٰ نے رزق دیا ہے حلال طیب اور اللہ تعالےٰ سے ڈرو وہ اللہ جس کے ساتھ تم ایمان لانے والے ہو۔

رزق کے لئے طیب ہونا شرط ہے

۳۔ انفال ۹/۲ } وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

اور اللہ تعالےٰ نے تمہیں طیبت سے رزق دیا۔

marfat.com

ثابت ہوا کہ جو شے طیب نہیں وہ ایمانداروں کے لئے رزق نہیں۔

۴۔ مائدہ ۵/۱۳ } قُلْ لَّا يَسْتَوِى الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ خبیث اور طیب یکساں نہیں ہیں۔

۵۔ البقرہ ۲/۱۲ } يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ

اے ایمان والو جو ہم نے تمہیں طیبٰت یعنی پاکیزہ سے رزق دیا ہے تم اس کو کھاؤ۔

ہم تو بھائی اُس رزق خداوندی کو استعمال کرنے کو تیار ہیں جو رب العزت نے ہمیں طیب رزق عطا فرمایا ہے۔ مردہ کتے اور لحم خنزیر مردہ اور خون حیض اور پاخانہ وغیرہ کو اللہ تعالےٰ نے ہمیں یہ رزق عطا نہیں فرمایا اسلئے ہم تو اس کو استعمال کرنے کو تیار نہیں جو آیت قرآنیہ مذکورہ بالا نے ارشاد فرمایا۔

۶۔ البقرہ ۲/۲۱ } يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ

اے لوگو تم اس چیز سے کھاؤ جو زمین میں حلال طیب یعنی حلال اور پاکیزہ ہیں اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو کیونکہ وہ تمہارے لئے بین دشمن ہے۔

دوست اب قرآن کریم کی آیات کریمہ فقیر نے سنا دی ہیں۔ پھر خصوصی حرام چیزوں کی تمیز بھی قرآن کریم سے ثابت کر دی اب حلال طیب کو تم خود پسند کر لو۔ اور حرام چیزوں کو ترک کر دو یہ فیصلہ تم پر ہے اگر تمہاری کنوئیں کے پانی کی مرکبات حلال و طیب ہیں تو بے شک استعمال کرو اور اگر قرآن کریم میں صراحتہً حرام ہیں تو تم کسی ملاں کی اتباع میں کیوں اپنا ایمان ضائع کرتے ہو۔

"سائل" مولوی صاحب یہ تو میری سمجھ میں بات آگئی کہ قرآن نے مردہ کو اور خون کو

marfat.com

اور خنزیر کہ حرام فرما دیا ہے گو کنویں میں ہی گرے ہوں اور اس کے پاک کرنے کا طریقہ بھی سمجھ میں آگیا۔ لیکن یہ مسئلہ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ کوئی چیز جاندار یا کچھ تھوڑی سی گندگی بھی کنویں میں گر جائے تو تم فوراً ڈول نکالنے شروع کر دیتے ہو۔ اس کا کہاں ثبوت ہے۔ کیا تمہارا ڈول بھی سمجھ دار ہے کہ پلید پلید پانی نکال لاتا ہے اور پاک پاک چھوڑ دیتا ہے۔

محمد عمر: دوست جن اشیاء کو رب العزت نے حرام قطعی فرمایا ہو وہ حرام قطعی ہی رہتی ہیں۔ تھوڑی ہو یا بہت ان سے پرہیز کرنا بھی ویسے ہی فرض ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ اگر حرام شے تھوڑے پانی میں گر جائے تو جائز ہو جائے۔ حرام شئے سے جتنا حنفی مذہب میں پرہیز ہے اور کسی مذہب میں نہیں اسی لئے حنفی مذہب کے لوگ اولیاء اللہ اور اغیاث اور اقطاب و ابدال کے درجات تک پہنچتے ہیں۔ باقی مذاہب میں نہیں کیونکہ اتقاء و پرہیزگاری اسی مذہب میں ہے دیکھئے کنوئیں میں تم چھٹانک بھر پوٹاشیم، کو یعنی کنویں میں ڈالنے کی سرخ دوائی کو ڈال دو تو چند ڈول نکالنے سے پانی سفید ہو جاتا ہے اگر زیادہ ڈال دیں تو ڈول زیادہ نکالنے پڑیں گے پھر سفید ہو گا۔ اسی لحاظ سے فقہاء نے تھوڑی گندگی اور تھوڑا مردار وغیرہ کنویں میں گرنے کا صحیح اندازہ لگایا ہے۔ اس سے بھی حقیقی گندگی کی ملاوٹ کا پانی ہوتا ہے۔ صاف ہو جاتا ہے باقی پانی پاک آنے لگ جاتا ہے تو چھوڑ دیا جاتا ہے تو اس پلید پانی نکالنے سے پانی پاک ہو جاتا ہے اور سب طہارت کے فریضہ کو ادا کرنے کے لئے اور حرمات سے بچنے کے لئے کارروائی کی جاتی ہے کیا تم پانی کو نکالتے ہی نہیں تو کیا حرمات کا ملا ہوا پانی تمہارے اندر نہیں جاتا؟ یا یہ بتائیے کہ حرام حرام پانی تمہارا ڈول کنویں میں چھوڑ آتا ہے اور پاک پاک پانی نکال لاتا ہے۔ ہم نے تو دلیل سے سمجھا دیا ورنہ تم خود رنگدار گندگی ڈال کر دیکھ لو۔ اور ہمارے فقہاء کے مسئلے پر عمل کر کے جتنے ڈول کہیں نکال کر دیکھ لو کہ پانی اگر سفید آنے لگ جائے تو ہماری بات کو تسلیم کر لینا کہ واقعی تم پانی کو پاک کر کے پیتے

marfat.com

ہو۔ ورنہ ہمیں بھی اپنا ساتھی ہی سمجھ لینا۔ اور پورے کتے مرے اور خنزیر وغیرہ اور زیادہ پاخانے گرنے سے تو ہمارے یہاں مٹی بھر کر پورا خالی کیا جاتا ہے تو پاک ہوتا ہے۔

دوزخی صاف پانی سے محروم ہوں گے اور جنتیوں سے صاف پانی مانگیں گے

۷۔ اعراف ۵/۶ } وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِیْنَ۔

اور دوزخی جنتیوں کو پکاریں گے کہ ہم پر پانی بہاؤ یا اس چیز سے جو تمہیں اللہ تعالےٰ نے رزق دیا ہے تو جنتی کہیں گے کہ بے شک اللہ تعالےٰ نے جنتیوں کا صاف پانی اور جنتیوں کا کھانا کفار پر حرام کیا ہے۔

اس آیۂ کریمہ سے معلوم ہوا کہ پاک و صاف پانی رب العزت نے تم پر حرام کیا ہے۔ تاکہ ان کے اندر پاک پانی نہ جائے ایسا نہ ہو کہ پاک ہو جائیں پھر تم بھی وہاں کہو گے کہ ہم پر پاک پانی بہاؤ تاکہ ہم بھی پاک ہو جائیں تو جنتی کہیں گے کہ پاک پانی تمہارے لئے حرام ہے۔ دنیا میں تم نے پاک پانی استعمال نہیں کیا اب قیامت میں تمہیں پاک پانی کیسے نصیب ہو سکتا ہے دنیا میں تم پاک نہیں ہوئے تو قیامت کے دن رب کریم وَلَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَكِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ کا حکم سنا دے گا۔

فرمانِ الٰہی رجز الشیطان نے منی کی پلیدی بھی ثابت کر دی۔

سائل ۔ مولوی صاحب ہمارے یہاں تو سنا ہے کہ انسان کی منی پاک ہے کیونکہ اس سے انسان کی پیدائش ہوتی ہے۔ اس لئے یہ پاک ہے خشک ہو جائے تو کپڑا پاک ہی رہتا ہے۔ چنانچہ ہمارا معمول ہے۔ ہمیں جنابت ہو جائے تو غسل کر لیتے ہیں لیکن کپڑا نہیں دھوتے کیونکہ

marfat.com

ہمارے مولویوں نے ہمیں فتویٰ دیا ہوا ہے کہ انسان کی منی پاک ہے۔

منی کی پلیدی قرآن کریم سے

۱۔ انفال ۹/۲ { وَ یُنَزِّلُ عَلَیْکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّیُطَهِّرَکُمْ بِهٖ وَ یُذْهِبَ عَنْکُمْ رِجْزَ الشَّیْطٰنِ۔

اور اتارا اس نے تم پر آسمان سے پانی تاکہ اس کے ساتھ تمہیں پاک کرے اور تاکہ تم سے شیطان کی نجاست دور کرے۔

اس آیت کریمہ سے دو چیزیں ثابت ہوئیں کہ جنابت بدنی کو پانی پاک ہی صاف کرسکتا ہے اور دوسری چیز یہ کہ منی کو رجز الشیطان فرمایا۔

معلوم ہوا کہ منی جب انسان سے خارج ہو جاتی ہے تو رجز الشیطن کا حکم رکھتی ہے باقی تمہارا کہنا کہ اس سے انسان کی پیدائش ہے تو یہ تمہارا استدلال غلط ہے کیونکہ جب خون بدن میں ہوتا ہے تو پاکی کا حکم رکھتا ہے لیکن جب بدن سے علیحدہ ہو جائے تو پلید ایسے ہی جسم انسانی کی کوئی چیز لے لیں۔ جب تک ساتھ ہے مضائقہ نہیں۔ جب علیحدہ ہو جائے تو پلید۔ جب تک انسان کے اندر ہے۔ رحم میں آجائے تو بھی پاکی کا حکم نہیں رکھتی بلکہ جس کے خراج سے انسان کا تمام بدن قابل غسل ہو جاتا ہے وہ خود شئے کیسے پاک ہو سکتی ہے۔ اگر پاک ہے تو ذرہ کھا کر دکھاؤ۔ جب رب العزت نے منی پر رجز الشیطان کا فتویٰ لگایا تو تم اس کو کیسے پاک کرسکتے ہو۔

۲۔ مرسلٰت ۲۹/۱ { اَلَمْ نَخْلُقْکُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ۔

کیا تم کو پانی ذلیل سے پیدا نہیں فرمایا۔

marfat.com

اس آیۃ کریمہ سے بھی رب العزت نے منی کو مَاءً طَهُورًا نہیں فرمایا۔ بلکہ مَاءٍ مَّهِيْنٍ فرمایا اگر منی پاک ہوتی مَاءً طَهُورًا سے اس کو نوازا جاتا کیونکہ بقول تمہارے اس سے انبیاء علیہم السلام بھی پیدا ہوتے ہیں اس کو پاک ہونے کا خطاب دیا جاتا۔ لیکن جب رب العزت نے مَاءٍ مَّهِيْنٍ فرمایا۔

تو ثابت ہوا کہ یہ جب تک ماء ہے بہنے والا ہے ماء مہین ہے جب تک بچہ نہ بنے اس میں روح نہ پڑے پاک نہیں ہوتا اس کو پاک کرنے والی چیز روح ہے۔ اگر روح نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

۳۔ المدثر ۲۹/۱ } وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ۔ اور پلیدی کو حضور ترک فرمایئے۔

پہلی آیت میں رب العزت نے منی کو رجز الشیطان فرمایا۔ پھر مدثر میں وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ فرمایا۔ اگر اب بھی تم منی کو پاک کہو اور اس سے پرہیز نہ کرو بلکہ اپنے کپڑوں کو اس میں لبریز رکھو تو تمہاری مرضی۔ پہلے منی کو ماءِ مہین فرمایا۔ پھر مہین کے در پے ہونے سے روک دیا لیکن تم اس کو پاکیزگی کی رٹ ہی لگا رہے ہو۔

قلم ۲۹/۱ } وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۔

حضور آپ ہر قسمیں کھانے والے ذلیل کی اتباع نہ کریں۔

اللہ رب العزت نے آدمی مہین کے پیچھے لگنے سے منع فرما دیا تم ماء مہین کو سنبھالتے پھرتے ہو۔

اب حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے واضح الفاظ میں دکھا دیتا ہوں کہ آپ نے منی کے کپڑے کو دھویا اور تر کپڑا ہی کمر میں باندھ کر جماعت میں تشریف لے گئے۔ اگر کھرچنا ہی کافی ہوتا تو آپ ایسا کبھی نہ کرتے۔ کیونکہ آپ ہر کام میں اُمت کے لئے آسانی فرماتے ہیں۔ سنیئے ؟

marfat.com

منی کو دھونے کا ارشاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی

۱۔ ابن ماجہ ۱۴ } حدثنا محمد بن یحیی انبا یحیی بن یوسف الزمی حدثنا احمد بن عثمان بن حکیم ثنا سلیمان بن عبید اللہ الرقی قالا ثنا عبید اللہ بن عمرو عن عبد الملک بن عمیر عن جابر بن سمرۃ قال سأل رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یُصلی فی الثوب الذی یأتی فیہ اھلہ قال نعم الا ان یری فیہ شیئاً فیغسلہ۔

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ جس کپڑے کو پہن کر بیوی کے پاس آئے اس سے نماز ادا کر سکتا ہے۔ فرمایا ہاں۔ مگر اس میں اگر کچھ دیکھے تو اس کو دھوئے۔

۲۔ ابوداؤد $\frac{1}{44}$ } حدثنا محمد بن رافع ثنا یحیی بن آدم ثنا شریک عن قیس بن وھب عن رجل من بنی سواءۃ بن عامر عن عائشۃ فیما یُفیض بین الرجل و المرأۃ من الماء قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاخذ کفا من ماء یصب علی الماء ثم یاخذ کفا من ماء ثم یصبہ علیہ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عورت اور آدمی کے درمیان جو غلاظت منی لگتی ہے تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلو سے پانی لے کر جس کپڑے کو منی لگی ہوتی اس مقام پر ڈال دیتے پھر چلو بھرتے اور منی کے کپڑے کے مقام نجاست پر پانی ڈال دیتے۔

marfat.com

تو ان احادیث سے ثابت ہوا کہ آپ بعد از فراغت مقام نجاست کو دھو دیتے اور پہلی حدیث میں آپنے دھونے کا ارشاد بھی فرمایا۔ تم اگر دکھادو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر از مجامعت کپڑا منی آلود تھا دھویا نہیں۔

پانچ روپے نقد انعام لے لو

۳۔ ترمذی شریف ۱/۱۷ } حدثنا احمد بن منیع نا ابو معاویۃ عن عمرو بن میمون بن مھران عن سلیمان بن یسار عن عائشۃ انھا غسلت منیاً من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھویا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے ہمیشہ منی دھوئی جاتی تھی

نسائی شریف ۱/۵۴ } اخبرنا سوید بن نصر قال اخبرنا عبد اللہ عن عمرو بن میمون الجزری عن سلیمان بن یسار عن عائشۃ قالت کنت اغسل الجنابۃ من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیخرج الی الصلوۃ وان بقع الماء لفی ثوبہ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے ہمیشہ مقام جنابت کو دھوتی تو آپ نماز کی طرف تشریف لے جاتے اور بے شک پانی کا نشان آپ کے کپڑے میں ہوتا۔

marfat.com

۴۔ مسلم شریف ۱/۱۴۰ } حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ قال نا محمد بن بشر عن عمرو بن میمون قال سألت سلیمان بن یسار عن المنی یصیب ثوب الرجل أیغسله أم یغسل الثوب فقال أخبرتنی عائشۃ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یغسل المنی ثم یخرج الی الصلوٰۃ فی ذالک الثوب وأنا أنظر الی أثر الغسل فیہ۔

عمرو بن میمون نے کہا کہ میں نے سوال کیا سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے منی کے متعلق جو آدمی کے کپڑے کو لگ جائے کیا اس کو دھوئے یا کپڑے کو دھوئے تو سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ مقام منی کو کپڑے سے دھوتے پھر نماز کے لئے اسی کپڑے میں تشریف لے جاتے اور میں دھونے کا نشان اس میں دیکھتی۔

۵۔ مسلم شریف ۱/۱۴۰ } وحدثنا ابو کامل الجحدری قال نا عبدالواحد یعنی ابن زیاد ح حدثنا ابو کریب قال انا ابن المبارک و ابن ابی زائدہ کلھم عن عمرو بن میمون بھذا الاسناد اما ابن ابی زائدۃ فحدثہ کما قال ابن بشر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یغسل المنی واما ابن المبارک وعبدالواحد ففی حدیثھما قالت کنت اغسلہ من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ابن بشر نے کہا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ منی کے کپڑے کو دھوتے اور لیکن ابن مبارک اور عبدالواحد کی حدیثوں میں بھی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے ہمیشہ منی کو دھوتی تھی۔

marfat.com

۶۔ بخاری شریف ۳۶/۱ } حدثنا عبدان قال انا عبد اللہ بن مبارکؒ قال انا عمرو بن میمون الجزری عن سلیمان بن یسار عن عائشۃ قالتْ کُنْتُ اَغْسِلُ الْجَنَابَۃَ مِنْ ثَوْبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَخْرُجُ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَاِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ فِیْ ثَوْبِہٖ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے ہمیشہ جنابت کو دھوتی تھی تو آپ نماز کے لئے تشریف لے جاتے اور پانی کا نشان آپ کے کپڑے میں موجود ہوتا۔

۷۔ بخاری شریف ۳۶/۱ } حدثنا قتیبۃ قال ثنا یزید قال ثنا عمرو عن سلیمان بن یسار قال سمعتُ عائشۃ ح و حدثنا مسدد قال ثنا عبد الواحد قال ثنا عمرو بن میمون عن سلیمان بن یسار قال سَاَلْتُ عائِشَۃَ عَنِ الْمَنِیِّ یُصِیْبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ کُنْتُ اَغْسِلُہٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَخْرُجُ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَاَثَرُ الْغَسْلِ فِیْ ثَوْبِہٖ بُقَعُ الْمَاءِ۔

سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا منی کے متعلق جو کپڑے کو لگ جائے تو آپ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے ہمیشہ منی کو دھوتی تھی تو آپ نماز کے لئے نکلتے اور دھونے کا نشان آپ کے کپڑے میں ہوتا۔

۸۔ بخاری شریف ۳۶/۱ } حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل قال ثنا عبد الواحد قال ثنا عمرو بن میمون قال سمعتُ سُلَیْمَانَ بْنَ یَسَارٍ فِی الثَّوْبِ تُصِیْبُہٗ

marfat.com

الْجَنَابَۃُ قَالَ قَالَتْ عَائِشَۃُ کُنْتُ اَغْسِلُہٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَخْرُجُ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَ اَثَرُ الْغَسْلِ فِیْہِ بُقَعَ الْمَاءِ۔

عمر بن میمون سے روایت ہے کہ میں نے سلیمان بن یسار سے سنا جو کپڑے کو جنابت پہنچے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے جنابت کو دھوتی تھی پھر آپ نماز کے لئے نکلتے تو پانی سے بھیگے ہوئے کپڑے کا نشان اس میں موجود ہوتا تھا۔

۹۔ بخاری شریف $\frac{1}{26}$ } حدثنا عمرو بن خالد قال ثنا زهير قال ثنا عمرو بن ميمون بن مهران عن سليمان بن يسار عن عائشة اَنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَرَاهُ فِيْهِ بُقْعَةً اَوْ بُقَعًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ہمیشہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھوتے پھر بھی اس میں تری کا داغ دیکھتی۔

کیوں جناب! احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثیں صحیح صحاح کی آپ کے سامنے پیش کر چکا ہوں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اگر منی کے کپڑے کو استعمال فرماتے تو ہمیشہ دھو کر استعمال فرماتے اور اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کپڑا اتار کر دے دیتے تو وہ بھی ہمیشہ آپ کے کپڑے سے جنابت کو دھوتیں جس سے ثابت ہوا کہ اپنے منی کے کپڑے کو بغیر دھوئے استعمال نہیں فرمایا اور نہ ہی انشاء اللہ العزیز کسی حدیث صحیح سے آپ دکھا سکتے ہیں کہ اپنے بغیر دھوئے کپڑے کو استعمال فرمایا ہو۔

سوال: بعض حدیثوں میں مذکور ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ کے کپڑے سے منی کو کھرچ دیتیں اور زمین پر رگڑ دیتیں۔

marfat.com

محمد عمر:- وہ اس لئے تاکہ دھونے میں وقت نہ ہو اور تراوت کا نشان اس وقت اگر اوپر سے خشک ہو جائے تو دھونے میں آسانی ہو جاتی ہے اور زمین سے اس لئے رگڑ دیتے تاکہ اس کی تراوت دوسرے کپڑے کو پلید نہ کرے باقی رہا کہ اپنے اس کھرچے ہوئے اور رگڑے ہوئے کپڑے کو استعمال بھی فرمایا ہے یا نہیں ؟ تو جیسا کہ منی سے کپڑے کو دھوکر تو پہن کر تشریف لے گئے تم کسی حدیث صحیح سے دکھا دو کہ آپ نے کپڑے سے منی کو کھرچا اور مٹی سے رگڑا پھر اس کو پہن کر نماز بھی پڑھی آپ کا استعمال کرنا دکھاؤ پھر آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو منی کا کپڑا اتار کر دیا اور آپ اس کو ہمیشہ دھوتی تھیں تم دکھا دو کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کپڑے سے مٹی کو کھرچا اور زمین پر رگڑ کر آپ کو دے دیا۔ تو آپ نے اس کپڑے کو پہن کر نماز پڑھی ہو۔ اور آپ جنابت کے کپڑے کو اتار کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو کیوں دیتے ویسے ہی پہنے رکھتے اور کھرچنے اور رگڑنے کا کام خود ہی کر لیتے یہ کوئی مشکل نہ تھا تو آپ کا منی کے کپڑے کو اتار کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو دینا یہ بھی منی کے پلید ہونے کی علامت ہے فتفکر وتدبر و یا اولی الابصار۔

اور والرجز فاھجر پر عمل کر کے سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو قائم کیجئے اور منی کے کپڑے کو پاک وصاف کر کے اللہ کریم کی دوستی سے مشرف ہو جایئے اور اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ میں داخل ہو جایئے۔

دوسرا جواب محدثین نے جو پیش فرمایا ہے وہ عرض کرتا ہوں۔

۱۰۔ دارمی شریف ۱۰۳} اخبرنا عبد اللہ بن صالح حدثنی عقیل عن ابن شہاب عن سہل بن سعد الساعدی قال و کان قد ادرک النبی صلی

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ مِنْہُ وَھُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشَرَۃَ سَنَۃً حِیْنَ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِیْ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ اَنَّ الْفُتْیَا الَّتِیْ کَانُوْا یُفْتُوْنَ بِھَا فِیْ قَوْلِہٖ اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَۃٌ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِیْھَا فِیْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ اَمَرَ بِالْاِغْتِسَالِ بَعْدُ۔

سہل بن ساعدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا اور پندرہ برس کی عمر میں آپ سے حدیثیں سنیں اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ کی عمر اس وقت پندرہ برس کی تھی ۔ فرمایا سہل بن سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہ مجھے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ جوان آدمی جب اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ کی رخصت کا فتویٰ دیتے تھے یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ کی رخصت شروع اسلام میں دیتے تھے پھر بعد میں آپ نے دھونے کا ارشاد فرما دیا۔

تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ

بھلا یہ تو بتایئے کہ مرے ہوئے کتوں کے پانی اور حیضوں کے لتھڑے ہوئے کپڑوں کے نچوڑ اور بول و براز کے گڑھے پانی کو استعمال کرو گے تو منی سے بڑھ کر تو ان کی پلیدی ہو جائے گی تم بھی سچے ہو کہ اگر صرف منی کو کپڑے سے کھرچ دیں اور زمین پر رگڑ دیں تو مثل بئر بضاعۃ کے ایسے پانی کے پاک کرنے سے تو اچھا ہی ہے۔

اب بتایئے کہ جس شہر کے لئے گڑھ کا پانی غسل اور وضو اور کپڑوں کے لئے ہو غسل بھی ایسے ہی پانی سے کیا ہو۔ کپڑے بھی اسی سے چود ہوں۔ پھر لطف یہ لطف ہو کہ بعد میں منی کے آثار بھی اس میں موجود ہوں کیونکہ منی کو تم پاک سمجھتے ہو پھر وضو بھی اسی مخصوص پانی سے کیا ہوا ہو تو بھلا اس سے نماز ادا کی ہوئی کیسے مقبول نہ ہو گی۔ سبحان اللہ تو منی کو پاک سمجھ کر جو غسل کر لیتے ہیں اور کپڑے سے

marfat.com

منی کو دھوتے نہیں اور گڑوے پانی سے غسل و وضو کریں جس میں حیض کے لتھڑے ہوئے کپڑے بھی پڑے ہوں اور کتے بلے مرے ہوئے بھی اس پانی میں پھینکے جاتے ہوں تو ایسے لوگوں کی اقتدا میں یا معیت میں یا ان کی مساجد و مقامات پر نماز ادا کرنا مومنین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے گناہ ہے فاجتنبوا فکروا فی قَوْلِہٖ والرجز فاھجر۔

وضو میں سیدھے ہاتھ دھونا

سائل: مولوی صاحب بعض احباب وضو میں ہاتھ دھوتے وقت کہنیوں کی طرف سے پانی ڈال کر ہاتھ کی طرف سے لاتے ہیں۔

"محمد عمر" پہلا جواب تو یہ ہے کہ ایسے صرف اہل سنت وجماعت کی مخالفت کی بنا پر کیا جاتا ہے۔ ورنہ کھانا انگلیوں سے کھایا جائے استعمال میں پنجہ آئے تو پانی بھی پنجے کی طرف سے ہی جانا چاہیئے۔

قرآنی فیصلہ

وَ اَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ اور دھو دو اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک تو فرمان خداوندی اِلَی الْمَرَافِقِ ثابت کرتا ہے کہ ابتدا پانی بہانے کی پنجے سے شروع ہوتی ہے اور انتہا کہنیوں تک ہے اور جو الٹا ہاتھ کہنیوں کی طرف سے دھوئے وہ فرمان خداوندی کا الٹ کرتا ہے۔

"سائل": مولوی صاحب یہ مسئلہ تو قرآن کریم سے ہی حل ہو گیا۔ باقی یہ مسئلہ رہ گیا کہ پاؤں کو دھونا فرض ہے یا سنت۔

marfat.com

محمد عمر: قرآن مجید نے جب فرائض میں شامل فرمایا ہے تو دھونا فرض ہی ہوگا اور چونکہ رب العزت نے اخیر میں پاؤں کا ذکر فرمایا ہے تو دھویا بھی اخیر میں ہی جائے گا۔

جیسا کہ قرآن کریم میں مذکور ہے۔

مائدہ ۶/۲ } یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ۔

اے ایمان والو جب تم نماز کی طرف کھڑے ہو تو (پہلے) اپنے مونہوں کو دھوو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک اور اپنے سر کا مسح کرو اور پاؤں کو دھو ٹخنوں تک۔

اس آیت کریمہ میں طہارت کاملہ فریضہ کا ذکر ہے اس لئے سنن کا سوال ہی نہیں۔ تو پاؤں کا دھونا بھی فرض ہی ثابت ہوا باقی رہا کہ رب العزت نے وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ کا ذکر درمیان میں فرمایا تاکہ ترتیب وضو نہ بدل جائے چونکہ ہاتھوں اور پاؤں کے دھونے کو بعد میں ذکر فرمایا اور اَرْجُلَکُمْ کا عطف اَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ پر ہی ہوگا کیونکہ اَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ میں بھی یدین کے دھونے کی حد مرفقین تک کی مقرر فرمادی ہے اور پاؤں کے دھونے کی حد بھی کعبین تک فرمائی ہے۔ اگر وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ پر عطف ہوتا تو رجلین کی حد بھی نہ بیان کی جاتی کیونکہ سر کے مسح کی حد بھی مذکور نہیں ہے۔ تو رجلین کی حد کعبین تک مقرر فرمانا ارشاد خداوندی ثابت کر رہا ہے کہ یدین کو کہنیوں تک دھونا فرض ہے تو رجلین کو کعبین تک بھی دھونا فرض ہے۔

اگر پاؤں کا مسح ہی ہو تو طہارت کاملہ فریضہ میں بھی کمی لاحق ہو جائیگی۔ کیونکہ منہ

marfat.com

اور ہاتھوں کو دھونا فرض فرما دیا جس کا استعمال با النجاست کم ہوتا ہے اور پاؤں جن کا گذر اچھے بُرے مقام سے ہوتا ہے اس کا مسح فرض ہو جائے۔ تو طہارت کاملہ نہیں ہو گی بلکہ ناقصہ ہی ہو گی۔ کیونکہ اگر پاؤں کے دھونے کو سنت بنا لیا جائے تو سنت کے ترک سے فریضہ ادا ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا فرمان خداوندی کے مطابق پاؤں کا دھونا ٹخنوں تک فرض ہی ثابت ہوگا تاکہ طہارت کاملہ ہو جائے۔

"سوال" مولوی صاحب بعض لوگ گردن کا مسح نہیں کرتے کہتے ہیں اس کا کوئی ثبوت نہیں بدعت ہے۔

گردن کا مسح بدعت نہیں ہے بلکہ مستحب ہے

"محمد عمر" مجمع الزوائد ج۱ ص۲۹۹ } وَعن وائل بن حجر قال حضرت رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اُتِیَ بِاِنَاءٍ فِیْہِ مَاءٌ فَاَکْفَاءَ عَلٰی یَمِیْنِہٖ ثَلٰثًا ثُمَّ غَمَسَ یَمِیْنَہٗ فِی الْاِنَاءِ فَاَفَاضَ بِھَا عَلَی الْیُسْرٰی ثَلٰثًا ثُمَّ غَمَسَ الْیُمْنٰی فَحَفَنَ حَفْنَۃً مِنْ مَّاءٍ فَتَمَضْمَضَ بِھَا وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا ثُمَّ دَخَلَ کَفَّیْہِ فِی الْاِنَاءِ فَحَمَلَ بِھِمَا مَاءً فَغَسَلَ وَجْھَہٗ ثَلٰثًا ثُمَّ خَلَّلَ لِحْیَتَہٗ وَمَسَحَ بَاطِنَ اُذُنَیْہِ وَاَدْخَلَ خِنْصَرَہٗ فِیْ دَاخِلِ اُذُنَیْہِ یَبْلُغُ الْمَاءُ ثُمَّ مَسَحَ رَقَبَتَہٗ الخ

ثُمَّ مَسَحَ رَقَبَتَہٗ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گردن کا مسح کیا جس سے گردن کے مسح کا ثبوت ثابت ہوا۔ اب تمہارے بڑے امام کی زبانی عرض کرتا ہوں۔

نیل الاوطار ج۱ ص۱۸۰ مصنف شوکانی } عن لیث عن طلحۃ بن مصرف عن ابیہ عن جدہٖ اَنَّہٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْسَحُ

marfat.com

راسہ حتی بلغ القذال وما یلیہ من مقدم العنق (رواہ احمد)

مصرف اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ سر کا مسح کرتے حتیٰ کہ گدی تک پہنچتے اور جو گردن کے اگلے حصے سے ملتے۔

نیل الاوطار ۱/۱۸۰ } وروی القاسم بن سلام فی کتاب الطهور عن عبدالرحمن بن مهدی عن المسعودی عن القاسم بن عبد الرحمن عن موسیٰ بن طلحة قال من مسح قفاه مع راسه وقی الغل یوم القیمة)

موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے فرمایا جس شخص نے اپنے سر کے ساتھ ہی گدی کا مسح کیا اس نے قیامت کے دن زنجیروں سے گردن کو بچا لیا۔

نیل الاوطار ۱/۱۸۰ } واخرج ابو نعیم فی تاریخ اصبهان قال حدثنا محمد بن احمد حدثنا عبد الرحمن بن داؤد حدثنا عثمٰن بن خوزاذ حدثنا عمرو بن محمد بن الحسن حدثنا محمد بن عمرو الانصاری عن انس بن سیرین عن ابنِ عُمَرَ اَنَّهٗ کَانَ اِذَا تَوَضَّاَ مَسَحَ عُنُقَهٗ وَيَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وسلم مَنْ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عُنُقَهٗ لَمْ يُغَلَّ بِالْاَغْلَالِ

marfat.com

یَوْمَ الْقِیَمَۃِ۔ (رواہ الانصاری ھٰذا واہ)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ جب وضو کرتے اپنی گردن کا مسح کرتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے وضو کیا اور اپنی گردن کا مسح کیا قیامت کے دن گلے میں زنجیر نہ ڈالا جائیگا۔ (ابن قیم نے کہا ہے کہ انصاری فضول آدمی ہے) لیکن واہ کی حقیقت بیان نہیں کی اس لئے یہ ابن قیم کی زیادتی معلوم ہوتی ہے پھر آگے گردن کے مسح کی حدیث کو صحیح تسلیم کیا ہے۔

نیل الاوطار ۱/۱۸۰} قال الحافظ قرأت جزاً رواہ ابو الحسین ابن فارس باسنادہ عن فلیح بن سلیمان عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ قال من توضأ و مسح بیدیہ علیٰ عنقہ وقی الغل یوم القیمۃ وقال ان شاء اللہ ھٰذا حدیث صحیح

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے وضو کیا اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن کا مسح کیا قیامت کے دن گردن میں زنجیر سے بچ گیا۔ اور یہ حدیث صحیح ہے۔ اب تو تمہارے بڑے امام نے گردن کے مسح کی حدیثوں کو مفصل بیان کرکے تسلیم کیا اور تمہارا بدعت کہنا غلط ثابت ہوا اور ان احادیث مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم پر سے گردن کا مسح ثابت ہے حدیث ضعیف بھی ہو استحباب سے خالی نہیں اور جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتنی حدیثیں مختلف سندوں سے مذکور ہوں پھر بھی جو مسلمان حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تسلیم کرنے والا پس وپیش کرے تو وہ بفرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن لوہے کی زنجیروں سے اس کی گردن جکڑی ہوگی اور جو وضو میں بفرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھوں

سے گردن کا مسح کرتا ہے وہ قیامت میں زنجیروں سے نجات پائے گا۔ ہمارا کام کہ دینا ہے یارو۔ تم آگے چاہے مانو یا نہ مانو۔

"سوال" مولوی صاحب ہمارے مذہب میں تو انسان کا خون نکل آئے وضو فاسد نہیں ہوتا اس کے متعلق بھی روشنی ڈالیں۔

خون سے وضو کا فاسد ہونا

مجمع الزوائد ۱/۱۰۱} عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رعف احدکم فی صلوٰۃ فلینصرف فلیغسل عنہ الدم ثم لیعد وضوءہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تمہارے کسی ایک کی نماز میں نکسیر پھوٹے تو چاہیے کہ نماز سے پھر جائے پھر خون اپنے سے دھوئے پھر چاہیئے کہ اپنے وضو کو لوٹائے

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ

(۱) بدن انسان سے خون بہے تو اس کو دھوئے۔

(۲) وضو بھی فاسد ہو جاتا ہے دوبارہ وضو بنائے۔

اگر اس کے خلاف تمہارے پاس کوئی حدیث ہو کہ خون بہنے سے وضو فاسد نہیں ہوتا تو دکھا دو ورنہ وان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکافرین۔

معلوم ہوتا ہے کہ پلیدی کی طرف تمہاری رغبت زیادہ ہے۔ پانی کا معاملہ آیا تو تم نے

marfat.com

پلیدی کو پسند فرمایا۔ لباس پاک کرنے کا معاملہ آیا تو تم نے غلاظت کو پسند کیا اب جو وضو کا معاملہ شروع ہوا تو بھی تم نے گندگی کو ہی پسند کیا۔ طہارت کی طرف تم رغبت نہیں کرتے طیبات اشیاء کو پسند کرو گے تو طیبین میں شامل ہو جاؤ گے اگر خبیثات اشیاء مرغوب ہوں گی تو خبیثات میں شمولیت لازمی ہے۔

اذان میں انگوٹھے چومنا

درد علی الغرر ۵۰} وحکی ان ابا بکر ن الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُستَمِعَ الْاَذَانَ قَبَّلَ ظَفْرَ اِبْهَامَيْهِ فَمَسَحَ بِهِمَا عَيْنَيْهِ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لِاَيِّ شَيْئٍ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ تَيَمُّنًا بِاِسْمِكَ الْكَرِيْمِ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَام حَسَنْتَهٗ فَمَنْ عَمِلَ بِهٖ فَقَدْ اَمِنَ مِنَ الرَّمْدِ۔

اور بیان کیا گیا ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اذان سنی اور دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوما اور دونوں انگوٹھوں کو اپنی دونوں آنکھوں پر ملا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر تم نے یہ کیوں کیا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا حضور آپ کے اسم کریم کی برکت حاصل کرنے کے لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا کام ہے پھر جس شخص نے اس پر عمل کیا تو ضرور آنکھ کی تکلیف سے وہ بے خوف ہوگا۔

طحطاوی شریف ۱۲۲} ذکر القہستانی عن کنز العباد اَنَّهٗ يُسْتَحَبُّ اَنْ يَّقُوْلَ عِنْدَ سِمَاعِ الْاُوْلٰى

marfat.com

مِنَ الشَّهَادَتَيْنِ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعِنْدَ سَمَاعِ الثَّانِيَةِ قُرَّتْ عَيْنِيْ بِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ بَعْدَ وَضْعِ اُبْهَامَيْهِ عَلٰى عَيْنَيْهِ فَاِنَّهٗ صلى الله عَلَيْهِ وسلم يَكُوْنُ لَهٗ قَائِدًا اِلَى الْجَنَّةِ وَذَكَرَ الدَّيْلَمِيُّ فِي الْفِرْدَوْسِ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ مَرْفُوْعًا مِنْ مَسْحِ الْعَيْنَيْنِ بِبَاطِنِ اَنْمُلَةِ السَّبَّابَتَيْنِ بَعْدَ تَقْبِيْلِهِمَا عِنْدَ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا حَلَّتْ شَفَاعَتِيْ وَكَذَا رُوِيَ عَنِ الْخِضْرِ عَلَيْهِ السَّلَامِ وَبِمِثْلِهٖ يُعْمَلُ فِي الْفَضَائِلِ۔

قہستانی نے کنز العباد سے ذکر کیا ہے کہ مستحب ہے کہ اشھد ان محمد رسول اللہ جب موذن پہلی دفعہ کہے تو (سننے والا) کہے صلے اللہ علیک یا رسول اللہ اور دوسری دفعہ اشھد ان محمد رسول اللہ کہنے کے وقت (سننے والا) کہے قُرَّتْ عَيْنِيْ بِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ اپنے دونوں انگوٹھوں کو دونوں آنکھوں پر رکھ کر یہ پڑھے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم جنت میں اس کے قائد ہونگے۔ اور دیلمی نے فردوس میں ذکر کیا ہے ابو بکرؓ کی حدیث سے مرفوعًا دونوں ہاتھوں کی دونوں انگلیوں کے پوروں کا بوسہ دے کر آنکھوں پر ملنا موذن کے اشھدان محمد رسول اللہ کہنے کے وقت۔ اور کہے اَشْهَدُ

marfat.com

اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا تو اُس کو میری شفاعت لازمی ہوئی اور اسی طرح خضر علیہ السلام سے روایت کیا گیا ہے اور اسی طرح فضائل میں عمل کیا جاتا ہے۔

ردالمختار شامی ۱/۲۷۰ { (تتمۃ) یُسْتَحَبُّ اَنْ یُّقَالَ عِنْدَ سَمَاعِ الْاُوْلٰی مِنَ الشَّھَادَۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعِنْدَ الثَّانِیَۃِ مِنْھَا قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَ الْبَصَرِ بَعْدَ وَضْعِ ظُفْرَیِ الْاِبْھَامَیْنِ عَلَی الْعَیْنَیْنِ فَاِنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَکُوْنُ قَائِدًا لَّہٗ اِلَی الْجَنَّۃِ۔

مستحب ہے یہ کہ کہا جائے موذن کے کلمہ شہادت اشہد ان محمد رسول اللہ کہنے کے وقت صلے اللہ علیک یا رسول اللہ اور دوسرے کلمہ شہادت کے وقت کہے قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللہ پھر کہے اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَ الْبَصَرِ دونوں آنکھوں پر دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں کے ناخنوں کو رکھنے کے بعد اس لئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنت کی طرف اُس کے قائد ہونگے۔

کیوں جی نام کے حنفی کہلانے والو اگر حنفی ہو تو اس پر عمل کر کے اپنی حنفیت کو تھام لو ورنہ حنفیت کہلانا چھوڑ دو کیونکہ جو فقہا کو سمجھ آئی ہے وہ تمہیں نہیں آئی۔

موضوعات ملا علی قاری ص ۶۴ { قُلْتُ وَاِذَا ثَبَتَ رَفْعُہٗ

اِلَی الصِّدِّیْقِ فَیَکْفِیْ الْعَمَلُ بِہٖ لِقَوْلِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ خُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ ۔

حضرت ملا علی قاری فرماتے ہیں :- (میں کہتا ہوں کہ) یہ عمل (جب صدیق اکبر تک مرفوع ثابت ہوا تو اس کے ساتھ عمل (انگوٹھے چومنے کا) کافی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق کہ تم پر میری سنت اور خلفائے راشدین کی سنت لازمی ہے۔

تذکرۃ الموضوعات سید تکلان صہ ۳۴ } وَحُکِیَ عَنِ الْبَعْضِ مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ ذِکْرَہٗ فِی الْاَذَانِ وَجَمَعَ اِصْبَعَیْہِ الْمُسَبِّحَۃَ وَالْاِبْھَامَ وَمَسَحَ بِھِمَا عَیْنَیْہِ لَمْ یَرْمَدْ اَبَدًا وَقَالَ ابْنُ صَالِحٍ وَسَمِعَ عَنْ بَعْضِ الشُّیُوْخِ اَنَّہٗ یَقُوْلُ عِنْدَمَا یَمْسَحُ عَیْنَیْہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا حَبِیْبَ قَلْبِیْ یَا نُوْرَ بَصَرِیْ وَیَا قُرَّۃَ عَیْنِیْ قَالَ وَمُنْذُ فَعَلْتُہٗ لَمْ تَرْمَدْ عَیْنِیْ وَقَدْ جَرَّبَ کُلٌّ مِنْھُمْ ذَالِکَ وَرَوَی الْحَسَنُ مِثْلَ مَا رُوِیَ عَنِ الْخِضْرِ عَلَیْہِ السَّلَامُ لِعَیْنِہٖ اِنْتَھٰی ۔

(بعض سے بیان کیا گیا ہے کہ جس شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا جب آپ کا ذکر اُس نے اذان میں سنا اور اپنی دونوں مسبحہ انگلیوں کو اور انگوٹھے کو اکٹھا کیا اور اُن کو اپنی دونوں آنکھوں پر ملا تو اُس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں گی۔ اور ابن صالح نے کہا اور بعض بزرگوں سے بھی سنا ہے کہ اپنی دونوں آنکھوں کو

ملتے وقت کہے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا حَبِیْبَ قَلْبِیْ یَا نُوْرَ بَصَرِیْ وَ یَا قُرَّۃَ عَیْنِیْ تو آپ نے فرمایا کہ جب سے میں نے یہ عمل کیا ہے میری آنکھیں نہیں دُکھیں اور یہ تمام بزرگوں کا تجربہ ہے ۔ اور حضرت حسنؓ نے بھی روایت کیا ہے بعینہٖ جیسا کہ خضر علیہ السلام سے مروی ہے ۔ فقط)

انجیل برنباس ص ۶۰ مرحبا ہے تجھ کو اے میرے بندے آدم اور میں تجھ سے کہتا ہوں کہ تو پہلا انسان ہے جس کو میں نے پیدا کیا ۔ اور یہ شخص جس کو تو نے دیکھا ہے تیرا ہی بیٹا ہے ۔ جو کہ اس وقت کے بہت سے سال بعد دنیا میں آئے گا اور وہ میرا ایسا رسول ہو گا کہ اُس کے لئے میں نے سب چیزوں کو پیدا کیا ہے ۔ وہ رسول کہ جب آئے گا دنیا کو ایک روشنی بخشے گا ۔ یہ وہ نبی ہے کہ اس کی روح ایک آسمانی روشنی میں ساٹھ ہزار سال قبل اس کے رکھی گئی تھی کہ میں کسی چیز کو پیدا کروں ۔ پس آدم علیہ السلام نے منت یہ کہا کہ اے پروردگار یہ تحریر مجھے میرے ہاتھ کی انگلیوں کے ناخنوں پر عطا فرما ۔ تب اللہ نے پہلے انسان کو یہ تحریر اس کے دونوں انگوٹھوں پر عطا کی ۔ داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر یہ عبارت لا الٰہ الا اللہ اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر یہ محمد رسول اللہ ۔ تب پہلے انسان نے ان کلمات کو پدری محبت کے ساتھ بوسہ دیا اور اپنی دونوں آنکھوں سے ملایا ۔

marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالےٰ جَلّ شانہ نے تمام مومنین پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں

نماز کی فرضیت

نساء ۵/۱۵ } اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۔

بلاشک نماز ایمانداروں پر وقت مقررہ پر فرض کی گئی ہے

اس آیۃ کریمہ سے نماز کی فرضیت ثابت ہوئی اور وقت مقررہ پر نماز پڑھنے کی بھی تاکید ہے

پانچ نمازوں کی فرضیت کی حدیث شریف قدسی

تاریخ ابن عساکر ۵/۲۴۹ } دوید بن نافع من اھل دمشق ویقال من اھل حمص حدث عن ابی صالح السمان وعطاء بن ابی رباح وعروۃ بن الزبیر وغیرھم وروی عنہ اللیث وغیرہ و اسند الحافظ و ابن نجیہ الیہ عن ابی قتادۃ بن ربعی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال اللہ تعالےٰ اِنِّیْ فَرَضْتُ عَلٰی اُمَّتِکَ خَمْسَ صَلَوٰتٍ وَعَہِدْتُ عِنْدِیْ عَہْدًا اَنَّہٗ مَنْ حَافَظَ عَلَیْہِنَّ لِوَقْتِہِنَّ اَدْخَلْتُہُ الْجَنَّۃَ فِیْ عَہْدِیْ وَمَنْ لَّمْ یُحَافِظْ عَلَیْہِنَّ

marfat.com

فلا عھد لہ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا میں نے تیری امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور میں نے پکا وعدہ کر لیا ہے کہ جس شخص نے پانچ نمازوں کو حفاظت سے پورا کیا اس کو میں اپنے وعدے کے مطابق جنت میں داخل کروں گا۔ اور جس شخص نے پانچ نمازوں کی حفاظت نہیں کی اس سے میرا کوئی وعدہ نہیں۔

اپنوں کو نماز پر قائم رکھنے کی تاکید

طٰہٰ ۱۶/۸ } وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا۔

اپنے اہل کو بھی نماز کا ارشاد فرمایئے اور قائم رکھیئے۔

سوال :۔ مولوی صاحب پانچ نمازیں تو صرف تمہارے مولویوں کی بنائی ہوئی ہیں قرآن میں کہیں ذکر نہیں صرف دو نمازوں کا ذکر ہے۔

محمد عمر: قرآن کریم انسانی محاورہ و اصطلاح کے موافق رب العزت نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا ہے اور انسانی محاورہ ہے کہ عموماً ہر چیز کو اس کی ہیت قضائیہ کی مناسبت پر ہی چیز کا نام پکارا جاتا ہے۔ ثابت ہو جائے کہ وہ صفت بھی اس شئے کی عجیب و اعلیٰ ہے۔ اور وہ اسی کو زیادہ محبوب ہے۔ ایسے ہی رب العزت نے بھی انسانی محاورہ کے مطابق کلمات استعمال فرمائے ہیں مثلاً مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم چادر اوڑھے ہوئے تشریف فرمائیں تو رب العزت کو ادا پسند آئی اس صفت سے آپ کو یاد فرمایا یا اَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ سما کے معنی بلندی کے ہیں اس لئے رب العزت نے اس کو سما سے یاد فرمایا۔ انس کے معنی محبت کے ہوتے ہیں انسان کے ساتھ رب العزت کو محبت ہوئی اس لئے اپنے بندے کو انسان سے یاد فرمایا۔ علیٰ ہذا القیاس

marfat.com

نماز میں تسبیح و تحمید پڑھی جاتی ہے۔ یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ بھی اس لئے نماز کا خطاب اپنے کلام پاک میں تسبیح و تحمید سے ہی فرمایا یعنی تحمید و تسبیح کو صلوٰۃ کا مترادف بنایا گیا۔ جیسا کہ فرمایا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ تسبیح بیان فرمایئے اپنے رب کی حمد کے ساتھ دونوں کا ذکر ایک ہی جملہ میں فرما دیا۔

نمازِ فجر اور عشاء کا اصطلاحی ذکر

مومن ۲۴/۶ } وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْكَارِ۔

اور تسبیح بیان فرمایئے اپنے رب کی حمد کے ساتھ عشاء کے وقت اور صبح کے وقت۔

آلِ عمران ۳/۵ } وَسَبِّحْ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْكَارِ۔

اور تسبیح بیان فرمایئے عشاء کے وقت اور صبح کے وقت۔

دوسری دلیل حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى اس آیت کریمہ میں بھی صلوٰۃ جمع ہے۔ ثابت ہوا کہ دو نمازوں کا عقیدہ رکھنے والا منکر قرآن ہے نمازیں دو سے زائد ہیں۔ اگر دو ہی ہوتیں تو صلوٰتین ارشاد ہوتا۔ صلوٰۃ لفظ جمع استعمال نہ کیا جاتا۔ یہ دو آیتیں دو سے زائد نمازوں کو ثابت کرتی ہیں۔ پھر اگر تم خداوندی اصطلاح تسبیح و تحمید کا انکار کرو تو تم مقصد خداوندی کے مخالف ثابت ہو گے۔ اور اگر صراحتہً کے ہی خواہاں ہو تو رب العزت نے ایسے منکرین کے لئے بھی حکم صریحی سے پانچ نمازیں لفظاً فرما دیں۔

marfat.com

صریحی حکم پانچ نمازوں کے قیام

ھود ١٢/١٠ { اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ۔

آپ نماز قائم فرمائیے دن کے دونوں طرفوں میں اور رات کے حصوں میں۔

(١) اَقِمِ الصَّلٰوۃَ امر سے قیام نماز کی فرضیت ثابت فرما دی کیونکہ اَقِمْ صیغہ امر ہے۔

جن اوقات میں فریضہ نماز ادا کرنی ہے

صبح و مغرب میں فرضیت نماز

(٢) طَرَفَیِ النَّھَارِ دن کی دونوں طرفوں کے وقت دن کی ایک طرف کی وضاحت قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ سے فرمائی۔ دن کی دوسری طرف مغرب کے وقت کی جس میں نماز مغرب فرض ثابت ہوئی۔ وہ طَرَفَیِ النَّھَارِ سے واضح ہے۔

وقت عشاء کی نماز کی فرضیت

(٣) وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ کچھ حصوں رات سے رات کا کچھ حصہ جانے کی نماز عشاء کی فرضیت ثابت کرتی ہے جس کی تائید فرمان خداوندی۔

روم ٢/٢١ { وَ عَشِیًّا سے زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ کے وقت کا تقرر اور عَشِیًّا سے نماز عشاء کا نام مقرر فرما دیا کہ جو کچھ حصے رات گزرے نماز فرض ادا کی جاتی ہے جس کا نام وقت عشاء ہے۔

marfat.com

تو جو شخص عشاء کی نماز کا منکر ہے وہ قرآن کے حکم فرضی کا منکر ہے تو تین نمازوں کو قائم رکھنے کا صریحی حکم فرمایا اور قیام نماز کے دو مطلب ہیں ایک یہ کہ نماز کو تمام عمر ان اوقات میں قائم رکھنا ہے جب یہ اوقات پائے جائیں تو نمازیں تم پر فرض ہیں یہ نہیں کہ صرف ایک ہی دفعہ ایک دن میں پڑھ لیں تو فرضیت ادا ہو گئی بلکہ ہر روز ان اوقات میں نمازوں کو قائم کرنا فرض ہے دوسرا یہ کہ نماز کو کھڑے ہو کر ادا کرنا فرض ہے۔ الامن عذر۔

ظہر مغرب اور فجر کی نماز کی فرضیت قرآن سے

بنی اسرائیل $\frac{15}{8}$ } اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ○

اور نماز قائم فرمایئے سورج ڈھلنے کے وقت رات کے اندھیرے ہونے تک۔ اور نماز قائم فرمایئے۔ فجر کے وقت قرآن زیادہ پڑھیئے۔ کیونکہ وقت فجر کی نماز میں قرآن پڑھنا خداوند کی حاضری ہے۔

اس آیۃ کریمہ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ سے نماز قائم کرنے کی ان مذکورہ اوقات میں فرضیت ثابت ہوئی۔ جن اوقات مقررہ میں نماز پڑھنی فرض ہے۔

(۱) اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ

نماز کو قائم کرو سورج ڈھلنے کے وقت۔ اس آیۃ کریمہ سے ظہر کی نماز کو قائم رکھنا فرض ثابت ہوا۔

تو اس آیۃ کریمہ کے نزول کے بعد اگر کوئی شخص سورج ڈھلنے کے وقت نماز نہیں پڑھتا تو وہ اس آیۃ کریمہ کا عامل نہیں اور مکذب قرآن ہے۔ اور اس کی تائید دوسری آیت

marfat.com

سے فرمائی۔

ظہر کی نماز کی تشریح

روم ۲۱/۲ } وَحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ۔

اور ظہر کے وقت بھی رب کی تسبیح بیان کرو لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ کے وقت کا نام ظہر مقرر فرما دیا۔ اور نماز کو قائم کر کے اس میں تسبیح و تحمید پڑھنے کا ارشاد فرما کر ظہر کی نماز مع تسبیح و تحمید کے فرض فرما دی اب ظہر کے وقت نماز کا منکر منکر قرآن کریم ثابت ہوا۔ جو ان مذکورہ آیات قرآنیہ سے ظہر کی فرضیت ثابت ہوئی اور ظہر کی نماز کے تارک کو اتنا ہی عذاب ہو گا۔ جتنا صبح کی نماز کے تارک کو۔

فرضیت نماز مغرب کے وقت کی از روئے قرآن کریم

(۲) اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ نماز قائم کرو رات اندھیرے ہونے کے وقت۔

رات کا جب اندھیرا شروع ہوتا ہے اس وقت پر بھی اَقِمِ الصَّلٰوةَ کا حکم الٰہی وارد ہوتا ہے اور غَسَقِ الَّيْلِ مغرب کی نماز کو قائم کرنا مع تسبیح و تحمید آیت قرآنیہ سے ثابت ہوا اور طَرَفَيِ النَّهَارِ کے ایک جزو کی تشریح ہے اور اس کا نام مغرب ہے اور پھر تیسری تائید تقرر وقت کی۔

روم ۲۱/۲ } فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ سے فرمائی کہ یہ صلٰوۃ مسا یعنی مغرب کی نماز فرض ہے اور چوتھی تائید۔

طٰہٰ ۱۶/۸ } وَاَطْرَافَ النَّهَارِ سے اس نماز کی تائید فرمائی۔ مغرب کی نماز

marfat.com

کے متعلق چار حکموں سے تائید الہٰی کے حکم جاری کرنے سے بھی اگر مغرب کی نماز کا کوئی شخص انکار کرے تو حکم خداوندی کا صاف منکر ہے اور قرآن کریم کا منکر مکذب قرآن ہے۔

نماز صبح کی فرضیت قرآن مجید سے

(۳) وَقُرْآنَ الْفَجْرِ۔ اور نماز قائم کرو فجر کے وقت قرآن پڑھ کر

اس کا تعلق بھی اَقِمِ الصَّلٰوۃَ کے ساتھ ثابت ہوا جس کا یہ مطلب واضح ہے کہ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ نماز قائم فرمایئے وَقُرْآنَ الْفَجْرِ فجر کے وقت قرآن پڑھ کر فجر کے وقت کی تخصیص قرآن پڑھنے کے ساتھ اس لئے فرمائی تاکہ ثابت ہو جائے کہ قرأۃ نماز کا رکن ہے دوسرا اس لئے کہ فجر کی نماز میں قرآن زیادہ پڑھنا فرمان الہٰی کے حکم کو بجا لانا ہے اور پھر ساتھ اس وقت میں زیادہ قرآن مجید پڑھنے کا سبب خود فرما دیا کہ اے نمازیو! میں تمہیں اس لئے اس وقت میں قرآن پڑھنا زیادہ بتا رہا ہوں کہ اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا فجر کی نماز میں قرآن پڑھنے سے دربار الہٰی میں حاضری منظور ہو جاتی ہے۔ کیونکہ یہ وقت مشہود ہے حاضری کا ہے۔ سب ملائکہ مقربین دربار خداوندی میں فجر کے وقت حاضر ہوتے ہیں اور ان کی حاضری درج ہوتی ہے۔ یا فجر کے وقت رات دن کے ملائکہ ڈیوٹی سے بدلنے والے بدلنے کے لئے حاضر ہوتے ہیں تم بھی اس وقت میں حاضر ہو جاؤ اور نماز کو قائم کرو تاکہ تمہاری ڈیوٹی عبادت بھی ان مقربین کے ساتھ درج ہو جائے اور اس کی دوسری تائید ق $\frac{26}{3}$ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ سورج چڑھنے سے پہلے سب کریم کی تسبیح بیان کرو سے ہوئی اور تیسری تائید طٰہٰ $\frac{16}{8}$ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ سے فرمائی پھر چوتھی تائید ھُوْد $\frac{12}{10}$ طَرَفَيِ النَّهَارِ کے جزو سے فرمائی۔ پانچویں تائید اَطْرَافَ النَّهَارِ سے فرمائی

marfat.com

چھٹی تائید مومن ۲۴/۶ وَالْاِبْکَارِ سے فرمائی۔ پھر ساتویں تائید مزید آل عمران ۳/۵ وَالْاِبْکَارِ سے فرمائی۔ آٹھویں تائید میں اس کے وقت کا نام روم ۲/۱۲ حِیْنَ تُصْبِحُوْنَ جب تم صبح کرتے ہو سے تینوں کے لئے نام کو واضح مقرر فرمایا۔ اور وَالْفَجْرِ سے فجر کی قسم کھا کر رب العزت نے نماز فجر کی شان کو دوبالا فرما دیا۔

اس فجر کی نماز کے قیام کی فرضیت کا ذکر فرما کر رب العزت نے مختلف طرق سے آٹھ بار تائیدات پیش فرمائیں اب اگر اس کا کوئی شخص انکار کرے تو منکر قرآن کریم ہے۔

اس ایک آیۃ کریمہ الٰہیہ سے تین نمازوں کا یکساں حکم ہوا۔ فجر کی فضیلت زیادہ فرمائی۔ کیونکہ اس وقت کی فضیلت زیادہ ہے۔ اور اس وقت میں نماز پڑھنا نفس پر زیادہ مشکل ہے لیکن ظہر کو فجر پہ مقدم فرمانا ثابت کرتا ہے کہ ظہر کے منکرین پیدا ہونے تھے۔ اس کے بعد مغرب کی نماز کا بیان فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے کہ حکم الٰہی کو تسلیم کرتے ہوئے فجر کی نماز ادا کرتے ہو تو ظہر کے نماز کی فرضیت کے حکم کو بھی مقدم سمجھو۔ فجر کی نماز پڑھنے والے ظہر کی نماز کو فراموش نہ کریں۔ ایک ہی آیت میں تینوں کا ذکر فرما دیا۔ اور ظہر کی نماز کی تائید مقدم فرمائی۔ اب مقدم کے حکم کو چھوڑ کر اگر کوئی شخص مؤخر کے حکم کو ادا کرے تو وہ قرآن پورے کا منکر ثابت ہوگا۔

نمازِ عصر کا حکم فرضیت قرآن کریم سے

عصر کا وقت بھی چونکہ رب العزت کو زیادہ محبوب تھا اس وقت کی قسم کھائی وَالْعَصْرِ سے تاکہ ثابت ہو جائے کہ اگر کوئی شخص پیارے وقت میں پیارے کی بانگی کرے گا تو وہ بھی میرے پیاروں میں شمار ہوگا۔ اس لئے عصر کو خصوصاً تاکید سے بیان فرمایا۔

marfat.com

بقرہ ۲/۱۳ { حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ صلوٰۃ کا لفظ جمع فرما کر کئی نمازیں پڑھنے کا ثبوت دیا اور حَافِظُوْا عَلَی الصَّلٰوۃِ تمام نمازوں کی نگہبانی کر دے سے بندے کو خبردار کیا کہ خبردار تمام نمازوں سے کسی نماز کی بھی سستی کرنا سب نمازوں کو حفاظت سے ادا کرنا۔ اور جو تمہیں کسی ایک نماز سے روکے گا تو تم میرے حکم حَافِظُوْا عَلَی الصَّلٰوۃِ کو یاد کر لینا مانع کی اقتدا میں کہیں میری نماز نہ ترک کر دینا اور نماز عصر میں قیام خداوند کریم کے روبرو فرماں برداری سے ہو۔

پانچ نمازوں سے کسی نماز کے لئے روکنا شیطان کا کام ہے

مائدہ ۷/۱۲ { اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَاءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ۔

اور کوئی بات نہیں شیطان ارادہ رکھتا ہے کہ تمہارے درمیان عداوۃ بغض شراب اور جوئے کے ذریعے ڈال دے۔ اور شیطان تمہیں اللہ کے ذکر سے روکے گا۔ اور نماز سے روکے گا کیا تم رک جاؤ گے؟

اگر تم شیطان کی اتباع میں پانچوں نمازوں سے کسی نماز کو ترک کر دو گے تو وہ بفرمان خداوندی مطیع شیطان ہے اب فیصلہ تم پر ہے کہ پانچوں نمازیں ادا کر کے خداوند کریم کی اطاعت میں مطیع اللہ و مطیع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن جاؤ۔ یا پانچوں فریضہ نمازوں سے کسی کو ترک کر کے مطیع شیطان کہلاؤ۔

تو رب العزۃ نے حَافِظُوْا عَلَی الصَّلٰوۃِ سے تمام نمازوں کی تاکید فرما کر تمام

marfat.com

نمازوں کی نگہبانی کا ارشاد فرمایا بعد ازاں وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی کا خصوصی تقرر فرمایا کہ تم نماز وسطیٰ کی خصوصاً حفاظت کرو۔ پانچوں نماز اور ان کے وقت کا تعین خصوصی فرمایا۔ رب العزت کو معلوم تھا کہ عصر کی نماز کے منکرین پیدا ہو جائیں گے اس لئے اس لئے اس نے اس کو نماز وسطیٰ سے نوازا تاکہ اس کی تاکید علیحدہ خصوصیت سے ہو جائے اور یہ بھی ثابت ہو جائے کہ اس نماز کے قبل و بعد اور نمازیں بھی ہیں اور اس کی دوسری تائید طٰہٰ ۱۶ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا سے فرمائی اور فرمایا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا اور تیسری تائید مزید صبح اور ظہر پہلے اور مغرب و عشا بعد میں قَبْلَ الْغُرُوْبِ سے فرمائی۔ فرمایا۔

ق ۲۶ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ

اور تسبیح بیان کرو اپنے رب کی تعریف کے ساتھ سورج طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے تو ان چار آیات فرقانیہ سے نماز عصر کی فرضیت ثابت ہوئی۔ اور اگر اب کوئی انکار کرے تو ایسا ہے جیسا کہ جس نے صبح کی نماز کا انکار کر دیا تو عصر کی تائیدی نماز کا تارک خداوند کریم کے نزدیک پورے قرآن کا اور تمام نمازوں کا تارک ہے۔

سوال: مولوی صاحب نماز کے قائم کرنے کا حکم قرآنی ہے پڑھنے کا حکم نہیں۔

محمد عمر: سبحان اللہ خداوند کریم نے اگر نماز کے قیام کا حکم فرمایا ہے تو ہم بھی نماز کو قائم کرتے ہیں۔ کھڑے ہو کر شروع کرتے ہیں اور اصطلاح بھی قرآنی ہی استعمال کی جاتی ہے۔ اور جب کسی کو نماز کے متعلق دریافت کرنا مطلوب ہوتا ہے تو وہ بھی یہی کہتا ہے کہ نماز کھڑی ہو گئی۔ ؟ یہ نہیں سوال کیا جاتا کہ پڑھی جا رہی ہے ؟ اور دوسری دلیل جب نماز کے لئے تکبیر پڑھی جاتی ہے تو تکبیر میں نہیں کہا جاتا کہ نماز پڑھنے لگے ہیں۔ بلکہ کہا جاتا ہے

marfat.com

قَدْ قَامَتِ الصَّلوٰۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلوٰۃُ نماز کھڑی ہوگئی نماز کھڑی ہوگئی۔ کیونکہ نماز کھڑے ہو کر شروع کی جاتی ہے۔ اس لئے قَدْ قَامَتِ الصَّلوٰۃُ کہا جاتا ہے اور تیسری وجہ یہ ہے کہ فرمان خداوندی اَقِیمِ الصَّلوٰۃَ کی ادائیگی ثابت ہو جائے اور جب نماز کا قیام ہوتا ہے تو اس میں قرآن کھڑے ہو کر ہی پڑھا جاتا ہے۔ رکوع وسجود میں تو محض تسبیحیں ہی ہیں۔ یہ الفاظ جو تمہیں بھنگ گھوٹنے والے بتاتے ہیں یہ صرف خدا کے حکم کے چور ہیں۔ قبر اور حشر میں ضرور گرفتار ہوں گے کیونکہ نمازوں کے منکرین کا صرف ایک ہی حکم سے انکار نہیں پانچ احکام کا ایک دن میں انکار ہے اور ہر ایک نماز کے متعلق آٹھ آٹھ دس دس دفعہ تائیدیں نازل ہوئیں تو پانچ نمازوں کا منکر خداوندی پچاس حکموں کا منکر ظاہر ہوا۔ جو شخص ایک دن میں خداوندی پچاس حکموں کا انکاری ہے تو ایسے شخص کی عمر کا اندازہ خود کر لو کہ خداوندی فرمانبرداری میں گزری یا عمر ہی برباد کر بیٹھا اور یہ اتباع کس کی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پانچوں نمازوں کے قیام کی تائید آیات فرقانیہ اَقِمِ الصَّلوٰۃَ سے فرما کر ارشاد فرمایا کہ قیام نماز کے بعد پھر پڑھنا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نماز کے اوقات کے نام لے لے کر اس میں جو پڑھا جاتا ہے فرمایا تاکہ نمازوں کے اوقات کی تائید بھی ہو جائے اور جو ان میں پڑھا جاتا ہے مسلمانوں کو اس کا علم بھی ہو جائے۔

قیام نماز کے ابتدا میں پڑھا جائے

چار نمازوں میں سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

(۱) روم ۲۱/۳ } فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ

marfat.com

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ۔

اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرنا ہے (یعنی سُبْحٰنَکَ اَللّٰھُمَّ پڑھنا ہے،

جب تم شام کرتے ہو اور جب تم صبح کرتے ہو۔ اور اسی کے لئے حمد

ہے آسمانوں اور زمینوں میں اور عشا کے وقت کی نماز میں بھی اور ظہر کی نماز

میں تسبیح و تحمید پڑھے۔

اس آیت سے شام صبح ..... عشا اور ظہر کی نماز کا ثبوت ملا اور ان چار

نمازوں میں سُبْحٰنَکَ اَللّٰھُمَّ اور الحمد اللہ پڑھنے کا ثبوت مل گیا۔

صبح و عشا کو سُبْحٰنَکَ اَللّٰھُمَّ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھنے کا ارشاد خداوندی

(۲) مومن ۲۴/۶ } وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْکَارِ۔

اور تسبیح بیان کرو اپنے رب کی حمد کے ساتھ عشا اور صبح کے وقت

اس آیت کریمہ میں سُبْحٰنَکَ اَللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ یا سُبْحٰنَکَ اَللّٰھُمَّ پورا پڑھنے

اور الحمد للہ رب العالمین پورا قیام نماز میں پڑھنے کا حکم دیا گیا۔

صبح عصر اور مغرب و عشا کی نمازوں میں بوقت قیام سُبْحٰنَکَ اَللّٰھُمَّ

اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھنا

(۳) ق ۲۶/۲ } وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ

الْغُرُوْبِ وَمِنَ الَّیْلِ فَسَبِّحْہُ

marfat.com

اور تسبیح بیان فرمایئے اپنے رب کی حمد کے ساتھ سورج چڑھنے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے اور بعض حصے رات سے بھی۔ اسی کی تسبیح بیان فرمایئے۔

اس آیت کریمہ میں رب العزت نے سبحانک اللّٰھم اور الحمد للہ چار نمازوں میں پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ صبح کی نماز میں عصر کی نماز میں۔ مغرب اور عشاء کی نماز میں بھی سبحانک اللھم بمع الحمد للہ رب العالمین پورا پڑھنے کا ارشاد فرما دیا۔ اوقات نماز کی تائید بھی ہو گئی۔ اور اس میں تسبیح و تحمید پڑھنے کی تائید بھی ہو گئی۔ اور سَبِّحْ سے اشارہ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ کی طرف ہے جو قرآن مجید میں مذکور ہے اور بِحَمْدِ رَبِّكَ سے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سورۃ کی طرف رغبت دلائی گئی ہے وہ بھی قرآن میں مذکور۔ تو خداوند کریم نے قرآنی اصطلاح سے قیام کے بعد۔

پانچوں نمازوں میں سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کا قرآن پڑھنے کا ارشاد فرمایا

(۴) طٰہٰ ۱۶/۱۸ } فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا وَمِنْ اٰنَآءِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى

جو یہ لوگ آپ کے خلاف بکتے ہیں آپ صبر فرمایئے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تسبیح بیان فرمایئے سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ پڑھنے سے اپنے رب کی

marfat.com

جہر کے ساتھ یعنی مع الحمد للہ قرآنی کے صبح کی نماز میں عصر کی نماز میں اور آنَآءِ الَّیْلِ میں نمازیں پڑھی جاتی ہیں یعنی شام و عشا میں بھی اور اطراف نہار کی نماز میں بھی سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ قرآنی پڑھیے۔ اطراف جمع فرماوی جمع کم از کم تین پر استعمال ہوتی ہے تو اطراف نہار فرمانے سے صبح کی ایک طرف شام کی دوسری طرف دن ڈھلنے کی تیسری طرف ثابت ہو گئی۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ نمازوں میں بھی جب تک مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رضامندی ہو منظور نہیں۔ اور منکرین احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے عازمین لَعَلَّكَ تَرْضٰى فرمان خداوندی مقام عبرت ہے۔

(۵) آل عمران ۳/۵ } وَسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۔

اور تسبیح بیان فرما ہے عشاء اور صبح کی نماز میں۔

دوسرے مقام پر اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ نماز قائم فرمایئے دن کے دونوں کناروں پر اور رات کے کچھ حصے گزرنے میں تو آیتہ کریمہ میں رب العزت نے صبح مغرب اور عشا تین نمازوں کا ذکر فرمایا اور یہاں وَسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ سے تطبیق فرمائی کہ عشا کے وقت نماز قائم کر کے اللہ کی تسبیح بیان کرنا ہے یعنی سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ والی نماز پڑھنی ہے جو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھائی ہے۔

تفسیر کبیر ۶/۱۲۰ } اَنَّ الْاٰيَةَ تَدُلُّ عَلٰى اَنَّ صَلٰوةَ الْخَمْسِ لَا اَزِيْدُ وَلَا اَنْقَصُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

marfat.com

دُخِلَتِ الصَّلٰوۃُ الْخَمْسُ فِیْہِ فَقَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ ھُوَصَلٰوۃُ الْفَجْرِ وَ قَبْلَ غُرُوْبِہَا ھُوَ الظُّھْرُ وَالْعَصْرُ لِاَنَّھُمَا جَمِیْعًا قَبْلُ الْمَغْرِبِ وَمِنْ آنَاءِ اللَّیْلِ فَسَبِّحْ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ الْاٰخِرَۃَ۔

بے شک یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ پانچ نمازوں سے نہ کمی ہو سکتی ہے اور نہ ہی زیادتی تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا اس آیۃ کریمہ میں پانچوں نمازیں ہی بیان کی گئی سورج چڑھنے کے پہلے وہ فجر کی نماز ہے اور غروب ہونے سے پہلے وہ ظہر اور عصر ہے اس لیے کہ وہ دونوں مغرب کے قبل ہیں اور رات کے کچھ حصے سے وہ مغرب اور عشا آخیرہ ہے۔

مختصر ہیئت قضائیہ ترتیب نماز

حج ۱۷/۴ } وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰھِیْمَ مَکَانَ الْبَیْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِیْ شَیْئًا وَّطَھِّرْ بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْقَآئِمِیْنَ وَ الرُّکَّعِ السُّجُوْدِ

اور جب ابراہیم علیہ السلام کو ہم نے بیت اللہ کی جگہ میں پناہ دی کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا اور بیت اللہ طواف کرنے والوں اور قیام و رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے پاک فرما دیجیے۔

اس آیۃ کریمہ سے ترتیب نماز ثابت ہوئی۔ قیام و رکوع و سجود جس سے ثابت ہوا کہ رکوع قیام سے مقدم نہیں اور سجود رکوع سے مقدم نہیں ہو سکتا۔ نماز میں پہلے قیام مقدم ہے

marfat.com

پھر رکوع پھر سجدہ۔

"سوال" مولوی صاحب پہلے جو اللہ اکبر سے نماز شروع کرتے ہو اس کا ثبوت قرآن میں کہاں ہے۔

"محمد عمر" قرآن کریم میں رب العزت نے فرمایا ہے۔

نماز کی ہیئت قضایہ کا ذکر قرآن کریم میں

اللہ اکبر کا ثبوت

المدثر ۱-۳ } یَا اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ۔

اے چادر میں لپٹے ہوئے کھڑے ہو جایئے۔ پھر ڈرایئے اور اپنے رب کی پھر تکبیر پڑھیئے یعنی اللہ اکبر فرمایئے۔

(۱) اعلیٰ ۱۵ } وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى۔

اور اپنے رب کے اسم ذاتی کا ذکر کیا اسنے پھر نماز پڑھی۔

(۲) اور وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ

اور چاہیے کہ تم اللہ کی تکبیر پڑھو جس طریق پر اس نے تمہیں ہدایت دی ہے۔

اسم ذاتی کا بیان

(۳) وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔

اور البتہ ذکر اللہ کا بہت بڑا ہے۔ کلمہ اللہ اکبر سب سے پہلے ثابت ہے۔

marfat.com

(۴) الرحمٰن } تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ۔
تو نماز شروع کرنے سے پہلے ذکر اسم ذاتی کا ضروری فرمایا۔ اور اللہ اکبر کا پورا کلمہ قرآن میں تحریر فرما دیا تو اسی لئے نماز شروع کرتے وقت بھی اللہ اکبر کا ذکر پڑھنا ضروری ہوا اور سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ بھی حکم خداوندی فَسَبِّحْهُ سے بآیت قرآنی ثابت ہوگیا دوسری بات یہ ہے کہ جب کسی دوسرے علاقہ میں کسی کو مقرر کرنے کا ارادہ ہوتا ہے تو اس کو پہلے وہاں کی مروجہ زبان سکھائی جاتی ہے۔ ایسے ہی رب العزت کا ارادہ چونکہ مسلمانوں کو جنت میں لے جانے کا ہے اس لئے جنت کی زبان دنیا میں سکھلاتا ہے چنانچہ فرمایا۔

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ جنتیوں کا کلام ہے

یونس ۱۱ } دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ
جنت میں جنتی پکاریں گے۔ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ
ثابت ہوا کہ جو لوگ یہاں نماز میں سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ نہیں پڑھتے وہ جنت میں جانے کے خواہشمند نہیں ہیں۔ اسی لئے وہاں کی بولی نہیں بولتے۔ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ کا ثبوت خداوند کریم سے ملا۔ اور جنتیوں کا کلام ثابت ہوا۔

نماز میں سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ پڑھنے کا حکم

طور ۲۷/۲ } وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ۔
اور سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ اپنے رب کے الحمدللہ کے ساتھ پڑھیے جب آپ قیام فرمائیں

marfat.com

اور رات کے ابتدا میں اور ستاروں کے چڑھنے کے بعد بھی تسبیح بیان فرمائیے۔
وَسَبِّحْ یعنی سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ پڑھنا نماز کے قیام کے ابتداء میں ہی قرآن کریم سے ثابت ہو گیا۔ یعنی جب نماز کے لئے کھڑے ہوں تو سبحٰنکَ اَللّٰھُمَّ اور الحمد للہ شروع قیام میں پڑھے جائیں اور مغرب و عشاء کی نمازوں کا بھی اس آیۃ کریمہ میں ثابت ہوا۔

جنت کی دوسری اصطلاح

یونس ۱۱/۱ } وَآخِرُ دَعْوَاھُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
اور جنتیوں کا آخری دعویٰ یہ ہوگا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

پورے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کی تشریح اور پورے نام کا ظہور

وَ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ۔
اور دیئے ہم نے آپ کو سات دہرائی گئیں اور قرآن بڑی بزرگی والا۔
الحمد شریف پوری سات دہری آئیں پڑھنا بڑا ثواب ثابت ہوا۔
الحمد شریف کامل پڑھنے کے بعد فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ نے کچھ اور سورت قرآن پڑھنے کا ارشاد فرما دیا۔ پھر

رکوع و سجود کا ثبوت

حج ۱۰/۱۷ } یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْکَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا۔

maarfat.com

اے ایمان دالو رکوع کرو۔ سجدہ کرو اور عبادت کرو۔ یعنی تم نے قیام میں اللہ اکبر کہہ کر سبحنک الھم اور الحمد للہ پورے پڑھ لئے اور مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآن سے کچھ قرآن پڑھا تو اب رکوع کرکے اور سجدہ کرکے عبادت خداوندی بھی کرو۔

پانچ نمازیں پڑھنے والا مانع خیر بھی نہیں ہو سکتا اور جزع فزع بھی نہیں کر سکتا

معارج ۲۹ } إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا إِلَّا الْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ

جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے واویلا شروع کر دیتا ہے اور جب اس کو خیر پہنچتی ہے تو بخیل ہو جاتا ہے۔ سوا نماز پڑھنے والوں کے وہ ہمیشہ اپنی نمازوں پر قائم رہتے ہیں۔

اس آیۃ کریمہ میں بھی رب العزت نے اَلَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلٰوتِهِمْ دَآئِمُوْنَ صلوۃ جمع ارشاد فرمایا۔ جس سے تمام نمازوں کا ذکر ہوا۔ دوسرا اس آیۃ کریمہ میں رب العزت نے جزع فزع کرنے والوں کو نمازیوں سے علیحدہ کر دیا اسی وجہ سے جزع فزع ایسے لوگ ہی کرتے ہیں جو نماز سے محروم ہوتے ہیں اور رب العزت نے جزع فزع کرنے والوں کا سبب بھی فرما دیا کہ ان کے جزع فزع کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کو شرمس کرتی ہے تو وہ جزع فزع کرتے ہیں اور نمازیوں کو نہ شرمس کرتی ہے اور نہ وہ جزع فزع کرتے ہیں۔

وَمَا علینا الا البلاغ المبین

marfat.com

پانچ نمازوں کے منکرین جہنم میں سیر کریں گے

مدثر ۲۹/۲ } فِیْ جَنّٰتٍ یَتَسَآءَلُوْنَ عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ۔

جنتوں میں جنتی دوزخی مجرموں سے سوال کریں گے کہ تم کو جہنم میں کس نے چلایا۔

دوزخی جواب دیں گے کہ ہم نمازیوں سے نہ تھے ۔

اس آیۃ کریمہ میں رب العزت نے علیحدہ علیحدہ نماز پڑھنے والوں کا بھی حال بیان فرما دیا کہ علیحدہ علیحدہ نماز پڑھنے والے بھی دوزخ میں ٹھہلیں گے اور جو پوری پانچ نمازیں نہیں پڑھتے لوگ مساجد میں ادا کرتے ہوں اور منکرین باہر پھر رہے ہوں تو ان کے متعلق رب العزت نے آخرت کا حال فرما دیا کہ ایسے لوگ تارکین صلوٰۃ خمسہ دوزخ میں ہی ٹھہلیں گے۔ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو پانچوں نمازیں مکمل پڑھنے کی توفیق عنایت فرماوے۔

نماز کے تارک کو عتاب

قیمہ ۲۹/۲ } فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی وَلٰکِنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓی اَهْلِهٖ یَتَمَطّٰی اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی ثُمَّ اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی ؕ

تو اس نے نہ تصدیق کی اور نہ نماز ہی پڑھی ولیکن جھٹلایا اور منہ پھیرا پھر اپنے اہل کی طرف اکڑتا ہوا چلا گیا ہلاکت ہو تیرے لئے ۔ پھر ہلاکت ہو پھر ہلاکت ہو تیری تو ہلاکت ہو۔

تو اس آیۃ کریمہ میں رب العزت نے بے نمازیوں کے لئے چار دفعہ ہلاکت کی خوشخبری دی اب

marfat.com

تم تارک نماز بن کر چار ہلاکتوں کے مستحق بنوں گے۔

المرسلت } وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ۔

اور جب ان کو کہا جاتا ہے کہ رکوع کرو وہ رکوع نہیں کرتے ویل جہنم ہے اس دن مکذبین کے لیئے۔

نماز کے تارک کے لیئے قرآن کریم میں بہت عتاب آیا ہے۔ لیکن فقیر اختصار کے لیئے اتنا ہی کافی سمجھتا ہے۔ باقی رہا کہ جب تک تم نماز میں بھی فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل نہ کرو گے کبھی تمہاری نماز منظور نہیں ہو سکتی۔

ضرورت احادیث

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے بغیر تمام عبادات ضائع ہو جاتی ہیں

(۱) محمد ۲۶/۴ } يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ۔

اے ایمان والو اللہ تعالےٰ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو باطل مت کرو۔

اس آیت کریمہ سے صاف واضح ہوا کہ صرف خدائی فرمان سے احکام خداوندی کی تکمیل نہیں ہوتی۔ بلکہ جیسا کہ اطاعت خداوندی فرض ہے ایسے ہی اطاعت مصطفےٰ صلی اللہ

علیہ وسلم بھی فرض ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے بغیر اعمال کے ابطال کا فتویٰ دیتا ہے۔ اب تمہارا دل چاہے تو اطاعت اللہ کے ساتھ ہی اطاعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کر کے نمازوں کو صحیح و مکمل کر لو۔ ورنہ بغیر حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تم نماز ادا نہیں کر سکتے اور نہ ہی قابلِ رحم ہوگے۔ سنیئے۔

نماز بغیر اطاعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ادا کرنے والا رحمت خداوندی کا مستحق نہیں

(۲) نور ۵۶ } وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ

اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو تاکہ تم رحم کئے جاؤ۔

جب رب العزت نے نماز کے قیام اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا ارشاد فرما دیا تو پھر وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ کہنے کا کیا مطلب؟ اس سے صاف ظاہر ہے کہ نماز کی فرضیت تو رب کریم نے فرما دی لیکن نماز کو ادا کرنے کا طریقہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے سیکھو اور آپ کے فرمودہ طریقہ کے موافق نماز ادا کرو ورنہ ادا نہیں ہوگی۔

marfat.com

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے روگردانی کرنے والا خود ذمہ دار ہے

(۳) نور ۸؎ { قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ۔

فرما دیجئے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو پھر اگر تم منہ پھیرو گے تو اور کوئی بات نہیں اس پر ذمہ داری ہے جو مکلف کیا گیا اور تم پہ بوجھ ہے۔ جو تم مکلف ہوئے اور اگر تم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی (اپنے ذمے بوجھ نہ لیا) تو ہدایت پاؤ گے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پہ سوائے علی الاعلان تبلیغ کے اور کوئی ذمہ داری نہیں۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والا ہے وہ تو خداوند کریم کا بھی مطیع ہے اور ہدایت پر ہے اور جو شخص فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے روگردانی کرنے والا ہے۔ احکام خداوندی بجالانے میں خود ذمہ دار ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ذمہ نہیں۔

"سائل":۔ مولوی صاحب مسائل تو نماز کے متعلق ہی شروع ہیں لیکن اس کے متعلق ایک مسئلہ درمیان میں ضروری آگیا کہ تم نے کہا کہ قرآن کریم کے احکام کو ہم بغیر حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سمجھ نہیں سکتے یہ کس نے کہا ہے۔

محمد عمر: مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک ترجمان نہ ہوں ہم قرآن کریم کو

marfat.com

سمجھ نہیں سکتے۔ یہ رب العزت کا ارشاد ہے سنیئے۔

حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے اعراض پر وعید خداوندی

(۴) نور ۱۸/۹ } وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ

اور جب اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بلائے جاتے ہیں تاکہ حضور ان کے درمیان فیصلہ فرمادیں تو اس وقت ایک فرقہ ان سے منہ پھیرنے والے ہیں۔

(۵) نساء ۵/۹ } وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا۔

اور جب ان کو کہا جاتا ہے کہ جو اللہ تعالےٰ نے اتارا ہے اس کی طرف آ جاؤ۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آ جاؤ تو آپ منافقوں کو ملاحظہ فرمائیں گے۔ کہ وہ آپ سے پھر جاتے ہیں پوری طرح پھرنا۔

اس آیۃ کریمہ میں رب العزت نے کتاب اللہ سے اعراض کرنے والوں کا ذکر فرمایا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے اعراض کا ذکر فرمایا اور جو آپ سے پھرنے والا ہے اس پر منافق ہونے کا فتویٰ ثبت فرمایا جس سے ثابت ہوا کہ جو شخص قرآن کریم کو تسلیم کرتا ہے۔ لیکن ارشاد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراض کرتا ہے تو وہ منافق ہے۔

marfat.com

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے بغیر قرآن سے کوئی ہدایت نہیں پا سکتا

(۶) نحل ۱۴/۸ } وَمَا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِی اخْتَلَفُوْا فِيْهِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ۔

اور نہیں اتارا ہم نے آپ پہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب کو مگر تاکہ آپ بیان فرمائیں اُن کے لئے جس میں انہوں نے اختلاف کیا ہے اور ہدایت ہے اور رحمت ہے ایسی قوم کے لئے جو ایمان لاتے ہیں۔

اس آیۂ کریمہ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے قرآنی شارح ہونے کی وضاحت فرمائی کہ آپ اختلاف کو واضح فرما کر مٹائیں جو آپ کی فرمائی ہوئی قرآنی تشریح پر چلے گا وہ مخالف نہیں اور ہدایت پر ہے ورنہ نہیں۔

(۷) مریم ۱۶/۱۶ } فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا

تو اور کوئی بات نہیں قرآن کو ہم نے آپ کی زبان سے آسان کیا تاکہ اس کے ساتھ آپ ڈرنے والوں کو خوش خبری دیں اور اس کے ساتھ ڈرائیں جھگڑالو لوگوں کو۔

رب العزت نے فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ سے ثابت فرما دیا کہ قرآن کریم کو اگر ہم سمجھ سکتے ہیں تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی یعنی احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ورنہ نہیں کیا منکرین احادیث کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے اپنے لیڈروں پر زیادہ اعتماد ہے؟ رب العزت عالم الغیب ہے اس لئے اس کو علم تھا

marfat.com

کہ کئی آدمی ایسے بھی پیدا ہو جائیں گے جو دعویٰ کریں گے کہ ہم آج قرآن داں پیدا ہوئے ہیں اور کوئی نہیں سمجھ سکتا تو رب العزت نے وضاحت فرما دی کہ قرآن کریم کو سمجھنا ہے تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سمجھو آپ کے بعد آپ کی احادیث سے قرآن سمجھو ورنہ تم بغیر آپ کے قرآن کریم کو نہیں سمجھ سکتے۔

اوقات صلوٰۃ

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۔
بے شک نماز مومنین کے لئے وقت مقررہ پر فرض کی گئی ہے۔

بخاری شریف ۱/۷۶ } ابوداود ۱/۶۱ نسائی شریف ۱/۹۰

حدثنا ابو الولید هشام بن عبد الملك قال حدثنا شعبة قال الولید بن العیزار اخبرنی قال سمعت ابا عمرو الشیبانی یقول حدثنا صاحب هذا الدار و اشار الی دار عبدِ اللہِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ قَالَ الصَّلٰوۃُ عَلٰی وَقْتِهَا۔ الخ
عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کون سا عمل اچھا ہے جو اللہ تعالےٰ کو زیادہ محبوب ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز باوقت پڑھنا۔

ابوداؤد ۱/۶۱ } عن عبادة بن الصامت قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّھَا سَتَکُوْنُ عَلَیْکُمْ

بَعْدِی اُمَرَاءُ تَشْغَلُهُمْ اَشْيَاءُ عَنِ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا
حَتّٰى يَذْهَبَ وَقْتُهَا فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا - الخ

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ضرور میرے بعد تم پر ایسے حکام ہوں گے جن کو کئی چیزیں وقت پر نماز پڑھنے سے مشغول رکھیں گی حتیٰ کہ نماز کا وقت چلا جائے گا۔ تو نماز کو وقت سے وہ چھوڑ دیں گے۔

صبح کی نماز کا فضیلت والا وقت

(۱) ابوداود $\frac{۱}{۶۱}$ } حدثنا اسحٰق بن اسمٰعیل نا سفیٰن عن ابن عجلان عن عاصم بن عمر بن قتادۃ عن النعمان عن محمود بن لبید عن رافع بن خدیج قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَصْبِحُوا بِالصُّبْحِ فَاِنَّهُ اَعْظَمُ لِاُجُوْرِكُمْ اَوْ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ۔

رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کو روشن کرکے پڑھو اس لئے کہ وہ تمہارے لئے بڑا ثواب ہے اور تمہارے تمام ثوابوں سے بہت بڑا ہے۔

(۲) نسائی شریف $\frac{۱}{۹۴}$ } حدثنا عبد اللہ بن سعید حدثنا یحییٰ عن ابن عجلان قال حدثنی عاصم بن عمر بن قتادہ عن محمود بن لبید عن رافع بن خدیج عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ۔

marfat.com

رافع بن خریج نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔حضور نے فرمایا فجر کو روشن کرو۔

۳۔ نسائی شریف ۱/۹۴ } اخبرنا ابراھیم بن یعقوب حدثنا ابن ابی مریم اخبرنا ابو غسان قال حدثنی زید بن اسلم عن عاصم بن عمر بن قتادہ عن محمود بن لبید عن رجال من قومہ من الانصار اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْفَرْتُمْ بِالصُّبْحِ فَاِنَّہٗ اَعْظَمُ بِالْاَجْرِ۔

محمود بن لبید انصار سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تم صبح کی نماز کو سفید کر کے پڑھوگے تو اس کا ثواب زیادہ ہے۔

۴۔ دارمی شریف ۱/۲۴۳ } حدثنا حجاج بن منہال ثنا شعبۃ عن محمد بن اسحٰق عن عاصم بن عمر بن قتادہ عن محمود بن لبید عن رافع بن خریج عن النبی صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْفِرُوْا لِصَلٰوۃِ الصُّبْحِ فَاِنَّہٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز کو سفید وقت میں پڑھو اس لئے کہ وہ بہت بڑا وقت ہے ثواب کے لئے۔

(۵)، مجمع الزوائد ۱/۳۱۳ } عن عاصم بن عمر بن قتادۃ عن ابیہ عن جدہ قال قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّہٗ اَعْظَمُ لِاَجْرِکُمْ اَوْ لِلْاَجْرِ رواہ البزار ورجالہ ثقات۔

maktat.com

عمر بن قتادہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور ان کے باپ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فجر کو روشن کرو اس لئے کہ صبح کو سفید کر کے نماز پڑھنا تمہارے اجر کے لئے بہت بڑا فعل ہے ثواب بہت بڑا ہے۔

۶۔ کنز العمال ۴/۱۰۱ } عن محمد بن المنکدر عن ابی بکر ن الصدیق عن بلال قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بلال اصبحوا بالصبح وھو خیر لکم (ابو نعیم)

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بلال صبح کو روشن کرو وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

۷۔ کنز العمال ۴/۱۰۱ } قال ابو بکر بن المبارک بن کامل بن ابی غالب الخفاف فی معجمہ انا عبید اللہ وعلی انبانا حمزہ بن اسمٰعیل الموسوی انا نجیب بن میمون بن سہل انا منصور بن عبداللہ الخالدی انا عثمان بن احمد بن یزید الدقاق ثنا محمد بن عبیداللہ بن ابی داؤد المخزومی ثنا شبابۃ بن سوار عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبداللہ عن ابی بکر ن الصدیق عن بلال قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصبحوا بالصبح فانہ للاجر (ابن نجار)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز کے لئے وقت صبح کو روشن کرو اس لئے کہ صبح کو روشن کر کے نماز پڑھنا زیادہ ثواب ہے۔

marfat.com

حضرت علی المرتضٰی کی نماز اسفار میں

۸۔ کنز العمال $\frac{4}{201}$ } عن علی بن ربیعہ الوالی قال سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُوْلُ لِمُؤَذِّنِہٖ اَسْفِرْ اَسْفِرْ یعنی صَلٰوۃَ الصُّبْحِ (عب ش)

علی بن ربیعہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہ سے سنا کہ آپ اپنے موذن کو فرماتے تھے سفیدی کر سفیدی کر یعنی نماز صبح کے لئے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عقیدہ بھی صبح کی نماز کو صبح کی روشنی میں پڑھنی چاہئے

۹۔ مجمع الزوائد $\frac{1}{133}$ } وعن عبد الرحمٰن بن یزید قال کان عبد اللہ بن مسعود یُسْفِرُ بِصَلٰوۃِ الْفَجْرِ رواہ الطبرانی فی الکبیر ورجالہ موثقون

عبد الرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ضرور فجر کی نماز کو سفید وقت میں پڑھتے۔

سوال : مولوی صاحب غلس میں بھی تو نماز جائز ہے۔ یعنی صبح کاذب میں نماز پڑھی جائے تو صحیح ہے۔

"محمد عمر": صحیح ہونا اور بات ہے لیکن ثواب زیادہ اسی میں ہے کہ صبح کی نماز میں صبح روشن ہی ہو جائے تو پڑھی جائے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیثیں فقیر عرض کر چکا ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بھی وتیرہ عرض کر چکا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

marfat.com

وسلم نے فرمایا کہ صبح روشن ہو جائے تو نماز پڑھے ثواب زیادہ ہوتا ہے تم بھی کسی حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے دکھا دو کہ غلس میں پڑھنے سے ثواب زیادہ ہوتا ہے ہم انشاء اللہ تسلیم کرلیں گے۔ ورنہ تم غلس میں پڑھ کر زیادہ ثواب سے کیوں محروم رہتے ہو صبح کو سفید کر کے کیوں نہیں پڑھتے ثواب بھی زیادہ اور جتنے نمازی جماعت میں زیادہ شامل ہوں گے۔ ان کا ثواب بھی تمہیں زیادہ ہوگا۔ دوہرا بلکہ تین گنا ثواب مل جائے گا۔

صلوٰۃ الظہر کا وقت

۱۰۔ بخاری شریف ۱/۷۶ } حدثنا ایوب بن سلیمان قال حدثنا
مسلم شریف ۱/۲۲۴ } ابو بکر عن سلیمان قال صالح بن کیسان
حدثنا الاعرج عبد الرحمٰن وغیرہ عن ابی هریرة ونافع مولیٰ
عبد اللہ بن عمر عن عبد اللہ بن عمر انهما حدثاه عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه قال اذا اشتد الحر فابر
دوا بالصلوٰة فان شدة الحر من فیح جهنم۔

ابوہریرہ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جب گرمی سخت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کرو کیونکہ سخت گرمی جہنم کی بھاپ سے ہے۔

۱۱۔ مسلم شریف ۱/۲۲۴ } حدثنا محمد بن المثنیٰ قال نا محمد بن
جعفر قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة قال سمعت مهاجرا
ابا الحسن یحدث انه سمع زید بن وهب یحدث عن ابی ذر قال

marfat.com

أَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالظُّھْرِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْرِدْ اَبْرِدْ اَوْ قَالَ اِنْتَظِرْ اِنْتَظِرْ وَقَالَ اِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوۃِ۔

ابو ذر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن نے ظہر کی اذان دی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھنڈا کر ٹھنڈا کر اور حضور نے فرمایا کہ سخت گرمی جہنم کی بھاپ سے ہے تو جب سخت گرمی ہو تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔

ان بخاری شریف و مسلم شریف کی حدیثوں سے ثابت ہوا کہ جو شخص گرمیوں میں ظہر کی نماز دن ڈھلتے ہی پڑھ لیتا ہے وہ سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تارک اور فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مکذب ہے۔

مسجد میں داخلے کی صورت

بقرہ ۱/۱۴ } أُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ۔

یہی ہیں کہ ان کو لائق نہیں ہے کہ مسجد میں داخل ہویں مگر ڈرنے والے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ مسجد میں ڈر کر حاجزی سے چلنا چاہیے اکڑ کر مسجد میں داخل ہونے کی ممانعت ثابت ہوئی۔

marfat.com

نماز میں عاجزی سے کھڑا ہونا

بقرہ ۲/۲۳۸ } وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ۔

اور اللہ کے لئے عاجز ہونے والے کھڑے ہو جاؤ۔

اس آیۃ کریمہ نے قیام نماز کی ہیئت تفصیلہ فرمادی۔ عاجزی کا قیام رکن صلوٰۃ سے ہے اگر قیام نماز میں ہی عجز و انکساری نہیں تو قیام نماز صحیح نہ ہوا اور اکڑ کر کھڑے ہونا یا پاؤں پھیلا کر کھڑے ہونا آیۃ کریمہ کے خلاف ثابت ہوا۔

ٹانگیں چوڑی کر کے کھڑے ہونا احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیخلاف ہے

ابوداؤد ۱/۹۷ } حدثنا مسلم بن ابراھیم ثنا ابان عن قتادۃ عن انس بن مالک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رُصُّوا صُفُوفَکُمْ وَقَارِبُوا بَيْنَهَا وَحَاذُوا بِالْأَعْنَاقِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَذَفُ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اپنی صفوں کو چونے گچ کرو اور صفوں کو ایک دوسرے کے قریب کرو اور گردنوں کو برابر کرو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں نے شیطان کو دیکھا کہ وہ صف میں داخل ہوتا ہے۔ جیسا کہ بھیڑ کا بچہ۔

کیوں جناب صف کو چونے گچ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ڈیڑھ فٹ ٹانگیں چوڑی کی جائیں معلوم ہوا ٹانگیں اتنی چوڑی کرنے والا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان رُصُّوا صُفُوفَکُمْ

marfat.com

کا مکذب ہے دوسری بات حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہوا کہ ٹانگوں میں اتنا فاصلہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ جس سے بھیڑ کا بچہ گذر جائے اپنی ٹانگوں میں چاہے فاصلہ ہو یا ایک دوسرے کے مابین فاصلہ ہو دونوں منع ہیں۔ کیونکہ جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ شیطان بھیڑ کے چھوٹے بچے کی طرح صف سے گزرتا ہے تو شیطان کو تو فاصلہ چاہیئے ٹانگوں کے اندر سے فاصلہ مل جائے یا باہر سے۔ بہر حال فاصلہ نہیں ہونا چاہیئے۔

"سائل": مولوی صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسرے کی ٹانگوں کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ فاصلہ نہیں ہونا چاہیئے یہ نہیں کہ اپنی ٹانگوں کے درمیان فاصلہ نہ کرو۔

"محمد عمر": بڑا افسوس ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رُصُّوا صُفُوفَکُمْ اپنی صفوں کو چونے گچ کرو۔ یہ تو فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ایسا ہے کہ آپ نے سب فاصلے بند فرما دیے اپنی ٹانگوں کا فاصلہ ہو یا دوسرے کے ساتھ ملنے سے ٹانگوں کا فاصلہ ہو۔ تو تم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی نشانی ہے کہ آپ نے فرمایا صف میں فاصلہ نہ ہو تو اپنے باہر سے روکا تم اپنی ٹانگوں میں فاصلہ بناتے ہو اس کا مطلب یہ ہوا کہ تم نے شیطان کی گذرگاہ کو پہلوؤں سے تو روک دیا اور اپنی ٹانگوں سے گذرگاہ شیطان بنا دی سبحان اللہ اس کا نام اتباع ہے۔

"سائل" مولانا بات یہ ہے کہ شیطان کو پہلوؤں سے روکنا کافی ہے۔ اپنی ٹانگیں چاہے جتنی بھی چوڑی کرلیں شیطان ٹانگوں کے درمیان سے نہیں گزر سکتا جیسا کہ کسی کو کہا جائے کہ تم ٹانگ کے نیچے سے گزر جاؤ تو وہ ٹانگ کے نیچے سے گزرے گا ہرگز نہیں تو معلوم ہوا کہ شیطان بھی پہلوؤں سے گزرتا ہے نیچے سے نہیں گزر سکتا ہے۔

"محمد عمر": سبحان اللہ جناب آپ خوب سمجھے اور خوب استنباط کیا انسان کو شیطان پر

marfat.com

قیاس کرلیا۔ بندہ اگر ننگا ہو تو صحیح الفطرت انسان منہ پھیر لیتا ہے۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم طہارت خانے میں ننگے ہونے لگو تو بوقت دخول بایاں پاؤں رکھا کر اور اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ پڑھو۔ کیونکہ شیطان ننگے انسان کو پیچھے سے چھیڑتا ہے کیوں جی! شیطان اور انسان ایک جیسے رہے یا کچھ فرق ثابت ہوا دوسرا جواب جب آدمی رات کو لیٹتا ہے تو بعض دفعہ جوان آدمیوں کے سامنے شیطان عورت کی شکل میں مجامعت کے لئے آجاتا ہے۔ عورت کو بھی بعض دفعہ آجاتا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں مذکور ہے تو رات کو شیطان انسان کی ٹانگوں سے پرہیز نہیں کرتا اور صف میں دن کو داخل ہو اور پھر ٹانگوں سے پرہیز کرے اس کو کونسی شرم ہے جناب!

ثابت ہوا کہ شیطان کو ٹانگوں کے باہر سے گزرنا تو صرف صف کو خراب کرنا ہی مقصد ہے۔

ٹانگوں کے درمیان سے اگر شیطان کو فاصلہ مل جائے اور پھر نماز میں جب انسان ہاتھ پاؤں بھی نہ ہلا سکتا ہو پہلو بھی نہ پلٹ سکتا ہو اور وہ صف میں بھی موجود ہو تو وہ موقعہ جو اس کو رات کو بمشکل نصیب ہوتا ہے وہ علی الاعلان اس کی آمد میں پیش کر دیا گیا تو وہ کب ٹلتا ہے اسی لئے میرے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

ٹانگوں کے درمیان سے بھی گزرگاہ شیطان ہے

مشکوٰۃ شریف ۹۸
مسند امام احمد بن حنبل

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَحَاذُوْا بَيْنَ مَنَاكِبِكُمْ وَلِيْنُوْا فِیْ اَيْدِیْ اِخْوَانِكُمْ وَسُدُّوا الْخَلَلَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ فِيْمَا بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْحَذَفِ يَعْنِىْ اَوْلَادَ الضَّاْنِ

marfat.com

الصِّغَارِ رواہ احمد۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی صفوں کو برابر کرو اور اپنے کندھوں کو برابر رکھو اور اپنے بھائیوں کے لیئے ہاتھوں کو نرم رکھو اور فاصلے کو بند کرو کیونکہ شیطان تمہارے درمیان میں سے گزرتا ہے بھیڑ کے چھوٹے بچے جیسا۔

کیوں جی! اب تو فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاف فرمان فِيمَا بَيْنَكُمْ نے ثابت کر دیا کہ اپنی ٹانگوں کے درمیان میں بھی جگہ کھلی ہو جائے تو شیطان وہاں سے بھی گزرنے کو عار نہیں سمجھتا اگر یہ فاصلہ ٹانگوں کا کم کرو گے تو ہی حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل ہو گا۔ اور اگر ٹانگیں فٹ ڈیڑھ فٹ چوڑی کر دی جائیں تو فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سُدُّوا الْخَلَلَ کی تکذیب لازم آتی ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائیں خلل کو بند کرو اور ہم ٹانگوں کے درمیان خلل پیدا کریں اور یہ جملہ عام ہے ٹانگوں کے اندر کو بھی اور باہر کو بھی تو اس لیے ٹانگوں کے فاصلے کو تھوڑا کر کے کندھے سے کندھا تنگ کر کے ملایا جائے اور لِيْنُوْا فِي اَيْدِي اِخْوَانِكُمْ پر عمل ہو جائے تو صف میں سب فاصلے ٹانگوں کے اندر اور باہر کے ایسے مساوی ہو جائیں گے کہ شیطان کی گزرگاہ بند ہو جائے گی۔ ورنہ ٹانگیں چوڑی کرنا قرآن اور احادیث صحیحہ کی تکذیب و مخالفت کا ثبوت واضح ہے۔

نقد پانچ روپے انعام

فقیر اس شخص کو دینے کے لیئے تیار ہے۔ جو کسی حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے دکھا دے کہ ٹانگوں کے اندر سے فٹ ڈیڑھ فٹ فاصلہ رکھنا جائز ہے وہاں سے شیطان نہیں گزر سکتا۔

marfat.com

بعینو اولنو جرد انان اجور کمز نقد

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

نماز میں آرام سے کھڑے ہونا چاہیئے

مسلم شریف ۱/۱۸۱ } اُسْکُنُوْا فِی الصَّلوٰۃِ

نماز میں آرام سے کھڑے رہو۔

جب کھڑے ہوتے ہو تو ٹانگیں ڈیڑھ فٹ چوڑی کرتے ہو اور جب رکوع میں گئے تو دو فٹ چوڑی کر دیں اور اتنی چوڑی ٹانگوں سے سجدے میں نہیں جا سکتا پھر تنگ کر کے سجدہ کیا جب سجدے سے فارغ ہوئے تو پھر قیام میں چوڑی کرنی پڑیں۔ علیٰ ہذا القیاس نماز میں پاؤں کی ہیرا پھیری سے فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُسْکُنُوْا فِی الصَّلوٰۃِ کا مکذب ثابت ہو گیا تو نماز بے جا حرکات سے فاسد ہو گئی کیونکہ یہ فعل غیر صلوٰۃ ہے یا نہیں؟ حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے دکھا دو کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام نے نماز میں پاؤں کے ساتھ یہ کھیل کھیلا ہو جو تم تمام مذکورہ بالا کھیل نماز میں کھیلتے ہو۔ ورنہ فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُسْکُنُوْا فِی الصَّلوٰۃِ پر عمل کرتے ہوئے پاؤں اتنے چوڑے رکھو کہ پاؤں سے یہ کھیل بھی نہ کھیلا جائے۔ یعنی جہاں پاؤں کا قیام ہو وہاں سے آگے پیچھے بھی نہ کرنے پڑیں اور فاصلہ بھی پہلوؤں اور ٹانگوں کے درمیان میں مساوی ہو تو صف چونے گچ ہو جاتی ہے نہ بازوؤں سے اتنا فاصلہ ہو کہ شیطان گزر سکے اور نہ ہی ٹانگوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہو کہ شیطان گزر سکے تو صف بھی چونے گچ ہو گئی اس پر بھی عمل ہو گیا شیطان کو موقع بھی نہ ملا اور قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ پر بھی عمل ہو گیا اور سُدُّوا الْخَلَلَ پر

marfat.com

بھی پورا عمل ہو گیا۔ اِعْمَلُوْا یَا اُمَّتَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمُوَافَقَۃِ سُنَّتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا تُخَالِفُوْا۔

"ایک نمازی" مسجد میں آتے ہی بلا نیت زبانی کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھا کر جلدی سینے پر باندھ لئے۔

"محمد عمر" یا ذم نے تو منہ سے کچھ نہیں کہا اور ہاتھ باندھ لئے تمہارے اعمالنامے میں ملائکہ کیا لکھتے ہوں گے کہ اس شخص نے کیا پڑھا ہے۔ نماز پڑھی ہے یا کچھ اور فریضہ ہی یا سُنن یا نوافل خیر! نوافل تو تم پڑھتے ہی نہیں کم از کم فریضہ اور سنن میں تفریق ضروری ہے ہاتھ کندھوں کے برابر کر کے تم نے باندھ لئے لیکن فریضہ اور سنن کا کوئی فرق زبان سے نہ ادا کیا اور نہ لکھوایا تو فریضہ خداوندی کیسے ادا ہوں گے اور لکھے جائیں گے۔

"نمازی" مولوی صاحب گھر سے نماز کی نیت کر کے ہی آتے ہیں۔ منہ سے کہنے کی کیا ضرورت ہے۔

"محمد عمر" فقیر نے پہلے اس کا جواب دیا ہے کہ جب تک زبان سے کچھ نہ کہا جائے ملائکہ نہیں لکھتے۔ کراماً کاتبین تمہاری نماز کو کونسی نماز لکھیں گے جب تک تم منہ سے نہ کہو گے ہم احناف منہ سے نماز کی نیت کرتے ہیں۔ دو رکعت نماز فرض یا چار رکعت نماز فرض یا چار رکعت نماز سنت یا دو رکعت سنت ملائکہ ہماری نماز کو جو نیت کرتے ہیں لکھ لیتے ہیں فریضہ کی منہ سے نیت کریں تو فریضہ لکھ لیں گے۔ سنن کی نیت کریں تو سنن لکھ لیں گے اور وہی ادا ہو جائیں گے۔ تم نے نہ نیت زبان سے کی نہ تمہاری نماز ادا ہوئی ملائکہ نے یہ لکھ لیا کہ اس شخص نے ہاتھ کندھوں تک اُٹھا کر جلدی سے باندھ لئے اور پڑھنا شروع کر دیا بس جو تم نے پڑھا اور عمل کیا لکھا گیا۔ لیکن فریضہ یا سنن یا نفل کی ادائیگی نہ ہوئی۔ لہٰذا زبانی نماز کی تفریق

maktabah.org

کا اقرار کرنا فریضہ خداوندی کے ادائیگی کا دعویٰ کرنا ہے۔ تم نے دربار خداوندی میں نہ دعویٰ نماز پیش کیا نہ دعویٰ نماز کی شنوائی ہوئی۔ دلائل بغیر دعوے کے منظور نہیں ہوتے عدالت میں اگر کوئی شخص دعوے پیش نہ کرے اور گواہوں کو پیش کرنا شروع کردے تو گواہوں کو عدالت سے دھکیل کر نکال دیا جائے گا۔ حاکم کہے گا کہ میرے علم میں کوئی دعوے ہی نہیں تو گواہوں کی میں کیسے سنوں تمہارے ہاتھ پاؤں ناک، سر گواہ ضرور ہیں۔ لیکن تمہارا زبانی دعویٰ نماز کا موجود نہیں تو حاکم کے نزدیک گواہوں کی کوئی وقعت نہیں ہوگی۔

نیت کے متعلق غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا فتویٰ

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ حنبلی تھے اور فتویٰ امام شافعی کے مذہب پر دیتے تھے اُن دونوں مذہبوں میں اُس وقت بھی نیت زبانی ہوتی تھی۔

غنیۃ الطالبین ۵۶۶ } وَيَنْوِىْ فِىْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ اُصَلِّىْ رَكْعَتَىِ التَّرَاوِيْحِ الْمَسْنُوْنَةِ

اور زبانی نیت کرے کہ میں دو رکعت تراویح مسنونہ نماز ادا کرتا ہوں تو حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زبانی بھی ثابت ہوا کہ نماز کی نیت زبانی ہونی چاہیئے۔

حج کی حاضری کا زبانی اقرار

(۱) توحید خداوندی کا تم لاکھ اعتقاد رکھو لیکن اگر زبان سے اقرار نہ کرو گے۔ تو تمہارے اسلام کا کوئی اعتبار نہ کرے گا۔ لیکن جب زبان سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا اقرار کرو گے تو مسلمان موحد کہلاؤ گے پھر بھی مومن نہیں گو تم دل میں عقیدہ صحیح رکھو جب تم زبان

marfat.com

سے مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ کا اقرار کروگے تو تمہارا ایمان بھی مقبول و منظور ہوگا۔ پھر جب تک زبان سے توحید و رسالت و قرآن سے کسی ایک کا انکار نہ کرے کفر کا فتویٰ بھی عائد نہیں ہوسکتا۔ ثابت ہوا ایمان و کفر زبان سے بھی ہوتا ہے۔

۲۔ ایسے ہی حج میں لبیکؑ نہ پکارے۔ یعنی جب تک زبانی اقرار نہ کروگے کہ یا اللہ میں تیرے دربار میں حاضر ہوگیا ہوں۔ تمہارا حج اور بیت اللہ کی حاضری منظور و مقبول نہ ہوگی۔ اور اگر بیت اللہ کی حد میں داخل ہوتے ہی زبانی زور زور سے پکارنے کے بغیر تمہارا حاضر ہونا نامنظور ہوتا ہے کیا وہاں حج میں بیت اللہ کی حاضری کے لئے گھر سے نیت کرکے نہیں جاتے؟ لبیکؑ زبانی کیوں پکارتے ہو اگر وہاں لبیک پکارتے ہو کہ ہم تیرے دربار میں یا اللہ حاضر ہوگئے ہیں زبانی اقرار کرتے ہو تو فریضۂ حج منظور ہوتا ہے تو نماز میں بھی زبانی جب تک کہ اقرار نہ کروگے کہ یا اللہ ہم تیرے دربار میں چار رکعت فریضہ یا دو رکعت سنت ادا کرنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں اور تیرے فرمان فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ پر عمل کرتے ہوئے تیرے بیت اللہ کی طرف منہ کرکے فلاں نماز سے عبادت ادا کر رہے ہیں اور تیری بندگی ہی غرض ہے۔ اور کوئی غرض نہیں تو تمہاری نماز ادا ہوگی ورنہ نہیں۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ اٰمِنُوْا بِهٖ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا۔

۳۔ ایسے ہی زکوٰۃ میں جب تک زبانی زکوٰۃ کا نام نہ لوگے۔ تمہارا عطیہ محض صدقہ میں شمار ہوگا اور صدقہ تم نصاب سے زیادہ بھی ادا کردو تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

فریضہ رمضان میں بھی زبانی نیت کی جاتی ہے

(۴) اور رمضان میں تو بغیر فریضہ کے دوسرا روزہ ہوسکتا ہی نہیں اس لئے فریضہ

marfat.com

ہی شمار ہوگا لیکن پھر بھی نیت روزہ کی سنت ہے۔

نیت نکاح زبانی اقرار سے

(۵) ایسے ہی منکوحہ کے نکاح کا جب تک اقرار نہ ہو یعنی لڑکی اقرار نہ کرے تو اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ صحیح نہیں ہوتا اور نہ کوئی اپنی لڑکی کو بغیر اقرار نکاح کے دولہا کے ساتھ بھیج دیتا ہے۔

(۶) بیع و شراء میں جب تک مدعی زبانی دعویٰ نہ کرے دل سے کوئی بیع و شراء جائز نہیں۔

خداوند کریم کی ربوبیت کا زبانی اقرار

اے نماز کو بغیر زبانی اقرار کے ادا کرنے والو کیوں وقت کو ضائع کرتے ہو اور اپنے فریضہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھتے ہو نماز کی نیت کا زبانی اقرار کرلو اور اعمال صالحہ مومنوں کی اقتدا میں ضائع نہ کرو۔

۶۔ اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ نے جب عالم ارواح میں ارواح کو خطاب فرمایا کہ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ تو محض دل میں اقرار کرنے سے رب العزۃ نے بری نہیں فرمایا بلکہ سب نے زبان سے "بلیٰ" کا اقرار کیا اس سے معلوم ہوا کہ جب ہماری ابتدا عبادت توحید تب منظور ہوئی جب زبان سے اقرار کیا۔ تو فریضہ نماز ہمارے ذمہ سے کیسے نکل سکتا ہے اور ادا ہو سکتا ہے جب تک کہ ہم زبان سے اقرار کرکے اس کی ادائیگی نہ کریں۔

marfat.com

تمام انبیاء علیہم السلام نے رب العزت کے دربار میں عملی اطاعت کا زبانی اقرار فرمایا

۔ پھر بعد ازاں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کو خداوند کریم نے جب جمع فرمایا اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور امداد کرنے کا حلفیہ بیان لیا تو اس وقت بھی صرف سماع پر اقرار کو موقوف نہیں رکھا بلکہ اپنے روبرو عالم ارواح میں زبانی اقرار کرایا سنیئے رب العزت نے اس واقعہ کو قرآن مجید میں ذکر فرمایا۔

آل عمران ۳/۹ } وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

اور جب اللہ تعالےٰ نے تمام انبیاء علیہم السلام سے حلفیہ بیان لیا کہ میں جب تم کو کتاب اور دانائی عنایت کرچکا تو پھر تمہاری طرف ایک رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف لائے گا جو مصدق ہوگا اس چیز کا کہ جو تمہارے پاس ہوگی (نبوت ومعجزات وغیرہم) اس رسول کے ساتھ ضرور ایمان لائیو۔ اور اس کی ضرور مدد کرنا۔ فرمایا رب العزت نے کیا تم نے اقرار کیا اور تم نے اس پر میرا پکا وعدہ قبول کیا۔ تمام انبیاء علیہم السلام نے دربار خداوندی میں عرض کیا کہ ہم نے اقرار کیا تو رب العزت نے فرمایا تم اب بھی اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہو اور میں بھی تمہارے ساتھ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی

marfat.com

کی شہادت دینے والوں سے ہوں تو تمہارے اِس اقرار کرنے کے بعد جس شخص نے روگردانی کی تو وہ فاسقوں سے ہوگا۔

تو اس آیت کریمہ میں رب العزت نے ایک مسئلہ یہ بھی ثابت فرمایا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اپنے سامنے زبانی اقرار کرایا قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ اور وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ نے ثابت کر دیا کہ پکّی بات تب ہی ہوتی ہے جب اَقْرَرْنَا سے اقرار کیا جائے کیا رب العزت کو یقین نہیں تھا کہ انبیاء علیہم السلام کو میں نے معصوم اور ہادی بنایا ہے۔ یہ میری بات کو سن کر عمل کرینگے تو زبانی اقرار کیوں کرایا؟ کیا ان کے قلوب کی نیت سے رب العزت واقف نہ تھا؟ ءَاَقْرَرْتُمْ کا سوال فرما کر اقررنا سے تسلی کیوں فرمائی؟ تاکہ ثابت ہو جائے کہ جب تک روبرو زبانی اقرار نہ ہو عمل متقبل نہ ہوگا۔ پھر خود بھی اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ سے توثیق فرما دی کہ اگر تم نے زبانی شہادت دی تو میں بھی تمہارے روبرو اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی شہادت دیتا ہوں خداوند کریم کا زور سے شہادت دینا بھی زبانی اقرار کا مثبت ہے

تو ایسے ہی اگر تم بھی خداوند کریم کے روبرو فریضہ یا سنن کا اقرار زبانی کر کے عمل کرو گے تو اس کی قبولیت کی شہادت بھی رب العزت اسی وقت سنا دیں گے اگر تم نے صلوٰۃ فریضہ خداوندی یا سنن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم یا نوافل عبادت خداوندی کا اقرار دربار خداوند میں نہ کیا تو نہ تمہارا دعویٰ پیش ہوا نہ جواب دعویٰ رب العزت کی طرف سے سنایا گیا جب انبیاء علیہم السلام کو دربار خداوندی میں زبانی دعویٰ پیش کئے بغیر ان کی عمل اطاعت پر درگزر نہیں کیا گیا تو تمہارے زبانی اقرار کے بغیر تمہاری عملی اطاعت کیسے قبول ہو سکتی ہے۔ اگر تمہیں بھی عمل اطاعت کی قبولیت کی ضرورت ہے تو پہلے زبانی اقرار کرو کہ یا اللہ تیرے دربار میں حاضر ہوں

marfat.com

خالص تیری ہی عبادت سے چار رکعت نماز فریضہ یا دو یا تین رکعت نماز فریضہ ادا کرنے کے لئے کھڑے ہیں اور اس ہیئت قضائیہ میں متشکل ہو کر کھڑے ہیں کہ ہمارا رخ (نہ ہندوؤں کے دیوتا کی طرف ہے نہ یہود و نصاریٰ کے قبلہ کی طرف ہے) صرف تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے پسندیدہ اور تیرے فرمودہ بیت اللہ کی طرف ہے اور پھر دونوں خالی ہاتھوں کو کانوں تک پھیلا کر اس اقرار کا عمل ظاہر کرتے ہیں کہ یا اللہ ہمارا یہ زبانی اقرار ہمارے عمل کو صحیح ثابت کرتا ہے کہ ہم خالی ہاتھ لے کر تیرے دربار میں حاضر ہوئے ہیں۔ ہم اپنے ہاتھوں میں اپنے اعمال صالحہ کو نہیں پیش ہو رہے بلکہ تیری رحمت کی امید پر خالی ہاتھ دکھا رہے ہیں کہ تو اپنی رحمت سے ان کو پر کر کے لوٹانا۔ ہمارے گناہوں سے درگزر فرما کر اپنی رحمت سے بھرپور کر دینا اور کانوں تک ہاتھوں کو پھیلاتے ہیں کہ یا اللہ ہم سر سے پاؤں تک خالی ہیں تیری رحمت کے سر سے پاؤں تک محتاج ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام نے بھی عبادت خداوندی کا زبانی اقرار کرایا،

(۸) اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِىْ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ۔

کیا تم حاضر تھے جب حضرت یعقوب علیہ السلام کو موت حاضر ہوئی جب

marfat.com

یعقوب علیہ السلام نے فرمایا۔ میرے بعد کس کی عبادت کرو گے انہوں نے کہا ہم تیرے معبود کی عبادت کریں گے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور تیرے باپ دادا ابراہیم علیہ السلام اسمٰعیل علیہ السلام اور اسحق علیہ السلام کے معبود کی عبادت کریں گے جو معبود ایک ہی ہے اور ہم بھی اسی کے لیئے اسلام لانے والے ہیں حضرت یعقوب علیہ السلام نے بھی زبانی اقرار کروایا دل پر ہی دارومدار نہیں رکھا معلوم ہوا اقرار باللسان و تصدیق بالقلب ضروری ہے۔

بغیر نیت اعمال صالحہ مقبول نہیں ہوتے

(۹) بخاری شریف ۱/۲ } حدثنا الحمیدی قال حدثنا سفین قال حدثنا یحییٰ بن سعید الانصاری قال اخبرنی محمد بن ابرٰہیم التیمی انہٗ سمع علقمہ بن وقاص اللیثی یَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عَلَی الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِاِمْرِیٍٔ مَّا نَوٰی۔

علقمہ بن وقاص اللیثی سے روایت ہے فرماتے تھے میں نے سنا ہے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ منبر پہ فرماتے تھے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کوئی بات نہیں اعمال نیتوں سے مقبول و منظور ہوتے ہیں اور جو آدمی نے نیت کی سوائے نیت کے اس کو اور کچھ نہیں ملتا۔

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ جب تک کسی عمل صالحہ کی نیت نہ کی جائے اعمال

marfat.com

مقبول و منظور نہیں ہوتے بلکہ مردود ہوتے ہیں۔ اور جن اعمال کی نیت کرے گا ان کا اجر ملے گا۔

مشکوٰۃ شریف ۱۶ } عَنْ معاذ بن جبل اَنَّهٗ سَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَفْضَلِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتُعْمِلُ لِسَانَكَ فِیْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔

معاذ بن جبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ایمان کے متعلق سوال کیا تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل ایمان یہ ہے کہ تو کسی سے محبت کرے تو محض اللہ کے لئے اور بغض کرے تو محض اللہ کے لئے اور تیری زبان ذکر اللہ میں مشغول رہے۔

اس حدیث شریف سے عمل زبانی ذکر اللہ میں داخل ہے۔

۱۷) ق ۲۶/۲ } مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَا اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ۔

نہیں بولتا کوئی بات بولنے والا۔ مگر اس کے پاس ایک منتظر تیار ہے دیکھنے کو۔ کوئی بات ہمارے پاس بدلتی نہیں اور نہ ہی میں بندوں پر ظلم کرنے والا ہوں اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو بات ہم منہ سے نکالتے ہیں فرشتہ فوراً لکھ لیتا ہے فریضہ منہ سے نکالیں یا سنتیں یا نوافل اور دوسری آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ جس بات کو لکھ لیتا ہے پھر بدلتی نہیں۔

تلک عشرۃ کاملۃ

marfat.com

تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھوں کو کانوں کے برابر اُٹھانا

(۱) ابو داؤد شریف $\frac{1}{112}$ } حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ نا عبدالرحیم بن سلیمان عن الحسن ابن عبید اللہ النخعی من عبد الجبار بن وائل عن ابیہ انّہٗ اَبصَرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی کَانَتَا بِحِبَالِ مَنْکِبَیْہِ وَحَاذٰی بِاِبْھَامَیْہِ اُذُنَیْہِ ثُمَّ کَبَّرَ۔

عبد الجبار بن وائل اپنے باپ وائل سے روایت کرتے ہیں کہ وائل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا جب نبی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوئے اپنے دونو ہاتھ اپنے کندھوں کے برابر اُٹھائے اور اپنے دونوں انگوٹھوں کو اپنے دونوں کانوں کے مقابلے میں کئے۔ پھر اللہ اکبر فرمایا۔

اس حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہوا کہ تکبیر تحریمہ کے وقت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں دست پاک کے انگوٹھوں کو اپنے دونوں کانوں کے برابر کئے۔

نائل: حدیث شریف میں آتا ہے کہ محمد رسول اللہ نے اپنے کندھوں کے برابر اپنے ہاتھ اُٹھائے اسی لئے ہم کندھوں کے برابر ہی ہاتھ اُٹھاتے ہیں۔ تم نے اس پر کبھی عمل نہیں کیا۔

"محمد عمر" بھائی صاحب فقیر نے جو حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ابوداؤد شریف کی پڑھی ہے اس میں بھی رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی کَانَتَا بِحِیَالِ مَنْکِبَیْہِ موجود ہے یعنی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کندھوں کے برابر

marfat.com

اُٹھائے۔ لیکن یدٗ کا لفظ عربی لغت میں کس پر بولا جاتا ہے۔ سب سے بڑی لغت قرآن کریم ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ تو یَدَیْنِ کا لفظ انگلیوں سے لے کر کہنیوں تک استعمال ہوتا ہے۔ تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمانا کہ آپ نے اپنے یَدَیْنَ کو کندھوں تک اٹھایا۔ اور آگے پوری حدیث جو فقیر نے ابوداؤد شریف کی پڑھی ہے کہ آپ نے اپنے کندھوں کے برابر ہاتھ اُٹھائے۔ اور اپنے ہاتھوں کے انگوٹھے کانوں کے برابر کیئے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یدین کے انگوٹھوں کو کانوں کے برابر کرنے سے یدین کا کندھوں کے برابر ہونے پر بھی عمل ہو گیا اور انگوٹھوں کا کانوں کے برابر ہونے پر بھی کیونکہ یدٗ کا لفظ انگلیوں سے کہنیوں تک استعمال ہوتا ہے اور تم نے جب اپنی انگلیوں یا انگوٹھوں کو کندھوں کے برابر کیا تو یَدَیْنَ کندھوں کے برابر ہو گئے۔ بلکہ سینے کے برابر تم کندھوں کے برابر انگوٹھے کرنے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ارشادات کے منکر ثابت ہوئے اور کندھوں کے برابر اَنگوٹھے کر کے اور سینے کے برابر یدین اٹھا کر بدعتی بن گئے کیونکہ یہ کسی حدیث سے ثابت نہیں۔

انعام

اگر کوئی بلا عذر رفع یدین عند الصدر کرنے والا ایک حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم دکھا دے کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر تحریمہ میں اپنے انگوٹھوں کو کندھوں کے برابر اُٹھایا یا ہتھیلیوں کو سینے کے برابر اُٹھایا۔ جیسا کہ تم آج کل کر رہے ہو۔ تو اس کو سلغات دس روپے انشاء اللہ تعالےٰ نقد انعام دیئے جائیں گے۔

"مسائل": بعض ایسا بھی کرتے رہے۔

marfat.com

محمد عمر: دوست ان کو عذر ہوتا تھا آگے لکھا ہؤا ملاحظہ کرو یَرْفَعُوْنَ اَیْدِیَھُمْ اِلٰی صُدُوْرِھِمْ فِیْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ وَعَلَیْھِمْ بَرَانِسُ وَاَکْسِیَۃٌ اس لئے وہ سینوں تک ہاتھ اٹھاتے تھے۔ ان پر چادریں لپٹی ہوئی تھیں۔

پھر جس کپڑے سے پورے ہاتھ نہ اُٹھائے جا سکیں اس لباس کو نماز میں منع فرمایا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینے تک نہیں اُٹھائے۔ دوسرا جواب جب میلؔا کی حد کہنیوں تک ہے تو انگوٹھے جب کانوں تک برابر کئے جائیں تو کہنیاں سینے تک رہتی ہیں تو یہ بھی ہمارے ہی حق میں حدیث صحیح ہوئی۔ تم دکھاؤ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں انگوٹھے سینے کے برابر اٹھائے ہوں۔ جیسا کہ فقیر نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا فعل حدیث شریف سے دکھایا ہے۔ جیسا کہ فقیر کا اعلان ہے کہ اگر کوئی شخص حدیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے بلا عذر ننگے سر نماز پڑھی یا فرمایا ہو کہ ننگے سر نماز بلا عذر یا بلا حج نماز پڑھ لیا کرو تو ایسے شخص کو انشاء اللہ تعالےٰ مبلغات

یکصد روپے نقد انعام

دوں گا! اپنے مولویوں کو کہو کہ ہمیں کسی حدیث سے دکھاؤ میرا پھیری یا الٹے ہاتھ سے کان نہ پکڑنا سیدھے ہاتھ سے پکڑ کر دکھا دو بلا عذر سر سے ننگے نماز پڑھ کر اپنی نمازیں نہ ضائع کرو مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا قول و فعل دیکھ کر سر کو ننگے کرنا۔

لباس کے متعلق خدائی فیصلہ

(۱) الاعراف ۸/۳ } یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ وَرِیْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ

marfat.com

خَيْرٌ ذَالِكَ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ۔

اے آدم علیہ السلام کی اولاد مزد رہم نے تم پر لباس اتارا جو تمہارے شرم کے مقامات کو چھپاتا ہے اور زینت کے لئے نازل فرمایا اور تقوے والا لباس یہ بہتر ہے۔ یہ اللہ تعالےٰ کی آیتوں سے ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے یا بنی آدم سے انسان کو خطاب فرما کر انسان کے لئے لباس سے باپردہ رہنے کی خصوصی حسن کو بیان فرمایا تاکہ انسان کو معلوم ہو جائے کہ لباس صرف انسانی حسن کو کمال تک پہنچانے کے لئے نازل کیا گیا اور یہ بھی فرمایا کہ لباس اللہ تعالےٰ کی نشانیوں سے ایک علامت ہے اور لباس سر سے پاؤں کے ٹخنوں تک شامل ہے تو جس شخص نے تینوں کپڑوں سے ایک کو ترک کیا اس نے حسن انسانی کے خداوندی نازل شدہ لباس کے انعام کو قبول نہیں کیا۔

(۲) الاعراف ۸/۳ } يَا بَنِيْ آدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ
اے آدم علیہ السلام کی اولاد ہر مسجد میں اپنی زینت کو استعمال کرو۔

سب سے اعلیٰ عضو انسان کا سر ہے اور انسانی لباس سے شاندار لباس سر کا ہے جس شخص نے اپنے سر کو نہیں ڈھانپا اس نے انسانی زینت کو ترک کیا اور یہ بفرمان خداوندی شیطانی ایماء ہے۔

سر کو ننگا کرنا

(۳) الاعراف ۳/۲ } يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ
مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا

marfat.com

إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ إِنَّا جَعَلْنَا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ -

اے آدم علیہ السلام کی اولاد شیطان تمہیں فتنے میں نہ ڈالے جیسا اس نے تمہارے ماں باپ کو بہشت سے نکالا ان دونوں سے اس نے لباس اتروا دیے تاکہ ان دونوں کی شرم کے مقامات دیکھے بے شک وہ اور اس کا کنبہ تمہیں دیکھتے ہیں تم انہیں نہیں دیکھتے بے شک ہم نے شیاطین کو بے ایمانوں کا دوست بنا دیا ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے تارکین لباس کو تنبیہ فرمائی کہ اے آدم علیہ السلام کی اولاد تم اپنے لباس کو ترک نہ کرنا کیونکہ تمہارے والدین کو جنت سے ننگا کر کے نکالا تاکہ ان کی شرمگاہوں کو دیکھے اور شرارت کرے تو ایسے ہی شیطان بے ایمانوں کا دوست ہے ان کو بھی وہ ننگا رہنے کی طرف رغبت دلاتا ہے تو ثابت ہوا کہ جو شخص شرمگاہوں کو ننگا کرے یا اپنے دھڑ کو ننگا کرے یا سر کو ننگا کرے وہ شیطانی ایماء سے ہے رحمٰن کا نافرمان ہے۔ چہ جائیکہ نماز ہی سر ننگے پڑھی جائے۔

اب تمہاری مرضی پر موقوف ہے چاہے فرمان خداوندی کو قبول کر کے سر و دھڑ ٹانگوں کو ننگا نہ کرو بلکہ ڈھانپو یا شیطان کے اکسانے پر سر کو یا دھڑ کو یا ٹانگوں کو ننگا کرو منکر بھی ایسا ضدی ہے کہ خداوند انسان کے ننگا ہونا پسند نہیں فرماتا بلکہ انسانی حسن کے خلاف فرمایا لیکن بعض مسلمان خداوندی حکم کو پس پشت ڈالتے ہوئے اپنے سر کو عمداً ننگا کر کے نماز پڑھنا فخر سمجھتا ہے اطاعت خداوندی رہے یا نہ اول تو اطاعت خداوندی میں ہر حالت سر دھڑ کو ننگا نہ ہونے دے سوائے حاجت ضروریہ کے خصوصاً دربار خداوندی میں حاضری کے وقت تو کم از کم انسانی زیبائش کو ترک نہ کیا جائے بلکہ سر سے ٹخنوں تک لباس پہن کر اطاعت خداوندی کا ثبوت دینا چاہیئے اور جب لباس میں

marfat.com

ہی دربار خداوندی میں نافرمانی سے ابتدا کی اور شیطان کو خوش کیا تو وہ نماز میں نیاز و عجز کا نمونہ دربار خداوندی میں کیسے پیش کرنے دیتا ہے تو نماز میں بھی اسی مماثلت سے اکڑ کر پاؤں پھیلا کر ہی کھڑے ہونے کی ترغیب دلاتا ہے۔ فافہم و آمن و لا تکفر۔

اب سر کے متعلق احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ڈھانپنا ثابت کرتا ہوں جس سے یہ بھی واضح ہو جائے گا کہ سر کو کس کس چیز سے ڈھانپا جائے۔

عمامہ کی تاکید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی

(۱) کنز العمال ۸/۱۴۱
مشکوٰۃ شریف ۳۷۷
بیہقی شریف

عَلَیْکُمْ بِالْعَمَائِمِ فَاِنَّھَا سِیْمَاءُ الْمَلَائِکَۃِ وَ اَرْخُوْا لَھَا خَلْفَ ظُھُوْرِکُمْ (حب عن عبادۃ)
عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر عمامے لازمی ہیں۔ اس لئے کہ عمامے فرشتوں کی نشانی ہے اور عمامے کا شملہ اپنی پشتوں کے پیچھے لٹکاؤ۔

(۲) خصائص کبریٰ ۲/۲۰۹

واخرج الطبرانی عن ابن عمر قال قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَیْکُمْ بِالْعَمَائِمِ وَاَرْخُوْھَا خَلْفَ ظُھُوْرِکُمْ فَاِنَّھَا سِیْمَاءُ الْمَلَائِکَۃِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم پر عمامے لازمی ہیں اور ان کے شملے اپنی پیٹھوں کے پیچھے لٹکاؤ اس لئے کہ یہ ملائکہ کی نشانی ہے۔

marfat.com

نماز میں عمامے کی فضیلت

(۳) جامع صغیر ۲/۲۰ | رَكْعَتَانِ بِعِمَامَةٍ خَيْرٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ رَكْعَةً بِلَا عِمَامَةٍ (فر) عن جابر۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پگڑی باندھ کر دو رکعت نماز ادا کرنا بلا عمامہ ستر رکعت ادا کرنے سے بہتر ہے۔

(۴) کنز العمال ۸/۱۸ } صَلٰوةُ تَطَوُّعٍ اَوْ فَرِيْضَةٍ بِعِمَامَةٍ تَعْدِلُ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ صَلٰوةً بِلَا عِمَامَةٍ وَجُمُعَةٍ بِعِمَامَةٍ تَعْدِلُ سَبْعِيْنَ جُمُعَةً بِلَا عِمَامَةٍ (ابن عساکر عن ابن عمر)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمامے سے نفل یا فرضی نماز پچیس بلا عمامے کی نمازوں کے برابر ہے۔ اور ایک جمعہ عمامے سے بلا عمامے ستر جمعوں کے برابر ہے۔

احادیث مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ جو ائمہ مساجد صرف ٹوپی سے جماعت کراتے ہیں وہ اپنے ہر مقتدی کو ستر نمازوں کے ثواب سے محروم رکھتے ہیں اور اتنے نمازیوں کو ثواب سے محروم رکھنے کا گناہ امام کے ذمہ ہے لہٰذا ہر امام کے لئے مخصوصاً لازمی ہے کہ پگڑی اور ٹوپی دونوں پہنے تاکہ گنہگار نہ ہو۔

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک عمامہ اور ٹوپی پہننا فطرۃ انسانی ہے

(۵) کنز العمال ۸/۱۹ } لَا تَزَالُ اُمَّتِيْ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَبِسُوا الْعَمَائِمَ عَلَى الْقَلَانِسِ

marfat.com

(الدیلمی عن رکانۃ)

حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت فطرت انسانی پر قائم رہے گی جب تک کہ ٹوپیوں پر عمامے باندھتے رہیں گے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ آپ کا اُمتی جو ٹوپی اور پگڑی دونو اکٹھے استعمال نہیں کرتا بلکہ صرف ٹوپی پہنتا ہے یا صرف عمامہ باندھتا ہے وہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک فطرت انسانی سے بھی گرا ہوا ہے۔ چہ جائیکہ اس زمانے میں عموماً ائمہ نماز نے صرف ٹوپی سے یا صرف پگڑی سے بغیر ٹوپی نماز پڑھانا اپنا شعار بنا لیا ہے جو صراحتاً فطرت اسلامی فرمودہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمامہ کبھی ترک نہیں فرمایا

(۶) طبقات ابن سعد ج ۱ ص ۴۵۵/۴۵۵ اخبرنا عتاب بن زیاد قال اخبرنا عبد اللہ بن المبارک قال اخبرنا ابو شیبۃ الواسطی عن طریف بن شہاب عن الحسن قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَعْتَمُّ وَيُرْخِيْ عِمَامَتَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ عمامہ باندھتے رہے اور اپنے عمامے کے شملے کو دونوں کندھوں کے درمیان لٹکاتے۔

marfat.com

مومن اور مشرک کے درمیان عمامے کا فرق ہے اور عمامے کی فضیلت

(۷) کنز العمال ۸/۱۸ } اَلْعَمَامَةُ عَلَى الْقَلَنْسُوَةِ فَصْلٌ مَا بَيْنَنَا وَمَا بَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ يُعْطَى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِكُلِّ كَوْرَةٍ يُدَوِّرُهَا عَلٰى رَأْسِهِ نُوْرًا (الباوردی عن رکانۃ)

حضرت رکانۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹوپی پر عمامہ باندھنا ہمارے اور مشرکوں کے درمیان امتیازی علامت ہے۔ (ٹوپی پر عمامہ باندھنے والا) قیامت کے دن عمامے کے ہر پیچ کے حصے جو وہ اپنے سر پر پھیرتا ہے نور دیا جائے گا۔

(۸) کنز العمال ۸/۱۸ } فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ (ت د عن رکانۃ)

حضرت رکانۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور مشرکین کے درمیان امتیاز ہے۔ ٹوپی پر عمامہ باندھنے کا۔

یعنی مشرکین صرف ٹوپی پہنتے ہیں یا صرف عمامہ باندھتے ہیں اور مسلمان ٹوپی پر عمامہ باندھکر اسلامی شعار کا اظہار کرتا ہے۔

(۹) ابو داؤد ۲/۲۰۹ } حدثنا قُتَيْبَةُ بن سعيد الثقفی نا محمد بن ربيعة نا ابو الحسن العسقلانی عن ابی جعفر بن محمد بن علی بن رکانۃ عن ابیہ ان رکانۃ صارع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فَصَرَعَهُ النبیُّ صلی اللہ علیہ وسلم قال رکانۃُ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ

وسلم یقول فَرْقُ مَا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْمُشْرِکِیْنَ الْعَمَائِمُ عَلَی الْقَلَانِسِ

حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ صرف ٹوپی سے جماعت کرانے والوں اور نماز پڑھنے والوں کو اس فرمان مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے عبرت چاہئے اور فرمان مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے کی ہر مومن کو توفیق عنایت فرمائے

زرقانی ۵/۱۰ } فی حدیث عبد الاعلیٰ بن عدی عند ابی نُعَیْمٍ فی معرفۃ الصحابۃ اَنَّہٗ صلی اللہ علیہ وسلم دَعَا عَلِیًّا یَوْمَ غَدِیْرِ خُمٍّ فَعَمَّمَہٗ وَاَرْخٰی عَذَبَۃَ الْعَمَائِمِ مِنْ خَلْفِہٖ ثُمَّ قَالَ ھٰکَذَا فَاعْتَمُّوْا فَاِنَّ الْعَمَائِمَ سِیْمَا الْمَلٰئِکَۃِ وَھِیَ حَاجِزٌ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُشْرِکِیْنَ۔

مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم کے روز حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا تو آپ کو عمامہ بندھایا اور عمامے کے شملوں کو آپ کے پیچھے لٹکایا پھر فرمایا ایسے عمامہ باندھو اس لئے کہ عمامے باندھنا فرشتوں کی علامت ہے اور عمامہ باندھنا مسلمین اور مشرکین کے درمیان امتیازی علامت ہے۔

کنز العمال ۸/۱۸ } اِنَّ اللّٰہَ اَمَدَّنِیْ یَوْمَ بَدْرٍ وَحُنَیْنٍ بِمَلٰئِکَۃٍ یَعْتَمُّوْنَ ھٰذِہِ الْعِمَّۃَ اِنَّ الْعِمَامَۃَ حَاجِزَۃٌ بَیْنَ الْکُفْرِ وَالْاِیْمَانِ (الطیالسی حق عن علی)

بے شک اللہ تعالیٰ نے بدر اور حنین کے دن ملائکہ سے میری مدد فرمائی یہ عمامہ فرشتے باندھے ہوئے تھے بے شک کفر و ایمان کے درمیان فرق کرنے والا عمامہ ہے۔

مشکوٰۃ شریف ۳۷۴ } عن رکانۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فَرْقُ مَا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْمُشْرِکِیْنَ الْعَمَائِمُ

marfat.com

عَلَی الْقَلَانِسِ۔

رکانہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے اور مشرکوں کے درمیان فرق ہے ٹوپیوں پر عمامے باندھنا۔

غزوہ احد کے موقعہ پر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کو عمامے بندھائے

طبقات ابن سعد ۲/۳۸ { ثُمَّ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْتَہٗ وَمَعَہٗ اَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ فَعَمَّمَاہُ وَلَبَسَاہُ

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر تشریف لائے اور آپ کے ساتھ ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما تھے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو عمامے بندھائے اور دونوں کو لباس پہنائے۔

خصائص کبریٰ ۲/۲۰۹ { وَاَخْرَجَ ابْنُ عَسَاکِرَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ عَمَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ عَوْفٍ وَتَرَکَ مِنْ عِمَامَتِہٖ مِثْلَ وَرَقِ الْعُشَرِ ثُمَّ قَالَ رَأَیْتُ الْمَلَائِکَۃَ مُعْتَمِّیْنَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف کو عمامہ بندھایا اور اس کے عمامے سے عشر کے ورق کی مثل لٹکایا پھر فرمایا میں نے فرشتوں کو عمامہ باندھے ہوئے دیکھا۔

marfat.com

چھپے ہوئے عمامہ کا فیصلہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک

(۱۰) طبقات ابن سعد ۱/۴۵۶ } اخبرنا خالد بن خداش اخبرنا عبداللہ بن وھب عن ابی صخر عن ابن قسیط عن عروۃ بن الزبیر قال اُھدی لرسول اللہ صلی اللہ عمامۃ مُعلمۃ فقطع علمھا ثم لبسھا۔

عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو چھپا ہوا عمامہ ھدیہ پیش کیا گیا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمامے کے چھپے ہوئے نشانوں کو کاٹ کر پھر باندھا۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ جو رنگریزوں سے چھپا کر عمامہ باندھتے ہیں یہ سنت کے خلاف ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رضا کے خلاف ہے۔

(۱۱) نماز میں پگڑی نہ باندھنے والے قیامت میں دیدار الٰہی سے محروم رہیں گے

کنز العمال ۱۰/۱۴ } ابو نعیم عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَا یَنْظُرُ اللہُ اِلیٰ قَوْمٍ لَا یَجْعَلُوْنَ عَمَائِمَھُمْ تَحْتَ رِدَائِھِمْ یَعْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو قوم اپنی چادروں کے نیچے نمازمیں سر پر عمامے نہیں باندھتے اللہ تعالےٰ کے دیدار سے محروم رہینگے۔

ہمارا کام کہ دینا ہے یارو تم آگے چاہے مانو یا نہ مانو

marfat.com

صرف ابتداء نماز میں دونوں ہاتھوں کا کانوں کے برابر اٹھانا

(۲) بیہقی $\frac{۲}{۲۵}$ { اخبرنا ابو علی الروذبادی انبأ ابوبکر بن داسته ثنا ابوداؤد ثنا عثمان بن ابی شیبه
ثنا عبد الرحیم بن سلیمان عن الحسن بن عبید اللّٰه النخعی
عن عبد الجبار بن وائل عن ابیه انّه ابصر النبی صلی اللّٰه
علیه وسلّم حین قام الی الصلوٰة رفع یدیه حتّی کانتا
بحیال منکبیه وحاذی ابهامیه اذنیه ثمّ کبّر ورواه الثوری
وشعبة و ابو عوانة وزائدة بن قدامة وبشر بن المفضل
وجماعة عن عاصم بن کلیب فقالوا فی الحدیث فرفع یدیه
حتّی حاذتا اذنیه وقال بعضهم حذاء اذنیه ورواه
شریک عن عاصم وقال رفع یدیه حیال اذنیه و
کذالک هو فی الروایة الثابتة۔

(۳) عن عبد الجبار بن وائل عن علقمه بن وائل وفی روایة
ثانیة عن مالک بن الحویرث عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلّم
حتّی یحاذی بهما اذنیه وفی روایة اخری ثابتة حتّی یحاذی
بهما فروع اذنیه۔

وائل بن حجر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نماز کی طرف کھڑے
ہوئے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر اٹھایا اور اپنے دونوں انگوٹھوں

marfat.com

کو اپنے دونوں کانوں کے مقابلے میں کیا پھر اللہ اکبر پڑھا اس کو ثوری نے روایت کیا اور شعبہ نے اور ابو عوانہ نے اور زائدہ بن قدامہ نے اور بشر بن مفضل نے اور ایک جماعت نے عاصم بن کلیب سے تو انھوں نے کہا حدیث میں ہے کہ آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور اپنے دونوں کانوں کے مقابلے میں کیا اور بعض نے حاذتا کی بجائے حَذْوَ اُذُنَیْهِ فرمایا اور اس کو شریک نے عاصم نے روایت کیا اور کہا کہ رَفَعَ یَدَیْهِ حِیَالَ اُذُنَیْهِ اور اسی طرح ثابت کی روایت میں ہے۔ الخ

۴۔مشکوٰۃ شریف ۷۵ } وعن مالک بن الحویرث قال کان رسول اللہ صلی اللہ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَبَّرَ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا اُذُنَیْهِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَعَلَ مِثْلَ ذَالِکَ وَفِیْ رِوَایَةٍ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا فُرُوْعَ اُذُنَیْهِ متفق علیہ۔

مالک بن حویرث سے روایت ہے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر فرماتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے حتّٰی کہ ان کو دونوں کانوں کے برابر کرتے اور جب رکوع سے اپنے سر کو اٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فرماتے اسی طرح آپ کرتے اور ایک روایت میں ہے کہ اپنے دونوں کانوں کی پیلیاں تک ہاتھوں کو برابر کرتے یہ حدیث بخاری مسلم کی متفقہ ہے۔

کنز العمال ۴/۲۰۳ } (مسند البراء بن عازب) کان النبی صلی اللہ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اذا کبر رفع یدیه

حَتّٰی یُرٰی اِبْهَامَیْهِ قَرِیْبًا مِّنْ اُذُنَیْهِ (ع ب)

براء ابن عازب سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اللہ اکبر فرماتے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے حتیٰ کہ آپ کے دونوں انگوٹھے آپ کے دونوں کانوں کے قریب دکھائی دیتے۔

(مسند البراء بن عازب) رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رفع یدیه حتی کادتا تحاذیان باذنیه (ش)

براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنے اپنے دونوں دست پاک اٹھائے حتّٰی کہ آپ کے دونوں دست پاک آپ کے دونوں کانوں کے برابر تھے۔

۵۔ مشکوٰۃ شریف ۷۶ } وَعن وائل بن حجر انه اَرٰی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی کَانَتَا بِحِیَالِ مَنْکِبَیْهِ وَحَاذٰی اِبْهَامَیْهِ اُذُنَیْهِ ثُمَّ کَبَّرَ (رواہ ابوداؤد)

وائل بن حجر سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا جب بھی نماز کے لئے کھڑے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر کئے اور اپنے دونوں انگوٹھے اپنے کانوں کے برابر کئے پھر اللہ اکبر فرماتے۔

۶۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ۱۱۵ } حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا مؤمل بن اسمٰعیل قال ثنا سفیان قال ثنا یزید بن ابی زیاد عن ابن ابی لیلیٰ عن البراء بن عازب قال کَانَ النَّبِیُّ صلی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا کَبَّرَ لِافْتِتَاحِ

marfat.com

الصَّلٰوۃِ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یَکُوْنَ اِبْھَامَاہُ قَرِیْبًا مِّنْ شَحْمَۃِ اُذُنَیْہِ ۔

براء ابن عازب سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرنے کے لئے جب تکبیر پڑھتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے حتیٰ کہ آپ کے دونوں انگوٹھے آپ کے دونوں کانوں کی پیلیوں کے برابر ہو جاتے ۔

۷ الطحاوی ۱۱۶/۱} حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا مؤمل قال ثنا سفیان عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن وائل بن حجر قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم حِیْنَ یُکَبِّرُ لِلصَّلٰوۃِ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حِیَالَ اُذُنَیْہِ ۔

وائل بن حجر سے روایت ہے ۔ کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب نماز کے لئے تکبیر پڑھتے اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کانوں کے برابر کرتے ۔

۸۔ مجمع الزوائد ۱۸۲/۱} عن عبد اللہ بن الزبیر قال رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ فَرَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی جَاوَزَ بِھِمَا اُذُنَیْہِ رواہ احمد و الطبرانی فی الکبیر ۔

عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے نماز شروع فرمائی تو دونوں ہاتھوں کو اٹھایا حتیٰ کہ دونوں کو کانوں کے برابر کیا ۔

۹۔ مسلم شریف ۱۶۸/۱} حدثنا ابن کامل جحدری قال نا ابو عوانہ عن قتادہ عن نصر بن عاصم عن مالک بن الحویرث اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ

marfat.com

صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا کَبَّرَ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِھِمَا اُذُنَیْہِ۔ الخ

مالک بن حریث سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر تحریمہ پڑھتے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں کانوں کے برابر اٹھاتے۔

۱۰۔ نسائی شریف ۱/۱۴۰ } اخبرنا قتیبۃ حدثنا الاحوص عن ابی اسحٰق عن عبد الجبار بن وائل عن ابیہ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللہِ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی حَاذَتَا اُذُنَیْہِ الخ

۱۱۔ نسائی شریف ۱/۱۴۰ } اخبرنا محمد بن عبد الاعلیٰ حدثنا خالد حدثنا شعبۃ عن قتادۃ قال سمعت نصر بن عاصم عن مالک بن الحویرث وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا صَلّٰی رَفَعَ یَدَیْہِ حِیْنَ یُکَبِّرُ حِیَالَ اُذُنَیْہِ۔ الخ

مالک بن حویرث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اپنے کانوں کے برابر جب اللہ اکبر فرماتے۔

۱۱۔ نسائی شریف ۱/۱۴۱ } باب موضع الابھامین عند الرفع اخبرنا محمد بن بشر حدثنا فطر بن خلیفۃ عن عبد الجبار بن وائل عن ابیہ اَنَّہٗ رَأَی النَّبِیَّ صَلَّی اللہ علیہ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ

marfat.com

رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی تَکَادَ اِبْھَامَیْہِ تُحَاذِیْ شَحْمَۃَ اُذُنَیْہِ

وائل بن حجر سے روایت ہے کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نے نماز شروع فرمائی تو دونوں ہاتھوں کو اٹھایا حتٰی کہ دونوں انگوٹھوں کو اپنے دونوں کانوں کے پیلیوں کے برابر کیا۔

۱۲- مجمع الزوائد ۱/۱۸۴ } عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا کَبَّرَ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ اُذُنَیْہِ یَقُوْلُ سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ رواہ الطبرانی فی الاوسط ورجالہ موثقون

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ نے روایت بیان کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب اللہ اکبر فرماتے تو اپنے دونوں دست مبارکوں کو اپنے دونوں کانوں کے برابر تک اٹھاتے سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ پڑھتے اس حدیث انس بن مالک کو طبرانی نے اوسط میں بیان فرمایا اور اس حدیث شریف کے تمام راوی پکے ہیں۔

"سوال": مولوی صاحب جو پہلی حدیثیں تم نے کتب احادیث سے بیان کی تھیں ان میں وائل کی اپنے باپ حجر سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔

"محمد عمر": یہ متعصبین کا قول ہے وائل کی ایک حدیث بھی اپنے باپ سے غلط نہیں ہے فقیر نے پہلے مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی حدیثیں عبداللہ بن زبیر اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور انس بن مالک رضوان اللہ علیہم اجمعین کی روائتیں صحیح بیان کی ہیں جنہوں نے وائل بن حجر کی حدیث کی توثیق کر دی لہٰذا کانوں کے برابر تک ہاتھ کے انگوٹھوں کو برابر کرنے سے یدین

marfat.com

کو کندھوں کے برابر کرنے پر بھی عمل ہوجاتا ہے تو کانوں کے برابر انگوٹھے کرنے والا مصطفٰے اصلے اللہ علیہ وسلم کی بارہ حدیثوں کا عامل ہوگیا اور کندھوں تک انگوٹھے اٹھانے والا تارک احادیث صلی اللہ علیہ وسلم اور ہاتھ نیت کے موافق اُٹھا کر باندھنا سنت ہوا۔ اور سنت بھی وہ جو نماز میں داخل کرتی ہے تو جب نماز میں داخل ہونے والا تارک سنت ہوا تو نماز میں داخل ہی نہ ہوا تو نماز کیسے ادا ہوئی تو زبانی نیت نہ کہنے والا اور تکبیر تحریمہ میں دونوں کانوں تک ہاتھ کے انگوٹھے نہ برابر کرنے والا تارک نماز ثابت ہوا نماز پڑھنا اور نہ پڑھنا یکساں ہوا جو گاڑی میں داخل ہی نہیں ہوا تو گاڑی اس کو منزل مقصود تک کیسے پہنچا سکتی ہے اور گاڑی میں نہ داخل ہونے والا کب دعویٰ کر سکتا ہے کہ میں بھی منزل مقصود تک پہنچ گیا ہوں تو جس شخص نے زبانی نماز کا دعویٰ ہی نہیں کیا سنت کے موافق عمل کر کے نماز میں داخل ہی نہیں ہوا۔ تو یہ دعویٰ کب کر سکتا ہے کہ میں نے بھی نماز ادا کر لی اور فریضہ خداوندی سے فارغ ہو گیا۔ پنجابی مثل مشہور ہے۔ (نہ نیتی نہ پوری کیتی)

"سائل"۔ مولوی صاحب تم نے تو یار حدیث میں خیانت کی ہے دیکھو مسلم نسائی کی دونوں حدیثوں میں تکبیر تحریمہ میں کانوں تک ہاتھ اُٹھانا تو ثابت کر دیا۔ لیکن رکوع اور سجود کے وقت بھی رفع یدین ثابت ہے اس کا ذکر کیوں نہیں کیا ؟

"محمد عمر" صاحب خیانت نہیں ہے۔ تکبیر افتتاح کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہیں فرمایا اور رکوع اور سجود کے وقت رفع یدین سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا ہے۔ جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث آگے رفع یدین کے باب میں انشاء اللہ العزیز مذکور ہوگی۔ فکر نہ کیجئے چونکہ عند الرکوع والسجدہ آپ نے منع فرمایا ہے۔ اس لئے اس کو میں نے بھی ترک کر دیا ہے فقیر نے حدیث مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف تکبیر تحریمہ ہی کے وقت ثابت کر دیا ہے اور بھی حدیث لکھتا ہوں جس میں تکبیر اولی میں کانوں تک ہاتھ اٹھانا مذکور ہے۔ باقی جن میں سجدے

marfat.com

اور رکوع کی تکبیروں کے وقت رفع یدین ثابت نہیں۔

۱۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۵۷ { ابن ادریس عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن وائل بن حجر قال قَدِمْتُ

الْمَدِیْنَةَ فَقُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰی صَلٰوۃِ النَّبِیِّ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَکَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی رَأَیْتُ اِبْھَامَیْہِ قَرِیْبًا مِّنْ اُذُنَیْہِ۔

وائل بن حجر سے روایت ہے فرمایا کہ میں مدینہ طیبہ میں حاضر ہوا تو میں نے کہا کہ میں ضرور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا تو فرمایا آپ نے صرف اللہ اکبر فرمایا اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ آپ کے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے آپ کے دونوں کانوں کے قریب تھے (یہ حدیث منقطع ہے)

۱۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۵۷ { ھشیم عن یزید بن ابی زیاد عن ابن ابی لیلیٰ عن البراء بن عازب

قَالَ رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی کَادَتَا تُحَاذِیَانِ بِاُذُنَیْہِ۔

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ دونوں کو اپنے کانوں کے برابر کیا۔

۱۵۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۵۷ { ابن نمیر عن سعید بن ابی عروبۃ

marfat.com

عن قتادۃ عن نصر بن عاصم عن مالک بن الحویرث قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیہ حتی یحاذی بھما فروع اذنیہ۔

مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ دونوں ہاتھوں کو اپنے کانوں کی دونوں چیلیوں کے برابر کیا۔

۱۶۔ بیہقی شریف ۲/۲۵ } حدثنا ابو الحسین العلوی املاء انبا ابوبکر محمد بن احمد بن دلویۃ الدقاق ثنا احمد بن الازھر ثنا اسباط بن محمد عن یزید بن ابی زیاد عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی تکونا حذو اذنیہ یزید بن ابی زیاد غیر قوی

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز شروع فرماتے اپنے دونوں دست پاک کو کانوں کی چیلیوں کے برابر اٹھاتے۔

۱۷۔ ابن ماجہ ۵۸ } حدثنا علی بن محمد الطنافسی ثنا ابو اسامۃ حدثنی عبد الحمید بن جعفر ثنا محمد بن عمرو بن عطا قال سمعت ابا حمید الساعدی یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوٰۃ

marfat.com

اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ۔

عمر بن عطا فرماتے ہیں میں نے ابوحمید ساعدی سے سنا ہے فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز کی طرف کھڑے ہوتے قبلے کی طرف اپنا رخ انور کرتے اور اپنے دونوں دست پاک اُٹھاتے اور اللہ اکبر پڑھتے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی زبانی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں سوائے تکبیر اولیٰ کے رفع یدین نہیں

۱۸۔ ابن ماجہ ۷۵ حدثنا ابو بكر بن ابی شيبة ثنا عبدة بن سليمان عن حارثة بن ابی الرجال عن عمرة قالت سألت عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عَلَيْهِ وسلم قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عَلَيْهِ وسلم اِذَا تَوَضَّأَ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ سَمَّى اللّٰهَ وَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَيُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذَاءَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ فَيَضَعُ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ يُجَافِيْ بِعَضُدَيْهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ فَيُقِيْمُ صُلْبَهٗ وَيَقُوْمُ قِيَامًا هُوَ اَطْوَلُ مِنْ قِيَامِكُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ يَسْجُدُ فَيَضَعُ يَدَيْهِ تُجَاهَ الْقِبْلَةِ وَيُجَافِيْ بِعَضُدَيْهِ مَا اسْتَطَاعَ فِيْمَا رَأَيْتُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ فَيَجْلِسُ عَلٰى قَدَمِهِ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ الْيُمْنٰى وَيَكْرَهُ اَنْ يَسْقُطَ عَلٰى

marfat.com

شِقِّهِ الْأَيْسَرِ۔

عمرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ اس نے کہا میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کیسی تھی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی وضو کرتے بسم اللہ پڑھکر اپنے دست پاک کو برتن میں ڈالتے اور وضو مکمل کرتے پھر قبلہ رخ کھڑے ہو کر اللہ اکبر پڑھتے اور اپنے دونو ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر اٹھاتے پھر رکوع کرتے تو اپنے دونو ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھتے اور اپنی کہنیوں کو دور رکھتے پھر سر

مبارک اٹھاتے تو پشت مبارک سیدھی کرتے اور تمہارے قیام سے زیادہ قیام کرتے پھر سجدہ کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو قبلے کی طرف رکھتے اور طاقت کے مطابق اپنی دونوں کہنیوں کو دور رکھتے جو کچھ میں نے دیکھا پھر سر اٹھاتے اپنے بائیں قدم پر بیٹھتے اور دائیں کو کھڑا رکھتے اور بائیں پہلو پر گرنے کو برا مناتے۔

۱۹۔ ترمذی شریف $\frac{1}{32}$ } حدثنا عبد اللہ بن عبد الرحمٰن انا عبید اللہ بن عبد المجید الحنفی نا ابن ابی ذئب عن سعید بن سمعان قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا۔

سعید بن سمعان نے کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز کی طرف کھڑے ہوتے اپنے دونو ہاتھوں کو قدادیر تک اٹھاتے۔

۲۰۔ بیہقی شریف $\frac{2}{28}$ } اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ ثنا ابو الحسن

marfat.com

احمد بن محمد الغزی ثنا عثمان بن سعید ثنا عبد اللہ بن رجاء ثنا زائدہ ثنا عاصم بن الکلیب الجرمی قال اخبرنی ابی ان وائل بن حجر اَخْبَرَہٗ قَالَ قُلْتُ لَاَ نْظُرَنَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ کَیْفَ یُصَلِّیْ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَیْہِ قَامَ وَکَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی حَاذَتَا بِاُذُنَیْہِ ثُمَّ وَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی ظَھْرِ کَفِّہِ الْیُسْرٰی وَالرُّسْغِ مِنَ السَّاعِدِ۔

وائل بن حجر سے روایت ہے کہ اس نے خبر دی اس نے کہا کہ میں نے کہا میں ضرور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھوں گا کیسے آپ نماز پڑھتے ہیں۔ انہوں نے کہا پھر میں نے آپ کی طرف دیکھا مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے اللہ اکبر کہا اور آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں کانوں کے برابر اٹھایا پھر اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھا اور کہنی سے کلائی کو لیا۔

تمام متقدمین بوقت تکبیر تحریمہ کانوں تک ہاتھ اُٹھاتے تھے

مصنف ابن ابی شیبہ $\frac{1}{158}$ { اسحٰق بن منصور وعبید اللہ عن اسرائیل عن ابی اسحٰق عن ابی میسرہ

قَالَ کَانَ اَصْحَابُنَا اِذَا افْتَتَحُوا الصَّلٰوۃَ رَفَعُوا اَیْدِیَھُمْ اِلٰی اٰذَانِھِمْ۔

ابی میسرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ہمارے

marfat.com

تمام مسلمان جب نماز کو شروع کرتے ہیں تو اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں تک اٹھاتے ہیں اس حدیث سے ثابت ہوا کہ شروع نماز میں کانوں تک دونوں ہاتھ اٹھانا اجماع امت ہو چکا تھا۔

سینے تک ہاتھ اُٹھانا عورتوں کی سُنت ہے

مجمع الزوائد ۱/۱۸۲ } وَعن وائل بن حجر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا ابن حجر اِذَا صَلَّیْتَ فَاجْعَلْ یَدَیْكَ حَذَاءَ اُذُنَیْكَ وَالْمَرْءَةُ تَجْعَلُ یَدَیْھَا حَذَاءَ ثَدَیَیْھَا۔

وائل بن حجر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے حجر کے بیٹے جب تو نماز پڑھے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کانوں کے برابر کر (یعنی اٹھاؤ) اور عورت اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے پستانوں کے برابر کرے۔

کیوں جی! اب تو مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرما دیا کہ اگر نماز شروع کرتے وقت مرد ہاتھ اٹھائے تو کانوں تک اٹھائے اور عورت ہاتھ اٹھائے تو اپنے دونوں پستانوں تک اٹھائے اب فیصلہ تم پر ہے چاہے مردوں کی نیت کر لو چاہے عورتوں کی۔

تمام مقلدین کا قول و فعل عورتوں کو سینے تک ہاتھ اُٹھانا ثابت کرتا ہے

۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۶۱ } ھشیم قال انا شیخ لنا قال سمعت

عطاءً سُئِلَ عَنِ الْمَرْءَةِ کَیْفَ تَرْفَعُ یَدَیْھَا فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ حَذْوَ ثَدْیَیْھَا۔

ہشیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے شیخ نے ہمیں خبر دی فرمایا کہ میں نے عطا سے سنا عورت کے متعلق آپ سے سوال کیا گیا کہ نماز میں کیسے ہاتھ اٹھائے فرمایا اپنے دونوں پستانوں کے برابر۔

(۲) مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۶۱ } داؤد بن جراح عن الاوزاعی عن الزہری قَالَ تَرْفَعُ یَدَیْھَا حَذْوَ مَنْکِبَیْھَا۔

اوزاعی نے زہری سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ عورت اپنے کندھوں تک ہاتھ اٹھائے۔

۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۶۱ } خالد بن حیان عن عیسیٰ بن کثیر عن حماد اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ فِی الْمَرْءَۃِ اِذَا افْتَتَحَتِ الصَّلٰوۃَ تَرْفَعُ یَدَیْھَا اِلٰی ثَدْیَیْھَا۔

حضرت حماد رضی اللہ عنہ عورت کے متعلق فرماتے تھے کہ جب نماز شروع کرے تو اپنے ہاتھ اپنے پستانوں تک اٹھائے۔

۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۶۲ } یونس بن محمد قال حدثنی یحیٰی بن میمون قَالَ حدثنی عاصم الاحول قَالَ رَاَیْتُ حَفْصَۃَ بِنْتَ سِیْرِیْنَ کَبَّرَتْ فِی الصَّلٰوۃِ وَاَوْمَتْ حَذْوَ ثَدْیَیْھَا وَوَصَفَ یَحْیٰی فَرَفَعَ یَدَیْہِ جَمِیْعًا۔

عاصم احول سے روایت ہے کہ میں نے حفصہ بنت سیرین رضی اللہ تعالیٰ

marfat.com

عنہ کو دیکھا کہ آپ نے نماز کے لئے تکبیر پڑھی اور اشارہ کیا اپنے دونوں پستانوں کے برابر اور یحیٰی نے بیان کیا کہ یحیٰی نے اپنے پورے ہاتھ اُٹھائے۔

پانچ روپے انعام

اس شخص کو دیے جائیں گے۔ جو ایسی حدیث یا قول صحابی یا تابعی ہی دکھا دے کہ عورت بھی کانوں تک ہاتھ اُٹھائے۔

تحت السرۃ یعنی ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا

(۱) کنز العمال ۲۰۵-۲۰۶/۴ } عن جریر الضبی قال رأیت علیا یمسک شماله بیمینه علی الرسغ فوق السرة۔

جریر الضبی سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے دیکھا حضرت علی کرم اللہ وجہ کو بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑتے تھے۔ کلائی پر ناف کے اوپر۔

وفی روایۃ وضع الیمین علی الشمال تحت السرۃ (العدنی دم قط و ابن شاھین فی السنۃ) وضعفہ۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہ نے دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھا ناف کے نیچے۔

۲۔ الدارمی ۱۴۶ } اخبرنا ابو نعیم ثنا زھیر عن ابی اسحٰق عن عبد الجبار بن وائل عن ابیه قال رأیت رسول

marfat.com

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَضَعُ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی قَرِیْبًا مِّنَ الرُّسْغِ۔

وائل سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنے دائیں ہاتھ کو کلائی کے قریب بائیں پر رکھتے تھے۔

۳۔ ابوداؤد ۱/۱۱۷ } حدثنا محمد بن محبوب ثنا حفص بن غیاث عن عبد الرحمٰن بن اسحٰق عن زیاد بن زید عن ابی جحیفہ أَنَّ عَلِیًّا قَالَ مِنَ السُّنَّةِ وَضْعُ الْکَفِّ عَلَی الْکَفِّ فِی الصَّلٰوۃِ تَحْتَ السُّرَّۃِ۔

حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ ضرور نماز میں ہتھیلی کو ہتھیلی کی پشت پر رکھنا ناف کے نیچے سنت ہے۔

۴۔ ابوداؤد ۱/۱۱۷ } حدثنا محمد بن قدامۃ اعین عن ابی بدر عن ابی طالوت عبد السلام عن ابن جریر الضبی عَنْ اَبِیْہِ قَالَ رَاَیْتُ عَلِیًّا یُمْسِكُ شِمَالَهٗ بِیَمِیْنِهٖ عَلَی الرُّسْغِ فَوْقَ السُّرَّۃِ۔

جریر نے کہا میں نے حضرت علی المرتضٰی کو دیکھا بائیں ہاتھ کو دائیں سے پکڑتے کلائی پر ناف کے اوپر۔

۵۔ بیہقی شریف ۲/۳۱ } اخبرنا ابوبکر بن الحارث الفقیہ انبا علی بن عمر الحافظ ثنا محمد بن القاسم بن زکریا ثنا ابوکریب ثنا یحیٰی بن ابی زائدۃ عن عبد الرحمٰن بن

marfat.com

اسحٰق حدثنی زیاد بن زید السوائی عن ابی جحیفۃ عن علیؓ رضی اللہ عنہ قال اِنَّ مِنَ السُّنَّۃِ فِی الصَّلٰوۃِ وَضْعُ الْکَفِّ عَلَی الْکَفِّ تَحْتَ السُّرَّۃِ وکذالک رواہ ابو معاویۃ عن عبد الرحمٰن ورواہ حفص بن غیاث عن عبد الرحمٰن۔

ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نماز میں ہتھیلی کو ہتھیلی پر رکھنا ناف کے نیچے سنت ہے اسی طرح اسی روایت کو ابو معاویہ نے روایت کیا ہے۔ عبد الرحمٰن سے اور اسی روایت کو حفص بن غیاث نے بھی عبد الرحمٰن سے روایت کیا ہے۔

۶۔ بیہقی شریف ۲/۳۱ } اخبرنا ابو بکر بن الحارث ابناء علی بن عمر الحافظ ثنا محمد بن القاسم ثنا ابو کریب ثنا حفص بن غیاث عن عبد الرحمٰن بن اسحٰق عن النعمان بن سعد عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اَنَّ مِنْ سُنَّۃِ الصَّلٰوۃِ وَضْعَ الْیَمِیْنِ عَلَی الشِّمَالِ تَحْتَ السُّرَّۃِ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ نماز کی سنتوں سے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

۷۔ الدار قطنی ۱/۱۰۷ } حدثنا یعقوب بن ابراھیم البزاز ثنا الحسن بن عرفۃ ابو معاویۃ عن عبد الرحمٰن بن اسحٰق وحدثنا محمد بن القاسم بن زکریا المحاربی ثنا ابو کریب ثنا یحیی بن ابی زائدۃ عن عبد الرحمٰن بن اسحٰق ثنا زیاد بن

فیہ السوائی عن ابی جحیفۃ عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ اَنَّ مِنَ السُّنَّۃِ فِی الصَّلٰوۃِ وَضْعُ الْکَفِّ عَلَی الْکَفِّ تَحْتَ السُّرَّۃِ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ نماز میں ہتھیلی پر ہتھیلی رکھ کر ناف کے نیچے باندھنا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔

۸۔ الدارقطنی $\frac{1}{107}$ } حدثنا محمد بن القاسم ثنا ابوکریب ثنا حفص بن غیاث عن عبد الرحمٰن بن اسحٰق عن النعمان بن سعد عَنْ عَلِیٍّ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اَنَّ مِنَ السُّنَّۃِ الصَّلٰوۃِ وَضْعُ الْیُمْنٰی عَلَی الشِّمَالِ تَحْتَ السُّرَّۃِ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے آپ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ نماز میں بائیں پر دایاں ہاتھ ناف کے نیچے باندھنا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

۹۔ مسند امام احمد بن حنبل $\frac{1}{110}$ } حدثنا عبد اللہ ثنا محمد بن سلیمان الاسدی لوین ثنا یحییٰ بن ابی زائدۃ ثنا عبد الرحمٰن بن اسحٰق عن زیاد بن زید السوائی عن ابی جحیفۃ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اَنَّ مِنَ السُّنَّۃِ فِی الصَّلٰوۃِ وَضْعَ الْاَکُفِّ عَلَی الْاَکُفِّ تَحْتَ السُّرَّۃِ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا ناف کے نیچے ہتھیلیوں پر ہتھیلیاں رکھنا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

marfat.com

۱۰۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۶۹ } حدثنا عبد السلام ابن شداد العبدی ابو طالوت قال نا غزوان بن جریر الضبی عن ابیہ قال کان علیؓ اذا قام فی الصلوٰۃ وضع یمینہٗ علیٰ رسغ یسارہٖ لا یزال کذالک حتیٰ یرکع متیٰ ما رکع الا ان یصلح ثوبہٗ او یحک جسدہٗ۔

جریر ضبی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت علی المرتضیٰؓ جب بھی نماز میں کھڑے ہوتے اپنے دایاں ہاتھ کو بائیں کی کلائی پر رکھتے ایسے ہی ہمیشہ کرتے رکوع تک مگر جب کپڑے کو درست کرتے یا اپنے جسم کو کھجلاتے۔

۱۱۔ آثار سنن ۶۹ } عن علقمۃ بن وائل بن حجر عن ابیہ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یضع یمینہٗ علی شمالہٖ تحت السرۃ رواہ ابن ابی شیبۃ واسنادہٗ صحیح۔

وائل اپنے باپ حجر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنے دائیں کو بائیں پر رکھتے ناف کے نیچے۔

۱۲۔ آثار سنن ۷۱ } عن الحجاج بن حسان قال سمعت ابا مجلز اوسألتہٗ قال قلت کیف اضع قال یضع باطن کف یمینہٖ علیٰ ظاھر کف شمالہٖ ویجعلھما اسفل من السرۃ رواہ ابوبکر بن ابی شیبۃ واسنادہٗ صحیح۔

حجاج بن حسان فرماتے ہیں کہ میں نے ابو مجلز سے سنا یا دریافت کیا تو میں نے

marfat.com

کہا کیسے میں ہاتھ باندھوں فرمایا اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کے اندر کر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے ظاہر پر باندھو اور دونوں کو ناف کے نیچے باندھو۔

۱۳۔ آثار سنن ۱۷ } عن ابراهیم قال یَضَعُ یَمِیْنَهٗ عَلٰی شِمَالِهٖ فِی الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ رواه ابن ابی شیبة واسناده حسن۔

ابراہیم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ نماز میں دائیں کو بائیں پر ناف کے نیچے باندھے جائیں۔ اس کو ابن ابی شیبۃ نے روایت کیا ہے اور اس کی سندات اچھی ہیں۔

۱۴۔ نیل الاوطار للشوکانی ۲/۱۹۵ } وَعَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنَّ مِنَ السُّنَّةِ فِی الصَّلٰوةِ وَضْعُ الْاَکُفِّ تَحْتَ السُّرَّةِ۔ (رواہ احمد ابو داؤد)

حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا حضرت علی المرتضیٰ علیہ نے کہ ضرور نماز میں ہتھیلی کو دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر ناف کے نیچے نماز میں رکھنا سنت ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز باجماعت کراتے وقت زور سے بسم اللہ نہیں پڑھی

۱۔ ابن ماجہ ۵۹ } حدثنا نصر بن علی الجهضمی و لکبر بن خلف و عقبة بن مکرم قالوا ثنا صفوان بن عیسیٰ ثنا بشر بن رافع عن ابی عبد الله ابن عم ابی هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْتَتِحُ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ قراءۃ کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع فرماتے۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب زور سے قراۃ شروع فرماتے تو الحمد للہ رب العالمین سے شروع فرماتے۔ اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کو زور سے پڑھتے ہوئے نہ سنتے معلوم ہوا کہ آپ آہستہ پڑھتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم زور سے نہیں پڑھی

۲۔ ابوداؤد شریف $\frac{1}{121}$ حدثنا مسدد نا عبد الوارث بن سعید عن حسین المعلم عن بدیل بن میسرۃ عن ابی الجوزاء عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ نماز کو اللہ اکبر سے شروع فرماتے اور قراۃ الحمد للہ رب العالمین سے۔

صحاح کی اس حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ آہستہ پڑھتے اور روایت کرنے والی بھی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ

marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ اب فیصلہ تم پر ہے چاہو تسلیم کرو یا نہ کرو

امام کو جماعت میں بلند آواز سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہ پڑھنے کا بیان

۳۔ الدارمی ۱۴۶ } اخبرنا مسلم بن ابراھیم ثنا ھشام عن قتادۃ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ کَانُوْا یَفْتَتِحُوْنَ الْقِرَاءَۃَ بِالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ اَبُوْمُحَمَّدٍ بِھٰذَا الْقَوْلِ وَلَا اَرَی الْجَھْرَ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین قرأۃ کو الحمد للہ سے شروع فرماتے ابو محمد نے کہا کہ میں بھی یہی کہتا ہوں۔ اور میں نے بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو زور سے پڑھتے کسی کو نہیں دیکھا۔

۴۔ موطا امام مالک ۲۷ } مَالِکٌ عن حمید الطویل عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قُمْتُ وَرَاءَ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ کُلُّھُمْ کَانَ لَا یَقْرَءُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِذَا افْتَتَحُوا الصَّلٰوۃَ۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے ابو بکر اور عمر اور عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین سب کے پیچھے قیام کیا جب وہ نماز کو شروع کرتے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہ پڑھتے۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

marfat.com

ہے۔ فرمایا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ تینوں ہی جب نماز شروع کرتے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم زور سے نہ پڑھتے۔

۵۔ مسلم شریف ۱/۱۷۲ } حدثنا محمد بن المثنی و محمد بن بشار کلاھما عن غندر قال ابن المثنی نا محمد بن جعفر قال نا شعبۃ قال سمعت قتادۃ یحدث عن انس قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر وعثمان فلم اسمع احدا منھم یقرء بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر و حضرت عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ نماز پڑھی میں نے کسی سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم زور سے پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

۶۔ مسلم شریف ۱/۱۷۲ } عن انس بن مالک انہ حدثہ قال صلیت خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر وعثمان فکانوا یستفتحون بالحمد للہ رب العالمین لا یذکرون بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فی اول قراءۃ ولا فی آخرھا۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے حدیث بیان کی فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر او عمر اور عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین

marfat.com

کے پیچھے نماز پڑھی وہ ہمیشہ الحمد للہ رب العالمین شروع کر دیتے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم زور سے نہ پڑھتے نہ الحمد شریف کے اوّل میں نہ آخیر میں۔

۷۔ ابوداؤد ۱/۱۲۱ } باب من لم یر الجھر ببسم اللہ الرحمٰن الرحیم حدثنا مسلم بن ابراھیم نا ھشام عن قتادۃ عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابابکر وعمر وعثمان کانوا یفتتحون القراءۃ بالحمد للہ رب العالمین ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم قراءۃ کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع فرماتے۔

اس حدیث شریف سے بھی ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جماعت میں امام ہونے کی حالت میں زور سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں پڑھتے اگر پڑھتے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ ضرور سنتے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں فوت ہو گئے تھے اس لئے حضرت علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہ کی امامت کا ذکر نہیں کیا۔

امام کو جماعت میں بلند آواز سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا بدعت ہے

۸۔ ابن ماجہ ۵۹ } حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا اسمٰعیل بن علیۃ عن الجریری عن قیس بن عبایہ ھو نخعی ابن عبداللہ

marfat.com

بن المغفل عن ابیہ قال وقلما رَأَیْتُ رَجُلاً اَشَدَّ عَلَیْہِ فِی الْاِسْلَامِ حَدَثٌ ثَامِنْہُ فَسَمِعَنِیْ وَاَنَا اَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَقَالَ اَیْ بُنَیَّ اِیَّاکَ وَالْحَدَثَ فَاِنِّیْ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَ اَبِیْ بَکْرٍ وَمَعَ عُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ رَجُلاً مِنْھُمْ یَقُوْلُہُ فَاِذَا قَرَأْتَ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

عبداللہ بن مغفل سے روایت کرتے ہیں اور حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے بہت زیادہ بدعت سے بچنے والا کوئی زیادہ سخت نہیں دیکھا میرے والد مغفل نے مجھ سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم زور سے پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا اے میرے بیٹے بدعت سے بچ بے شک میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور ابوبکر رضی اللہ کے ساتھ بھی اور حضرت عمر وعثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ میں نے ان سے کسی کو بھی نہیں سنا کہ زور سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے ہوں تو جب قراۃ شروع کرے تو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرنا۔

۹۔ نسائی شریف $\frac{1}{144}$ { تَرْکُ الْجَھْرِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اخبرنا محمد بن علی بن الحسن بن شقیق

قال سمعت ابی یقول اخبرنا ابو حمزۃ عن منصور ابن زاذان عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یُسْمِعْنَا قِرَاءَۃَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلّٰی بِنَا اَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ فَلَمْ نَسْمَعْھَا مِنْھُمَا۔

marfat.com

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو ہم نے حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے نہیں سنا اور یہی حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے نماز پڑھائی ہم نے ان دونوں سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے نہیں سنا۔

۱۰۔ نسائی شریف ۱/۱۴۴ } اخبرنا عبد اللّٰہ بن سعید ابو سعید الاشج قال حدثنی عقبۃ بن خالد قال حدثنا ابن ابی عروبۃ عن قتادۃ عن انس قال صلیت خلف رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم وابی بکر وعمر وعثمان رضی اللّٰہ عنہم فلم اسمع احدا منہم یجھر ببسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی میں نے کسی سے بھی نہیں سنا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم زور سے پڑھتے ہوں۔

۱۱۔ احکام الاحکام ۷۸ } باب ترک الجھر ببسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم عن انس بن مالک ان النبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم وابا بکر وعمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما کانوا یفتتحون الصلوٰۃ بالحمد للّٰہ رب العالمین وفی روایۃ صلیت مع ابی بکر وعمر وعثمان فلم اسمع احدا منہم یقرء بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ولمسلم صلیت خلف النبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم وابی بکر وعمر وعثمان فکانوا یفتتحون الصلوٰۃ

marfat.com

بِالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا یَذْکُرُوْنَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
فِیْ اَوَّلِ قِرَاءَۃٍ وَلَا فِیْ آخِرِھَا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع فرماتے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوبکر اور عمر اور عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں نے ان سے کسی ایک سے بھی نہیں سنا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو پڑھتے ہوں (زور سے) بسم اللہ الرحمن الرحیم کو نہ وہ شروع قرأۃ میں پڑھتے تھے اور نہ آخیر میں۔

۱۲۔ کنز العمال $\frac{۴}{۲۰۶}$ } مسند انس صَلَّیْتُ خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ یَجْھَرْ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی کسی نے بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو زور سے نہیں پڑھا۔

کیوں جناب! اب تو تمام کتب صحاح اور باقی کتب احادیث صحیحہ سے بھی ثابت ہو گیا کہ جماعت میں امام زور سے بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھ سکتا بلکہ یہ بھی ثابت ہو گیا کہ زور سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے والا بدعتی ہے اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کی سنت کا مخالف ہے۔

marfat.com

محدثین کا مذہب بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو زور سے نہ پڑھنے پر تھا

ابوداؤد کا عقیدہ

۱۳۔ ابوداؤد ۱/۱۲۱ بَابُ مَنْ لَّمْ يَرَ الْجَهْرَ۔

ابوداؤد نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو زور سے نہ پڑھنے کا باب باندھا جس سے ثابت ہوا کہ ان کا عقیدہ بھی زور سے نہ پڑھنے پر تھا۔

امام نسائی کا عقیدہ

۱۴۔ نسائی شریف ۱/۱۴۴ بَابُ تَرْكِ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

امام نسائی نے بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو زور سے نہ پڑھنے کا باب مقرر فرمایا جس نے ثابت کردیا کہ نسائی والے کا عقیدہ بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو زور سے نہ پڑھنے پر تھا

۱۵۔ احکام الاحکام ۷۸ باب ترک الجھر ببسم اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عماد الدین قاضی اسمٰعیل الحلبی نے بھی جہر سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہ پڑھنے کا باب لکھا جس سے ثابت ہوا کہ قاضی اسمٰعیل کا عقیدہ بھی بسم اللہ الرحمٰن کو زور سے نہ پڑھنے میں تھا۔ اور حافظ تقی الدین کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ جنہوں نے عمدۃ الاحکام میں درج فرمایا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ سے بھی ثابت کیا گیا کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جماعت میں زور سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں پڑھا کرتے تھے ایسے خلفاء راشدین و دیگر صحابہ

marfat.com

کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق بھی صحاح کی احادیث صحیحہ و دیگر کتب سے بھی ثابت کیا گیا کہ صحابہ کرام کا عمل بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو جماعت میں زور سے نہ پڑھنے پر تھا اب بھی اگر کوئی مسلمان امام جماعت میں زور سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے تو تم فیصلہ کر لو کہ ایسا شخص سنت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم و سنت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین و سنت محدثین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے تابع ہے یا مخالف وما علینا الا البلاغ المبین۔

باب فاتحہ خلف الامام

فاتحہ خلف الامام پڑھنے کی ممانعت قرآن کریم سے

۱۔ اعراف $\frac{9}{24}$ } وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۔

اور جب قرآن پڑھا جائے تو تم اس کو سنو اور خاموش رہو تاکہ تم رحم کئے جاؤ۔

اس آیت کریمہ سے واضح ہو گیا کہ قرآن کریم کو جب تم پر پڑھا جائے تو تم قرآن کریم کو خاموشی سے سنو۔ تو قرآن کریم خاموشی سے سننا فرض ثابت ہوا تو جو شخص امام کی اقتدا میں پڑھتا ہے اور قرآن کریم کو سنتا نہیں وہ قرآن کریم کا مکذب ہے۔

سوال ۱:۔ مولوی صاحب آگے وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ موجود ہے کہ اپنے نفس میں اپنے رب کا ذکر کرے تو ثابت ہوا کہ مقتدی اگر دل میں پڑھ لیں تو جائز ہے۔

"محمد عمر" افسوس صد افسوس آتنا بھی نہیں سمجھتے کہ وَاذْكُرْ صیغہ واحد ہے فرض

نماز پڑھنے کے دو طریقے ہیں امام کا آہستہ پڑھنا اور زور سے پڑھنا جب امام زور سے پڑھے تو فرمایا کہ تم خاموش ہو کر سنو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اگر خاموش ہو کر نہ سنا تو رحمت خداوندی کے مستحق نہ ہوگے اور آگے پھر امام کے لئے بصیغہ واحد ہی فرمایا کہ سب نمازیں جہری ہی نہیں ہیں بلکہ اپنے نفس میں بھی ذکر کیجئے تو یہ نماز سری کا ذکر ہے اور اکیلے امام کا ذکر ہے اگر مقتدیوں کو بھی ہوتا تو اللہ تعالٰے بصیغہ جمع فرما دیتا کہ جب امام پڑھنے لگے تو تم بھی اپنے نفس میں خدا کا ذکر کیا کرو۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ خداوند کریم کا کلام متضاد نہیں کہ پہلی آیت میں فرمادیا خاموشی سے قرآن سنو اور ساتھ ہی دوسری آیت میں فرمادیا کہ نہیں! پہلے غلط کہہ چکا ہوں دل میں پڑھ لیا کرو تو یہ ممکن ہی نہیں یا اس آیت کو پہلی آیت سے منسوخ ثابت کرو ورنہ تو ثابت ہوا کہ وہ جمع ہے مقتدیوں کے لئے اور یہ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ صیغہ واحد امام کی خفیہ نماز کے لئے ہے۔

(۲) لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ
فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان مبارک کو قرآن کے ساتھ نہ حرکت دیجئے تاکہ آپ اس کو جلدی جلدی پڑھیں بے شک ہم پر لازمی ہے اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھنا تو جب ہم قرآن کو پڑھیں تو آپ اس کے پڑھنے کی اتباع فرمائیں پھر بے شک ہم پر لازم ہے اس کا بیان کرنا۔

تو اس آیۃ کریمہ میں رب العزت نے ارشاد فرمایا کہ قرآن پڑھا جائے تو آپ اس کی اتباع کریں اور اتباع اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ اپنی زبان کو حرکت ہی نہ دیں۔ ہم خود آپ کو پڑھا دیں گے۔ جب جبرئیل علیہ السلام قرآن پڑھیں تو

marfat.com

رب العزت آپ کو ارشاد فرمائے کہ آپ اپنی زبان مبارک کو نہ ہلائیے تو جب ہمارا امام قرآن پڑھے تو ہمیں بطریق اولیٰ زبان نہ ہلانی چاہیئے اور اگر امام بھی قرآن پڑھتا جائے اور مقتدی بھی اس کی اقتدا میں پڑھتا جائے تو قرآن کی اتباع کو ترک کر کے فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ کا مکذب ثابت ہوا اب اس کی تشریح حدیث شریف سے سن لیجئے۔

مبلغات یکصد روپیہ

انعام اس شخص کو دیا جائے گا جو کوئی آیت قرآنیہ ایسی نکال کر دکھائے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہو کہ جب تم پر قرآن پڑھا جائے تو تم خود بھی ساتھ ساتھ پڑھتے جاؤ جیسا کہ ہم نے دو قرآنی آیتوں سے صاف ثابت کیا ہے کہ جب تم پر قرآن پڑھا جائے تو تم اس کو خاموشی سے سنو حتیٰ کہ لبوں کو یا زبان کو آہستہ بھی حرکت نہ آئے ورنہ قرآت کی اتباع کے مخالف ہو جاؤ گے۔

قرآنی حکم قرآن سناتے وقت چپکے سے سُنے

نسائی شریف $\frac{1}{149}$ } اخبرنا قتیبۃ حدثنا ابوعوانۃ عن موسیٰ بن ابی عائشۃ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس فی قول اللہ عز وجل لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيْلِ شِدَّةً وَكَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ قَالَ اللہُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ

marfat.com

اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ قَالَ جَمْعَهٗ فِیْ صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَءُهٗ فَاِتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهٗ وَاَنْصِتْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ اسْتَمَعَ فَاِذَا انْطَلَقَ قَرَءَهٗ كَمَا اَقْرَاَهٗ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالےٰ کے فرمان لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ کے متعلق فرمایا حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن سختی سے یعنی جلدی سے القا کیا جاتا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی لبوں کو ہلاتے اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ حضور آپ اپنی زبان مبارک سے قرآن کو جلدی پڑھ کر حرکت دینے کی تکلیف نہ فرمایا کریں۔ بیشک ہم پر لازمی ہے قرآن کا جمع کرنا فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے سینہ میں قرآن جمع کرنا یہ ہم پر لازمی ہے۔ پھر آپ اس کو تلاوت فرمائیں تو جب ہم قرآن پڑھنا شروع کریں تو آپ اس کی قرأت کی اتباع کریں۔ فرمایا یعنی قرآن کو سُنیئے اور خاموش رہیئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل علیہ السلام آتے آپ سن لیتے تو جب وہ چلے جاتے اس کی تعلیم کے مطابق آپ خود پڑھ لیتے اس سے ثابت ہوا کہ اگر کسی پر قرآن پڑھا جائے تو اس کی خاموشی سے سُننا فرض ہے اور جو شخص نہیں سنتا وہ مکذب قرآن کریم ہے۔

marfat.com

امام کی اقتدا میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھنے کی حدیثیں

ابوبکر اصحابی کی نماز بغیر فاتحہ کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں

(۱) بخاری شریف $\frac{1}{108}$ } حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل قال حدثنا ھمام عن الاعلم وھو زیاد عن الحسن عن ابی بکرۃ اَنَّہٗ اِنْتَھٰی اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ رَاکِعٌ فَرَکَعَ قَبْلَ اَنْ یَّصِلَ اِلَی الصَّفِّ فَذُکِرَ ذَالِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَکَ اللّٰہُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ۔

حسن بصری رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک رکوع کرتے ہوئے آملے اور صف سے ملنے کے پہلے ہی رکوع کر لیا تو یہ بات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ذکر کی گئی تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ تیری حرص کو زیادہ کرے لیکن پھر ایسے دوڑ کر نہ ملنا۔

اس حدیث ابوبکر سے ثابت ہوا کہ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جماعت کی صف میں رکوع کرتے ہوئے ملے تو آپ کی رکعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں بغیر الحمد شریف کے پوری ہو گئی اگر امام کے پیچھے الحمد شریف پڑھنا فرض ہوتا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ تمہاری رکعت نہیں ہوئی پھر دوبارہ پڑھو۔ جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو امام کی اقتداء میں بغیر الحمد شریف پڑھے نماز صحیح ہو رہی ہے

marfat.com

تو آج کوئی کہے کہ بغیر الحمد شریف نماز نہیں ہوتی تو ہم کیسے تسلیم کریں یا اگر تم کوئی ایسی حدیث دکھا دو کہ اصحابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں اگر ملا ہو اور اس نے اس رکعت کو دوہرایا ہو۔ جس میں فاتحہ نہیں پڑھی گئی تو فقیر انشاء اللہ العزیز ایسے شخص کو مبلغات پانچ روپے انعام دوں گا۔ اور سنیئے۔

مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۶۴ { ابو بکر قال نا حفص عن ابن جریج عن نافع عن ابن عمر قال اِذَا جِئْتَ وَالْاِمَامُ رَاكِعٌ فَوَضَعْتَ يَدَيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهٗ فَقَدْ اَدْرَكْتَ۔

حضرت نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جب تو آئے اس وقت امام رکوع کرنے والا ہو تو تو نے اپنے دونوں گھٹنوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ لئے امام کے سر اٹھانے سے پہلے تو تو نے رکعت پالی۔

مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۶۴ { کثیر بن ہشام عن جعفر عن میمون قَالَ اِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ وَالْقَوْمُ رُكُوْعٌ فَكَبَّرْتَ ثُمَّ رَكَعْتَ قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَقَدْ اَدْرَكْتَ الرَّكْعَةَ۔

جعفر بن میمون سے روایت ہے۔ آپ نے کہا کہ جب تو مسجد میں آئے تو نے اللہ اکبر کہہ کر رکوع کر لیا۔ قبل اس کے کہ قوم اپنے سروں کو اٹھائیں تو تو نے رکعت کو پورا کر لیا۔

marfat.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام نماز میں امام کے پیچھے قرأۃ یعنی قرآن پڑھنے سے منع فرمادیا

۲- مجمع الزوائد $\frac{1}{185}$ } عن عبد اللہ بن مسعود قال کانوا یقرءون خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال خلطتم علی القرآن رواہ احمد وابو یعلی والبزار ورجال احمد رجال الصحیح۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پڑھتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ مجھ پر تم قرآن کو مخلوط کرتے ہو۔

۳- مجمع الزوائد $\frac{1}{185}$ } عن عبد اللہ بن بحینہ وکان من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ھل احد قرأ منکم معی آنفاً قالوا نعم قال انی اقول مالی انازع القرآن فانتھی الناس عن القراءۃ معہ حین قال ذالک رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر والاوسط ورجال احمد رجال الصحیح۔

عبد اللہ بن بحینہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم مقتدیوں سے کوئی ایک میرے ساتھ ساتھ

marfat.com

قریب پڑھتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا بلاشک میں کہتا ہوں کیا بات ہے کہ مجھے قرآن پڑھنے میں تنازع ہوتا ہے تو جب سے آپ نے فرمایا آپ کے ساتھ پڑھنے سے لوگ رُک گئے۔

جہری نماز میں آپ نے امام کے پیچھے قرآن پڑھنے سے روک دیا

۴۔ موطا امام مالک رحؒ ۲۹ } مالكٌ عن ابن شهاب عن ابن اكيمة الليثى عن ابى هريرة اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وَسَلَّمَ انْصَرَفَ عَنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَءَ مَعِىَ مِنْكُمْ اَحَدٌ اٰنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ اَقُوْلُ مَا لِىْ اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَةِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جہری سے فارغ ہوئے تو فرمایا کیا تم سے کس شخص نے میرے ساتھ ساتھ قریب ہی پڑھا تو صرف ایک آدمی نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے پڑھا۔ کہا ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میں کہتا ہوں کیا وجہ ہے کہ مجھے قرآن پڑھنے میں جھگڑا پڑتا ہے۔ تو

marfat.com

جس نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے قرآن پڑھتے تھے لوگ آپ کے پیچھے قرآن پڑھنے سے رک گئے جب سے انہوں نے یہ آپ کا ارشاد سُنا۔

۵۔ نسائی شریف ۱/۱۴۶ } ترک القراءۃ خلف الامام فیما جہر بہ اخبرنا قتیبۃ عن مالک عن ابن شہاب عن ابن اکیمۃ اللیثی عن ابی ھریرۃ انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف من صلوٰۃ جھر فیھا بالقراءۃ فقال ھل قرء معی احد منکم آنفا قال رجل نعم یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم قال انی اقول مالی انازع القرآن فانتھی الناس عن القراءۃ فیما جھر فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالقراءۃ من الصلوٰۃ حین سمعوا ذالک۔

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہری نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا تم سے میرے ساتھ قریب ہی کس نے پڑھا ایک آدمی نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا میں کہتا ہوں کیا بات ہے کہ مجھے قرآن پڑھنے میں جھگڑا پڑتا ہے تو جب سے لوگوں نے یہ سنا جہری نماز میں آپ کے پیچھے قرآن پڑھنے سے رُک گئے۔

۶۔ ترمذی شریف ۱/۴۲۰ } حدثنا الانصاری نا معن نا مالک عن ابن شہاب عن ابن اکیمۃ اللیثی عن ابی ھریرۃ انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف من صلوٰۃ جھر فیھا بالقراءۃ فقال ھل قرأ معی احد منکم

آنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَجْهَرُ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَوٰتِ بِالْقِرَاءَةِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہری نماز سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا کہ تم سے قریب ہی کسی نے میرے ساتھ پڑھا ہے تو ایک آدمی نے عرض کیا کہ ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ارشاد فرمایا میں کہتا ہوں کیا بات ہے کہ مجھے قرآن پڑھنے میں دقت ہوتی ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جب آپ سے یہ سنا تو تمام جہری نمازوں میں قرآن پڑھنے سے رک گئے۔

سری نماز میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے امام کے پیچھے قرآن پڑھنے سے روک دیا

مسلم شریف ۱/۱۷۲ } حدثنا سعید بن منصور وقتیبہ بن سعید کلاھما عن ابی عوانہ قال سعید حدثنا ابو عوانہ عن قتادۃ عن زرارۃ بن اوفی عن عمران بن حصین قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ فَقَالَ اَيُّكُمْ قَرَءَ خَلْفِيْ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا وَلَمْ اُرِدْ بِهَا اِلَّا الْخَيْرَ قَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيْهَا۔

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی تو فرمایا تم سے کون ہے جس نے میرے

پیچھے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى پڑھا ہے تو ایک آدمی نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میرا ارادہ سوائے بہتری کے اور کچھ نہیں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا کہ تمہارا بعض مجھے قرآن پڑھنے میں خلل ڈالتا ہے۔

(۸) مسلم شریف $\frac{1}{172}$ } حدثنا محمد بن المثنی ومحمد بن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبہ عن قتادۃ قال سمعت زرارۃ بن اوفی یحدث عن عمران بن حصین اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّهْرَ فَجَعَلَ رَجُلٌ یَقْرَءُ بِسَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَیُّکُمْ قَرَءَ اَوْ اَیُّکُمُ الْقَارِیُ قَالَ رَجُلٌ اَنَا فَقَالَ قَدْ ظَنَنْتُ اَنَّ بَعْضَکُمْ خَالَجَنِیْهَا۔

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی تو ایک آدمی آپ کے پیچھے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی پڑھتا رہا تو جب آپ فارغ ہوئے آپ نے فرمایا کون ہے تم سے جس نے میرے پیچھے پڑھا یا پڑھنے والا ہے۔ ایک نے عرض کیا میں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو آپ نے فرمایا مجھے گمان ہے۔ کہ تمہارا بعض قرأت میں مجھے خلل ڈالتا ہے۔

۹۔ نسائی شریف $\frac{1}{146}$ } تَرْکُ القراءۃ خلف الامام فیما لم یجھر فیہ اخبرنا محمد بن المثنی حدثنا یحییٰ قَالَ حدثنا شعبہ عن قتادۃ عن زرارۃ عن عمران بن حصین

marfat.com

قَالَ صَلَّى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَرَءَ رَجُلٌ خَلْفَهٗ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی فَلَمَّا صَلّٰی قَالَ مَنْ قَرَءَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی قَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ بَعْضَکُمْ قَدْ خَالَجَنِیْهَا۔

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی تو ایک آدمی نے آپ کے پیچھے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی پڑھی۔ جب آپ نے نماز پڑھ لی۔ آپ نے فرمایا کس نے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی پڑھی ہے ایک آدمی نے کہا میں نے آپ نے فرمایا مجھے معلوم ہوا کہ تمہارا بعض مجھے خلل ڈال دیتا ہے۔

امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین تک پڑھے مقتدی صرف آمین کہے

۱۰۔ نسائی شریف $\frac{1}{147}$ } اخبرنا اسمٰعیل بن مسعود قال حدثنا یزید بن زریع قال حدثنی معمر عن الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا آمِیْنَ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امام غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہے تم آمین کہو۔

اس ارشاد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت فرما دیا کہ جب امام غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ

marfat.com

عَلَیْہِمْ وَ لَا الضَّالِّیْنَ کہے تم مقتدی آمین کہو تو اس سے مقتدی کے لئے قرآن شریف سے الحمد شریف پڑھنے کی بھی ممانعت ثابت ہوتی ہے کیونکہ اگر مقتدی پر بھی الحمد شریف پڑھنا امام کی طرح فرض ہوتا تو آپ فرما دیتے کہ جب تم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہو تو امام کے ساتھ آمین بھی کہہ دیا کرو۔ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کی تخصیص امام کے ساتھ ہی نہ ہوتی بلکہ ارشاد امام اور مقتدیوں کے لئے عام ہوتا ہے۔ لیکن میرے محبوب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کی تخصیص امام کے ساتھ مخصوص فرما کر ثابت کر دیا کہ الحمد شریف کے جملہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین تک امام کی قرارۃ ہے اور آمین مقتدیوں کے لئے خاص ہے۔ اس مضمون کی اور بھی بہت احادیث صحیحہ صحاح میں موجود ہیں لیکن طوالت مضمون کی وجہ سے اسی پر اکتفا کرتا ہوں جو ذی علم و صاحب ایمان کے لئے کافی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام کے پیچھے نماز ادا کرنے کا پورا طریقہ بغیر فاتحہ کے فرمایا

۱۱۔ بخاری شریف $\frac{1}{101}$، $\frac{1}{\frac{101}{95}}$ { حدثنا ابو الیمان قال حدثنی ابو الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا کبر فکبروا واذا رکع فارکعوا واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا ربنا ولک الحمد واذا سجد فاسجدوا۔

marfat.com

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اور کوئی بات نہیں امام بنایا گیا ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے۔ تو جب اللہ اکبر کہے تم اللہ اکبر کہو اور جب امام رکوع کرے تم رکوع کرو اور جب سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے تم رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہو۔ اور جب سجدہ کرے تم سجدہ کرو۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ جب امام پڑھنے لگے تو تم (مقتدی) خاموش کھڑے رہو

۱۲۔ ابن ماجہ ۶۱ { بابٌ اِذا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا ابو خالد الاحمر عن ابن عجلان عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا اِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا وَاِذَا قَالَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ فَقُوْلُوْا آمِیْن وَاِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ۔ الخ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کوئی بات نہیں امام بنایا گیا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے تو جب امام رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب پڑھنا شروع کرے تو تم خاموش ہو جاؤ

mahat.com

اور جب غیر المغضوب علیہم والا الضالین کہے تو تم آمین کہو اور جب رکوع کرو تم رکوع کرنا۔ اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اَللّٰھُمَّ ربنا و لك الحمد کہنا آخیر تک حدیث پڑھ لیں۔

اس حدیث شریف میں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنے کے دو دلائل فرمائے۔ اِذَ اقرَءَ فَانصِتُوا جب امام پڑھنے لگے تو تم خاموش رہنا اور دوسرا فرمایا کہ جب امام غَیْرِ المغضوب علیھم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہنا۔

۱۳۔ ابن ماجہ ۶۱ } حد ثنا یوسف بن موسیٰ القطان ثنا جریر عن سلیمان التیمی عن قتادۃ عن ابی غلاب عن حطان بن عبد اللہ الرقاشی عن ابی الاشعری قال قال رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَرَءَ الْاِمَامُ فَانْصِتُوْا فَاِذَا کَانَ عِنْدَ الْقَعْدَۃِ فَلْیَکُنْ اَوَّلُ ذِکْرِ اَحَدِکُمُ التَّشَھُّدُ۔

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امام پڑھے تو تم خاموش ہو جاؤ اور جب اخر قعدے کے قریب پہنچ جائے تو تم پہلے التحیات پورا پڑھ لینا۔

اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا کی شرح حدیث شریف سے

۱۴۔ نسائی شریف ۱/۱۴۶ } تاویل قولہ عزّ و جلّ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ

اخبرنا الجارود بن معاذ الترمذی حدثنا ابو خالد الاحمر

marfat.com

عن محمد بن عجلان عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ وسلم انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا کبر فکبروا و اذا قرء فانصتوا و اذا قولوا سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللھم ربنا لک الحمد

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور کوئی بات نہیں امام اس لئے بنایا گیا ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے تو جب امام اللہ اکبر کہے تم اللہ اکبر کہو اور جب قرآن پڑھنا شروع کرے تم خاموش ہو جاؤ اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا۔

۱۵۔ نسائی شریف ۱/۱۴۶ { اخبرنا محمد بن عبد اللہ بن المبارک حدثنا محمد بن سعد الانصاری قال حدثنی محمد بن عجلان عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا کبر فکبروا و اذا قرء فانصتوا قال ابو عبد الرحمن کان المخرمی یقول ھو ثقۃ یعنی محمد بن سعد الانصاری۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کوئی بات نہیں امام بنایا گیا ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جاوے تو جب اللہ اکبر کہے تم اللہ اکبر کہو اور جب قرآن پڑھنا شروع کرے تو تم خاموش ہو جاؤ۔

marfat.com

۱۶۔ سنن الدار قطنی ۱۲۴ } قرئ علی عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز وانا اسمع حدثکم ابوبکر بن ابی شیبۃ

ثنا ابو خالد الاحمر عن محمد بن عجلان عن زید بن اسلم عن ابی

صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَءَ

فَاَنْصِتُوْا تابعہ محمد بن سعد الاشھلی۔

ابوہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کوئی بات نہیں امام بنایا گیا ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے تو جب اللہ اکبر کہے تم اللہ اکبر کہو اور جب قرآن پڑھنا شروع کرے تو تم خاموش رہو۔

۱۷۔ سنن الدار قطنی ۱۲۵ } حدثنا محمد بن عبد اللہ بن زکریا والحسن بن الخضر قالا انا احمد بن شعیب

ثنا محمد بن عبد اللہ المخرمی ثنا محمد بن سعد الاشھلی الانصاری

حدثنی محمد بن عجلان عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی

ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَا الْاِمَامُ

لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا قال ابو

عبد الرحمٰن قال المخرمی یقول ھو ثقۃ یعنی محمد بن سعد۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کوئی بات نہیں امام اس لئے ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے تو جب اللہ اکبر کہے تم اللہ اکبر کہو اور جب قرآن پڑھے تم خاموش ہو جاؤ

marfat.com

۱۸۔ سنن الدار قطنی ۱۲۵ } وحدثنا احمد بن علی بن العلاء ثنا یوسف بن موسیٰ ثنا جریر عن سلیمان التیمی عن قتادۃ

عن ابی غلاب یونس بن جبیر عن حطان بن عبد اللہ قال صلینا مع

ابی موسیٰ الاشعری صلوٰۃ العتمۃ فذکر الحدیث بطولہ وقال فیہ

فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَکَانَ یُعَلِّمُنَا صَلٰوتَنَا

وَیُبَیِّنُ لَنَا سُنَّتَنَا قَالَ اَقِیْمُوا الصُّفُوْفَ ثُمَّ لِیَؤُمَّکُمْ اَحَدُکُمْ فَاِذَا

کَبَّرَ الْاِمَامُ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا۔

حطان بن عبد اللہ نے کہا۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی تو یعنی حدیث کا ذکر کیا۔ اور اس میں یہ بھی بیان کیا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا تو آپ ہمیں ہماری نماز کا طریقہ سکھاتے اور ہماری سنتیں ہمارے لیے بیان فرماتے۔ فرمایا صفوں کو سیدھا کرو پھر چاہیئے کہ تم سے ایک تمہارا امام بنے تو جب امام اللہ اکبر کہے تم اللہ اکبر کہو جب قرآن پڑھے تم خاموش ہو جاؤ۔

۱۹۔ کنز العمال $\frac{4}{128}$ } اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا وَاِذَا قَالَ

غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْن وَاِذَا

رَکَعَ فَارْکَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰہُمَّ

رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا صَلّٰی جَالِسًا

فَصَلُّوْا جُلُوْسًا (ابن ابی شیبۃ سنن اربعہ عن ابی ہریرۃ)

marfat.com

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام بنایا گیا ہے۔ تاکہ اس کی اقتدا کی جائے تو جب اللہ اکبر کہے تم اللہ اکبر کہو اور قرآن پڑھنے لگے تم خاموش ہو جاؤ اور جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تم آمین کہو۔ اور جب رکوع کرے تم رکوع کرو۔ اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا ولک الحمد کہنا اور جب سجدہ کرے تم سجدہ کرنا اور جب بیٹھ کر پڑھے تم بیٹھ کر پڑھنا۔

کیوں بھئی! اب تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے امام اور مقتدی کی نماز شروع سے اخیر تک فرمادی جس میں قرآن پڑھتے وقت خاموشی کا ارشاد فرمایا تم کوئی ایسی حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دکھا دو کہ آپ نے امام اور مقتدی کی نماز کا ذکر پورا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ہو کہ جب امام قرآن پڑھنے لگے تم بھی ساتھ ساتھ پڑھ لیا کرو۔ فاتحہ ہو یا باقی قرآن اور جب باقی قرآن امام کا پڑھا ہوا مقتدی کے لئے کافی ہے تو ام الکتاب امام کی پڑھی ہوئی مقتدی کے لئے کافی کیوں نہیں۔

۲۰۔ طحاوی شریف ۱/۱۲۸ } حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا الحسین بن عبد الاول الاحول قال ثنا ابو خالد سلیمان بن حیان قال ثنا ابن عجلان عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا۔

ابوہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کوئی بات نہیں امام بنایا گیا ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے تو جب قرآن

marfat.com

پڑھے تم خاموش ہو جاؤ۔

۱۴۔ کنز العمال $\frac{۳}{۱۲۹}$ } اِذَا صَلَّیْتُمْ فَاَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ ثُمَّ لِیَؤُمَّکُمْ اَحَدُکُمْ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا وَاِذَا قَالَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ یُجِبْکُمُ اللّٰهُ الخ (حم م د ن عن ابی موسیٰ)

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم نماز پڑھو تو صفوں کو سیدھا کرو پھر چاہیے کہ تمہارا ایک امامت کرائے تو جب امام اللہ اکبر کہے تو تم اللہ اکبر کہو۔ اور جب قرآن پڑھے تو تم خاموش رہو اور جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول فرمائے گا۔

مذکورہ بالا ۲۱ اکیس احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ امام کی اقتدا واجب ہے اور جب قرآن مجید پڑھے بلند آواز سے ہو یا آہستہ تم خاموش رہو جب مقتدی نے امام کے پیچھے اپنا قرآن پڑھنا شروع کر دیا تو فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ کی ہم نے تکذیب کی کیونکہ امام کی اقتدا میں ہم نے قرآن پڑھتے وقت خاموشی اختیار نہیں کی بلکہ خود بھی قرآن پڑھنا شروع کر دیا۔ فاتحہ ہو یا باقی قرآن تو امام کی اقتدا باطل ہو گئی اور قرآن کریم میں بھی خداوند کریم نے اقتدا کا معیار لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ ہی مقرر فرمایا اب تمہاری مرضی اگر چاہو تو امام کی اقتداء میں قرآن پڑھتے وقت آہستہ ہو یا بلند آواز سے خاموش رہ کر با جماعت نماز ادا کر لو اور اگر تمہارا دل چاہے تو فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو کئی سندوں اور کئی روایت سے بیان کیا گیا ہے۔ چھوڑ کر اپنے مولوی کی بات کو مستند سمجھتے

marfat.com

ہوئے امام کی اقتدا کو باطل کر کے مستقل نماز پڑھ لو۔

اور جو شخص اِذَا قَرَءَ فَانْصِتُوْا فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے اِذَا قَرَءَ فَاقْرَءُوْا کسی حدیث سے دکھا دے یا قرآنی آیت اِذَا قُرِءَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا کی بجائے کسی آیت سے اِذَا قُرِءَ الْقُرْاٰنُ فَاقْرَءُوْا کا حکم دکھا دو۔ تو فقیر ان شاء اللہ العزیز

یک صد روپیہ نقد انعام

بلا تاخیر پیش کرے گا ورنہ امام کی اقتدا میں قرآن وحدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کر کے امام کے قرآن پڑھتے وقت خاموش رہ کر اپنی نمازوں کو درست کر لو فَاعْتَبِرُوْا يَآ اُولِي الْاَبْصَارِ۔

"سوال" مولوی صاحب تم کسی حدیث سے دکھا دو کہ نبی علیہ السلام نے فاتحہ خلف الامام سے منع فرمایا ہو۔

"محمد عمر" دوست دیکھئے جب رب العزت نے پورے قرآن کی پڑھائی کے وقت سننے اور خاموش رہنے کا ارشاد فرما دیا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے مطلقاً فرما دیا کہ جب امام قرآن پڑھنے لگے تم خاموش رہو تو یہ حکم پورے قرآن پر حاوی ہو گا یا تم کسی حدیث سے دکھا دو کہ فاتحہ قرآن کریم سے خارج ہے معاذ اللہ۔ بلکہ باقی حصہ قرآن کریم کا ایک ایک دفعہ نازل ہوا اور سورہ فاتحہ سات دفعہ نازل ہوئی اس کو اسی لئے ام الکتاب کہا جاتا ہے۔

"سوال"۔ مولوی صاحب جب تم کہتے ہو کہ فاتحہ اُمّ الکتاب ہے تو ماں ہر صورت بیٹوں

marfat.com

سے وجوداً الگ ہوتی ہے۔

محمد عمر "سبحان اللہ بھولے میاں اُمّ الکتاب کو تم نے جسمانی ماں پر قیاس کر لیا ارے جسمانی والدہ جنا کرتی ہے تو بچہ کو علیحدہ کر دیتی ہے۔ کتابیں جنا نہیں کرتیں سورۃ فاتحہ کا شان باقی قرآنی سورتوں پر بمنزلہ ماں کے ہے نہ کہ سورۃ فاتحہ نے جن کر قرآن کو علیحدہ کر دیا یہ تمہارے کسی مولوی نے تمہیں دھوکہ دیا ہے اور اگر یہی مطلب لیا جائے تو بھی مطلب ہمارا ہی نکلے گا۔ یعنی اصل ماں ہوتی ہے۔ اولاد اس کی فرع ہوتی ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ قرآن کا اصل سورۃ فاتحہ ہے باقی قرآن کریم کی صورتیں اس کی فروعات ہیں۔ تو جب آپ نے فرمادیا کہ امام قرآن پڑھنے لگے تو تم خاموش رہو تو اصل خاموشی سورۂ فاتحہ کے وقت ہوگی۔ کیونکہ اُمّ الکتاب اصل قرآن ہے اور باقی قرآن پڑھنے کے وقت خاموشی اس کے بالتبع ہوگی تم قرآن و حدیث کی مخالفت کرتے ہوئے ام الکتاب سورہ فاتحہ جب امام پڑھتا ہے تو تم بجائے خاموشی کے خود بھی پڑھتے رہتے ہو اور باقی قرآن جب پڑھا جائے خاموش رہتے ہو۔ اب فیصلہ تم پر ہے کہ تم حکم خداوندی و ارشاد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر عمل کر رہے ہو یا مخالفت کرتے ہو۔

امام کی قراءۃ مقتدی کے لئے کافی ہے

۲۲۔ دار قطنی ۱۲۲ } حدثنا علی بن عبد اللہ بن مبشر ثنا محمد بن حرب ابو اسطی ثنا اسحٰق الازرق عن ابی حنیفۃ عن موسیٰ بن ابی عائشۃ عن عبد اللہ بن شداد عن جابر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ لَہٗ اِمَامٌ فَقِرَاءَۃُ الاِمَامِ لَہٗ قِرَاءَۃٌ

marfat.com

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کا امام ہو تو امام کا قرآن پڑھنا مقتدی کا ہی پڑھنا ہے یعنی امام کا قرآن پڑھنا مقتدی کے لئے کافی ہے۔

۲۲۔ دار قطنی ۱۲۳ { حدثنا ابو عبد اللہ محمد بن القاسم بن زکریا المحاربی بالکوفۃ ثنا ابو کریب محمد بن العلاء ثنا اسد بن عمرو عن ابی حنیفۃ عن موسیٰ بن ابی عائشۃ عن عبد اللہ بن شداد بن الھاد عن جابر بن عبد اللہ قال صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَخَلْفَہٗ رَجُلٌ یَقْرَءُ فَنَھَاہُ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَنَازَعَا فَقَالَ اَتَنْھَانِیْ عَنِ الْقِرَاءَۃِ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَنَازَعَا حَتّٰی بَلَغَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی خَلْفَ اِمَامٍ فَاِنَّ قِرَاءَتَہٗ لَہٗ قِرَاءَۃٌ ورواہ اللیث عن ابی یوسف عن ابی حنیفۃ۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی اور آپ کے پیچھے ایک آدمی پڑھتا تھا تو اس کو ایک آدمی نے روک دیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھا تو جب وہ پھرا تو دونوں کا جھگڑا ہو گیا۔ تو دوسرے نے کہا کہ تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھنے سے روکتا ہے تو دونوں کا جھگڑا ہو گیا حتّٰی کہ وہ پہنچے رسول اللہ

marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو آپ نے فرمایا جس شخص نے امام کے پیچھے نماز پڑھی تو امام کا قرآن پڑھنا مقتدی کا ہی پڑھنا ہے۔

۴۴۔ طحاوی شریف ۱/۱۲۸ } حدثنا احمد بن عبد الرحمٰن قال ثنا عمی عبد اللہ بن وهب قال اخبرنی

اللیث عن یعقوب عن النعمان عن موسیٰ بن ابی عائشۃ عن عبد اللہ بن شداد عن جابر بن عبد اللہ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ لَہٗ اِمَامٌ فَقِرَاءَۃُ الْاِمَامِ لَہٗ قِرَاءَۃٌ۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا امام ہو تو امام کی قراءۃ یعنی قرآن پڑھنا مقتدی کے لیے کافی ہے۔

۴۵۔ دار قطنی ۱۲۳ } وقال عبد اللہ بن شداد عن ابی الولید عن جابر ابن عبد اللہ اَنَّ رَجُلًا قَرَءَ خَلْفَ

النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِی الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ فَاَوْمَاَ اِلَیْہِ رَجُلٌ فَنَھَاہُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَتَنْھَانِیْ اَنْ اَقْرَءَ خَلْفَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَتَذَاکَرَا ذٰلِکَ حَتّٰی سَمِعَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰی خَلْفَ الْاِمَامِ فَاِنَّ قِرَاءَتَہٗ لَہٗ قِرَاءَۃٌ ابو الولید ھٰذا مجهول ولم یذکر فی ھٰذا الاسناد جابرا غیر ابی حنیفۃ

ورواہ یونس بن بکیر عن ابی حنیفۃ والحسن بن عمارۃ عن موسیٰ بن ابی عائشۃ عن عبد اللہ بن شداد عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھا ظہر و عصر میں تو ایک آدمی نے اس کی طرف اشارہ کیا تو کس نے اس کو روکا تو جب وہ فارغ ہوا اس نے کہا کہ تو مجھے منع کرتا ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھوں تو آپس میں ان کی بحث ہو گئی حتیٰ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے امام کے پیچھے پڑھا تو امام کا اس کے متعلق قرآن پڑھنا مقتدی کا ہی پڑھنا ہے اس میں ایک سند حسن بن عمارہ کی قوی ہے۔

۲۶۔ کنز العمال $\frac{4}{121}$ } مَالِیْ اُنَازِعُ الْقُرْاٰنَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ خَلْفَ الْاِمَامِ فَلْیُنْصِتْ فَاِنَّ قِرَاءَتَهُ لَهٗ قِرَاءَةٌ وَصَلٰوتَهٗ لَهٗ صَلٰوةٌ۔ (الخطیب عن ابن مسعود)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارا کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو چاہیئے۔ کہ خاموش رہے کیونکہ امام کی قراءۃ مقتدی کی ہی قراۃ ہے اور اس کی نماز اس کی نماز ہے۔ یعنی اگر امام کی نماز صحیح ہے تو مقتدی کی بھی صحیح اگر امام کی غلط تو مقتدی کی بھی غلط ہے۔

۲۷۔ کنز العمال $\frac{4}{122}$ } لَا قِرَاءَةَ خَلْفَ الْاِمَامِ بیرق فی القراءۃ عن الشعبی)

marfat.com

شعبی سے روایت ہے کہ امام کے پیچھے قرآن نہیں پڑھنا۔

۲۸۔ کنزالعمال ج۴ ص۱۳۲ كُلُّ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَتُهُ لَهُ قِرَاءَةٌ (ابن ابی شیبہ عن جابر)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا امام موجود ہو تو امام کی قرأۃ مقتدی کے لئے کافی ہے۔

اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیدہ فاتحہ خلف الامام نہ پڑھنے پر تھا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فتویٰ فاتحہ خلف الامام پڑھنے والے پر

۲۹۔ موطا امام محمد ۹۷ قال محمد اخبرنا داؤد بن قیس الفراء اخبرنا محمد بن عجلان انّ عمر بن الخطاب قَالَ لَيْتَ فِي فَمِ الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ حَجَرًا۔

بے شک عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص امام کے پیچھے قرآن پڑھتا ہے۔ شاید اس کے منہ میں پتھر پڑیں۔

۳۰۔ موطا امام محمد ۹۷ قال محمد اخبرنا عبید اللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب عن نافع عن ابن عُمَرَ قَالَ مَنْ صَلَّى خَلْفَ الْإِمَامِ كَفَتْهُ قِرَاءَتُهُ

marfat.com

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے۔ فرمایا جس شخص نے امام کے پیچھے نماز پڑھی امام کی قراءۃ مقتدی کو کافی ہے۔

فاتحہ خلف الامام پڑھنے والے پر سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ

۳۱۔ موطا امام محمد ۹۷ } اخبرنا داؤد بن قیس الفراء المدنی اخبرنی بعض ولد سعد بن ابی وقاص اَنَّهٗ ذُكِرَ لَهٗ اَنَّ سَعْدًا قَالَ وَدِدْتُ اَنَّ الَّذِیْ یَقْرَءُ خَلْفَ الْاِمَامِ فِیْ فِیْهِ جَمْرَةٌ۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں پسند کرتا ہوں کہ جو شخص امام کے پیچھے پڑھتا ہے اس کے منہ میں آگ ہو۔

۳۲۔ موطا امام محمد ۹۷ } قال محمد اخبرنا داؤد سعد بن قیس ثنا عمر و بن محمد بن زید عن موسیٰ بن سعد بن زید ابن ثابت یحدثه عن جده انه قَالَ مَنْ قَرَءَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَلَا صَلٰوةَ لَهٗ۔

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا جس شخص نے امام کے پیچھے قراءۃ پڑھی اس کی نماز ہی نہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ فاتحہ خلف الامام نہ پڑھنے پر تھا

۳۳۔ ترمذی شریف ۱/۴۲ } حدثنا اسحٰق بن موسیٰ الانصاری نا معن نا مالک

marfat.com

عن ابی نعیم وھب بن کیسان اَنَّہٗ سَمِعَ جابر بن عبد اللہ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی رَکْعَۃً لَمْ یَقْرَءْ فِیْھَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ یُصَلِّ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ وَرَاءَ الْاِمَامِ ھٰذا حدیث حسن صحیح۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے تھے جس شخص نے ایک رکعت پڑھی۔ اس میں ام القرآن یعنی سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس نے نماز نہیں پڑھی مگر امام کے پیچھے ہو یعنی امام کے پیچھے نہیں پڑھی۔

۳۴۔ موطا امام مالک ۲۸ } مالک عن ابی نعیم وھب بن کیسان انہٗ سَمِعَ جابر بن عبد اللہ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی رَکْعَۃً لَمْ یَقْرَءْ فِیْھَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ یُصَلِّ اِلَّا وَرَاءَ الْاِمَامِ۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے تھے جس شخص نے ایک رکعت پڑھی اس میں ام القرآن یعنی سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس نے نماز ہی نہیں پڑھی مگر امام کے پیچھے (یعنی امام کے پیچھے نہیں پڑھی جائیگی)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ فاتحہ خلف الامام نہ پڑھنے پر تھا

۳۵۔ موطا امام مالک رضؓ ۲۹ } مالک عن نافع اَنَّ عَبْدَ اللہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ اِذَا سُئِلَ ھَلْ یَقْرَءُ اَحَدٌ خَلْفَ الْاِمَامِ قَالَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ خَلْفَ الْاِمَامِ فَحَسْبُہٗ قِرَاءَۃُ الْاِمَامِ وَاِذَا صَلّٰی وَحْدَہٗ فَلْیَقْرَءْ وَکَانَ عَبْدُ اللہِ بْنُ عُمَرَ لَا یَقْرَءُ خَلْفَ الْاِمَامِ۔

marfat.com

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے جب بھی سوال کیا جاتا کہ کیا امام کے پیچھے الحمد شریف پڑھا جائے یا نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب کوئی تمہارا امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اس کو امام کی قراءۃ کافی ہے اور جب اکیلا نماز پڑھے تو الحمد پڑھنی چاہیئے۔ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہمیشہ امام کے پیچھے الحمد نہیں پڑھا کرتے تھے

۳۶۔ طحاوی شریف ۱/۱۲۹ } حدثنا ابن وھب ان مالکا حدثہ عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان اِذَا سُئِلَ هَلْ يَقْرَءُ اَحَدٌ خَلْفَ الْاِمَامِ يَقُوْلُ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ خَلْفَ الْاِمَامِ فَحَسْبُهٗ قِرَاءَةُ الْاِمَامِ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ لَا يَقْرَءُ خَلْفَ الْاِمَامِ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے جب بھی سوال کیا گیا کہ امام کے پیچھے کوئی پڑھے فرماتے تھے جب تم سے کوئی ایک امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قراءۃ مقتدی کو کافی ہے۔

۳۷۔ طحاوی شریف ۱/۱۲۹ } حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وھب قال ثنا شعبۃ عن عبد اللہ بن عمر قال يَكْفِيْكَ قِرَاءَةُ الْاِمَامِ فَهٰؤُلَاءِ جَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجْمَعُوْا عَلٰى تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا انہوں نے امام کا قرآن پڑھنا تیرے لیے کافی ہے پھر اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام جماعت

marfat.com

نے اجماع کیا ہے۔ امام کے پیچھے قرآن پڑھنا ترک کرنے پر۔

۴۸۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۹۰ { واخبرنا ابو بکر بن الحارث الفقیہ انبا ابو محمد بن حیان ثنا ابراھیم بن محمد بن الحسن ثنا ابو عامر موسیٰ ابن عامر ثنا الولید یعنی ابن مسلم اخبرنی مالک وابن جریج عن نافع عن ابن عمر انہ کان یقول من ادرک الامام راکعا فرکع قبل ان یرفع الامام راسہ فقد ادرک تلک الرکعۃ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت آپ فرماتے تھے جس شخص نے امام کو رکوع کی حالت میں پایا اور رکوع بھی کیا پہلے اس کے امام نے اپنے سر کو اٹھایا تو ضرور اس نے رکعت کو پا لیا۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا عقیدہ فاتحہ خلف الامام نہ پڑھنے پر تھا

۴۹۔ طحاوی شریف ۱/۱۲۹ { حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا ابو داؤد قال ثنا حدیج بن معاویہ عن ابی اسحٰق عن علقمۃ عن ابن مسعود قال لیت الذی یقرء خلف الامام ملئ فوہ ترابا۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا جو شخص امام کے پیچھے پڑھتا ہے شاید اس کے منہ میں مٹی بھر جائے۔

marfat.com

۴۰۔ مجمع الزوائد $\frac{1}{185}$ موطا امام محمد ۷۸ } عن ابی وائل قال جاءَ رجلٌ الی ابن مسعودٍ فقالَ اقرأُ خلفَ الامامِ قالَ انصِتْ لِلقرآنِ فانَّ فی الصّلوٰۃِ شغلاً وسیکفیکَ ذالکَ الامامُ رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط ورجالُہٗ موثقون۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں ایک آدمی آیا تو اس نے کہا امام کے پیچھے میں پڑھوں آپ نے فرمایا قرآن پڑھنے کے وقت خاموش رہو تو بیشک نماز میں مشغول ہو اور یہ امام تجھے کفایت کرے گا۔

۴۱۔ السنن الکبریٰ للبیہقی $\frac{2}{90}$ } اخبرنا ابو ذکریا بن ابی اسحٰق المزکی انباء احمد بن سلمان الفقیہ انباء الحسن بن مکرم ثنا علی بن عاصم ثنا خالد الحذاء عن علی بن لاحق عن ابی الاحوص عن عبداللہ یعنی ابن مسعودٍ قالَ مَنْ لَمْ یُدرِکِ الامامَ راکعاً لَمْ یُدرِکْ تِلکَ الرَّکعَۃَ۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ جس شخص نے امام کو رکوع کی حالت میں نہیں پایا۔ اس نے اس رکعت کو نہیں پایا۔

۴۲۔ مجمع الزوائد $\frac{1}{185}$ } وعن عبداللہ بن مسعود انّہٗ قالَ یا فُلانُ لا تقرأْ خلفَ الامامِ اِلّا اَنْ یکونَ اِماماً لا یقرأُ رواہ الطبرانی فی الکبیر ورجالُہٗ ثقات۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اے فلاں امام کے پیچھے قرآن نہ پڑھ۔ مگر یہ کہ امام ہو پڑھا نہیں جاتا۔

marfat.com

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ کا عقیدہ

۴۳۔ سنن الدار قطنی ۱۲۶ } حدثنا عبد بن الھیثم القاضی ثنا محمد بن اسمٰعیل الاحمسی ثنا وکیع عن علی بن صالح عن ابن الاصبہانی عن المختار بن عبد اللہ بن ابی لیلی عن ابیہ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ رضی اللہ عنہ مَنْ قَرَءَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَقَدْ اَخْطَاَ الفِطْرَۃَ۔

فرمایا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے جس شخص نے امام کے پیچھے قرآن پڑھا تو اس نے فطرۃ کے خلاف کیا۔

۴۴۔ سنن الدار قطنی ۱۲۶ } حدثنا محمد بن مخلد ثنا القاغانی ثنا ابو النضر ثنا شعبۃ عن ابن ابی لیلے اخبرنی رجل انہ سمع اباہ یُحَدِّثُ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ یَکْفِیْکَ قِرَاءَۃُ الْاِمَامِ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ نے امام کا قرآن پڑھنا تیرے لئے کافی ہے۔

۴۵۔ سنن الدار قطنی ۱۲۶ } حدثنا احمد بن محمد بن سعید ثنا احمد بن یحیٰی بن المنذر من اصل کتاب ابیہ ثنا ابی ثنا قیس عن عمار الدّھنی عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلے قَالَ قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ مَنْ قَرَءَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَقَدْ اَخْطَاءَ الفِطْرَۃَ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا حضرت علی المرتضیٰ رضی

marfat.com

اللہ عنہ نے جس شخص نے امام کے پیچھے قرآن پڑھا تو اُس نے حضرت فطرۃ کے خلاف کیا۔

۴۶۔ سنن الدارقطنی ۱۲۶ } حدثنا عثمان بن احمد الدقاق ثنا محمد بن الفضل بن سلمۃ ثنا احمد بن یونس ثنا عمر بن عبد الغفار

والبو شہاب و الحسن بن صالح عن ابن ابی لیلی عن عبد الرحمٰن ابن الاصبھانی عن المختار بن عبد اللہ اَنَّ عَلِیًّا قَالَ اِنَّمَا یَقْرَءُ خَلْفَ الْاِمَامِ مَنْ لَیْسَ عَلَی الْفِطْرَۃِ۔

بے شک حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اور کوئی بات نہیں امام کے پیچھے وہ شخص پڑھتا ہے جو فطرۃ انسانی پر نہیں۔

۴۷۔ طحاوی شریف ۱۲۹ } حدثنا فھد قال ثنا ابو نعیم قال سمعت محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی لیلی ومر علی

دار ابن الاصبھانی قال حدثنی صاحب ھٰذہ الدار وکان قد قرء علی ابی عبد الرحمٰن عن المختار بن عبد اللہ بن ابی لیلی قَالَ قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَنْ قَرَءَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَلَیْسَ عَلَی الْفِطْرَۃِ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جو شخص امام کے پیچھے قرآن پڑھتا ہے تو وہ فطرۃ انسانی پر نہیں۔

سوال :- مولوی صاحب حدیث صحیح ہے لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَءْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ نہیں نماز اس شخص کی جس نے فاتحۃ الکتاب یعنی الحمد شریف نہیں پڑھا۔ اس میں کوئی تخصیص نہیں بلکہ عموم ہے اکیلا ہو یا امام بغیر فاتحہ کے نماز ہی نہیں ہوتی۔ تم اپنی نمازوں کو فاتحہ چھوڑ کر کیوں نمازیں ضائع کرتے ہو۔

marfat.com

لَاصَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَءْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ کا جواب

"محمد عمر" جناب آپ بیچارے علم عربی سے ناواقف ہیں۔ اکیلے کا حکم علیحدہ ہوتا ہے اور جماعت کا حکم اکیلے کا نہیں رہتا بلکہ احکام جماعت الگ ہیں لَاصَلٰوۃَ لِمَنْ اس میں مَنْ واحد کے لئے ہے۔ نہیں نماز اُس اکیلے شخص کی جس نے فاتحہ نہیں پڑھی۔ حکم واحد کا تم چسپاں کرو جماعت پر تو یہ خلاف قاعدہ ہے واحد اور جماعت کے لئے حکم یکساں تب ہوتا کہ حکم بصیغہ جمع ہوتا تو عموم واحد ہو یا جماعت میں۔ جب میرے پیارے محبوب مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم واحد کا فرمایا تو واحد میں عموم ہوگا نہ بحالت جماعت۔

"سوال"۔ یہ تاویل تمہاری ہے یا پہلے بھی کسی نے اس کو بیان فرمایا ہے۔

"محمد عمر": جناب صرف تاویل نہیں بلکہ حقیقت ہے جو عربی قاعدے کے ساتھ بیان کی گئی ہے اگر تم چاہتے ہو کہ متقدمین سے یہ مطلب حدیث ثابت ہو تو سن لو فقیر مختصراً نمونے کے طور پر ایک حدیث پیش کرتا ہے۔

۴۸۔ ترمذی شریف ۱/۴۲ { وامام احمد بن حنبل فقال معنیٰ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاصَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَءْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ اِذَا کَانَ وَحْدَہٗ وَاحْتَجَّ بِحَدِیْثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ حَیْثُ قَالَ مَنْ صَلّٰی رَکْعَۃً لَمْ یَقْرَءْ فِیْھَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ یُصَلِّ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ وَرَاءَ الْاِمَامِ قَالَ اَحْمَدُ فَھٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَصْحٰبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَاَوَّلَ قَوْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاصَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَءْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ اِنَّ ھٰذَا اِذَا

maktat.com

كَانَ وَحْدَهٗ۔

اور لیکن امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان لَاصَلٰوۃَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَءْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ کے معنی فرماتے ہیں کہ فاتحہ کے بغیر اس شخص کی نماز نہیں جو اکیلا ہو۔ اور انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی حدیث سے دلیل اخذ فرمائی ہے کہ جس شخص نے ایک رکعت پڑھی جس میں اُمّ القرآن یعنی سورہ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس کی نماز نہیں ہوئی مگر جب امام کے پیچھے ہو (تو ہو جاتی ہے) احمد بن حنبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا۔ یہ آدمی جابر بن عبداللہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھا اس نے بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان لَاصَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَءْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ کی تاویل کی ہے کہ واقعیٔ بغیر الحمد شریف کے نماز نہیں ہوتی جب اکیلا ہو۔

کیوں جناب! اب تو امید ہے کہ تسلی ہو گئی ہو گی۔

(۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین رکوع میں ملتے ہیں تو ان کی نماز بغیر فاتحہ پڑھے درست ہو گئی جو دلیل ۱ سے واضح ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کا عمل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے۔

(۲) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے میں بھی صحابہ کرام رکوع میں شامل ہو کر بغیر سورۂ فاتحہ نماز ادا کرتے رہے یہ ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے بعد خلفاً راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے کا عمل جو دلیل ۲۹ اور ۳۱ سے واضح ہے۔

(۳) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے (یعنی اقتدا میں) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مطلقاً قرآن

marfat.com

کریم پڑھنے سے منع فرماتے رہے سورہ فاتحہ ہو یا کوئی اور سورۃ فاتحہ قرآن کریم ہے۔ بلکہ ناراض ہوکر منع فرماتے رہے۔ اور پڑھنے والا بھی سارے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ایک ہی ہوتا تھا۔ جس کو منع فرما دیا گیا اور اس کے متعلق کئی احادیث مرفوعہ ہیں۔ تو مقتدیوں کو اپنی اقتدا میں مطلقاً قرآن پڑھنے سے ناراض ہو کر منع فرمانا یہ قرآن کریم کی ہر سورت کو پڑھنے سے روکنا ہے۔ اب تم فاتحہ پڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کا باعث بنو تو بھئی یہ تمہیں طاقت ہے ہم تو امام کی اقتدا میں قرآن سننے والوں سے ہیں کیونکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رضا مطلوب ہے۔

(۴) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے احباب کو نماز باجماعت کی ترتیب واصول اللہ اکبر سے سجدے تک بیان فرمائے۔ جو امام کی اقتدا میں مقتدی کو قرآن پڑھنے کے وقت میں خاموش رہنے اور سننے کا حکم صادر فرمایا جس کے متعلق بے شمار صحیح حدیثیں مذکور ہو چکیں امام اور مقتدی کے مسائل مذورہ میں کوئی ایک حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی نہیں جس میں آپ نے فرمایا ہو کہ امام قرآن پڑھنے لگے تو تم بھی ساتھ ساتھ پڑھتے جانا۔ اگر ایسی حدیث کوئی شخص دکھادے تو جائز انعام جو چاہے حاصل کرے۔

(۵) مقتدی کے لئے امام کی اقتدا واجب فرمائی اور اقتدا میں خاموشی کو اختیار فرمایا اور اقتدا میں قرآن پڑھنے کو خلاف اقتدا کا اعلان فرما دیا۔

(۶) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے امام کے پیچھے قرآن پڑھنے والے کے متعلق کوئی کہتا ہے مٹی بھری جائے گی۔ کوئی صحابی فتویٰ دیتا ہے کہ اس کی نماز نہیں ہوئی کوئی صحابی حکم صادر فرماتا ہے کہ امام کی اقتدا میں پڑھنے والوں کے منہ میں آگ ڈالنا پسند کرتا ہوں معز الاسلام حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ امام کی اقتدا میں پڑھنے والوں کے منہ میں پتھر بھرنے

marfat.com

کا ہے۔ حضرت باب العلم کا فتویٰ کہ امام کے پیچھے پڑھنے والا فطرۃ انسانی کے خلاف کرتا ہے۔ جو قرآن نہیں سنتا۔

(۷) رب العزت کا فتویٰ کہ قرآن کریم پڑھا جائے تو قرآن سننا اور خاموش رہنا فرض ہے

(۸) قرآن کریم پڑھنے کی اقتدا لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ سے فرمادی اور اقتدا میں پڑھنے والے کو مخالف قرآن ثابت کر دیا۔

اب فیصلہ ان تمام پیش کردہ آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تمہارے ایمان پر ہے۔

سوال مولوی صاحب فاتحہ خلف الامام کا مسئلہ تو بفضلہ خوب سمجھ میں آ گیا اور انشاء اللہ آئندہ امام کی اقتدا میں زمیں فاتحہ یعنی الحمد پڑھنے کی کبھی جرأت نہیں کروں گا۔ کیونکہ امام کی قرأت مقتدی کو کافی ثابت ہو گئی بلکہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہو گیا کہ امام کی اقتدا میں الحمد پڑھنا اقتدا کے خلاف ہے لیکن اس مقام پر ایک اور شک ہے جو مجھے متزلزل کرتا ہے۔ سابقہ جتنے بھی بزرگان دین تھے سب سے سنتا رہا ہوں۔ کہ ضاد کو صحیح پڑھتے تھے مکے شریف اور مدینے شریف میں بھی ایسے ہی پڑھتے دیکھا لیکن آج کل بعض ایشیائی علاقے میں ہمارے ہاں ضاد کو مشابہ بالظاء پڑھتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ ضاد کو ظاء پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اس کے متعلق بھی تحقیق فرمائیں تاکہ شک مٹ رہ جائے۔

"محمد عمر": شریعت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم میں ضاد کو ظاء پڑھنے سے نماز بھی فاسد ہو جاتی ہے اور اگر عمداً پڑھے تو نوبت کفر تک پہنچ جاتی ہے ملاحظہ ہو۔

marfat.com

مسئلہ ضاد کو ظاء پڑھنا شرعی جرم ہے

۱۔ کتاب الاذکار للنووی ۲۳ } وَلَوْ قَالَ وَلَا الضَّالِّيْنَ بِالظَّاءِ بَطَلَتْ صَلَاتُهٗ عَلٰى اَرْجَحِ الْوَجْهَيْنِ اِلَّا اَنْ يَّعْجِزَ عَنِ الضَّادِ بَعْدَ التَّعَلُّمِ فَيُعْذَرُ۔

اور اگر نماز پڑھنے والے نے وَلَا الضَّالِّيْن کو ظا سے پڑھا تو اس کی نماز باطل ہوجائیگی۔ دونوں وجہوں کے راجح ہونے کی بنا پر مگر سیکھنے کے بعد ضاد سے اگر عاجز ہو تو معذور ہے۔

ثابت ہوا کہ محدثین کے نزدیک بھی و لا الضالین کو ظاء سے پڑھنے والے کی نماز باطل ہوجاتی ہے۔ یعنی نماز میں ولا الضالین پڑھنے والے کا نماز پڑھنا یا نماز کو ترک کرنا یکساں ہے گویا کہ ولا الظالین پڑھنے والے نے نماز پڑھی ہی نہیں۔

اب اہلحدیث کے دعوے رکھنے والے اگر ضاد کو ظاء پڑھیں تو وہ جماعت محدثین کے نزدیک بے نماز ہیں ان کی نماز صحیح نہیں اور جو امام ضاد کی بجائے ظاء پڑھتے ہیں وہ تمام مقتدیوں کی نمازیں باطل کرتے ہیں نہ مقتدیوں کی نماز درست اور نہ ہی امام کی اب تمہاری مرضی۔

۲۔ شرح فقہ اکبر ملا علی قاری ۲۰۵ } وَفِي الْمُحِيْطِ سُئِلَ الْاِمَامُ الْفَضْلِيُّ عَمَّنْ يَّقْرَءُ الظَّاءَ الْمُعْجَمَةَ مَكَانَ الضَّادِ الْمُعْجَمَةِ اَوْ يَقْرَءُ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ مَكَانَ اَصْحَابِ النَّارِ اَوْ عَلَى الْعَكْسِ فَقَالَ لَا يَجُوْزُ اِمَامَتُهٗ وَلَوْ تَعَمَّدَ يَكْفُرُ قُلْتُ اَمَّا كَوْنُ تَعَمُّدِهٖ كُفْرًا فَلَا كَلَامَ فِيْهِ۔

marfat.com

کتاب محیط میں مذکور ہے کہ امام فضلی رحمۃ اللہ علیہ سوال کئے گئے ایسے شخص کے متعلق جو ضاد کی بجائے ظاء پڑھتا ہے یا اصحب الجنۃ کی جگہ اصحب النار پڑھے یا اصحٰب النار کی بجائے اصحاب الجنۃ پڑھے تو امام فضلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایسے شخص کی امامت جائز نہیں اور اگر عمداً ضاد کی بجائے ظاء پڑھتا ہے۔ یا اصحب الجنۃ کی بجائے اصحٰب النار پڑھتا ہے تو کافر ہو جاتا ہے۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں کہتا ہوں کہ اگر عمداً پڑھے تو کافر ہو جاتا ہے اس میں کسی کو بھی اعتراض نہیں۔

۳۔ فتاویٰ قاضی خان ۱/۱۴۱ } وَلَوْ قَرَءَ اِلَّا مَا اظْطُرِرْتُمْ بِالظَّاءِ تَفْسُدُ صَلوٰتُہٗ اور اگر اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ کی بجائے اِلَّا مَا اظْطُرِرْتُمْ ظاء سے پڑھا تو اس کی نماز فاسد ہو جائیگی۔

۴۔ فتوٰی قاضی خان ۱/۱۴۲ } وَلَوْ قَرَءَ وَالْعٰدِیٰتِ ظَبْحًا بِالظَّاءِ تَفْسُدُ صَلَاتُہٗ

۵۔ کبیری ۴۴۹ } اور اگر وَالْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا کی بجائے ظَبْحًا ظاء سے پڑھا نماز فاسد ہو جاتی ہے

۶۔ فتوٰی قاضی خان ۱/۱۴۳ } وَکَذَا لَوْ قَرَءَ غَیْرِ الْمَغْظُوْبِ بِالظَّاءِ اَوْ بِالذَّالِ تَفْسُدُ صَلَاتُہٗ۔

۷۔ کبیری ۴۴۹ } اور اسی طرح اگر غیر المغضوب کی بجائے غیر المغظوب ظاء یا ذال سے پڑھے تو نماز ٹوٹ جائیگی۔

۸۔ فتوٰی قاضی خان ۱/۱۴۳ (۹) کبیری ۴۴۹ } وَلَوْ قَرَءَ وَالنَّخْلِ طَلْعُھَا

marfat.com

هَضِيْمٌ قَرَءَ بِالظَّاءِ أَوْ بِالذَّالِ تَفْسُدُ صَلٰوتُهٗ اور اگر وَالنَّخْلُ طَلْعُهَا هَضِيْم کو ظاء یا ذال سے پڑھے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

۱۰۔ فتوی قاضی خان ۱/۱۴۶
۱۱۔ کبیری ۴۴۹

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى قَرَأَ فَتَرْظٰى بِالظَّاءِ تَفْسُدُ صَلٰوتُهٗ اور وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى کی بجائے فَتَرْظٰى ظاء سے پڑھے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

۱۲۔ فتوی قاضی خان ۱/۱۴۶
۱۳۔ کبیری ۴۴۹

اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ قَرَءَ بِالذَّالِ فِيْ تَذْلِيْلٍ لَا تَفْسُدُ صَلٰوتُهٗ وَلَوْ قَرَأَ بِالظَّاءِ تَفْسُدُ صَلٰوتُهٗ اور اگر فی تَضْلِيْل کو ذال سے تذلیل پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ اور اگر ظاء سے پڑھے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

۱۴۔ فتوی قاضی خان ۱/۱۴۷
۱۵۔ کبیری ۴۴۹

كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ قَرَأَ بِالظَّاءِ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَصِحُّ كَيْدَهُمْ فی تَظْلِيْل ظاء سے پڑھے بعض نے کہا کہ نماز صحیح نہ ہوگی۔

۱۶۔ فتوی قاضی خان ۱/۱۴۸
کبیری ۴۵۰

اَلَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ قَرَأَ بِالظَّاءِ فَرَظَ تَفْسُدُ صَلَاتُهٗ اَلَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ کو ظاء سے پڑھے فَرَظَ اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

۱۷۔ فتوی قاضی خان ۱/۱۴۹
۱۸۔ کبیری ۴۵۰

فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ قَرَأَ بِالظَّاءِ فَرَظَ أَوْ بِالذَّالِ تَفْسُدُ صَلٰوتُهٗ

maarfat.com

فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ ظاء سے پڑھے فَـرَظَ یا ذال سے پڑھے اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

۱۹۔ فتویٰ عالمگیری ۱/۷۹ } قَالَ الْقَاضِيْ الْاِمَامُ اَبُو الْحَسَنِ وَ الْقَاضِيْ
۲۰۔ فتویٰ بزازیہ ۱/۴۲ } الْاِمَامُ اَبُو عَاصِمٍ اِنْ تَعَمَّدَ فَسَدَتْ

قاضی امام ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ اور قاضی امام ابوعاصم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اگر عمداً ضاد کو ظاء پڑھے نماز فاسد ہو جائیگی۔

مذکورہ بالا ائمہ فقہاء کے حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ ضاد کو ظاء پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور یہ تمام فقہاء کا اتفاقی مسئلہ ہے اور بعض نے کفر کا فتویٰ بھی دیا ہے۔

اے حنفیت کے دعویٰ رکھنے والو! ضاد کو ظاء پڑھ کر کیوں مسلمانوں کی نمازیں ضائع کرتے ہو اور امت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مجرم اور تارک نماز بنانے ہو مسلمان بیچارا تمہاری اقتدا میں نماز ادا بھی کرتا ہے پھر بھی نماز ادا نہیں بلکہ خدائی مجرم لکھا جاتا ہے لیکن تم صرف مذہبی ضد کی بنا پر ضاد کو ظاء پڑھکر قرآن کو اُلٹا پڑھ رہے ہو الفاظ میں تغیر و تبدل نہیں کر سکتے تو معانی میں ہی تغیر پیدا کر کے مسلمانوں کو مجرم بنا رہے ہو۔ وما علینا الا البلاغ المبین

ہمارا کام کہہ دینا ہے یارو
تم آگے چاہے مانو یا نہ مانو

۲۱۔ غنیۃ المستملی للحلبی ۴۴۸ } وَاِذَا قَرَأَ مَكَانَ الذَّالِ الْمُعْجَمَةِ بِالظَّاءِ الْمُعْجَمَةِ وَقَرَأَ الظَّاءَ الْمُعْجَمَةَ مَكَانَ الضَّادِ الْمُعْجَمَةِ اَوْ عَلَى الْقَلْبِ مِثَالُ الْاَوَّلِ اِمَّا

لَوْ قَرَأَ وَنَتَظَ الاعين مَكَانَ تَلَذُّ وَمَا ظَرَءَ مَكَانَ ذَرَأَ

مِثَالُ الثَّانِیْ الْمَغْظُوْبِ مَکَانَ الْمَغْضُوْبِ وَمِثَالُ الثَّالِثِ ظَعْفُ الْحَیٰوۃِ مَکَانَ ضِعْفَ الْحَیٰوۃِ تَفْسُدُ صَلٰوتُہٗ وَعَلَیْہِ اَئِمَّۃٌ عَلَی الْقَوْلِ بِالْفَسَادِ اَکْثَرُ الْاَئِمَّۃِ لِلتَّغْیِیْرِ الْفَاحِشِ الْبَعِیْدِ۔

اور جب کسی نے ذال کی بجائے ظاء پڑھا اور ظاء کی بجائے ضاد پڑھا مثال اول اگر تَلَذُّ الْاَعْیُنِ کی بجائے تَلَظُّ الْاَعْیُنِ پڑھا اور ذَرَاُ کی بجائے ظَرَءَ پڑھا اور دوسری مثال مغضوب کی بجائے مغظوب پڑھا اور تیسری مثال ضِعْفَ الْحَیٰوۃِ کی بجائے ظِعْفَ الحیٰوۃ پڑھے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی اور اس سے نماز فاسد ہونے کا فتویٰ اکثر ائمہ کا ہے کیونکہ اس سے بہت معنی متغیر ہو جاتے ہیں۔

آہستہ آمین کے دلائل قرآنیہ

خشیت خداوندی کا ثواب

ملک {۲۱} اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَیْبِ لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّاَجْرٌ کَبِیْرٌ۔

بے شک وہ لوگ جو اپنے رب سے بن دیکھے ڈرتے ہیں ان کے لئے بڑا اجر ہے

marfat.com

خداوند کریم سینے کے رازوں سے واقف ہے

ملک ۲۹ } وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

اور اپنی بات کو آہستہ کہو یا زور سے بے شک وہ سینے کے رازوں کو بڑا جاننے والا ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ رب کریم سری وجہری دونوں کو سننے والا ہے۔ لیکن وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ سے آہستہ کہنے کو مقدم فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے کہ رب کریم کو آہستہ اور ڈر کر پکارا جائے تو جلدی قبول فرماتا ہے۔ جیسا رب العزت کا ارشاد ہے۔

رب کریم کو عاجزی سے اور آہستہ پکارنے کا ارشاد خداوندی

الاعراف ۸ } اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ۔

اپنے رب کو عاجزی سے اور خفیہ پکارو بے شک اللہ تعالےٰ حد سے تجاوز کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

اس آیۃ کریمہ سے چار قوانین ثابت ہوئے۔

(۱) اللہ تعالےٰ سے دعا مانگنے کا حکم۔

(۲) دعا عاجزی سے مانگی جائے اکڑ کر اور زور سے دعا مانگنے کی ممانعت ثابت ہوئی

(۳) آہستہ اور پوشیدہ دعا مقبول ہوتی ہے۔ زور سے آمین کہنے والا تین دفعہ بھی زور سے

marfat.com

کہے تو ناکام لوٹے گا۔

(۴) جو تضرع اور خفیہ کے خلاف دعا مانگے گا وہ حد عبودیت سے تجاوز کر کے اَلْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ کا مظہر ہے اس لئے اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ کے قانون خداوندی سے محبوب خدا بننے کا مستحق نہیں اور جس سے رب کریم کو محبت نہ ہو اس کی دعا رد فرما دیتا ہے تو زور سے آمین کہنے والے کی دعا منظور نہیں ہو سکتی اور آہستہ کہنے والا جائز دعا سے کبھی خالی نہیں لوٹ سکتا۔ سنئیے۔

مریم ۱۶/۱ } کٓهٰیٰعٓصٓ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِیَّا اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِیًّا

ذکر آپ کے رب کی رحمت کا۔ اس کے بندے ذکریا علیہ السلام پر۔ جب پکارا اس نے اپنے رب کو پوشیدہ پکارنا۔ جب ذکریا علیہ السلام نے رب کریم کو پوشیدہ آہستہ دعا کی تو رب العزت نے فوری منظوری کا اعلان فرما دیا۔ فرمایا

یَا زَكَرِیَّا اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ اِسْمُهٗ یَحْیٰی لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا۔

اے ذکریا ہم تمہیں لڑکے کی مبارک دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہے اس سے پہلے ہم نے اس نام کا بنایا ہی نہیں۔

آہستہ اور عاجزی سے دعا مانگنا قرآن کریم سے ثابت ہو گیا اور آہستہ دعا مانگنا انبیاء علیہم السلام کی سنت ثابت ہوئی۔

آہستہ آمین کا ذکر

ترمذی شریف ۱/۳۴ } وروی شعبۃ ھٰذا الحدیث عن مسلمۃ

marfat.com

بن عقیل عن حجر ابی العنبس عن علقمہ بن وائل عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرء غَیْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ فَقَالَ آمِیْنَ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ۔

وائل بن حجر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غَیْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ پڑھا تو اس نے کہا آمین اور آپ نے آواز کو آہستہ کیا۔

بیہقی شریف ۲/۵۷ { اخبرناہ ابو بکر بن فورک انبأ عبداللہ بن جعفر ثنا یونس بن حبیب ثنا ابوداؤد الطیاسی ثنا شعبۃ اخبرنی سلمۃ بن کہیل قال سمعت حجر ابا العنبس قال سمعت علقمۃ بن وائل یحدث عن وائل وقد سمعتہ من وائل انہٗ صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قرء غَیْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ قَالَ آمِیْنَ خَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو جب آپ نے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھا اس نے آہستہ آواز سے آمین کہی۔

رکوع و سجود میں بغیر رفع یدین نماز مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۱) بخاری شریف ۱/۱۰۹ (۲) بخاری شریف ۱/۱۰۵ (۳) ترمذی شریف ۱/۳۴
(۴) ابوداؤد ۱/۱۲۳ (۵) احکام الاحکام ۷۳ (۶) نسائی شریف ۱/۱۷۰

marfat.com

حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا یحیی عن عبید اللہ قال حدثنی سعید بن ابی سعید عن ابیہ عن ابی ہریرۃ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰی فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

فَرَدَّ وَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰی کَمَا صَلّٰی ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ ثَلٰثًا وَقَالَ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ مَا اُحْسِنُ غَیْرَہٗ۔

فَعَلِّمْنِیْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَکَبِّرْ ثُمَّ اقْرَءْ مَا تَیَسَّرَ مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْکَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاکِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاکِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَافْعَلْ فِیْ صَلٰوتِکَ کُلِّهَا

ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو ایک اور آدمی بھی داخل ہوا تو اس نے نماز پڑھی۔ پھر مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر اسلام علیکم کہا تو آپ نے اس کا جواب دیا اور فرمایا لوٹ جا پھر نماز پڑھ مزید تو نے نماز نہیں پڑھی تو وہ لوٹا پھر اسی نے نماز پڑھی جیسا کہ اس نے پڑھی پھر وہ آیا تو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر السلام علیکم عرض کیا تو آپ نے فرمایا لوٹ جا پھر نماز پڑھ ضرور تو نے نماز نہیں پڑھی تین

marfat.com

دفعہ ایسے ہی واقعہ ہوا اور اس شخص نے عرض کیا خدا کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اس سے اچھی نماز میں نہیں ادا کر سکتا تو آپ مجھے سکھا دیجیے پھر آپ نے فرمایا جب تو نماز کی طرف کھڑا ہو تو اللہ اکبر کہو پھر قرآن سے جو تجھے آسان ہو پڑھ پھر رکوع کر حتیٰ کہ تو رکوع کی حالت میں مطمئن ہو جائے پھر اٹھ حتیٰ کہ تو برابر ہو جائے کھڑا ہونے والا پھر سجدہ کر حتیٰ کہ مطمئن ہو جائے تو سجدہ کرنے والا پھر اُٹھ حتیٰ کہ مطمئن ہو جائے تو بیٹھنے والا اور اپنی تمام نماز میں ایسے ہی کر۔

رفاعہ بن رافع سے یہی روایت ہے

۷- ابن ماجہ ۷۵ } حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا عبدۃ بن سلیمان عن حارثۃ بن ابی الرجال عن عمرۃ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَۃَ کَیْفَ کَانَتْ صَلٰوۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ فَوَضَعَ یَدَہٗ فِی الْاِنَاءِ سَمَّی اللّٰہَ وَیُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ یَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃِ فَیُکَبِّرُ وَیَرْفَعُ یَدَیْہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ ثُمَّ یَرْکَعُ فَیَضَعُ یَدَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ وَیُجَافِیْ بِعَضُدَیْہِ ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ فَیُقِیْمُ صُلْبَہٗ وَیَقُوْمُ قِیَامًا ھُوَ اَطْوَلُ مِنْ قِیَامِکُمْ قَلِیْلًا ثُمَّ یَسْجُدُ فَیَضَعُ یَدَیْہِ تُجَاہَ الْقِبْلَۃِ وَیُجَافِیْ بِعَضُدَیْہِ مَا اسْتَطَاعَ فِیْمَا رَاَیْتُ ثُمَّ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فَیَجْلِسُ عَلٰی قَدَمِہٖ

marfat.com

الیُسْریٰ وَیُنْصِبُ الْیُمْنیٰ وَیَکْرَہُ اَنْ یَّسْقَطَ عَلیٰ شِقِّہِ الْاَیْسَرِ۔

عمرہ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ میں نے سوال کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کیسی تھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو بسم اللہ پڑھ کر اپنے ہاتھ کو پانی میں ڈالتے اور وضو کو پورا کرتے پھر قبلے کو منہ کر کے کھڑے ہوجاتے اور اللہ اکبر پڑھتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر کرتے پھر رکوع کرتے پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور دونوں بازؤں کو علیحدہ رکھتے پھر اپنے سر مبارک کو اٹھاتے تو سیدھا کرتے اپنی پشت مبارک کو سیدھے کھڑے ہوجاتے وہ تمہارے قیام سے کچھ لمبا ہوتا تھا۔ پھر سجدہ کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو قبلہ رخ رکھتے اور طاقت کے موافق دونوں کہنیوں کو پسلیوں سے دور رکھتے جو میں نے دیکھا پھر اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تو اپنے بائیں قدم پر بیٹھتے اور دائیں کو کھڑا رکھتے اور بائیں جانب پر گرنے کو مکروہ سمجھتے۔

(۱) اس حدیث شریف سے قعدے میں بائیں پاؤں پر بیٹھنا اور دائیں کو کھڑا کرنا ثابت ہوگیا۔

۲۔ رکوع وسجود میں عدم رفع یدین ثابت ہوا ہے۔

۳۔ صرف بائیں طرف گر کر بیٹھنا منع ہوا۔

(۸) نسائی شریف $\frac{1}{142}$ (۹) ابوداؤد $\frac{1}{147}$ (۱۰) نسائی شریف $\frac{1}{132}$

اخبرنا اسمٰعیل بن مسعود حدثنا خالد حدثنا سعید عن قتادۃ

marfat.com

عن یونس بن جبیر عن حطان بن عبد اللہ اَنَّہٗ حدثہٗ اِنَّہٗ سَمِعَ اَبَا مُوْسٰی قَالَ اِنَّ نَبِیَّ اللہِ خَطَبَنَا وَبَیَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ اِذَا صَلَّیْتُمْ فَاَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ ثُمَّ لِیَؤُمَّکُمْ اَحَدُکُمْ فَاِذَا کَبَّرَ الْاِمَامُ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَءَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ فَقُوْلُوْا آمِیْن — یُجِبْکُمُ اللہُ وَاِذَا کَبَّرَ وَرَکَعَ فَکَبِّرُوْا وَارْکَعُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ یَرْکَعُ قَبْلَکُمْ وَیَرْفَعُ قَبْلَکُمْ قَالَ نَبِیُّ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتِلْکَ بِتِلْکَ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ یَسْمَعُ اللہُ لَکُمْ فَاِنَّ اللہَ قَالَ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَاِذَا کَبَّرَ وَسَجَدَ فَکَبِّرُوْا وَاسْجُدُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ یَسْجُدُ قَبْلَکُمْ وَیَرْفَعُ قَبْلَکُمْ قَالَ نَبِیُّ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتِلْکَ بِتِلْکَ الخ

اس کے آگے ابوداؤد کے الفاظ ہیں۔ فَاِذَا کَانَ عِنْدَ الْقَعْدَۃِ فَلْیَکُنْ مِنْ اَوَّلِ قَوْلِ اَحَدِکُمْ اَنْ یَّقُوْلَ التَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ الخ

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ سنایا اور ہمارے لئے ہمارے سنن کو بیان فرمایا اور ہماری نمازوں کا ہمیں طریقہ سکھایا تو فرمایا جب تم نماز پڑھو تو اپنی صفوں کو سیدھا کرلو پھر چاہیئے کہ تمہارا ایک تمہاری امامت کرائے تو جب امام اللہ اکبر کہے تم اللہ اکبر کہو اور امام غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ کہے تو تم آمین کہو۔ تمہاری دعا اللہ تعالٰے قبول فرمائے

marfat.com

گا۔ اور جب اللہ اکبر کہے اور رکوع کرے تو تم اللہ اکبر کہو اور رکوع کرو۔ پھر فرمایا امام تمہارے پہلے رکوع کرے اور تمہارے پہلے اٹھے۔ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ حکم اسی کے ساتھ ہے اور جب امام کہے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ تو تم کہو اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَ لَکَ الْحَمْدُ اللہ تمہارے کلام کو سنتا ہے تو بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ارشاد فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے سن لیا جس شخص نے اس کی تعریف کی تو جب امام اللہ اکبر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور سجدہ کرو تو بے شک امام تمہارے پہلے سجدہ کرے اور تمہارے پہلے اٹھے پھر یہ عمل امام کے ساتھ ہی ہے۔ اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے تین امور ثابت ہوئے رکوع و سجود کی تکبیر کے وقت رفع یدین نہیں۔

(۲) امام کے لئے غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ تک پڑھنا ہے اور مقتدی کے لئے صرف آمین کہنا فاتحہ امام کی اقتدا میں پڑھنی جائز نہیں۔

(۳) یہ حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خداوند تعالیٰ کی زبانی ہے جو شخص رفع یدین عند الرکوع سجدہ کرتا ہے یا امام کے پیچھے الحمد پڑھے تو وہ بھی منکر و مکذب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔

بذاتِ خود حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا طریقہ بغیر رفع یدین کے سکھایا

(۱) مسلم شریف ۱/۱۷۰ | حدثنی محمد بن المثنی قال نا یحیٰی بن سعید عن عبید اللہ قال ثنی سعید بن ابی سعید عن ابیہ عن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ

marfat.com

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰی ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ السَّلَامَ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلّٰی کَمَا کَانَ صَلّٰی ثُمَّ جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ حَتّٰی فَعَلَ ذٰلِکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ مَا اُحْسِنُ غَیْرَ ھٰذَا عَلِّمْنِیْ قَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَکَبِّرْ ثُمَّ اقْرَءْ مَا تَیَسَّرَ مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْکَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاکِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ اُقْعُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِکَ فِیْ صَلٰوتِکَ کُلِّھَا۔

ابوہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ یقیناً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو ایک آدمی داخل ہوا تو اُس نے نماز پڑھی پھر آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام عرض کیا تو آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹ جا پھر نماز پڑھ ضرور تو نے نماز نہیں پڑھی تو لوٹا آدمی پھر اس نے نماز ادا کی جیسا کہ اس نے پہلے پڑھی تھی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واپس جا پھر

marfat.com

نماز پڑھ بے شک تو نے نماز ادا نہیں کی حتیٰ کہ اس نے تین دفعہ ایسے ہی کیا تو آدمی نے عرض کیا کہ حضور قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق سے مبعوث فرمایا مجھے اس سے اچھی نماز کا علم نہیں آپ سکھا دیجئے آپ نے فرمایا جب تو کھڑا ہو نماز کی طرف تو اللہ اکبر کہہ پھر پڑھ جو تجھے قرآن سے آسان ہو پھر رکوع کر حتیٰ کہ اطمینان سے رکوع کر پھر سر کو اٹھا حتیٰ کے تو سیدھا کھڑا ہو جائے پھر سجدہ کر حتیٰ کہ اطمینان سے سجدہ کر پھر اٹھ حتیٰ کہ اطمینان سے تو بیٹھ جائے پھر اپنی تمام نماز میں یہی کر۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں نہ رفع یدین عند الرکوع والسجود اور نہ ہی

جلسہ استراحت

۱۲۔ نسائی شریف ۱/۱۵۸ { اخبرنا سوید بن نصر قال اخبرنا عبداللہ بن المبارک عن یونس عن الزھری عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمٰن اَنَّ اَبَاھُرَیْرَۃَ حِیْنَ اسْتَخْلَفَہٗ مَرْوَانُ عَلَی الْمَدِیْنَۃِ کَانَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ کَبَّرَ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَرْکَعُ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرَّکْعَۃِ قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَھْوِیْ سَاجِدًا ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَیْنِ بَعْدَ التَّشَھُّدِ یَفْعَلُ حَتّٰی یَقْضِیَ مَا رَصَلَاتَہٗ فَاِذَا قَضٰی صَلٰوتَہٗ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ

marfat.com

عَلٰی اَھْلِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ وَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اَنِّیْ لَاَشْبَھُکُمْ صَلٰوۃً بِرَسُوْلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔

بے شک جب ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو مروان نے مدینے کا خلیفہ مقرر کیا اس وقت فرضی نماز کے لیئے ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کھڑے ہوئے اللہ اکبر کہا پھر اللہ اکبر کہا جب رکوع کیا۔ پھر جب رکوع سے اپنے سر کو اٹھایا سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہا پھر جب سجدے کو گئے تو اللہ اکبر کہا پھر جب دونوں سجدوں سے اٹھے اللہ اکبر کہا۔ التحیات کے بعد ایسا ہی کرتے حتیٰ کہ اپنی نماز کو آپ نے پورا کرلیا اور سلام کہا مسجد والوں کی طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بے شک میں نے تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نماز پڑھائی ہے۔

۱۳۔ مسلم شریف ۱/۱۶۹ } حدثنا محمد بن رافع قال نا عبدالرزاق قال نا ابن جریج قال اخبرنی ابن شھاب

عن ابی بکر بن عبدالرحمٰن انّہٗ سَمِعَ اَبَاھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَقُوْمُ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَرْکَعُ ثُمَّ یَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ حِیْنَ یَرْفَعُ صُلْبَہٗ مِنَ الرَّکُوْعِ ثُمَّ یَقُوْلُ وَھُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَھْوِیْ سَاجِدًا ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَرْفَعُ رَأْسَہٗ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَسْجُدُ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَرْفَعُ رَأْسَہٗ ثُمَّ یَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِکَ فِی الصَّلٰوۃِ کُلِّھَا حَتّٰی یَقْضِیَھَا وَیُکَبِّرُ حِیْنَ

marfat.com

يَقُوْمُ مِنَ الْمَثْنٰى بَعْدَ الْجُلُوْسِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے اللہ اکبر فرماتے پھر اللہ اکبر فرماتے جب رکوع کرتے اور جب وہ اپنی پشت مبارک کو رکوع سے اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ فرماتے اور کھڑے رہ کر ہی رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فرماتے پھر جب سجدہ کرنے والے ہوتے تو اللہ اکبر فرماتے پھر جب اپنے سر مبارک کو اٹھاتے اللہ اکبر فرماتے پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرتے پھر اللہ اکبر فرماتے جب اپنے سر مبارک کو اُٹھاتے پھر اپنی پوری نماز میں ایسے ہی کرتے حتّٰی کہ نماز پوری فرما لیتے اور جب دوسری رکعت کے التحیات کے جلسہ سے اُٹھتے تو اللہ اکبر فرماتے پھر ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ اپنی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مشابہ پڑھی ہے۔ جلوس سے مراد جلسہ تشہد ہے جیسا کہ نسائی شریف ۱/۱۵۸ نمبر ۱۲ میں اوپر گزر چکا ہے۔

۱۴۔ ترمذی شریف ۱/۳۸ | حدثنا يحيٰى بن موسٰى نا ابو معاوية نا خالد بن اياس عن صالح مولى التوءمة عن

اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَنْهَضُ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُوْنَ اَنْ يَّنْهَضَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں

miarfat.com

اپنے پاؤں کے سینہ سے اُٹھتے تھے۔ ابو عیسیٰ نے کہا اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے کہ آدمی نماز میں قدموں کے پنجے کے بل اٹھتا ہے۔

۱۵۔ طحاوی شریف ۱/۱۳۲ } حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا مؤمل قال ثنا سفیان قال ثنا یزید بن ابی زیاد عن ابن ابی لیلیٰ عن البراء بن عازبؓ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبّر لافتتاح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یکون ابہاماہ قریبا من شحمتی اذنیہ ثم لا یعود۔

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرنے کے لئے جب اللہ اکبر فرماتے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے حتیٰ کہ دونوں کانوں کی پالیوں کے قریب آپ کے دونو انگوٹھے ہوتے پھر نماز میں رفع یدین نہ کرتے۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے دو مسائل واضح ہیں۔

(۱) کانوں تک اپنے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں کو برابر کرنا۔

(۲) صرف نماز شروع کرنے کے لئے اللہ اکبر کہنا پھر تمام نماز میں رفع یدین نہ کرنا۔

۱۷۔ نسائی شریف ۱/۱۶۱ } اخبرنا محمود بن غیلان المروزی حدثنا وکیع حدثنا سفیان عن عاصم بن کلیب عن عبد الرحمٰن بن الاسود عن علقمہ عن عبد اللہ انہ قال الا اصلی بکم صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی فلم یرفع یدیہ الا مرۃ واحدۃ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ اس نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ پڑھ کر دکھاؤں تو اس نے نماز پڑھی سوائے ایک دفعہ کے اس نے رفع یدین نہیں کیا یعنی ہاتھ نہیں اٹھائے اب بتایئے عبد اللہ بن مسعودؓ کی نماز بغیر رفع یدین ہوئی یا نہیں۔

۱۸۔ کنز العمال $\frac{۴}{۲۰۲}$ (مسند البراء بن عازب) كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ لَا يَرْفَعُهَا حَتّٰى يَفْرُغَ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ) اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازیں بغیر تکبیر افتتاح رفع یدین نہیں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر نماز سے فراغت تک ہاتھ نہ اٹھاتے۔

۱۹۔ کنز العمال $\frac{۴}{۲۰۳}$ عن علقمة قَالَ عَبْدُ اللهِ أَلَا أُرِيكُمْ صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً (مصنف ابن ابی شیبۃ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کیا نہ دکھاؤں میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تو سوائے ایک دفعہ کے اپنے دونوں ہاتھ نہیں اٹھائے۔

۲۰۔ ابوداؤد شریف $\frac{۱}{۱۱۶}$ حدثنا عثمان ابن ابی شیبة نا وکیع عن سفیان عن عاصم یعنی

marfat.com

ابن کلیب عن عبد الرحمٰن بن الاسود عن علقمة قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بن مَسْعُوْدٍ اَلاَ اُصَلِّی بِکُمْ صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَلّٰی فَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْہِ اِلَّا مَرَّۃً۔

فرمایا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہ کیا میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ پڑھاؤں فرمایا تو آپ نے نماز پڑھی تو سوائے ایک دفعہ (اوّل) کے رفع یدین نہیں کیا۔

۲۱۔ ابوداؤد شریف $\frac{1}{116}$ حدثنا محمد بن الصباح البزاز نا شریک عن یزید بن ابی زیاد عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ عن البراء اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیْہِ اِلٰی قَرِیْبٍ مِّنْ اُذُنَیْہِ ثُمَّ لَا یَعُوْدُ۔

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز شروع فرماتے اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں کانوں کے قریب کرتے پھر رفع یدین نہ کرتے .... کانوں تک ہاتھ اٹھانا اور تکبیر افتتاح کے بغیر رفع یدین ثابت نہیں۔

۲۲۔ ابوداؤد شریف $\frac{1}{116}$ حدثنا ابن علی نا معاویۃ وخالد بن عمرو وابو حذیفۃ قالوا نا سفیان باسنادہ بھٰذا قَالَ فَرَفَعَ یَدَیْہِ فِیْ اَوَّلِ مَرَّۃٍ وَقَالَ بَعْضُھُمْ مَرَّۃً وَّاحِدَۃً۔

سفیان نے ماقبل اسناد سے روایت بیان کی ہے کہ براء بن عازب رضی اللہ

عنہ نے صرف پہلی دفعہ رفع یدین کیا یا ایک ہی دفعہ کیا۔

۲۳۔ نسائی شریف ۱/۱۵۸ { اخبرنا سوید بن نصر حدثنا عبد اللہ بن المبارکؒ عن سفیان عن عاصم بن کلیب عن عبد الرحمٰن بن الاسود عن علقمۃ عن عبد اللہ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِصَلَاۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ فَرَفَعَ یَدَیْہِ اَوَّلَ مَرَّۃٍ ثُمَّ لَمْ یُعِدْ۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ بتاؤں راوی نے کہا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو آپ نے صرف پہلی دفعہ یدین کیا پھر نہیں لوٹایا۔

۲۴۔ ترمذی شریف ۱/۳۵ { حدثنا هناد نا وکیع عن سفیان عن عاصم بن کلیب عن عبد الرحمٰن بن الاسود عن علقمۃ قال قال عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُصَلِّیْ بِکُمْ صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی فَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْہِ اِلَّا فِیْ اَوَّلِ مَرَّۃٍ وَفِی الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ ابو عیسٰی حدیث ابن مسعود حدیث حسن وبہ یقول غیر واحد من اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ والتابعین وھو قول سفیان واھل الکوفۃ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا آپ نے کیا میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ پڑھاؤں تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نماز پڑھی نہ رفع یدین کئے آپ نے

marfat.com

مگر پہلی دفعہ یعنی سوائے تکبیر تحریمہ کے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے رفع یدین نہیں کیا صرف پہلی بار ہاتھ اٹھائے اور فرمایا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے۔

توجب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بغیر رفع یدین عندالرکوع والسجود ہوسکتی ہے اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین کی بغیر رفع یدین عندالرکوع والسجود ہو گئی تو ہماری نماز کیسے درست نہ ہوگی۔

۲۵۔ مصنف ابن ابی شیبۃ ۱/۱۵۹ } ابو بکر قال نا وکیع عن ابن ابی لیلیٰ عن الحکم وعیسیٰ عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلی عن البراء بن ابی عازب اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیْہِ ثُمَّ لَا یَرْفَعُھُمَا حَتّٰی یَفْرُغَ۔

براء بن عازب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر نماز سے فارغ ہونے تک نہ اٹھاتے۔

۲۶۔ مصنف ابن ابی شیبۃ ۱/۱۵۹ } وکیع عن سفیان عن عاصم بن کلیب عن عبد الرحمٰن بن الاسود عن علقمۃ عن عبد اللہ قَالَ اَلَا اُرِیْکُمْ صَلٰوۃَ النَّبِیِّ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْہِ اِلَّا مَرَّۃً۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کیا میں تمہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ دکھاؤں تو آپ نے رفع یدین نہیں کیا سوائے ایک دفعہ کے۔

marfat.com

۲۷۔ مصنف ابن ابی شیبۃ ۱/۱۵۹ } وکیع عن ابی بکر بن عبد اللہ بن قطان النھشلی عن عاصم بن کلیب عن ابیہ اَنَّ عَلِیًّا کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ ثُمَّ لَا یَعُوْدُ۔

عاصم اپنے باپ کلیب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ جب نماز شروع کرتے رفع یدین کرتے پھر تمام نماز میں) رفع یدین نہ کرتے۔

۲۸۔ مصنف ابن ابی شیبۃ ۱/۱۵۹ } وکیع عن مسعر عن ابی معشر عن ابراھیم عن عبد اللہ اَنَّہٗ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِیْ اَوَّلِ مَا یَسْتَفْتِحُ ثُمَّ لَا یَرْفَعُھُمَا۔

عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ جب نماز شروع کرتے تو پہلی بار اپنے ہاتھ اٹھاتے پھر تمام نماز میں نہ اٹھاتے۔

۲۹۔ مصنف ابن ابی شیبۃ ۱/۱۵۹ } ابن مبارک عن اشعث عن الشعبی اَنَّہٗ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِیْ اَوَّلِ التَّکْبِیْرَۃِ ثُمَّ لَا یَرْفَعُھُمَا۔

حضرت شعبی رضی اللہ تعالےٰ عنہ تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھاتے پھر نہ اٹھاتے۔

۳۰۔ مصنف ابن ابی شیبۃ ۱/۱۵۹ } ھشیم قال اخبرنا حصین و مغیرۃ عن ابراھیم اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا کَبَّرْتَ فِیْ فَاتِحَۃِ الصَّلٰوۃِ فَارْفَعْ یَدَیْکَ ثُمَّ لَا تَرْفَعْھُمَا فِیْمَا بَقِیَ۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ جب تو شروع نماز میں اللہ اکبر کہے تو رفع یدین کر پھر رفع یدین نہ کر۔

marfat.com

۲۱۔ مصنف ابن ابی شیبۃ ۱/۱۵۹ } وکیع و ابو اسامۃ عن شعبۃ عن ابی اسحٰق قَالَ کَانَ اَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰہِ وَ اَصْحَابُ عَلِیٍّ لَا یَرْفَعُوْنَ اَیْدِیَھُمْ اِلَّا فِیْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ قَالَ وَکِیْعٌ ثُمَّ لَا یَعُوْدُوْنَ۔

ابو اسحٰق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے معتقدین اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معتقدین شروع نماز کے سوا رفع یدین نہ کرتے وکیع نے کہا کہ پھر نہ لوٹاتے۔

۲۲۔ مصنف ابن ابی شیبۃ ۱/۱۶۰ } ابو بکر بن عیاش عن حصین عن مجاھد قَالَ مَا رَاَیْتُ ابْنَ عُمَرَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ اِلَّا فِیْ اَوَّلِ مَا یَفْتَتِحُ۔

مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو شروع نماز کے سوا رفع یدین کرتے نہیں دیکھا۔

۲۳۔ مصنف ابن ابی شیبۃ ۱/۱۶۰ } یحیی بن آدم عن حسن بن عیاش عن عبد الملک بن الجبیر عن الزبیر بن عدی عن ابراھیم عن الاسود قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ عُمَرَ فَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْہِ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ صَلٰوتِہٖ حِیْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِکِ وَرَاَیْتُ الشَّعْبِیَّ وَ اِبْرَاھِیْمَ وَ اَبَا اِسْحٰقَ لَا یَرْفَعُوْنَ اَیْدِیَھُمْ اِلَّا حِیْنَ یَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوۃَ۔

حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ

marfat.com

عنہ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے نماز شروع فرمائی تو رفع یدین کیا پھر اپنی تمام نماز میں رفع یدین نہیں کئے عبدالملک نے کہا کہ میں نے شعبی اور ابراہیم اور ابو اسحٰق کو دیکھا وہ سوائے شروع نماز کے رفع یدین نہ کرتے۔

۲۴۔ مصنف ابن ابی شیبة ۱/۱۶۰ { ابن فضیل عن عطاء عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قَالَ تُرْفَعُ الْاَیْدِیْ فِیْ سَبْعِ مَوَاطِنَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَ اِذَا رَأَی الْبَیْتَ وَعَلَی الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَفِیْ عَرَفَاتٍ وَفِیْ جَمْعٍ وَعِنْدَ الْجِمَارِ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ سات مقامات پر رفع یدین کیا جاتا ہے جب نماز کے لئے قیام کرے اور جب بیت اللہ کی زیارت کرے اور صفا مروہ پر اور عرفات میں اور جمع میں اور کنکریاں مارنے کے بعد۔

۲۵۔ مسند امام احمد حنبل ۱/۳۸۸ { حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی ثنا وکیع ثنا سفیان عن عاصم بن کلیب عن عبد الرحمٰن ابن الاسود عن علقمۃ قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُصَلِّیْ لَکُمْ صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَلّٰی فَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْہِ اِلَّا مَرَّۃً

حضرت علقمہ نے کہا کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں علقمہ نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نماز پڑھی تو سوائے پہلی بار کے رفع یدین نہیں کیا۔

۲۶۔ مسند امام احمد بن حنبل ۱/۴۴۲ { حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی ثنا وکیع عن سفیان عن عاصم بن کلیب عن عبد الرحمٰن بن الاسود

marfat.com

عن علقمۃ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ اُصَلِّی بِکُمْ صَلوٰۃَ رَسُوْلِ اللهِ فَرَفَعَ یَدَیْہِ فِیْ اَوَّلٍ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھاتا ہوں تو اس نے صرف پہلی بار ہی رفع یدین کیا۔

تمام متقدمین کی نماز بغیر رفع یدین عند الرکوع والسجود

۳۷۔ ابوداؤد ج ۱ ص ۱۱۱ | حدثنا احمد بن حنبل نا عبد الملک ابن عمرو اخبرنی فلیح حدثنی عباس بن سہل قال اجتمع ابوحمید وابواسید وسہل بن سعد ومحمد بن مسلمہ فذکروا صلوٰۃ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْحُمَیْدٍ اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِصَلوٰۃِ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ بَعْضَ ھٰذَا قَالَ ثُمَّ رَکَعَ فَوَضَعَ یَدَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ کَاَنَّہٗ قَابِضٌ عَلَیْہِمَا وَوَتَّرَ یَدَیْہِ فَتَجَافٰی فِیْ جَنْبَیْہِ وَقَالَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَمْکَنَ اَنْفَہٗ وَجَبْہَتَہٗ وَنَحّٰی یَدَیْہِ عَنْ جَنْبَیْہِ وَوَضَعَ کَفَّیْہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ حَتّٰی رَجَعَ کُلُّ عَظْمٍ فِیْ مَوْضِعِہٖ حَتّٰی فَرَغَ ۔ الخ

ابوحمید اور ابواسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ تمام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کیا تو ابوحمید رضی اللہ عنہ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو زیادہ جانتا ہوں تو ذکر کیا۔ اس نے بعض اس کا پڑھا پھر اس نے رکوع

marfat.com

کیا تو اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر اس نے رکھے گویا کہ ان دونوں کو پکڑنے والا ہے اور پھیلا کر رکھا۔ اپنے دونو ہاتھوں کو پھر دور رکھا اپنے دونوں پہلوؤں سے اور کچھ پڑھا اس نے پھر سجدہ کیا تو اپنی ناک اور پیشانی کو ٹیکا اور اپنے دونوں پہلوؤں سے علیحدہ رکھا اور اپنے دونوں پنجوں کے کھوں کو اپنے دونوں کندھوں کے مقابلوں میں رکھا پھر اپنے سر کو اٹھایا حتیٰ کہ ہر ہڈی نے رجوع کیا اپنی جگہ میں حتیٰ کہ فارغ ہوا۔

اس حدیث سے تین مسائل ضروریہ ثابت ہوئے۔

(۱) تمام تابعین کا عقیدہ بھی یہی تھا کہ بغیر رفع یدین عند الرکوع والسجود نماز پڑھی جاتی ہے۔

(۲) اور تحقی یَدَیْہِ لفظ یدین کا استعمال کہنیوں کے پورے ذراع پر ہوا جس نے تکبیر افتتاح میں رفع یدین عند شحمتی الاذنین کی سنت کو ادا کرتے وقت یمین کا تحاذی منکبین پر بھی عمل ہو جاتا ہے ثابت کر دیا۔

(۳) سجود کے وقت رفع یدین اور جلسہ استراحت تابعین کا معمول بھی نہیں تھا۔

نماز میں بار بار رفع یدین سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا

۳۸۔ مسلم شریف ۱/۱۸۱ حدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ و ابوکریب قالا نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن المسیب بن رافع عن تمیم بن طَرَفَۃ عن جابر بن سَمُرَۃَ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالِیْ اَرَاکُمْ رَافِعِیْ اَیْدِیْکُمْ

marfat.com

کَاَنَّھَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٍ اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ ۔ ا لخ

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر نکلے تو آپ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم رفع یدین کرتے ہو جیسا کہ گھوڑے اپنی دُمیں بار بار ہلاتے ہیں نماز میں سکون کرو۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ نماز میں بار بار رفع یدین کرنے کو گھوڑوں کی دُمیں ہلانے سے تشبیہ دی اور پھر اس تشبیہ قبیح کے بعد نماز میں سکون کرنے کا ارشاد فرمایا۔

"سوال": مولوی صاحب یہ سلام کرنے کا واقعہ ہے دیکھئے اس سے دوسری حدیث ہے

کُنَّا اِذَا سَلَّمْنَا قُلْنَا بِاَیْدِیْنَا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ فَنَظَرَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَاْنُکُمْ تُشِیْرُوْنَ بِاَیْدِیْکُمْ کَاَنَّھَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٍ اِذَا سَلَّمَ اَحَدُکُمْ فَلْیَلْتَفِتْ اِلٰی صَاحِبِہٖ وَلَا یُوْمِیْ بِیَدِہٖ

تو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو تم نے حدیث بیان کی وہی واقعہ ہے اور راوی بھی دونوں کا جابر بن سمرہ ہے۔

"جواب": جناب آپ نے غلط سمجھا حدیثیں دو ہیں واقعات بھی دو ہیں گو راوی ایک ہے ایک راوی اگر دو واقعات کی دو حدیثیں بیان کرے تو وہ دو حدیثیں اور دو واقعات ایک نہیں ہو جاتے سنئے صرف تشبیہ میں تمہیں مغالطہ ہوا ہے۔ ورنہ اگر آپ شروح حدیث سے دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ واقعات دو ہیں۔ جو فقیر نے حدیث سابق بیان کی ہے۔ واقعہ حدیث حضرت جابر بن سمرہ کا ہے۔ وہ شروع فرماتے ہیں۔ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

marfat.com

اور دوسری حدیث جس کو تم ملانا چاہتے ہو اس حدیث کی ابتداء ہوتی ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم اور تیسرا واقعہ بھی اس دوسری حدیث کے ساتھ ہی ہے سینئے وہاں ہے عن جابر بن سمرۃ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم۔

دونوں کے واقعات علیحدہ ہونے کے دلائل

ثابت ہوا کہ آخیر کی دو حدیثوں میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے کے وقت لوگ سلام کے وقت ہاتھوں سے اشارے کرتے تھے۔

دلیل (۱) پہلی حدیث جو فقیر نے ذکر کی ہے اس میں واقعہ یوں ہے کہ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم جماعت کا ذکر نہیں بلکہ جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نماز پڑھ رہے تھے اور پھر حضور تشریف لائے اور دوسری حدیث میں واقعہ اور ہے كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو اسلام علیکم کے وقت اشارے کرتے اور تیسری میں مع رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہے۔

دلیل (۲) جو فقیر نے عدم رفع یدین کے متعلق حدیث بیان کی ہے اس میں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں۔ مَالِيْ اَرَاكُمْ رَافِعِيْ اَيْدِيْكُمْ صاف رفع یدین کا ذکر ہے۔ اور باقی دونوں حدیثوں میں سے ایک میں تُوْمِئُوْنَ بِاَيْدِيْكُمْ تم اشارہ کرتے ہو اپنے ہاتھوں سے اور تیسری حدیث میں مَا شَانُكُمْ تُشِيْرُوْنَ بِاَيْدِيْكُمْ موجود ہے کیا ہے تمہارا شان کہ تم اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہو تو صاف ثابت ہوا کہ سلام کے

marfat.com

وقت اشارہ کرتے تھے اور پہلے جو فقیر نے عرض کی اس میں صاف رفع یدین کے الفاظ موجود ہیں۔

معلوم ہوا کہ ان دونوں حدیثوں کو پہلی حدیث سے کوئی تعلق نہیں۔

دلیل (۴)، آخر میں ارشاد فرمایا اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃ نماز میں سکون اختیار کرو السلام علیکم کے وقت ہاتھ کے اشارہ کرنے سے اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃ فرمان مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم صادق نہیں آتا کیونکہ وہ فی الصلوٰۃ کا مصداق ہی نہیں۔

"سوال" تو پھر تکبیر افتتاح کے وقت ہاتھ اُٹھائے جاتے ہیں وہ بھی نہیں کرنے چاہئیں

"جواب" وہ منع نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ بھی اسکنوا فی الصلوٰۃ میں داخل نہیں ہاتھ اُٹھا کر ہاتھ باندھیگا تو فی الصلوٰۃ کا مصداق بن کر اس اسکنوا کا مامور ہو سکتا ہے اور صرف ابتدا نماز میں ہاتھ اُٹھانے کی کئی حدیثیں فقیر پہلے بیان کر چکا ہے۔

نتیجہ یہ نکلا کہ بار بار رفع یدین کرنا نماز کے رکوع وسجود میں منع ہے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث شریف کے رو سے روک دیا اور جو رفع یدین بار بار کرتا ہے وہ فرمان مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کَاَنَّھَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٍ کے مشابہ ہے اور فرمان مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ کا بھی منکر ہے۔

"سوال"۔ مولوی صاحب وتروں میں جو تم ایک دفعہ ہاتھ اُٹھاتے ہو وہ بھی منع ہونا چاہیئے۔

"جواب":۔ (۱) ایک تو وہ بار بار نہیں اس لیئے کَاَنَّھَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٍ خَیْلٍ کا مصداق نہیں ہو سکتا۔

(۲) اس کی تفریق سورہ امتیازی ہے جو وتروں کے بیان میں انشاء اللہ العزیز بیان ہوگی

نسائی شریف میں رکوع وسجود کے وقت رفع یدین نکرنے کی حدیثیں موجود ابتدا نماز میں رفع یدین نکرنے کی تم ایک حدیث دکھادو۔

marfat.com

۳۹۔ ابوداؤد شریف $\frac{1}{150}$ } حدثنا عبد اللہ بن محمد النفیلی نا زھیر نا الاعمش عن المسیب بن رافع عن تمیم الطائی عن جابر بن سمرۃ قَالَ دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ رَافِعُوْا اَیْدِیْہِمْ قَالَ زُھَیْرٌ اُرَاہُ قَالَ فِی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ مَالِیْ اَرَاکُمْ رَافِعِیْ اَیْدِیْکُمْ کَاَنَّھَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٍ اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ۔

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف تشریف لائے اور لوگ رفع یدین کر رہے تھے کہا زہیر نے کہ میں آپ کو نماز میں ہی دیکھ رہا تھا آپ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں رفع یدین کرتے دیکھتا ہوں جیسا کہ اناڑی گھوڑوں کی دمیں ہلتی ہیں۔ نماز میں سکون سے رہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی نماز میں صرف ایک پہلی بار رفع یدین

۴۰۔ مجمع الزوائد $\frac{1}{128}$ } عن عبد اللہ یعنی ابن مسعود قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ فَلَمْ یَرْفَعُوْا اَیْدِیَھُمْ اِلَّا عِنْدَ الْاِفْتِتَاحِ

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ

marfat.com

اور حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ساتھ نماز پڑھی پس انہوں نے رفع یدین نہیں کیا مگر شروع نماز کے وقت یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھاتے پھر تمام نماز میں نہ اُٹھاتے۔

۴۱- السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۷۸ | اخبرنا ابوطاھر الفقیہ انبانا ابوحامد بن بلال انبانا محمد بن اسمٰعیل الاحمسی ثنا وکیع عن سفیان عن عاصم یعنی ابن کلیب عن عبد الرحمٰن الاسود عن علقمۃ قال قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ یَعْنِی ابْنَ مَسْعُوْدٍ لَاُصَلِّیَنَّ بِکُمْ صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَلّٰی فَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْہِ اِلَّا مَرَّۃً وَّاحِدَۃً۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا ضرور نماز پڑھاؤں گا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز علقمہ نے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے نماز پڑھی تو آپ نے صرف ایک دفعہ ہی ہاتھ اُٹھائے اس کے علاوہ رفع یدین نماز میں نہیں کیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے تمام عمر نماز میں رفع یدین نہیں کیا

۴۲- السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۷۹ | قال الشیخ ورواہ محمد بن جابر عن حماد بن ابی سلیمان عن ابراھیم

marfat.com

عن علقمہ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ تعالیٰ عَنْہُ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ فَلَمْ یَرْفَعُوْا اَیْدِیَهُمْ اِلَّا عِنْدَ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے سوائے نماز کے شروع کرنے کے رفع یدین نہیں کیا۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا تمام عمر کا عمل رفع یدین کے متعلق

۴۳۔ السنن الکبریٰ۔ طحاوی شریف (۳۲) ۲/۱۳۲ | وردی ابو بکر النہشلی عن عاصم بن کلیب عن ابیہ

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِنَّہٗ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِی التَّکْبِیْرَۃِ الْاُوْلٰی مِنَ الصَّلٰوۃِ ثُمَّ لَا یَرْفَعُ فِیْ شَیْءٍ مِّنْهَا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے نماز سے پہلی تکبیر کے سوائے کسی شئے میں رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل رفع یدین کے متعلق

۴۴۔ کنز العمال ۴/۲۰۳ | عن الاسود قَالَ رَاَیْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِیْ اَوَّلِ تَکْبِیْرَۃٍ ثُمَّ

marfat.com

لَا یَعُوْدُ (الطحاوی)

اسود سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا پہلی تکبیر میں اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاتے پھر نہ اُٹھاتے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی حدیثیں پیش کی گئیں جن سے یہ ثابت ہے کہ مصطفےٰ اصلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ترتیب نماز قیام سے سجدہ تک فرمائی لیکن رفع یدین کا ارشاد نہیں فرمایا بلکہ مسلم شریف اور ابوداؤد شریف کی مذکورہ حدیثوں سے عیاں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں رفعیدین کرنے والوں کو سختی سے منع فرمایا۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عمل بھی ایسے ہی مذکور ہو چکا۔

اب فقیر ایک گزارش کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص مصطفےٰ اصلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ایسی دکھا دے جہاں مصطفےٰ اصلے اللہ علیہ وسلم نے نماز ترتیب ارشاد فرمائی ہو اور اس میں رفع یدین عند الرکوع وسجود کا ارشاد بھی فرمایا ہو تو فقیر انشاء اللہ العزیز ایسے شخص کو مبلغات

یکصد ۱۰۰ روپیہ نقد انعام

پیش کرے گا اور رفع یدین عند الرکوع والسجود کی تازندگی اشاعت عام کرے گا۔ ورنہ مصطفےٰ اصلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کی فرمودہ ترتیب نماز کو نہ چھوڑیے اور فرمان مصطفےٰ اصلی اللہ علیہ وسلم اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ پر عمل کر کے اپنی نماز کو رفع یدین عند الرکوع والسجود ترک کر کے درست فرما لیجئے۔ یرحمکم اللہ۔

---

marfat.com

باب القنوت

قنوت نازلہ رب کریم نے منع فرما دیا

۱۔ نسائی شریف ۱/۱۶۴ | اخبرنا محمد بن المثنیٰ حدثنا ابو داؤد حدثنا شعبۃ عن قتادۃ

عن انس وھشام عن قتادۃ عن انس اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَھْرًا قَالَ شُعْبَۃُ لَعَنَ رِجَالًا وَقَالَ ھِشَامٌ یَدْعُوْ عَلٰی اَحْیَاءٍ مِنْ اَحْیَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَکَہٗ بَعْدَ الرُّکُوْعِ ھٰذَا قَوْلُ ھِشَامٍ وَقَالَ شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَھْرًا یَلْعَنُ رِعْلًا وَذَکْوَانَ وَلِحْیَانَ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی شعبہ نے کہا کہ آپ نے کئی آدمیوں پر لعن کی اور ھشام نے کہا کہ عرب کے قبیلوں سے چند قبیلوں پر آپ نے بددعا فرمائی پھر آپ نے رکوع کے بعد قنوت کو ترک کر دیا۔ اور شعبہ نے کہا قتادہ سے

marfat.com

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک مہینہ قنوت پڑھی۔ رعل اور ذکوان وحیان پر لعنت کرتے تھے۔

۲۔ نسائی شریف $\frac{1}{164}$ { اخبرنا اسحق بن ابراھیم اخبرنا عبد الرزاق حدثنا معمر عن الزھری

عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ رَفَعَ رَاسَهٗ مِنْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ مِنَ الرَّکْعَۃِ الْاٰخِرَۃِ قَالَ اَللّٰھُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّفُلَانًا یَدْعُوْا عَلٰی اُنَاسٍ مِّنَ الْمُنَافِقِیْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ اَوْ یُعَذِّبَھُمْ فَاِنَّھُمْ ظَالِمُوْنَ۔

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے باپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب حضور نے صبح کی نماز میں آخری رکعت سے سر مبارک اُٹھایا آپ نے فرمایا اے اللہ فلاں کو لعنت کر فلاں کو لعنت کر منافق لوگوں پر آپ بددعا فرماتے تھے تو اللہ عزوجل نے آیت نازل فرمائی۔ لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ اَوْ یُعَذِّبَھُمْ فَاِنَّھُمْ ظَالِمُوْنَ۔ حضور آپ کو منافقین کے کام میں بددعا نہیں فرمانی چاہئے اللہ تعالےٰ چاہے تو رجوع فرمائے یا ان کو عذاب کرے بے شک وہ ظالم ہیں۔

۳۔ نسائی شریف $\frac{1}{164}$ { اخبرنا اسحق بن ابراھیم اخبرنا معاذ بن ھشام قال حدثنی ابی عن

قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَہْرًا یَدْعُوْا عَلٰی حَیٍّ مِّنْ اَحْیَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَکَہٗ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی عرب کے قبائل سے ایک قبیلے پر بد دعا فرماتے تھے پھر آپ نے قنوت کو ترک کر دیا۔

۴۔ مسند ابوداؤد الطیاسی ۸/۲۷۰ ابوداؤد ۱/۲۱۱ حدثنا ابو داؤد قال حدثنا هشام عن قتادة عن انس

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَہْرًا فَدَعَا عَلٰی حَیٍّ مِّنْ اَحْیَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَکَہٗ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی تو بد دعا فرمائی عرب کے قبیلوں سے ایک قبیلہ پر پھر آپ نے ترک کر دیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء راشدین میں کسی نے بھی فرضوں میں قنوت نازلہ بعد الرکوع نہیں پڑھی

۵۔ نسائی شریف ۱/۱۶۴ اخبرنا قتیبة عن خلف هو ابن خليفة عن ابی مالك بن الاشجعی عن ابیه قال صَلَّیْتُ

خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَقْنُتْ وَصَلَّیْتُ

marfat.com

خَلْفَ اَبِیْ بَکْرٍ فَلَمْ یَقْنُتْ وَصَلَّیْتُ خَلْفَ عُمَرَ فَلَمْ یَقْنُتْ وَصَلَّیْتُ خَلْفَ عُثْمَانَ فَلَمْ یَقْنُتْ وَصَلَّیْتُ خَلْفَ عَلِیٍّ فَلَمْ یَقْنُتْ ثُمَّ قَالَ یَا بُنَیَّ اِنَّھَا بِدْعَۃٌ۔

ابو مالک اشجعی کے باپ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے قنوت نہیں پڑھی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قنوت نہیں پڑھی اور عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے بھی قنوت نہیں پڑھی حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے بھی قنوت نہیں پڑھی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے بھی قنوت نہیں پڑھی پھر کہا اے میرے بیٹے یہ بدعت ہے۔

۶- مجمع الزوائد ۱/۱۹۶ | عن عبد اللہ بن مسعود قَالَ مَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ شَیْئٍ مِّنَ الصَّلٰوتِ اِلَّا فِی الْوِتْرِ وَکَانَ اِذَا حَارَبَ یَقْنُتُ فِی الصَّلٰوۃِ کُلِّھِنَّ یَدْعُوْ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ وَلَا قَنَتَ اَبُوْ بَکْرٍ وَلَا عُمَرُ وَلَا عُثْمَانُ حَتّٰی مَاتُوْا- الخ۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام نمازوں سے کسی نماز میں قنوت نہیں پڑھی تھی مشرکین پر بددعا فرماتے تھے اور نہ ہی ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے قنوت پڑھی اور نہ ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور نہ ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فوتیدگی کے وقت تک۔

marfat.com

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

۷۔ مجمع الزوائد 1/196 } وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَرَأَيْتُمْ قِيَامَكُمْ عِنْدَ فَرَاغِ الْإِمَامِ مِنَ السُّوْرَةِ هٰذَا الْقُنُوْتَ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَبِدْعَةٌ مَا فَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ شَهْرٍ ثُمَّ تَرَكَهٗ اَرَأَيْتُمْ رَفْعَكُمْ فِي الصَّلٰوةِ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَبِدْعَةٌ ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں بتاؤں تمہارا قیام امام کے سورۃ سے فراغت کے بعد قنوت کے لیے خدا کی قسم یہ بدعت ہے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا سوائے ایک مہینہ کے پھر آپ نے اس کو ترک فرما دیا۔ کیا بتاؤں میں تمہیں تمہارا رفع یدین کرنا نماز میں خدا کی قسم یہ بھی بدعت ہے

۸۔ مجمع الزوائد 1/196 } وعن ابی مجلز قال صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ فَلَمْ يَقْنُتْ فَقُلْتُ مَا مَنَعَكَ مِنَ الْقُنُوْتِ فَقَالَ اِنِّي لَا اَحْفَظُهٗ عَنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِيْ رواه الطبرانی فی الکبیر ورجاله ثقات ۔

ابی مجلز سے روایت ہے کہا اس نے میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے قنوت نہ پڑھی پھر میں نے کہا تمہیں قنوت سے کس نے روکا ہے تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے تو کسی ایک صحابی سے بھی اس کا عمل یاد نہیں۔ یعنی کسی ایک صحابی نے بھی قنوت

marfat.com

نہیں پڑھی۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عقیدہ قنوت نازلہ کے متعلق

۹۔ مجمع الزوائد ۱/۱۹۶ | عن عبد اللہ بن مسعودٍ اَنَّہٗ کَانَ لَا یَقْنُتُ فِی صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ وَ اِذَا قَنَتَ فِی الْوِتْرِ قَنَتَ قَبْلَ الرَّکْعَۃِ وَفِی رِوَایَۃٍ عَنْہُ اَیْضًا قَالَ کَانَ عَبْدُ اللّٰہِ لَا یَقْنُتُ فِی شَیْءٍ مِنَ الصَّلٰوۃِ اِلَّا فِی الْوِتْرِ قَبْلَ الرَّکْعَۃِ رَوَاھُمَا الطبرانی فی الکبیر و اسنادھما حسن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ سے روایت ہے کہ آپ صبح کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے اور جب وتر میں قنوت پڑھتے تو رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے اور ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کسی نماز میں بھی دعا قنوت نہ پڑھتے تھے سوائے وتر کے رکوع کے پہلے۔

۱۰۔ طحاوی شریف ۱/۱۴۲ | حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا حسین بن مہدی قال ثنا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزہری عن سالم عن ابیہ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی صَلٰوۃِ الصُّبْحِ حِیْنَ رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ قَالَ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ فِی الرَّکْعَۃِ الْاٰخِرَۃِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَ فُلَانًا عَلٰی نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْھِمْ اَوْ یُعَذِّبَھُمْ فَاِنَّھُمْ ظَالِمُوْنَ ۔

marfat.com

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے باپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا صبح کی نماز میں آپ نے جب رکوع سے سر اٹھایا فرمایا ربنا ولک الحمد آخری رکعت میں پھر فرمایا اللھم العن فلاناً مشرکین لوگوں پر لعنت بھیج تو اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ۔

۱۱۔ طحاوی شریف ۱/۱۴۳ ｛ حدثنا ابو امیۃ قال ثنا قبیصۃ بن عقبۃ قال ثنا سفین عن عاصم عن انسؓ قال انما قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرَّکْعَۃِ شَھْرًا قَالَ قُلْتُ فَکَیْفَ الْقُنُوْتُ قَالَ قَبْلَ الرُّکُوْعِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا اور کوئی بات نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک مہینہ قنوت پڑھی۔ کہا راوی نے میں نے کہا تو کس طرح قنوت تھی کہا رکوع کے پہلے۔

۱۲۔ طحاوی شریف ۱/۱۴۴ ｛ حدثنا احمد بن ابی داؤد قال ثنا احمد بن یونس قال ثنا زائدۃ بن قدامہ سلیمٰن التیمی عن ابی مجلز عن اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَھْرًا یَدْعُوْا عَلٰی رِعْلٍ وَذَکْوَانَ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی جو رعل اور ذکوان پر بد دعا فرماتے تھے۔

marfat.com

۱۳۔ طحاوی شریف $\frac{1}{144}$ حدثنا فہد قال ثنا ابو نعیم قال ثنا ھشام الستوائی عن قتادۃ عن انس قال قنت

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَہْرًا بَعْدَ الرَّکُوْعِ یَدْعُوْا

عَلٰی حَیٍّ مِّنْ اَحْیَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَکَہٗ۔

حضرت انسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک مہینہ قنوت پڑھی۔ عرب کے قبیلوں سے ایک قبیلے پر۔ پھر آپ نے اس کو ترک کر دیا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ کا مذہب قنوت نازلہ کے متعلق

۱۴۔ السنن الدارقطنی ۱۷۹ حدثنا الحسین بن اسمٰعیل ثنا محمد بن المنصور الطوسی ثنا شبابۃ ثنا عبد اللہ بن میسر

ابو لیلیٰ عن ابراھیم بن ابی حرۃ عن سعید بن جبیر قال

اَشْہَدُ اَنِّیْ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ اِنَّ الْقُنُوْتَ فِیْ صَلٰوۃِ

الصُّبْحِ بِدْعَۃٌ۔

سعید بن جبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ بے شک قنوت صبح کی نماز میں بدعت ہے۔

marfat.com

قنوت نازلہ اور بخاری شریف اور قنوت وتر قبل الرکوع ہے

۱۵۔ بخاری شریف ۱/۱۳۶ ﴿ حدثنا مسدد حدثنا حماد بن زید عن ایوب عن محمد بن سیرین قال سئل انس بن مالک اقنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصبح قال نعم فقیل اوقنت قبل الرکوع قال بعد الرکوع یسیرا۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت صبح کی نماز میں پڑھی ہے۔ دوسرا سوال کہ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی ہے۔ فرمایا پہلے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بعد رکوع کے صرف ایک مہینہ آپ نے پڑھی۔

۱۶۔ بخاری شریف ۱/۱۳۶ ﴿ حدثنا مسدد قال حدثنا عبد الواحد قال حدثنا عاصم قال سألت انس بن مالک عن القنوت فقال قد کان القنوت قلت قبل الرکوع او بعدہ قال قبلہ قال فان فلانا اخبرنی عنک انک قلت بعد الرکوع فقال کذب انما قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد الرکوع شھرا اراہ کان بعث قوما یقال لھم القراء ازھاء سبعین رجلا الی قوم من المشرکین دون اولئک وکان بینھم وبین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عھد فقنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شھرا یدعو علیھم۔

marfat.com

عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا قنوت کے متعلق تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قنوت ہے۔ میں نے کہا پہلے رکوع کے یا بعد میں نے کہا پہلے رکوع کے۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فلاں نے آپ سے مجھے خبر دی ہے کہ آپ نے فرمایا بعد رکوع کے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جھوٹ بولا اس نے۔ اور کوئی بات نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد رکوع ایک مہینہ صرف قنوت پڑھی ہے جو میں نے آپ کو دیکھا آپ نے اپنے قراء پارسا کو بھیجا قوم مشرکین کی طرف ان کے وہ ایک قوم تھی جن کے ساتھ آپ کا معاہدہ تھا تو آپ نے ان پر بد دعا کرنے کے لئے ایک مہینہ قنوت پڑھی۔

۱۷۔ بخاری شریف ۱/۱۳۶ } حدثنا احمد بن یونس قال حدثنا زائدۃ عن التیمی عن ابی مجلز عن انس بن مَالِکٍ قَالَ قَنَتَ النَّبِیُّ شَھْرًا یَدْعُوْ عَلٰی رِعْلٍ وَذَکْوَانَ

ابی مجلز نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت نازلہ پڑھی رِعْلٍ وَذَکْوَانَ پر بد دعا فرماتے تھے۔

احناف کا فیصلہ

طحاوی شریف ۱/۱۴۶ } فَفِیْ ذَالِکَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ ذَالِکَ الْقُنُوْتَ

marfat.com

فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ كَمَا كَانَ يَقُولُهُ فِي الصُّبْحِ وَقَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ ذَالِكَ
مَنْسُوخٌ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بِكَمَالِهِ لَا إِلَى قُنُوتٍ غَيْرِهِ
فَالْفَجْرُ أَيْضًا فِي النَّسْخِ كَذَالِكَ فَلَمَّا كَشَفْنَا وُجُوهَ هٰذِهِ الْآثَارِ
الْمَرْوِيَّةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُنُوتِ
فَلَمْ نَجِدْهَا تَدُلُّ عَلٰى وُجُوبِهِ الْآنَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ لَمْ نَأْمُرْ
بِهِ فِيْهَا وَأُمِرْنَا بِتَرْكِهِ ۔

تو حکم اس قنوت نازلہ کے متعلق یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ قنوت
عشا کے وقت پڑھتے تھے جیسا کہ صبح میں پڑھتے تھے اور ضرور اس میں تمام
کا اجماع ہے کہ عشا کی نماز میں یہ قنوت پوری طرح منسوخ ہے اس کے سوا
اور کسی قنوت کا جواز ہے ہی نہیں تو نماز فجر میں بھی عشاء کی طرح نسخ ہے
پھر جب ہم نے قنوت کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث
مرویہ کے طریقے واضح کر دیے تو ہمیں اب نماز فجر میں قنوت نازلہ کے متعلق
کوئی دلیل وجوب کی نہیں ملی اسی لئے ہم صبح کی نماز میں قنوت نازلہ کے متعلق
حکم نہیں دیتے حالانکہ ہم قنوت نازلہ کے ترک کرنے کا حکم کئے گئے ہیں۔

طحاوی شریف ۱۴۹ { فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي الْقُنُوتُ
فِي الْفَجْرِ فِي حَالِ حَرْبٍ وَلَا غَيْرِهِ قِيَاسًا
وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذَالِكَ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي
يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى (امام طحاوی نتیجہ نکالتے ہیں)
پھر جو ہم نے ذکر کیا ثابت ہوا کہ قنوت فجر کی نماز میں لائق نہیں نہ جنگ کے

marfat.com

زمانہ میں اور نہ جنگ کے سوا قیاساً بھی اور حدیث مذکورہ بالا کے لحاظ سے بھی اور یہی قول امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی فرمان ہے۔

کیوں بھئی! حنفیت کا دعویٰ رکھنے والو! اب تو محدثین کی زبانی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ تینوں کا عقیدہ قنوت نازلہ کو صبح کی نماز میں نہ پڑھنے کا ثابت ہوا اب فیصلہ تم پر ہے قنوت نازلہ صبح کی نماز میں پڑھ کر حنفی کہلا سکتے ہو یا نہیں؟

صبح کی سنتیں رہ جائیں تو سورج چڑھنے کے بعد پڑھیں

ترمذی شریف $\frac{1}{۵۷}$ (باب ما جاء فی اعادتہا بعد طلوع الشمس) حدثنا عقبۃ بن مکرم العمی البصری ناعمر بن عاصم ناھمام عن قتادۃ عن النضر بن انس عن بشیر بن نھیک عَنْ اَبِی هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَلْیُصَلِّہِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے صبح کی دو رکعت سنتیں نہ پڑھی ہوں تو چاہئے کہ سورج چڑھنے کے بعد ان کو پڑھے۔

marfat.com

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی صبح کی دو رکعت بعد از طلوع سورج پڑھنا

موطا امام مالک ۴۵ { مَالِكٌ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بن عُمَرَ فَاتَتْهُ رَكْعَتَا الْفَجْرِ فَقَضَاهُمَا بَعْدَ اَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ۔

امام مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو روایت پہنچی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی دو رکعت سنتیں رہ جاتیں تو سورج چڑھنے کے بعد ان کی قضائی پڑھتے۔

موطا امام مالک ۴۵ { مالكٌ عن عبد الرحمٰن بن القاسم عن القاسم بن مُحَمَّدٍ مِثْلُ الَّذِیْ صَنَعَ اِبْنُ عُمَرَ

قاسم بن محمد رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے جیسا کہ عبداللہ بن عمر کیا کرتے تھے۔

سنت العصر

کنز العمال ۴/۱۹۱ { عَنْ عَلِیٍّ قَالَ رَحِمَ اللهُ مَنْ صَلّٰی قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا (ابن جریر)

حضرت علی المرتضیٰ سے روایت ہے فرمایا اللہ تعالےٰ رحم فرماوے جس شخص

marfat.com

نے عصر کے پہلے چار رکعتیں پڑھیں۔

کنز العمال ۴/۱۹۱ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اَوْصَانِی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ لَا اَدَعُھُنَّ مَا حَیِیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا فَلَسْتُ بِتَارِکِھِنَّ مَا حَیِیْتُ (ابن النجار)

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی۔ تین باتوں کی کہ میں ان کو تا زندگی نہ چھوڑوں پہلی بات یہ ہے۔ کہ عصر کے پہلے چار رکعت پڑھوں تو میں نے تا زندگی ان کو ترک نہیں کیا۔

ترمذی شریف ۱/۵۷ حدثنا بندار محمد بن بشار نا ابو عامر نا سفیان عن ابی اسحٰق عن عاصم بن ضمرۃ عن عَلِیٍّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ یَفْصِلُ بَیْنَھُنَّ بِالتَّسْلِیْمِ عَلَی الْمَلٰئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَمَنْ تَبِعَھُمْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ۔

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے پہلے چار رکعت ہمیشہ پڑھتے رہے ایک ہی سلام سے فیصلہ فرماتے۔

ترمذی شریف ۱/۵۷ حدثنا یحیٰی بن موسیٰ و احمد بن ابراھیم ومحمود بن غیلان وغیر واحد قالوا نا ابو داؤد طیالسی نا محمد بن مسلم بن مھران سمع جدہٗ عن ابن عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰہُ امْرَءًا

marfat.com

صَلّٰی قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا قَالَ ابوعیسٰی هٰذا حدیث حسن غریب۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادے اللہ تعالےٰ ایسے آدمی پر جس نے عصر کے پہلے چار رکعتیں پڑھیں۔

عشاء کے پہلے چار رکعتیں

حلبی کبیر ۳۶۹ | وَاَرْبَعٌ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَاَرْبَعٌ بَعْدَهَا وَاِنْ شَاءَ رَكْعَتَيْنِ اِىْ وَاِنْ شَاءَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اَمَّا الرَّكْعَتَانِ فَلِمَا مَرَّ فِىْ حَدِيْثَىْ عَائِشَةَ وَاُمِّ حَبِيْبَةَ وَاَمَّا الْاَرْبَعُ فَلِمَا رُوِىَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى قَبْلَ الْعِشَاءِ اَرْبَعًا كَاَنَّمَا تَهَجَّدَ فِىْ لَيْلَتِهٖ وَمَنْ صَلَّاهَا بَعْدَ الْعِشَاءِ كَانَ كَمِثْلِهِنَّ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ رواہ سعید بن منصور فی سننہ ورواہ البیہقی من قول عائشۃ والنسائی والدارقطنی من قول کعب۔

چار رکعتیں عشا کے پہلے پڑھے اور چار عشاء کی نماز کے بعد (یعنی دو سنتیں اور دو نفل) اور اگر چاہے تو دو رکعتیں ہی پڑھے یعنی اگر چاہے تو دو رکعت نماز سنت ہی ادا کرے دو رکعت پچھلی سنتوں کے متعلق جو پہلے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا اور ام حبیبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے عشاء کے پہلے چار رکعتیں پڑھی تو اس کو اتنا ثواب ہے گویا کہ اس نے تمام

marfat.com

رات تہجد پڑھے اور جس شخص نے چار رکعت عشاء کے بعد پڑھیں اس کو اتنا ثواب ہے گویا کہ اس نے شب قدر کی تمام رات تہجد پڑھے سعید بن منصور نے اس کو اپنی سنن میں روایت کیا ہے اور امام بیہقی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کیا ہے اور نسائی اور دار قطنی نے حضرت کعب سے روایت کی ہے

الدرایہ ابن حجر عسقلانی ۱۱۹ | فَفِی سُنَنِ سَعِیْدِ بْنِ مَنْصُوْرٍ مِّنْ حَدِیْثِ الْبَرَاءِ رَفَعَہٗ مَنْ صَلّٰی قَبْلَ الْعِشَاءِ اَرْبَعًا کَانَ کَاَنَّمَا تَہَجَّدَ مِنْ لَیْلَتِہٖ وَمَنْ صَلَّاھُنَّ بَعْدَ الْعِشَاءِ کَمِثْلِھِنَّ مِنْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ وَ اَخْرَجَہُ الْبَیْہَقِیُّ مِنْ حَدِیْثِ عَائِشَۃَ مَوْقُوْفًا وَ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ وَ الدَّارَقُطْنِیُّ مَوْقُوْفًا عَلٰی کَعْبٍ۔

ابن حجر عسقلانی نے کہا ہے کہ سنن سعید بن منصور میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالے عنہ سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مرفوع روایت بیان فرمائی ہے۔ کہ جس شخص نے چار رکعتیں عشاء کے پہلے پڑھیں گویا کہ اس نے تمام رات تہجد پڑھے اور جس شخص نے عشاء کے بعد چار رکعتیں پڑھیں تو گویا کہ شب قدر کی تمام رات اس نے تہجد پڑھے امام بیہقی نے اس روایت کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ سے موقوف حدیث بیان کی ہے اور نسائی اور دار قطنی سے اس حدیث کو حضرت کعب رضی اللہ تعالے عنہ سے موقوف حدیث بیان فرمائی ہے۔

marfat.com

وتروں کا بیان[1]

تین وتر واجب ہیں[1]

ابوداؤد ۱/۲۰۸ | حدثنا ابن المثنی نا ابو اسحٰق الطالقانی نا الفضل بن موسیٰ عن عبید اللہ بن عبد اللہ العتکی عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ یُوْتِرْ فَلَیْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ یُوْتِرْ فَلَیْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ یُوْتِرْ فَلَیْسَ مِنَّا۔

حضرت بریدہ سے روایت ہے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے وتر حق ہیں پھر جس شخص نے وتر نہیں پڑھے تو وہ میری امت سے نہیں وتر حق ہیں۔ تو جس شخص نے وتر نہیں پڑھے تو وہ ہم سے نہیں وتر حق ہیں پھر جس شخص نے وتر نہیں پڑھے تو وہ میری امت سے نہیں ہے۔

۲۔ کنز العمال ۴/۱۹۵ | عَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِثَلَاثٍ (مسند امام احمد)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے فرمایا آپ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تین وتر پڑھتے۔

marfat.com

(۳) کنز العمال $\frac{۴}{۱۹۶}$ } عَنْ عبد الرحمٰن بن ابزی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَءُ فِی الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمِ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَقُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ (ابن ابی شیبہ)

عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ پڑھتے تھے وتروں میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ۔

۴۔ کنز العمال $\frac{۴}{۱۹۶}$ } عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِثَلَاثٍ یَقْرَءُ فِیْھِنَّ بِسَبِّحِ اسْمِ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (ابن ابی شیبہ)

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ تین رکعتوں سے وتر پڑھے ان میں پڑھتے پہلے میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور دوسری میں قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ

۵۔ کنز العمال $\frac{۴}{۱۹۶}$ } عن عمران ان النبی صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْتِرُ بِثَلَاثٍ یَقْرَءُ فِی الْاُوْلٰی بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِیَۃِ بِقُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَفِی الثَّالِثَۃِ بِقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (ابن بخار)

عمران سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تین وتر پڑھتے پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی دوسری رکعت میں قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ

marfat.com

اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

۶۔ کنز العمال ۴/۱۹۷ } عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَءُ فِيْ وَتْرِهٖ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ (کرعب)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وتر کی تینوں رکعات پڑھتے تھے۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور مُعَوَّذَتَيْنِ ان میں پڑھتے۔

تین وتر اور دعا قنوت رکوع کے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی

۷۔ الدار قطنی ۱۷۵ } حدثنا عبد اللّٰه بن سلیمان بن الاشعث ثنا المسیب بن واضح ثنا عیسی بن یونس عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة قال ابو بکر ربما قال المسیب عن عزرة وربما لم یقل عن سعید بن عبد الرحمٰن بن ابزی عن ابیه عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ يَقْرَءُ فِيْهَا بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَكَانَ يَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ۔

ابی ابن کعب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہا اس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعتوں سے ہمیشہ وتر کرتے۔ ان تینوں میں یہ سورتیں

پڑھتے پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی اور دوسری رکعت میں قُلْ یَا اَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور ہمیشہ دعا قنوت پہلے رکوع کے پڑھتے تھے۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے دو مسائل ثابت ہوئے۔

(۱) کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تین وتر ہی پڑھتے تھے۔

(۲) یہ کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رکوع کے پہلے دعا قنوت پڑھتے رہے۔

(۸) **الدار قطنی ۱۷۵** حدثنا عبد اللہ بن سلیمان بن الاشعث ثنا علی بن خشرم ثنی عیسٰی بن یونس عن فطر عن زبید عن سعید بن عبد الرحمٰن بن ابزی عن ابیہ عن اُبَیِّ بن کَعْبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِثَلَاثٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَ قُلْ یَا اَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَ یَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَ اِذَا سَلَّمَ قَالَ سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ یَمُدُّ بِهَا صَوْتَهٗ فِی الْاٰخِیْرَةِ یَقُوْلُ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔

ابی بن کعب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تین رکعتوں سے وتر کرتے تھے پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی اور دوسری میں قُلْ یَا اَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور ہمیشہ رکوع کے پہلے دعا قنوت پڑھتے اور جب سلام پھیرتے فرماتے سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ تین دفعہ اس کے ساتھ اخیر میں لمبا فرماتے۔ فرماتے رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔

marfat.com

(۹) الدارقطنی ۱۷۶ } حدثنا الحسین بن اسمٰعیل ثنا ابو حاتم الرازی ثنا سعید بن عفیر ثنی یحیٰی بن ایوب عن یحیٰی بن سعید عن عمرۃ بنت عبدالرحمٰن عن عائشۃ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَءُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الَّتِیْ یُوْتِرُ بَعْدَھُمَا بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَ قُلْ یٰاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَ یَقْرَءُ فِی الْوِتْرِ بِقُلْ ھُوَ اللّٰہُ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں میں جن میں وتر کرتے ان کے بعد سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور قُلْ یٰاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ اور وتر میں پڑھتے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ وتر ایک رکعت سے ہی ہوتا ہے لیکن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت کی نیت کر کے علیحدہ ایک رکعت تمام عمر نہیں پڑھا بلکہ دو رکعتوں سے ملا کر پڑھا جیسا کہ اوپر گذر چکا اور تینوں میں جو جو سورتیں تلاوت فرمائیں ان کے اسماء بھی مذکور رہیں۔

اب تم کوئی ایسی حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نکال کر دکھاؤ کہ اپنے ایک ہی رکعت مستقل علیحدہ پڑھی ہو اور اس میں فلاں سورۃ پڑھی ہو ایسے شخص کو

یکصد روپیہ انعام نقد

انشاء اللہ العزیز دوں گا کیونکہ آپ کا ارشاد ایسا نہیں جس پر خود عمل نہ کیا ہو اور آپ کا

marfat.com

کوئی عمل ایسا نہیں جس کے متعلق آپ کا ارشاد موجود نہ ہو۔

(۱۰) الدار قطنی ۱۷۶ } حدثنا الحسین بن اسمٰعیل الترمذی ثنا ابن ابی مریم ثنا یحیٰی بن ایوب عن یحیٰی بن سعید عن عمرۃ عن

عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کان یوتر بثلاث یقرأ فی الرکعۃ الاولٰی بسبح اسم ربک الاعلیٰ وفی الثانیۃ قل یا ایّہا الکافرون وفی الثالثۃ قل ھو اللہ احد وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب النّاس

صحابہؓ کا عمل

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تین رکعتوں سے وتر کرتے پہلی رکعت میں سبّح اسم ربک الاعلیٰ پڑھتے اور دوسری رکعت میں قل یا ایّہا الکافرون پڑھتے اور تیسری رکعت میں قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب النّاس پڑھتے۔

(۱۱) مجمع الزوائد ۱/۹۷ } عن ابن عمر ان النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کان یوتر بثلاث رکعات ویجعل القنوت قبل الرکوع رواہ الطبرانی فی الاوسط۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تین رکعتوں سے وتر کرتے تھے اور دعا قنوت کو رکوع کے پہلے کرتے۔

marfat.com

تین وتر اور درمیان کا تشہد

۱۲۔ السنن الدار قطنی ۱۷۳ { حدثنا الحسن بن رشیق بمصر ثنا محمد بن احمد بن حماد الدولابی

ثنا ابو خالد یزید بن سنان ثنا یحییٰ بن ذکریا الکوفی ثنا الاعمش عن مالک بن الحارث عن عبد الرحمٰن بن یزید النخعی عن عبد اللہ بن مسعود قال قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وِتْرُ اللَّیْلِ ثَلَاثٌ کَوِتْرِ النَّھَارِ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے تین وتر ہیں دن کے وتر کی طرح یعنی نماز مغرب کی طرح۔

اس حدیث شریف سے دو امور ثابت ہوئے۔

(۱) وتر صرف تین ہی ہیں۔ انہی پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اکثر عمل رہا صرف ایک وتر کو علیحدہ دو رکعت سے تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عمر نہیں پڑھا۔

۲۔ یہ ثابت ہوا کہ تین وتروں کو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز کی طرح ارشاد فرما دیا تو ثابت ہوا کہ مغرب کی نماز کی طرح درمیان کا جلسہ تشہد بھی بیٹھنا چاہیئے۔ وتر مغرب کی نماز کی طرح یہی طریقہ احناف کا ہے۔

ہر دو رکعت پر التحیات

۱۳۔ ترمذی شریف ۵۰ { حدثنا سوید بن نصر نا عبد اللہ بن المبارک

marfat.com

نا لیث بن سعد نا عبد ربہ بن سعید عن عمران بن ابی انس

عن عبد اللہ بن نافع بن العمیاء عن الفضل بن عباس قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوۃُ مَثْنٰی مَثْنٰی تَشَہَّدُ

فِیْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ الخ

فضل بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جوڑا جوڑا ہے ہر دو رکعتوں میں ایک تشہد ہے۔

اس حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلیہ قاعدے

سے وتروں کی دو رکعتوں پر تشہد کا پڑھنا ضروری ہے۔

سجدہ سہو بعد سلام

ابوداؤد ۱/۱۵۱ | مسلم شریف ۱/۲۱۴ | ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ کَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِہٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ

وَکَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِہٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ وَکَبَّرَ۔

اس حدیث شریف کی ابتدا پہلے سے ہے جس میں ترتیب وغیرہ مذکور ہے طوالت کی وجہ

سے پوری نہیں لکھی گئی جب نماز کی انتہا ہوئی وہاں سے حدیث شروع کی ہے کہ مصطفےٰ صلی

اللہ علیہ وسلم نے نماز کے اخیر میں۔ پھر سلام پھیرا پھر اللہ اکبر فرمایا اور سجدہ کیا اور سجدوں کی

طرح یا لمبا پھر اٹھے اور اللہ اکبر فرمایا پھر اللہ اکبر فرمایا اور سجدہ کیا اور سجدوں کی

طرح یا لمبا۔

الدارقطنی ۱۴۴/۱ حدثنا ابن صاعد ثنا ابو عبید اللہ المخزومی

marfat.com

سعید بن عبد الرحمٰن ثنا سفین عن منصور عن ابراھیم عن علقمۃ عن ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ سَجَدَ سَجْدَ تِیَ السَّھْوِ بَعْدَ التَّسْلِیْمِ وَحَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَجَدَھُمَا بَعْدَ التَّسْلِیْمِ۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے سجدہ کیا دو سجدے سہو کے سلام پھیرنے کے بعد اور حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سجدے سہو کئے سلام پھیرنے کے بعد۔

طوالت کے ڈر سے صرف تین حدیثوں پر اکتفا کرتا ہوں ان دونوں حدیثوں سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے سہو کئے چنانچہ جب سے سجدہ سہو شروع ہوا۔ واقعہ ذوالیدین ہے۔ اس وقت بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے کے بعد ہی دو سجدے سہو کئے۔

امام کی اقتداء کے بعد میں ملنے والے کی کونسی رکعت ہوگی

۱۔ بخاری شریف ۱/۱۲۴ حد ثنا آدم قال حد ثنا ابن ابی ذئب قال حد ثنا الزھری عن سعید وابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ح وحد ثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزھری قال اخبرنی ابو سلمۃ بن عبد الرحمٰن اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ

marfat.com

فَلَا تَاْتُوْهَا تَسْعَوْنَ وَاْتُوْهَا تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہا اُس نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم اس کی طرف دوڑ کر نہ آؤ۔ آہستہ آؤ لازمی ہے تم پر آرام پھر جو تمہیں مل جائے پڑھ لو اور جو تم سے رہ جائے اُس کو پورا کر و۔

(۲) مسلم شریف $\frac{1}{220}$ } حدثنی حرملۃ بن یحیٰی و اللفظ لہٗ قال انا ابن وھب قال اخبرنی یونس عن ابن شہاب قال اخبرنی ابو سلمۃ بن عبد الرحمٰن اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَاْتُوْهَا تَسْعَوْنَ وَاْتُوْهَا تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا۔

ابوہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم اس کی طرف دوڑ کر نہ آؤ بلکہ چل کر آؤ اور تم پر آرام ضروری ہے پھر تمہیں جو مل جائے پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے تو اُس کو پورا کر لو۔

۳۔ مسلم شریف $\frac{1}{220}$ } حدثنا یحیٰی بن ایوب و قتیبہ بن سعید و ابن حجر عن اسمٰعیل بن جعفر قال ابن ایوب حدثنا اسمٰعیل قال اخبرنی العلاء عن ابیہ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ

marfat.com

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ثُوِّبَ فِی الصَّلٰوۃِ فَلَا تَاْتُوْھَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَاْتُوْھَا وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃُ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا کَانَ یَعْمِدُ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَھُوَ فِیْ صَلٰوۃٍ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کھڑی ہو جائے تو اس کی طرف دوڑ کر نہ آؤ بلکہ آرام سے آؤ پھر جو تمہیں مل جائے پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے پوری کرلو ضرور ایک تمہارا جب نماز کا اعتماد کرتا ہے تو وہ نماز میں ہے۔

۴۔ مسلم شریف ۱/۲۲۰ } حدثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال انا معمر عن ھمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابو ھریرۃ عَنْ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَادِیْثُ مِنْھَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نُوْدِیَ بِالصَّلٰوۃِ فَاْتُوْھَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃُ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس کے متعلق کئی حدیثیں ہیں۔ ان سے بعض یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز کی طرف پکارا جائے تو چل کر نماز کی طرف آؤ۔ تم پر آرام سے آنا ضروری ہے پھر جو تم پاؤ نماز پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہو جائے تو اس کو پورا کر لو۔

ان چار احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے وما

marfat.com

فَاتَکُمْ فَاتِمُّوْا جو رکعت تم سے فوت ہو جائے تو اس کو تم پورا کرو۔
تو ثابت ہوا کہ امام صاحب سے ہماری ایک رکعت یا دو رکعت یا تین رکعتیں جن کو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوت ہونے کا ارشاد فرمایا ہے۔ جب انہی کو اس صورت سے جو فوت ہوئی ہیں پورا نہ کیا جائے گا تو نماز مکمل نہیں ہو گی۔ یعنی جو فوت ہوئی ہیں ان کا اتمام کرنا ہے اور کمی پوری تب ہی ہو سکتی ہے کہ فوت شدہ کو ہی قضا کیا جائے ورنہ تین خرابیاں لازم آئیں گی۔ ایک تو یہ جو فوت شدہ ہیں ان کا اتمام نہ ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے خلاف لازم آتا ہے۔ دوسری خرابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث جو کہ ہو چکی ہیں۔ فاتحہ خلف الامام میں اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ امام اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی اتباع کی جائے اور اتباع تب ہی ہو سکتی ہے کہ جو رکعت امام کی ہو وہی مقتدی کی ہو اگر امام کی آخری ہو اور مقتدی کی اوّل ہو تو امام صاحب کی اقتدا نہ رہی کیونکہ فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ کے خلاف لازم آتا ہے تو نماز صحیح نہ ہوئی۔ تیسری یہ خرابی لازم آئی کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس حدیث اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ کے آگے مذکور ہے۔ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَیْہِ امام پر تمہارا اختلاف بھی نہ ہو۔ اگر امام کی پچھلی رکعتیں ہوں اور مقتدی کی پہلی تو ایسا کرنے والا فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَیْہِ کا مکذب ثابت ہو گا تو اس لئے فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَا فَاتَکُمْ فَاتِمُّوْا پر عمل کر کے جو رکعت امام کی ہو اسی کی اتباع میں وہی رکعت مقتدی بھی رکھے اور جو رکعت امام سے فوت ہو گئی ہے اس کی قضائی کر کے اتمام الصلوٰۃ کرے تو امام کی مخالفت بھی نہ ہو گی اور نماز بھی پوری ہو گئی۔

marfat.com

اس کی تائید میں آگے مسلم شریف کی حدیث وارد ہے جس میں فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان احادیث کا مؤید ہے۔

۵۔ مسلم شریف $\frac{1}{۲۲۰}$ } وحدثنا قتیبۃ بن سعید قال نا الفضیل یعنی ابن عیاض عن ھشام ح وحدثنی زھیر بن حرب و اللفظ لہٗ قال نا اسمعیل بن ابراھیم قال نا ھشام بن حسان عن محمد بن سیرین ابی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوۃِ فَلَا یَسْعَ اِلَیْھَا اَحَدُکُمْ وَلٰکِنْ لِیَمْشِ وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃُ وَالْوَقَارُ وَصَلِّ مَا اَدْرَکْتَ وَاقْضِ مَا سَبَقَکَ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم سے کوئی بھی نماز کی طرف دوڑے اور لیکن چاہئے کہ چلے اور تم پر آرام سے آنا اور وقار لازمی ہے اور پڑھے جو مل جائے اور جو پہلے امام نے پڑھ لی ہے اس کی قضائی کرے۔

اب اس فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی حدیثوں کی تائید ہوگئی کہ جو کچھ امام سے مقتدی کا فوت ہو جائے اس کی قضائی پوری کرے تو نماز کا اتمام ہوتا ہے ورنہ نہیں اگر امام کی پچھلی رکعتوں کو مقتدی پہلی بنائے اور اپنی فوت شدہ کی قضائی نہ دے نماز صحیح نہ ہوگی

marfat.com

باب الجمعۃ

نماز ظہر کی فرضیت عین بلا شرط قرآن کریم سے

۱۵۔ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ ۔

قائم فرمایئے نماز کو سورج ڈھلنے کے وقت اس نماز کا نام قرآن مجید نے مقرر فرمایا۔

$\frac{2}{1}$ روم ؏ عَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ ۔

عشا کے وقت رب کریم کی تسبیح و تحمید بیان کرو اور ظہر کے وقت۔

ان دونوں آیتوں نے نماز ظہر کو فرض عین ثابت فرمایا اور وقت ظہر لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ سورج ڈھلنے کے وقت سے عصر تک اس کی فرضیت انسان کے ذمہ سے زائل نہیں ہوتی جب تک کہ ظہر کی نماز کو ادا نہ کرے۔

خداوند کریم کی مقررہ مفروضہ پانچ نمازوں سے ایک نماز ظہر فرضی ہے جیسا کہ دوسری نمازیں کسی حالت میں بھی معاف نہیں ہوتیں۔ عورتوں سے سوائے حائضہ اور نفاس والی عورت کے اور مردوں سے تو کسی وقت بھی نماز فرضی معاف نہیں سوائے بیہوشی کے۔

marfat.com

نماز جمعہ کے لئے قرآن کریم باشرائط دعوت دیتا ہے

جمعہ ۲۹/۲ } یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً اَوْ لَھْوَا انْفَضُّوْا اِلَیْھَا وَتَرَکُوْکَ قَآئِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ اللَّھْوِ وَمِنَ التِّجَارَۃِ وَاللّٰہُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ۔

اے ایمان والو جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان کہی جائے تو اللہ کے ذکر کے لئے دوڑ کر آؤ اور بیع کو چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تمہیں علم ہے پھر جب نماز پوری کی جائے تو زمین پر منتشر ہو جاؤ اور اللہ کا فضل (یعنی روزی) تلاش کرو۔ اور اللہ کا ذکر بھی بہت کرو تاکہ تم خلاصی پاؤ اور جب یہ تجارت یا کھیل کو دیکھتے ہیں اس کی طرف چلے جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا ہی چھوڑ دیتے ہیں فرما دیجئے جو اللہ تعالےٰ کے پاس ہے وہ کھیل اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ تعالےٰ بہتر ہے رزق دینے والوں کا قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیات کے پانچ جملوں سے ثابت ہوتا ہے کہ جمعہ کے لئے مصر جامع شرط ہے۔

(۱) وَذَرُوا الْبَیْعَ سے اللہ بیع کو تم ترک کر دو۔ یعنی جمعہ پڑھنے کا مقام وہ ہو جہاں عام بیع

ہو یعنی تجارت گاہ ہو اور تجارت بھی شرعی طریقے پر ہو۔

۲۔ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ: زمین میں پھیلو یعنی شہر اتنا وسیع ہو کہ اس میں خوب پھرا جا سکے۔

(۳) وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ: جہاں تجارت پیشہ لوگ زیادہ ہوں گے وہیں روزی کا سلسلہ باسانی ہو سکتا ہے۔

(۴) وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً: جب وہ تجارت کو دیکھتے ہیں تو اس کی طرف چلے جاتے ہیں اس لفظ تجارت نے شہر کی اور وضاحت فرما دی۔

(۵) اَوْ لَهْوًا: کھیل تماشے بھی عموماً شہروں میں ہی جا بجا ہوتے ہیں یہ بھی شہر کے صفات سے ہے۔

یہ پانچوں صفات وسیع شہر کو ثابت کرتی ہیں جہاں تجارت اور تماشے وغیرہ عام ہوں اور مزدوری وغیرہ بھی عام مل جائے۔

ظہر کی نماز کسی شرط مکانی کی محتاج نہیں اور نہ ہی اس کے لئے کوئی مقام کی تخصیص موجود ہے۔

جمعہ کی نماز کا حکم جن پر عاید نہیں ہوتا

۱۔ بیہقی شریف ۳/۱۸۴ } اخبرنا ابو سعد المالینی انباء ابو احمد
۲۔ دار قطنی ۱۶۴ } بن عدی ثنا البغوی ثنا کامل بن طلحة

ثنا ابن لهیعة ثنا معاذ ابن محمد الانصاری عن ابی الزبیر عن جابر ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال من یؤمن

marfat.com

بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَعَلَیْہِ الْجُمُعَۃُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِلَّا عَلٰی مَرِیْضٍ اَوْ مُسَافِرٍ اَوْ صَبِیٍّ اَوْ مَمْلُوْکٍ وَمَنِ اسْتَغْنٰی عَنْھَا بِلَھْوٍ اَوْ تِجَارَۃٍ اِسْتَغْنَی اللّٰہُ عَنْہُ وَاللّٰہُ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ"۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالےٰ اور قیامت کے دن کے ساتھ ایمان رکھتا ہے تو اس پر نماز جمعہ جمعہ کے دن لازمی ہے۔ سوائے بیمار کے یا مسافر کے یا لڑکے کے یا غلام کے اور جو شخص جمعہ کی نماز سے بے پروا ہوا لہو اور تجارۃ سے اس سے اللہ کریم بے پرواہ ہو گیا اور اللہ تعالےٰ بے پرواہ تعریف کیا گیا ہے۔

۳ بیہقی شریف ۳/۱۸۴ } وَمنھا ما اخبرنا ہ ابو عبد اللہ الحافظ
۴ دار قطنی ۱۶۴ } ثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا الحسن بن علی بن عفان ثنا یحیٰی بن فضیل ثنا حسن یعنی ابن صالح بن حی حدثنی ابی حدثنی ابو حازم من مولی لآل الزبیر یَرْفَعُہٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ الْجُمُعَۃُ وَاجِبَۃٌ عَلٰی کُلِّ حَالِمٍ اِلَّا عَلٰی اَرْبَعَۃٍ عَلَی الصَّبِیِّ وَالْمَمْلُوْکِ وَالْمَرْاَۃِ وَالْمَرِیْضِ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمعہ واجب ہے ہر بالغ پر سوائے چار اشخاص کے۔ لڑکا اور غلام اور عورت اور بیمار۔ یعنی ان چاروں پر جمعہ واجب نہیں۔

marfat.com

۵۔ دار قطنی ۱۶۶؍ حدثنا احمد بن محمد بن مسعدۃ ثنا اسید بن عاصم ثنا بکر بن بکار ثنا یاسین بن معاذ عن الزہری عن سعید بن المسیب وابی سلمۃ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قال رسولُ اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَکَ مِنَ الْجُمُعَۃِ رَکْعَۃً صَلّٰی اِلَیْھَا اُخْرٰی فَاِنْ اَدْرَکَھُمْ جُلُوْسًا صَلَّی الظُّھْرَ اَرْبَعًا۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے جمعہ کی ایک رکعت پالی تو دوسری رکعت بھی اس کے ساتھ پڑھ لے پھر جس شخص نے جلسہ تشہد کو پایا تو ظہر کی چار رکعت ہی پڑھے

۶۔ دار قطنی ۱۶۴؍ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَلْجُمُعَۃُ وَاجِبَۃٌ فِیْ جَمَاعَۃٍ اِلَّا عَلٰی اَرْبَعٍ عَبْدٍ مَمْلُوْکٍ اَوْ صَبِیٍّ اَوْ مَرِیْضٍ اَوْ اِمْرَاَۃٍ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے فرمایا جمعہ واجب ہے جماعت میں سوائے چار کے۔ غلام ہو یا لڑکا یا مریض ہو یا عورت ان پر جمعہ واجب نہیں۔

اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ جمعہ کے لئے جماعت بھی شرط دوسری شرط غلام بھی نہ ہو۔ تیسری شرط لڑکا بھی نہ ہو۔ چوتھی شرط تندرست ہو بیمار نہ ہو۔ پانچویں شرط جمعہ مرد پہ ہے۔ عورت پہ نہیں۔

۷۔ ابوداؤد $\frac{1}{160}$ (۸) دار قطنی ۱۶۴؍ عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ عَلَی الْمُسَافِرِ جُمُعَۃٌ۔

marfat.com

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے فرمایا مسافر پر جمعہ نہیں۔

جمعہ جماعت میں

۹۔ ابوداؤد ۱/۱۶۰ } عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الجمعۃ حق واجب علی کل مسلم فی جماعۃ الا اربعۃ عبد مملوک او امراۃ او صبی او مریض۔

جمعہ حق ہے واجب ہے ہر مسلمان پر جماعت میں سوائے چار آدمیوں کے غلام مملوک ہو یا عورت ہو یا لڑکا یا مریض ہو

اس حدیث اور دار قطنی کی سابقہ حدیث سے ظاہر ہوئیں۔

نماز جمعہ کی دو شرطیں

۱۔ چار شخصوں پر نماز جمعہ نہیں۔ غلام کسی کی ملکیت ہو۔ عورت پر جمعہ نہیں لڑکے پر اور مریض پر نماز جمعہ نہیں۔

۲۔ نماز جمعہ کے لئے جماعت کثیر شرط ہے ایک دو آدمیوں سے جمعہ نہیں ہوتا۔

جمعہ کے لئے دیہاتوں سے لوگوں کا آنا

(۱۰) البیہقی شریف ۳/۱۷۳ } اخبرنا ابو علی الروذباری انبا ابو بکر بن داسہ ثنا ابوداؤد ثنا احمد بن صالح ثنا عبد اللہ بن وہب اخبرنی عمرو یعنی ابن الحارث عن عبید اللہ بن ابی جعفر ان

marfat.com

محمد بن جعفر حدثنا عن عروہ بن الزبیر عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا قالت کان الناس ینتابون الجمعۃ من منازلہم ومن العوالی رواہ البخاری ومسلم فی الصحیح عن احمد بن عیسٰی عن ابن وہب۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ لوگ یکے بعد دیگرے جماعتوں کی جماعتیں اپنے گھروں سے اور گرد و نواح سے جمعہ کو آتے تھے۔

جہاں تک آذان کا آوازہ پہنچے جمعہ ان لوگوں کے لئے ہے

(۱) بیہقی شریف ۳/۱۷۳ } اخبرنا ابوبکر بن الحارث الفقیہ

(۲) دارقطنی ۱۶۵ } انباء علی بن عمر الحافظ ثنا عبداللہ بن سلیمان بن الاشعث ثنا ہشام بن خالد ثنا الولید عن زہیر بن محمد عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما الجمعۃ علی من سمع النداء ھکذا ذکرہ الدارقطنی رحمہ اللہ فی کتابہ بھذ الاسناد مرفوعا وروی عن حجاج بن ارطاۃ عن عمرو کذالک مرفوعا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے فرمایا اور کوئی بات نہیں جمعہ اس شخص پر ہے جس نے آذان کو سنا۔

(۳) بیہقی شریف ۳/۱۷۵ } اخبرنا ابو سعید بن ابی عمرو ثنا

marfat.com

ابو العباس الاصم انباء الربیع انباء الشافعی انباء ابراھیم بن محمد حدثنی عبد اللہ بن یزید عن سعید بن المسیب اَنَّہٗ قال تَجِبُ الْجُمُعَۃُ عَلٰی مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ۔

سعید بن مسیب سے ہے فرمایا جمعہ اُس شخص پر واجب ہے جس نے آذان کو سُنا۔

دیہات میں جمعہ نہیں

۱۴۔ بیہقی شریف ۳/۱۷۵ اخبرنا ابو ذکریا بن ابی اسحٰق و ابو بکر بن الحسن قالا ثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا بحر بن نصر ثنا عبد اللہ بن وھب اخبرنی ابن لھیعہ عن ابن ابی جعفر عن الاعرج اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ کَانَ یَاْتِی الْجُمُعَۃَ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَۃِ یَمْشِیْ وَھُوَ عَلٰی رَاْسِ سِتَّۃِ اَمْیَالٍ مِّنَ الْمَدِیْنَۃِ

بے شک ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیشہ ذی الحلیفہ سے جمعہ کو پیدل چل کر آتے اور وہ مدینہ طیبہ سے چھ میل کے فاصلہ پر تھا۔

۱۵۔ بیہقی شریف ۳/۱۷۵ اخبرنا ابو بکر بن الحارث الفقیہ انباء ابو محمد حیان ثنا ابو اسحٰق ابراھیم بن محمد بن الحسن ثنا ابو عامر ثنا الولید ھو ابن مسلم اخبرنی بسرۃ بن العلاء عن الزھری اَنَّ اَھْلَ ذِی الْحُلَیْفَۃِ کَانُوْا یُجَمِّعُوْنَ

marfat.com

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَالِكَ عَلٰى مَسِيْرَةِ سِتَّةِ أَمْيَالٍ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ قَالَ وَحدثنا ابو لید اخبرنا الاوزاعی عن عطاء بن ابی رباح قَالَ كَانَ أَهْلُ مِنٰى يَحْضُرُوْنَ الْجُمُعَةَ بِمَكَّةَ ۔

زہری سے روایت ہے کہ ذی الحلیفہ والے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ پڑھتے تھے اور یہ مدینہ طیبہ سے چھ میل کے فاصلے پر تھا عطاء بن ابی رباح سے ہے کہا اس نے کہ منیٰ والے مکہ میں جمعہ کے لئے حاضر ہوتے تھے۔

۱۶۔ بیہقی شریف $\frac{3}{175}$ اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ حدثنی احمد بن الحسن الشافعی ثنا جعفر بن احمد الحافظ ثنا اسحق بن ابراہیم من کتابۃ آخر مجلس جلسۃ ثم مات قال اخبرنا ابن مہدی عن خالد بن عبد الرحمن السلمی عن نافع عن ابن عمر قَالَ إِنَّمَا الْغُسْلُ عَلٰى مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ فَالْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ يَأْتِيْ أَهْلَهُ ۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا اور کوئی بات نہیں غسل اس شخص پر ہے جس پر جمعہ واجب ہے اور جمعہ اس شخص پر ہے جو رات تک اپنے اہل کو واپس آسکے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو رات تک واپس گھر نہ آسکے اس پر جمعہ واجب نہیں

۱۷۔ بیہقی شریف $\frac{3}{175}$ اخبرنا ابو بکر بن الحارث الفقیہ ابنا

marfat.com

ابو محمد بن حیان ثنا ابراھیم بن محمد بن الحسن الاصبہانی ثنا ابو عامر موسیٰ بن عامر ثنا الولید بن مسلم قال سألت اللیث بن سعد فقال کُلُّ مَدِیْنَةٍ اَوْ قَرْیَةٍ فِیْهَا جَمَاعَةٌ وَعَلَیْهِمْ اَمِیْرٌ اَمَرَ اِذَا بِالْجُمُعَةِ فَلْیُجَمِّعْ بِهِمْ فَاِنَّ اَهْلَ الْاِسْکَنْدَرِیَّةِ وَمَدَائِنَ مِصْرَ وَمَدَائِنَ سَوَاحِلِهَا کَانُوْا یُجَمِّعُوْنَ الْجُمُعَةَ عَلٰی عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعُثْمٰنَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہما بِاَمْرِهِمَا وَفِیْهَا رِجَالٌ مِنَ الصَّحَابَةِ وَبِاِسْنَادِهٖ ثنا الولید قال واخبرنی شیبان حدثنی مولی لسعید بن العاص اَنَّهٗ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عَنِ الْقُرٰی اَلَّتِیْ بَیْنَ مَکَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ مَا تَرٰی فِی الْجُمُعَةِ قَالَ نَعَمْ اِذَا کَانَ عَلَیْهِمْ اَمِیْرٌ فَلْیُجَمِّعْ۔

ولید بن مسلم نے کہا کہ میں نے لیث بن سعد کو سوال کیا تو اس نے کہا ہر شہر یا قریہ جس میں جماعت ہو اور ان کا بادشاہ ہو جو جمعہ کا حکم دے تو لوگ اس کے حکم سے جمع ہو جائیں بے شک اسکندریہ والے اور مدائن مصر اور اس کے ساحل کے تمام شہر والے حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے زمانے میں ان دونوں کے حکم سے جمعہ پڑھا کرتے تھے اور صحابہ بھی موجود تھے۔ سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو سوال کیا کہ جو بستی مکے اور مدینے میں ہے جمعہ کے متعلق وہاں کیا حکم ہے کہا اس نے ہاں جب ان پر بادشاہ ہو تو چاہیئے کہ جمعہ پڑھائے۔

marfat.com

۱۸۔ بخاری شریف ۱/۱۲۰ } عَنْ عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
۱۹۔ ابوداؤد ۱/۱۰۶ } وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ النَّاسُ یَنْتَابُوْنَ
۲۰۔ بیہقی شریف ۳/۱۷۳ } الْجُمُعَۃَ مِنْ مَنَازِلِہِمْ وَالْعَوَالِیْ

فَیَاتُوْنَ فِی الْغُبَارِ یُصِیْبُہُمُ الْغُبَارُ وَالْعَرَقُ فَیَخْرُجُ مِنْہُمُ الْعَرَقُ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْسَانٌ مِّنْہُمْ وَھُوَ عِنْدِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّکُمْ تَطَہَّرْتُمْ لِیَوْمِکُمْ ھٰذَا۔

حضرت عائشہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ جمعہ کو اپنے گھروں اور گردو نواح سے یکے بعد دیگرے چلے آتے تھے۔ پھر غبار میں آتے ان کو غبار اور پسینہ پہنچا ہوتا تھا۔ پسینہ تو بہتا تھا تو ان سے ایک انسان رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت آپ میرے پاس تھے۔ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم پاک ہوتے تو تمہاری یہ امامت کرانا اس حدیث شریف سے جمعہ کے دن ظہر پڑھنے کا ثبوت ملا۔

۲۱۔ نسائی شریف ۱/۲۰۴ } اخبرنا محمود بن خالد عن الولید قال حدثنی عبد اللہ بن العلاء انہ سمع القاسم بن محمد بن ابی بکر اَنَّہُمْ ذَکَرُوْا غُسْلَ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ عِنْدَ عَائِشَۃَ فَقَالَتْ اِنَّمَا کَانَ النَّاسُ یَسْکُنُوْنَ الْعَالِیَۃَ فَیَحْضُرُوْنَ الْجُمُعَۃَ۔

قاسم بن محمد بن ابی بکر نے جمعہ کے دن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے پاس جمعہ کے غسل کا ذکر کیا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا کہ لوگ مدینے کے گردو نواح میں رہتے تھے تو جمعہ کی نماز کو حاضر ہوتے۔

marfat.com

امام بخاری کا عقیدہ بھی مصر جامع کا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کا شہر سے ۶ میل پر ظہر پڑھنا

۲۲۔ بخاری شریف ۱/۱۲۳ } بَابٌ مِنْ اَیْنَ تُؤْتَی الْجُمُعَۃُ وَعَلٰی مَنْ تَجِبُ بِقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ وَقَالَ عَطَاءٌ اِذَا کُنْتَ فِیْ قَرْیَۃٍ جَامِعَۃٍ فَنُوْدِیَ بِالصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَحَقٌّ عَلَیْکَ اَنْ تَشْھَدَھَا سَمِعْتَ النِّدَاءَ اَوْ لَمْ تَسْمَعْہُ وَکَانَ اَنَسٌ فِیْ قَصْرِہٖ اَحْیَانًا یُجَمِّعُ وَاَحْیَانًا لَا یُجَمِّعُ وَھُوَ بِالزَّاوِیَۃِ عَلٰی فَرْسَخَیْنِ۔

باب ہے اس کے متعلق کہ جمعہ کے لئے کہاں سے آیا جائے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ کس شخص پر عائد ہوتا ہے اور عطاء نے کہا کہ جب تو قریہ جامعہ میں ہو تو جمعہ کے دن نماز کے لئے پکارا جائے تو تجھ پر لازمی ہے کہ تو اس کو حاضر ہو جائے اذان سنے یا نہ سنے اور حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنے مکان پر ہوتے کبھی جمعہ پڑھ لیتے اور کبھی نہ پڑھتے اور وہ زاویہ میں تھے چھ میلوں پر

بخاری شریف کی حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ صاحب کا عقیدہ بھی یہی تھا کہ شہر کے گردونواح والے اگر اپنے اپنے گھروں میں جمعہ کے دن ظہر ی

پڑھ لیں اور جمعہ ترک کر دیں تو سنت ہے تارک صلوٰۃ نہیں ہیں لیکن اگر ظہر کو ترک کر دے تو تارک صلوٰۃ لکھا جاتا ہے۔

نوافل سے جمعہ معاف ہو جاتا ہے

عید کے دن جمعہ اختیاری اور ظہر فرض ہوتی ہے

۲۳۔ ابو داؤد شریف ۱/۱۵۳ { حدثنا محمد بن کثیر انا اسرائیل نا عثمان بن مغیرہ عن ایاس

بن ابی رملۃ الشامی قال شہدت معاویۃ بن ابی سفیان وھو یسأل زید بن ارقم قال اشھدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اجتمعا فی یوم قال نعم قال فکیف صنع قال صلی العید ثم رخص فی الجمعۃ قال من شاء ان یصلی فلیصل زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدین میں حاضر ہوا جو ایک ہی دن جمع ہو گئیں کہا اس نے ہاں اس نے کہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسے کیا کہا زید بن ارقم نے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز پڑھائی پھر جمعہ میں رخصت دے دی۔ فرمایا جو شخص چاہے نماز جمعہ ادا کرے۔ اس حدیث سے تین مسائل ثابت ہوئے۔

marfat.com

(۱) لفظ عیدین نے ثابت کر دیا کہ نماز جمعہ بھی مسلمانوں کے لیے عید ہی ہے۔

(۲) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن عید پڑھائی اور جمعہ کی رخصت دے دی۔ ظہر کی رخصت نہیں دی۔

(۳) نماز جمعہ ایسی حالت میں اختیاری امر ہے تو جمعہ کو جو اختیاراً پڑھے گا۔ وہ ظہر بھی اُس دن ضرور پڑھے گا۔ تو اسی لئے ہم جمعہ کو اختیاری پڑھتے ہیں۔ اور ظہر کو فرضی۔

۴۴۔ ابوداؤد شریف $\frac{1}{153}$ } حدثنا محمد بن المصفی وعمر بن حفص الوصابی المعنی قالا نا بقیۃ ناشعبۃ عن مغیرۃ الضبی عن عبد العزیز بن رفیع عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال قد اجتمع فی یومکم ھذا عیدان فمن شاء اجزءہ من الجمعۃ وانا مجمعون قال عمر عن شعبۃ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ تمہارے اس دن میں دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں تو جو چاہے اس کو جمعہ بھی جائز ہے اور ہم دونوں کو جمع کرنے والے ہیں۔

اس حدیث شریف میں بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کو اختیاری فرما دیا۔ پہلی حدیث میں آپ نے جمعہ چھوڑ دیا۔ لیکن اس حدیث میں نہ پڑھنے کا اختیار بھی دے دیا اور خود دونوں عیدین کو پڑھنے کو پسند بھی فرمایا۔

تو نتیجہ یہ نکلا کہ عید کے دن جمعہ معاف ہے اگر نہ پڑھے تو گنہگار نہیں لیکن عید کے دن اگر ظہر چھوڑ دے تو تارک صلوٰۃ بن جائے گا۔ ظہر کسی صورت میں چھوٹ

marfat.com

سکتی ہی نہیں تو جب جمعہ اختیاراً پڑھا جائے گا تو اختیاری چیز اور جمعہ عید کی طرح ہے تو عید کے پڑھنے سے فرضی نماز نہیں ٹل سکتی تو جس دن عید پڑھی جائے گی پھر اختیاراً جمعہ پڑھا جائے گا۔ تو فرضی ظہر کسی صورت میں چھوڑی نہیں جا سکتی جیسا کہ عید کے دن آپ نے جمعہ نہیں پڑھا۔ ظہر ادا فرمائی اب فیصلہ تم پر ہے۔ چاہے عیدین کو پڑھ کر فرضی نماز ظہر کے تارک بن جاؤ چاہے عیدین کو بھی ادا کر لو۔ اور ظہر فرضی نماز کو بھی ادا کر کے اپنے ذمے سے فرض کا بوجھ بھی اتار لو ورنہ قیامت کو ظہر کا بوجھ تمہارے ذمے ہو گا جس کے ترک کا عذاب تم پر ضرور ہو گا۔

تم مدرسے والوں سے بھی دریافت کرو گے کہ لازمی مضمون اور اختیاری مضمون میں کیا فرق ہے تو وہ بھی تمہیں اس کا فرق ضرور بتا دیں گے۔ کہ اختیاری مضمون میں نمبر ضرور ملتے ہیں لیکن اگر لازمی مضمون میں صفر ہو تو اختیاری مضمون پاس نہیں کر سکتا لیکن لازمی مضمون ٹل نہیں سکتا۔ لازمی مضمون میں پاس ہو جاؤ تو اختیاری مضمون کا مضائقہ نہیں وہ تو کمی پورا کرنے کے لئے ہے۔

نماز جمعہ بارش کے دن معاف گھروں میں ظہر پڑھیں

حنین میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کا جمعہ کو ترک کرنا

۲۵۔ ابوداؤد شریف $\frac{1}{151}$ } حدثنا محمد بن کثیر انا ھمام عن قتادۃ عن ابی ملیح عن ابیہ اِنَّ یَوْمَ حُنَیْنٍ کَانَ

marfat.com

يَوْمَ مَطَرٍ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيَهٗ إِنَّ الصَّلٰوةَ فِي الرِّحَالِ۔

عنین کے دن بارش کا دن تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مؤذن کو ارشاد فرمایا کہ نماز گھروں میں ادا کرلو۔ تو سب نے جمعہ کو ترک کر دیا اور ظہر گھروں میں ادا کرلی۔

حدیبیہ میں مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہ نے جمعہ کو ترک کرکے ظہر علیحدہ علیحدہ پڑھی

۲۶۔ ابوداؤد شریف 1/152 } حدثنا نصر بن علی قال سفیان بن جلیب اخبرنا عن خالد الحذاء عن ابی قلابۃ عن ابی الملیح عن ابیہ أَنَّهٗ شَهِدَ النَّبِيَّ صلی اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ وَاَصَابَهُمْ مَطَرٌ لَمْ يَبْتَلَّ اَسْفَلَ نِعَالِهِمْ فَأَمَرَهُمْ اَنْ يُصَلُّوْا فِي رِحَالِهِمْ۔

ابوملیح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے مقام پر جمعہ کے دن حاضر ہوا تو حدیبیہ میں بارش صرف اتنی ہوئی کہ جوتوں کے تلوے بھی نہ تر ہوئے تو مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم جاری فرما دیا کہ وہ نماز ظہر اپنے گھروں میں ادا کرلیں۔

کیوں جی! اب بتائیے فقیر نے اتنے حوالہ جات جمعہ کے ترک کے پیش کر دیئے اور

marfat.com

جمعہ کے دن ظہر کو ادا کرنے کے پیش کر دیجئے کہ صرف بارش کے چھینٹے پڑ جائیں تو جمعہ معاف اور ظہر پڑھے تم کوئی ایسی حدیث شریف مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم دکھا دو کہ آپ نے تمام عمر میں کبھی ایک دفعہ بھی ظہر ترک فرمائی ہو۔ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۔

جمعہ کے دن ظہر اور نماز جمعہ دونوں کو ادا کرنے کا حکم

۲۷۔ مسلم شریف ۱/۲۲۱ حدثنی ابو غسان المسمعی قال نا معاذ وھو ابن ھشام قال حدثنی ابی عن مطر عن ابی العالیة البراء قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ نُصَلِّيْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ خَلْفَ اُمَرَاءَ فَيُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ قَالَ فَضَرَبَ فَخِذِيْ ضَرْبَةً اَوْجَعَتْنِيْ وَقَالَ سَاَلْتُ اَبَا ذَرٍّ عَنْ ذٰلِكَ فَضَرَبَ فَخِذِيْ وَقَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ صَلُّوا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا وَاجْعَلُوْا صَلٰوتَكُمْ مَعَهُمْ نَافِلَةً قَالَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ذُكِرَ لِيْ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فَخِذَ اَبِيْ ذَرٍّ

ابو العالیہ سے روایت ہے اس نے کہا میں نے کہا عبد اللہ بن صامت کو جمعہ کے دن امیروں کے پیچھے ہم نماز پڑھتے ہیں۔ تو وہ نماز جمعہ کو دیر سے پڑھتے ہیں۔ کہا ابو العالیہ نے کہ عبد اللہ بن صامت نے میرے ران کو ایک تھپکی دی جس نے مجھے تکلیف دی اور کہا عبد اللہ بن صامت نے کہ میں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو ابو ذر رضی اللہ عنہ نے میرے ران کو بھی تھپکی دے کر فرمایا کہ میں نے

marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا نماز اپنے وقت پر (ظہر کی) پڑھ لو اور ان کے ساتھی (جمعہ) پڑھ تو جمعہ نفل ہو جائے گا ابو العالیہ نے کہا اور عبداللہ نے مجھے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ عنہ کے ران کو بھی اپنا ہاتھ مار کر تھپکی دی۔

صحاح کی اس حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ جمعہ اگر بشرائط خود صحیح نہ ہو تو جمعہ کو باجماعت پڑھا جائے تو وہ نفل ہو گا۔ اور نماز ظہر علیحدہ علیحدہ پڑھی جائے وہ فریضہ ادا ہو جائے گی۔ تو جمعہ کے دن جمعہ کی نماز اور ظہر کی نماز دونوں کا ایک وقت میں پڑھنا حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو گیا۔

نماز جمعہ ترک کرنے کا گناہ صدقے سے ادا ہو جاتا ہے

۲۸- ابوداؤد شریف ۱/۱۵۸ حدثنا محمد بن سلیمان الانباری نا محمد بن یزید و اسحٰق بن یوسف عن ایوب ابی العلاء عن قتادۃ عن قدامہ بن وابرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فاتہ الجمعۃ من غیر عذر فلیتصدق بدرھم او نصف درھم او صاع حنطۃ او نصف صاع۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص سے جمعہ فوت ہو جائے بغیر عذر کے تو ایک درہم صدقہ کرے یا آدھا درہم یا گندم کا ایک صاع یا آدھا صاع۔

اس حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ اگر کسی نے جمعہ ترک کر دیا

marfat.com

تو کم از کم نصف صاع صدقہ کرے اور ظہر ضرور پڑھے۔ ظہر بھی اگر رہ جائے تو اُس کی قضائی ادا کرنے کے بغیر کوئی رہائی کی صورت نہیں۔ گو لاکھ روپے صدقہ کا کرے۔

صحابہ کرام نے جمعہ کو ترک کرکے ظہر پڑھی

۲۹۔ بیہقی شریف $\frac{3}{185}$ } حدثنا عبد اللہ بن الحارث بن عم محمد بن سیرین اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لِمُؤَذِّنِہٖ فِیْ یَوْمٍ مَطِیْرٍ اِذَا قُلْتَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہِ فَلَا تَقُلْ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ قُلْ صَلُّوْا فِیْ بُیُوْتِکُمْ قَالَ فَکَانَ النَّاسُ اسْتَنْکَرُوْا ذٰلِکَ فَقَالَ قَدْ فَعَلَ ذَا مَنْ ھُوَ خَیْرٌ مِّنِّیْ اَنَّ الْجُمُعَۃَ عَزْمَۃٌ وَّاِنِّیْ کَرِھْتُ اَنْ اُخْرِجَکُمْ فَتَمْشُوْنَ فِی الطِّیْنِ وَ الْمَطَرِ۔

محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنے موذّن کو بارش کے دن فرمایا جب تو اشھد ان محمد رسول اللہ کہے تو حی علی الصلوۃ نہ کہنا صلوا فی بیوتکم کہنا یعنی تم اپنے گھروں میں نماز ظہر ادا کرلو۔ محمد بن سیرین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ لوگوں نے عہد ابن عباس کے اس قول کو برا منایا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ اُس شخص کا فعل ہے جو مجھ سے اچھا ہے بے شک جمعہ یقینی ہے اور میں نے مکروہ سمجھا کہ تم کیچڑ اور بارش میں چلو۔

۳۰۔ بیہقی شریف $\frac{3}{185}$ } حدثنا نافع ان ابن عمر ذکر لہٗ اِنَّ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل وَکَانَ بَدْرِیًّا

marfat.com

مَرِیْضٌ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ فَرَاحَ اِلَیْہِ بَعْدَ اَنْ تَعَالَی النَّہَارُ وَاقْتَرَابَ الْجُمُعَۃَ وَتَرَکَ الْجُمُعَۃَ۔

بے شک سعید بن زید بدری تھے۔جمعہ کے دن بیمار ہو گئے تو چلا وہ اس کی طرف سورج چڑھنے کے بعد اور جمعہ قریب ہوا اور سعید بن زید نے جمعہ ترک کر دیا۔

۲۱- بیہقی شریف $\frac{۳}{۱۸۵}$ } عن اسمعیل بن عبد الرحمٰن ان ابن عمر دُعِیَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَھُوَ یَسْتَجْمِرُ لِلْجُمُعَۃِ اِلٰی سَعِیْدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ وَھُوَ یَمُوْتُ فَاَتَاہُ وَتَرَکَ الْجُمُعَۃَ۔

سعید بن زید کی نزدیکی پر عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ بلائے گئے اور وہ سعید بن زید کی تجہیز کے لئے تشریف لے آئے اور جمعہ ترک کر دیا۔

۲۲- بیہقی شریف $\frac{۳}{۱۸۴}$ } عبد اللہ بن نافع عن ابیہ فرفعہ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرُوِّیْنَا عَنِ الْحَسَنِ قَالَ کُنَّا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ بِخُرَاسَانَ نَقْصِرُ الصَّلٰوۃَ وَلَا نُجَمِّعُ۔

عبداللہ بن نافع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔پھر اس روایت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کیا اور روایت کیا ہم نے حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے۔حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم عبدالرحمٰن بن سمرۃ کے ساتھ خراسان میں تھے۔نماز قصر پڑھتے تھے اور جمعہ نہیں پڑھتے تھے۔

۲۳- بیہقی شریف $\frac{۳}{۱۸۵}$ } بسندہ عن انس بن مالک انہ کان یاتی

marfat.com

مِنَ النّٰہِ اِدیَۃِ عَلٰی فَرْسَخَیْنِ مِنَ الْبَصْرَۃِ یَشْھَدُ الْجُمُعَۃَ وَاَحْیَانًا لَا یَشْھَدُھَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ زاویے سے تشریف لاتے جو بصرے سے چھ میل کے فاصلے پر تھا۔ جمعہ کو حاضر ہوتے اور کبھی نہ بھی تشریف لاتے۔

۴۴۔ بیہقی شریف $\frac{۳}{۱۷۵}$ } قال الشافعی رحمہ اللہ کان سعید بن زید و ابو ھریرۃ یکونان بالشجرۃ اقل مِنْ سِتَّۃِ اَمْیَالٍ فَیَشْھَدُ اَنَّ الْجُمُعَۃَ وَیَدَعَانِھَا وَیُرْوٰی اَنَّ عَبْدُ اللّٰہِ بْنَ عَمْرِو بْنَ عَاصٍ کَانَ عَلٰی مِیْلَیْنِ مِنَ الطَّائِفِ فَیَشْھَدُ الْجُمُعَۃَ وَیَدَعُھَا۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سعید بن زید اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ شجرہ میں رہتے تھے جو چھ میلوں سے کم تھا تو وہ دونوں جمعہ کو کبھی حاضر بھی ہو جاتے اور کبھی چھوڑ بھی دیتے اور روایت کیا گیا ہے۔ کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص طائف سے دو میلوں پر تھے جو جمعہ کو حاضر بھی ہو جاتے اور ترک بھی کر دیتے۔

جمعہ اور صبح کی سُنتیں

صبح کی سنتیں ترک نہیں کر سکتے اگر رہ جائیں تو سورج چڑھنے کے بعد ان کی قضائی پڑھنی پڑتی ہے۔ لیکن نماز جمعہ کی کوئی قضائی نہیں ہے ظاہر ہی ہے اب فیصلہ تم پر ہے۔

marfat.com

صبح کی سنتوں کی فضیلت

۳۵۔ مسلم شریف ۱/۲۵۱ } حدثنا محمد بن عبید الغبری قال انا ابو عوانہ عن قتادۃ عن زرارۃ بن اوفی عن سعد بن ھشام عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رکعتا الفجر خیر من الدنیا وما فیھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دو رکعت دنیا و ما فیہا سے بہتر ہیں۔

اس لئے اگر رہ جائیں تو سورج چڑھنے کے بعد ان کی قضائی ادا کرنی پڑتی ہے پہلے لکھ چکا ہوں۔

جمعہ بغیر مصر جامع کے نہیں ہو سکتا

۳۶۔ السنن الکبریٰ بیہقی ۳/۱۷۹
۳۷۔ کنز العمال ۴/۲۷۴
۳۸۔ تفسیر خازن ۷/۷۸

} اخبرنا ابو طاھر الفقیہ انبا ابو عثمان البصری ثنا محمد بن عبد الوھاب انبا یعلی بن عبید ثنا سفیان عن زبید عن سعد بن عبیدۃ عن ابی عبد الرحمن قال قال علی رضی اللہ عنہ لا جمعۃ ولا تشریق الا فی مصر جامع۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جمعہ اور عید سوائے مصر جامع کے

marfat.com

نہیں ہوتا۔

قرآن کریم کی آیات سے بھی ثابت ہوا کہ جمعہ کے لئے مصر جامع کا ہونا ضروری ہے جس کے شرائط کی تشریح کلام خداوندی سے بیان ہو چکی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عمر شہر میں جمعہ پڑھا اور پڑھایا اور نہ ہی آپ نے بستیوں میں پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ بڑے بڑے اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بستیوں میں رہتے تھے۔ کیوں نہ کسی نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام عمر میں بستیوں میں جمعہ پڑھایا۔ جو لوگ چھ چھ سات سات میل یا اس سے دور عوالی وغیرہ سے جمعہ کے لئے حاضر ہوتے تھے وہ کبھی بستیوں میں ہی پڑھ لیتے؟ اگر کوئی شخص یہ ثابت کر دے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بستیوں میں جمعہ پڑھنے کا ارشاد فرمایا ہو یا آپ کے زمانے میں کبھی کسی صحابی نے بستی میں جمعہ پڑھا ہو۔ جیسا کہ تم دو آدمی بھی جمعہ پڑھ لیتے ہو۔ آپ کے زمانے کا ایک واقع دکھا دو تو فقیر انشاء اللہ العزیز اس کو مبلغات

پچاس روپیہ نقد انعام دے گا

وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۔

یا کسی دن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر کو ترک فرمایا ہو جیسا کہ جمعہ کو ترک فرمایا یا کسی صحابی نے ہی ایسے ظہر ترک کی ہو۔ جمعہ عملاً ترک کرنا فقیر نے دکھا دیا۔ ظہر کا عمداً ترک کرنا تم دکھا دو جمعہ اگر رہ گیا تو اس کے قائم مقام ظہر ہے جمعہ کی قضا نہیں۔ ظہر کا قائم مقام جمعہ تم دکھاؤ۔

"سائل": مولوی صاحب جواثی قریہ تھا جس میں نبی علیہ السلام نے جمعہ ادا فرمایا تم کہتے ہو شہر کے علاوہ پڑھا ہی نہیں۔

marfat.com

"محمد عمر": دوست! بات یہ ہے کہ آیت جمعہ جوائی میں نازل ہوئی تو پہلا جمعہ آپ نے وہیں پڑھایا۔ جب شارع حدود شرعیہ کو قائم فرمانے والا وہاں موجود ہے۔ اور ہزار ہا کا مجمع بھی موجود ہے تو احکام مصر جامع تو پائے گئے باقی رہا تمہارا کہنا کہ وہ بستی تھی یہ غلط ہے کیونکہ جوائی میں قلعہ تھا اور قلعہ شہروں میں ہوتا ہے۔ تیسرا جواب قریہ لفظ مشترک ہے جو بستی اور شہر دونوں پر استعمال ہوتا ہے۔ مصر جامع لفظ خاص ہے۔

قریہ کا استعمال مصر جامع پر

زخرف ۲۵/۲ } وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ۔

اور انہوں نے کہا کہ یہ قرآن مکے اور مدینے کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں نازل ہوا۔

تو اس آیۃ کریمہ میں مکے اور مدینے کو اللہ تعالےٰ نے قریتین فرمایا معلوم ہوا کہ لفظ قریہ بستی اور مصر جامع دونوں پر استعمال ہوتا ہے۔

جوائی مصر تھا اور شارع اور کثرۃ اعداد نے اس وقت اس کو مصر جامع کا حکم بنا دیا جوائی میں آپ نے پڑھایا تو بعد ازاں آپ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین وہاں جمعہ کو شروع رکھتے کہ جب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں جمعہ پڑھا دیا ہے تو ہم بھی اس سنت کو جاری رکھتے ہیں۔ حالانکہ بعد ازاں آپ کے زمانہ میں شہر کے علاوہ کسی اور جگہ پڑھا گیا ہی نہیں۔ چلو جوائی تو تمہارے کہنے کے موافق اختلافی شہر ہو گیا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت بڑی وسیع تھی اور جمعہ صرف ایک جگہ ہی ہوتا تھا جہاں آپ پڑھاتے تھے۔ باقی سب اصحاب جمعہ کے دن ظہر ہی پڑھتے تھے یا تم کہیں سے ثابت کرو۔

marfat.com

کہ کوئی اور بھی کسی جگہ جمعہ پڑھنے کا مرکز بنا ہوا تھا اور فقیر نے حدیثوں سے ثابت کر دیا کہ دیہاتی اصحاب سفر کر کے آپ کی اقتداء میں جمعہ پڑھتے ورنہ گھر میں ظہر پڑھ لیتے۔

کلام خداوندی نے سورۂ جمعہ میں وَذَرُوا الْبَیْعَ سے شہریوں کو جمعہ کی دعوت دی ورنہ ربّ کریم اگر جمعہ کی دعوت عام فرماتا تو فرماتا کہ جمعہ کے دن کاروبار چھوڑ دو یا اپنا شغل چھوڑ دو کوئی ایسا لفظ استعمال فرماتا جو دیہاتی شہری سب کو شامل ہوتا جب اس نے وَذَرُوا الْبَیْعَ سے تخصیص فرما دی تو اس سے شہریوں پر جمعہ کا حکم عائد ہوا باقیوں پر نہیں پھر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جمعہ سے بعض کو چھٹی دے دی کہ بیمار کو جمعہ میں آ کر تکلیف اٹھانے کی ضرورت نہیں گھر ہی ظہر پڑھ لے۔ عورت کو جمعہ کی چھٹی دے دی کہ وہ بھی گھر ہی ظہر پڑھ لے۔ لڑکے کو چھٹی دے دی کہ وہ بھی گھر ہی ظہر پڑھ لے۔ مسافر کو رخصت دے دی۔ غلام کو جمعہ کی چھٹی دے دی کہ وہ بھی گھر ہی ظہر پڑھے اور ایک وہ ہوں تو ان کو بھی جمعہ کی چھٹی دے دی کہ تم بھی ظہر ہی پڑھ لو کیونکہ جمعہ جماعت کثیر سے ہوتا ہے جو لفظ جمعہ سے بھی واضح ہے دیہاتیوں کو رب کریم نے جمعہ معاف فرما دیا۔ قلیل کو بیمار عورت کو غلام مسافر کو حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت عنایت فرما دی اور پھر شہر کی تخصیص بھی شہر جامع سے ثابت ہو گئی کہ ایسا شہر ہو کہ جہاں حاکم وقت احکام شرعیہ کا حکم جاری کرنے والا ہو اگر ایسا حاکم جس نے احکام شرعیہ کا قیام کیا ہو یا حدود شرعیہ کو محفوظ رکھا ہو موجود نہ ہو تو پھر بھی جمعہ نہیں۔ اور یہ بھی حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی سے ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن ظہر پڑھی اور جمعہ کا اختیار بھی دے دیا اسی لئے ہم حدود شرعیہ کے نہ قائم ہونے کی وجہ سے ظہر بھی پڑھ لیتے ہیں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے فضیلۃً جمعہ بھی ادا کر لیتے ہیں۔ جمعہ پہلے پڑھتے ہیں اور ظہر بعد میں

marfat.com

تو جمعہ کے دن میں ظہر کا پڑھنا احادیث صحیحہ سے ثابت ہو گیا اور جمعہ کے دن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے چونکہ ظہر کی جماعت کا وقت نہیں۔ فرمایا اس لئے ہم بھی جماعت نہیں کراتے آپ نے علیحدہ علیحدہ ہی پڑھنے کا ارشاد فرما دیا۔ ہم بھی اس دن علیحدہ علیحدہ ہی پڑھتے ہیں یہ بھی ذمہ داری شرع کی ہے۔ اور جمعہ کو پہلے اس لئے پڑھتے ہیں کہ چونکہ جمعہ میں اختلاف کئی ایسے بھی ہیں جو ظہر کے تارک ہیں۔ تو اگر ہم نے ظہر پہلے ادا کی تو ایسے شخص جمعہ سے محروم رہ جائیں گے کہ تم نے تو ظہر پڑھ لی اب تمہارے پیچھے جمعہ نہیں پڑھتے تو اس لئے ہم جمعہ پڑھتے ہیں کہ اگر ظہر پہلے پڑھ لی تو جمعہ ضروری ہے کہ نفل ہو جائے گا۔ تو ہم پہلے جمعہ پڑھتے ہیں کہ اگر نفل ہوں تو ظہر تو ہو اور اگر جمعہ نہ ہو۔ ظہر بھی ادا کر لی تاکہ تارک الصلوٰۃ نہ بن جائیں۔ اب فقہائے احناف کا فیصلہ عرض کرتا ہوا

جمعہ کے متعلق فقہائے احناف کا متفقہ فیصلہ

مصر جامع کی تحقیق فقہ سے

۱۔ مراقی الفلاح ۳۰۸ ۲۔ طحطاوی شریف ۳۰۴	وَالْمِصْرُ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ کُلُّ مَوْضِعٍ لَهٗ مُفْتِیٌ وَ اَمِیْرٌ وَ قَاضٍ یُنَفِّذُ الْاَحْکَامَ وَ یُقِیْمُ الْحُدُوْدَ۔

اور شہر ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس موضع کو کہتے ہیں کہ جس کے لئے مفتی بھی اور بادشاہ بھی اور قاضی ہو جو احکام شرعیہ کو جاری کرے اور حدود

marfat.com

شرعیہ کا قیام فرمائے۔

۳۔ مجمع الانہر ۱/۱۸۴ | وَالْمِصْرُ كُلُّ مَوْضِعٍ لَهُ أَمِيْرٌ وَقَاضٍ يُنَفِّذُ الْأَحْكَامَ وَيُقِيْمُ الْحُدُوْدَ۔

اور شہر ہر اس موضع کو کہتے ہیں جس کے لئے بادشاہ اور قاضی ہو جو احکام شرعیہ کو جاری رکھے اور حدود شرعیہ کو قائم رکھے۔

۴۔ ہدایہ اوّلین ۱۵۰ | لَا تَصِحُّ الْجُمُعَةُ إِلَّا فِيْ مِصْرٍ جَامِعٍ أَوْ فِيْ مُصَلَّى الْمِصْرِ وَلَا تَجُوْزُ فِي الْقُرٰى لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا جُمُعَةَ وَلَا تَشْرِيْقَ وَلَا فِطْرَ وَلَا أَضْحٰى إِلَّا فِيْ مِصْرٍ جَامِعٍ وَالْمِصْرُ الْجَامِعُ كُلُّ مَوْضِعٍ لَهُ أَمِيْرٌ وَقَاضٍ يُنَفِّذُ الْأَحْكَامَ وَيُقِيْمُ الْحُدُوْدَ

اور جمعہ سوائے شہر جامع کے صحیح نہیں ہوتا یا شہر کی عیدگاہ میں اور بستیوں میں جمعہ جائز نہیں واسطے قول علیہ السلام کے مصر جامع کے سوا نہ جمعہ جائز ہے اور نہ ہی تشریق اور نہ ہی نماز فطر یعنی نہ بڑی عید نماز ہو سکتی ہے نہ چھوٹی اور مصر جامع ایسا شہر ہے جس کے لئے بادشاہ ہو اور قاضی ہو جو احکام شرعیہ کو جاری رکھے اور حدود شرعیہ کو قائم رکھے۔

۵۔ مبسوط للسرخسی ۲/۲۲ | وَظَاهِرُ الْمَذْهَبِ فِيْ بَيَانِ حَدِّ الْمِصْرِ الْجَامِعِ أَنْ يَّكُوْنَ فِيْهِ سُلْطَانٌ أَوْ قَاضٍ لِإِقَامَةِ الْحُدُوْدِ وَتَنْفِيْذِ الْأَحْكَامِ وَلَنَا

۶۔ 〃 〃 〃

قَوْلُهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَا جُمُعَةَ وَلَا تَشْرِيْقَ إِلَّا فِيْ مِصْرٍ جَامِعٍ وَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَا جُمُعَةَ وَلَا تَشْرِيْقَ

marfat.com

وَلَا فِطْرَ وَلَا اُضْحٰی اِلَّا فِیْ مِصْرٍ جَامِعٍ وَلِاَنَّ الصَّحَابَۃَ حِیْنَ فَتَحُوا الْاَمْصَارَ وَالْقُرٰی مَا اشْتَغَلُوْا بِنَصْبِ الْمَنَابِرِ وَبِنَاءِ الْجَوَامِعِ اِلَّا فِی الْاَمْصَارِ وَالْمُدُنِ وَذٰلِکَ اتِّفَاقٌ مِنْھُمْ عَلٰی اَنَّ الْمِصْرَ مِنْ شَرَائِطِ الْجُمُعَۃِ وَجَوَاثٰی مِصْرٌ بِالْبَحْرَیْنِ۔

اور ہمارے لیے دلیل ہے قول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سوائے مصر جامع کے نہ جمعہ جائز اور نہ ہی تشریق حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا سوائے مصر جامع کے نہ جمعہ نہ تشریق اور نہ عید الفطر اور نہ عید قربانی کی اس لیے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جب شہروں اور بستیوں کو فتح کر لیا تو انہوں نے سوائے بڑے بڑے شہروں کے کہیں جامع مسجدیں نہیں بنائیں اور نہ ہی خطابت کے منبر رکھے اور یہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا اتفاقی مسئلہ ہے کہ بڑا شہر جمعہ کے شرائط سے ہے اور جواثی بھی بحرین کا شہر ہے۔

جواثی شہر بھی ثابت ہوا اور حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہ بھی خود قاضی بھی اور خود ہی حدود شرعیہ کے ایسے قائم کرنے والے کہ دنیا کا کوئی مسلمان بادشاہ ایسا حدود شرعیہ کا قیام نہیں کر سکتا۔

۷۔ مبسوط للسرخسی $\frac{2}{23}$ } ثُمَّ فِیْ ظَاهِرِ الرِّوَایَۃِ لَا تَجِبُ الْجُمُعَۃُ اِلَّا عَلٰی مَنْ سَکَنَ الْمِصْرَ وَالْاَرْبَاضَ الْمُتَّصِلَۃَ بِالْمِصْرِ۔

پھر ظاہر روایت میں ہے کہ جمعہ واجب نہیں ہوتا مگر اس شخص پر جو مصر کا رہنے والا ہو اور جو شہر کے متصل محلے ہوں۔

marfat.com

فقہائے احناف کے نزدیک جمعہ اور ظہر کی نماز دونوں ادا کرے

٨۔ مبسوط للسرخسی ٢/٢٢ } اَنَّ مُحَمَّدًا رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ احْتَاطَ وَقَالَ يُصَلِّي أَرْبَعًا احْتِيَاطًا وَذَالِكَ جُمُعَتُهُ۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے احتیاط کیا ہے اور فرمایا احتیاطاً چار رکعت پڑھے اور یہ اس کا جمعہ ہے۔

٩۔ فتح القدیر ١/٤١١
١٠۔ بحر الرائق ٢/١٥٣ } وَإِذَا اشْتَبَهَ عَلَى الْإِنْسَانِ ذَالِكَ يَنْبَغِي أَنْ يُصَلِّيَ أَرْبَعًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ يَنْوِي بِهَا آخِرَ فَرْضٍ أَدْرَكْتُ وَقْتَهُ وَلَمْ أُؤَدِّهِ بَعْدُ فَإِنْ لَمْ تَصِحَّ الْجُمُعَةُ وَقَعَتْ ظُهْرَهُ وَإِنْ صَحَّتْ كَانَتْ نَفْلًا۔

جب انسان پر یہ مشتبہ ہو جائے لائق ہے کہ چار رکعت بعد جمعہ کے پڑھے اس کے ساتھ نیت کرے آخیر فرض کی جس کا وقت میں نے پایا اور ادا نہیں کیا تو اگر جمعہ صحیح نہ ہوتا تو ظہر ادا ہو جائے گی اور اگر جمعہ صحیح ہو گیا تو چار رکعت نوافل ہو جائیں گے۔

١١۔ فتاویٰ عالمگیری ١/١١٧ } ثُمَّ فِي كُلِّ مَوْضِعٍ وَقَعَ الشَّكُّ فِي جَوَازِ الْجُمُعَةِ لِوُقُوعِ الشَّكِّ فِي الْمِصْرِ أَوْ غَيْرِهِ وَأَقَامَ أَهْلُهُ الْجُمُعَةَ يَنْبَغِي أَنْ يُصَلُّوا بَعْدَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَنْوُوا بِهَا الظُّهْرَ حَتَّى لَوْ لَمْ تَقَعِ الْجُمُعَةُ مَوْقِعَهَا يَخْرُجُونَ عَنْ عُهْدَةِ فَرْضِ الْوَقْتِ بِيَقِينٍ كَذَا فِي الْكَافِي

marfat.com

وَهٰكَذَا فِي الْمُحِيْطِ ثُمَّ اخْتَلَفُوْا فِي نِيَّتِهَا قِيْلَ يَنْوِيْ آخِرَ ظُهْرٍ عَلَيْهِ وَهُوَ اَحْسَنُ وَالْاَحْوَطُ اَنْ يَّقُوْلَ نَوَيْتُ اٰخِرَ ظُهْرٍ اَدْرَكْتُ وَقْتَهٗ وَلَمْ اُصَلِّهٖ بَعْدُ كذا في الْقُنْيَةِ وَفِيْ فَتْوٰى هُوَ يَنْبَغِيْ اَنْ يَقْرَأَ الْفَاتِحَةَ وَالسُّوْرَةَ فِي الْاَرْبَعِ الَّذِيْ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِيْ دِيَارِنَا كَذَا فِي التَّاتَارْخَانِيَةِ۔

پھر جس موضع میں جمعہ کے جواز کا یا مصر کے شرائط میں شک ہو یا اس کے علاوہ اور اس نے اپنے اہل کے لئے جمعہ قائم کر لیا لائق ہے کہ جمعہ کے بعد چار رکعت نماز پڑھیں اس کے لئے نیت نماز ظہر کی کرے۔ تاکہ اگر جمعہ ادا نہ ہو سکا تو اس کی جگہ اس کے ذمے سے جو وقتی فرض باقی تھا وہ ساقط ہو گیا فقہ کی کتاب کافی میں ایسے ہی ہے اور ایسے ہی محیط میں ہے پھر انہوں نے اس کی نیت میں اختلاف کیا ہے بعض نے کہا ہے کہ اس پر آخر ظہر کی نیت کرے اور وہ زیادہ اچھا اور احوط ہے یہ کہے کہ میں نے آخر ظہر کی نیت کی جس کا وقت میں نے پا لیا ہے اور ابھی ادا نہیں کی اور فتویٰ میں ہے کہ لائق ہے کہ چاروں میں فاتحہ اور سورہ پڑھے جو ہمارے شہروں میں نماز پڑھی جاتی ہے فتویٰ تاتارخانیہ میں بھی ایسے ہی ہے۔

جمعہ اور ظہر کے متعلق شامی کا آخری فیصلہ

۱۲۔ شامی $\frac{1}{۲۴۸}$ } وَلَوْ صَلَّوْا فِي الْقُرٰى لَزِمَهُمْ اَدَاءُ الظُّهْرِ۔

marfat.com

اور اگر لوگ بستی میں نماز جمعہ پڑھیں تو ان کو ظہر کی نماز ادا کرنا ضروری ہے۔

عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے استاد ملا جیون کا آخری فیصلہ

۱۳۔ تفسیرات احمدیہ ۲۶۰ { بَعْضُهُمْ اَدَّوُا الظُّهْرَ فِي مَنَازِلِهِمْ ثُمَّ سَعَوْا اِلَى الْجُمُعَةِ وَاَكْثَرُهُمْ دَامُوْا
عَلٰى اَدَائِهَا وَلَا عِلْمًا مِنْهُمْ بِاَنَّهَا مِنْ اَكْبَرِ شَعَائِرِ الْاِسْلَامِ وَالْتَزَمُوْا بَعْدَهَا اَدَاءَ الظُّهْرِ لِكَثْرَةِ الشُّكُوْكِ فِي شَانِهَا وَغَلَبَةِ الْاَوْهَامِ۔

بعض ان کے ظہر کو اپنے مکانوں میں ادا کر لیتے پھر جمعہ کی طرف دوڑتے اور ان کے اکثر پہلے جمعہ کو ادا کرنے پر ہمیشگی کرتے حالانکہ ان کو معلوم ہے کہ جمعہ شعائر اسلام کا بڑا نشان ہے اور اس کے بعد انہوں نے ظہر کی نماز کو بھی لازماً ادا کیا کیونکہ جمعہ میں شکوک بہت ہیں اور اوہام کو غلبہ ہے۔

۱۴۔ کبیری ۵۱۲ { وَعَنْ هٰذَا وَعَنِ الْاِخْتِلَافِ فِي الْمِصْرِ قَالُوْا فِيْ كُلِّ مَوْضِعٍ وَقَعَ الشَّكُّ فِيْ جَوَازِ الْجُمُعَةِ يَنْبَغِيْ اَنْ
يُّصَلِّيَ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ وَيَنْوِيْ بِهَا الظُّهْرَ حَتّٰى لَوْ لَمْ تَقَعِ الْجُمُعَةُ مَوْقِعَهَا يَخْرُجُ عَنْ عُهْدَةِ فَرْضِ الْوَقْتِ بِيَقِيْنٍ كَذَا فِي الْكَافِيْ

اور جمعہ کے ان شرائط کی وجہ سے اور مصر کے اختلاف کی وجہ سے انہوں نے کہا ہے کہ جس موضع کے جواز میں شک ہو جائے لائق ہے کہ چار رکعت نماز ظہر ادا کرے تاکہ اگر جمعہ میں ادائیگی نہ ہوئی ہو تو اس کے ذمہ جو وقتی فرض تھا وہ

marfat.com

ٹھیک ہو جائے گا۔

۱۵۔ کبیری ۵۱۲ } وَالاِحْتِیَاطُ فِی الْقُرٰی بِاَنْ یُّصَلِّیَ السُّنَّۃَ اَرْبَعًا ثُمَّ الْجُمُعَۃَ ثُمَّ یَنْوِیْ سُنَّۃَ الْجُمُعَۃِ اَرْبَعًا ثُمَّ یُصَلِّیَ الظُّھْرَ ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ سُنَّۃَ الْوَقْتِ ھٰذَا ھُوَ الصَّحِیْحُ الْمُخْتَارُ۔

اور بستی میں احتیاط یہ ہے کہ چار رکعت نماز سنت ادا کرے پھر جمعہ پڑھے پھر جمعہ کی چار سنتوں کی نیت کرے۔ پھر ظہر کی نماز پڑھے پھر دو رکعت وقتی سنتیں ادا کرے یہی وہ صحیح مذہب پسندیدہ ہے۔

۱۶۔ شامی $\frac{1}{۷۵۶}$ } وَنَقَلَ الْمُقَدَّسُ عَنِ الْمُحِیْطِ کُلُّ مَوْضِعٍ وَقَعَ الشَّکُّ فِیْ کَوْنِہٖ مِصْرًا یَنْبَغِیْ لَھُمْ اَنْ یُّصَلُّوْا بَعْدَ الْجُمُعَۃِ اَرْبَعًا بِنِیَّۃِ الظُّھْرِ اِحْتِیَاطًا حَتّٰی اَنَّہٗ لَوْ لَمْ تَقَعِ الْجُمُعَۃُ مَوْقِعَھَا یَخْرُجُوْنَ عَنْ عُھْدَۃِ فَرْضِ الْوَقْتِ بِاَدَاءِ الظُّھْرِ وَمِثْلُہٗ فِی الْکَافِیْ اور مقدسی نے محیط سے نقل کیا ہے کہ جس موضع میں مصر کے متعلق شک ہو جائے لائق ہے کہ لوگ چار رکعت جمعہ کے بعد ظہر کی نیت سے احتیاطاً ادا کر لیں تاکہ اگر جمعہ نہ واقع ہو تو اس کی جگہ ظہر کے ادا کرنے سے اس کے ذمہ جو وقتی فرض تھا وہ ادا ہو جائے گا اور ایسے ہی کافی میں ہے۔

علامہ شامی کا فیصلہ

۱۷۔ شامی $\frac{1}{۷۵۶}$ } (تتمہ) قُلْتُ وَحَاصِلُہٗ اَنَّہٗ یُصَلِّیْ بَعْدَ الْجُمُعَۃِ

marfat.com

عَشْرَ رَكْعَاتٍ اَرْبَعًا سُنَّتَهَا وَاَرْبَعًا اٰخِرَ ظُهْرٍ وَرَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ الْوَقْتِ

علامہ شامی فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جمعہ کے بعد دس رکعات پڑھے چار سنتیں چار آخر ظہر اور دو رکعتیں سنت وقت۔

علامہ خیر الدین رملی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ

۱۸۔ فتویٰ خیریہ جلد اوّل ؛ { وَالْاِحْتِيَاطُ فِي الْقُرٰى اَنْ يُّصَلِّيَ السُّنَّةَ اَرْبَعًا ثُمَّ الْجُمُعَةَ ثُمَّ يَنْوِيْ اَرْبَعًا سُنَّةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُصَلِّي الظُّهْرَ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ الْوَقْتِ فَهٰذَا هُوَ الصَّحِيْحُ الْمُخْتَارُ۔

اور احتیاط بستی میں یہ ہے کہ چار رکعت سنتیں ادا کرے پھر جمعہ پڑھے پھر چار سنتیں جمعہ کی پڑھے پھر ظہر کی نماز ادا کرے پھر قضا دو سنتیں ادا کرے پھر یہی صحیح اور پسندیدہ مذہب ہے

۱۹۔ مجمع الانہر ۱/۸۵ { ثُمَّ فِيْ كُلِّ مَوْضِعٍ وَقَعَ الشَّكُّ فِيْ جَوَازِ الْجُمُعَةِ بِفَوْتِ شَرْطِهَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّصَلِّيَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَنْوِيْ بِهَا الظُّهْرَ لِيَخْرُجَ عَنْ فَرْضِ الْوَقْتِ بِيَقِيْنٍ لَوْ لَمْ تَقَعِ الْجُمُعَةُ مَوْقِعَهَا كَمَا فِي الْكَافِيْ وَفِي الْقُنْيَةِ لَمَّا بَعْضُ الْمَشَائِخِ لَمَّا ابْتُلِيَ اَهْلُ مَرْوٍ بِاِقَامَةِ جُمُعَتَيْنِ مَعَ اخْتِلَافِ الْعُلَمَاءِ فِيْ جَوَازِهِمَا اَمَرَهُمْ اَئِمَّتُهُمْ بِاَدَاءِ الْاَرْبَعَةِ بَعْدَ الظُّهْرِ حَتْمًا اِحْتِيَاطًا۔

پھر جس جگہ جواز جمعہ میں شرائط کے فوت ہونے سے شک ہو لازم ہے کہ چار

marfat.com

رکعت نماز پڑھے اور ظہر کی نیت کرے کہ اس کے ذمے جو وقتی فرض تھا وہ ادا ہو جائے کہ اگر جمعہ نہ جائز ہو تو وہ اس کی جگہ درست ہو جائے اور قنیہ میں ہے بعض مشائخ سے کہ جب اہل مرو دو جمعوں کے قائم کرنے میں مبتلا ہوئے تو ان کے جواز میں علماء کا اختلاف ہوا تو اس زمانہ کے ائمہ نے حکم دیا کہ چار رکعت بعد ظہر کی لازمی احتیاطاً پڑھی جاویں۔

طوالت کی وجہ سے مختصر چند حوالہ جات پیش کئے ہیں جو احناف کے لئے کافی ہیں۔

اے حنفیت کے دعوے کرنے والو! فقہاء نے فتویٰ دے دیا جو مذکور ہو چکا ہے کہ مصر جامع نہ ہو یعنی حدود شرعیہ کا اگر قیام نہ ہو تو ظہر ضرور پڑھو۔ یہ فقہاء احناف کا متفقہ فیصلہ ثابت ہوا اب ان شرائط کی عدم موجودگی میں بھی کوئی شخص ظہر چھوڑ دے تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد نہیں ہے۔ بلکہ اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوٰىہُ کا راستہ اس نے اختیار کیا ہوا ہے جو بلا شرائط ظہر کی نماز کو ترک کرتا ہے جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری وقت تک ادا فرمایا اور جمعہ تفضیلی جس کو میرے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی بار ترک فرمایا آپ کے زمانہ میں صحابہ کرام دیہاتوں والے کبھی آکر جمعہ ادا کرتے کبھی نہ آتے بلکہ گھروں میں ظہر ادا کر لیتے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کی نماز فقدان شرائط کے باوجود پڑھنے کی اجازت بھی فرما دی اس لئے ہم بفضلہ تعالیٰ ہر جگہ اس اختیاری مضمون جمعہ کو بھی ادا کر لیتے ہیں اور شرائط جمعہ کے نہ ہونے کی وجہ سے یعنی نفاذ احکام شرعیہ بھی نہیں اور حدود شرعیہ کا قیام بھی نہیں اس لئے ظہر کو بھی ضروری ادا کر لیتے ہیں جو سنت سے بھی اور فقہاء کے اقوال سے بھی ثابت ہو چکا ہے اس لئے ہم تو بھائی دو نوں ڈیوٹیوں کو ذمہ داری سے ادا کرتے ہیں اور مؤاخذہ خداوندی سے خوف زدہ ہیں اب ملکان کو ہے جو احکام شرعیہ کے عدم نفاذ کے باوجود اور حدود شرعیہ سے قاصر رہنے کی بنا پر بھی

marfat.com

بلا شرائط عین فریضہ کو ترک کرتے ہیں وہ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ سے خائف نہیں ہیں۔

منکرین کی کتابوں کے حوالے

تذکیر الاخوان ۳۵۲

گرچہ شرطیں سب ملیں تو ہے بھلا — بے شبہ جمعہ وہاں کرنا ادا

لیک جس جا شرط ہو کم اے فتا — تو بھی جمعہ کو نہ ہرگز کر قضا

ظہر بھی پڑھ لے تو بہتر کار ہے

انواع مولوی بارک اللہ ۲۳۹

جتھے شک جمعہ وچ ہووے کیجئے جمعہ ادا — بعد جمعہ احتیاطی پیشی پڑھنی لازم آ

آخر ظہر جو میرے ذمے نیت ایہ کریئے — ہر رکعت وچ فاتحہ پچھے سورت نال جوڑیئے

فقہ کی کتابوں سے بھی ثابت ہو گیا قرآن وحدیث صحیحہ سے بھی ظہر بلا شبہ وجمعہ با شرائط ثابت ہو گیا اور تمہارے اکابرین نے تسلیم کر لیا گو دبی زبان سے ہی سہی اب فیصلہ تم پر ہے چاہے ظہر کو چھوڑ دو یا پڑھ لو یہ ذمہ داری تم پر عائد ہوتی ہے اور ہو گی ہم نے سنا دیا ہم ذمہ دار نہیں ہیں۔

marfat.com

بَاب النّوَافِل

نوافل کا ثبوت قرآن کریم سے

(۱) بنی اسرائیل ۱۵/۹ } وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔

اور رات کو تہجد پڑھیئے آپ کے لیے نفل ہوں گے شاید آپ کو آپ کا رب مقام محمود پر پہنچا دے۔

(۲) الدھر ۲۹/۲ } وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا۔
اور رات کو اللہ کے لئے سجدہ کیجیئے۔ اللہ کی تسبیح بیان کیجیئے لمبی رات۔

(۳) المزمل ۲۹/۱ } اِنَّ لَكَ فِى النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا۔
بے شک آپ کے لئے دن میں لمبا تسبیح کرنا ہے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ دن میں بھی ہر نماز کے بعد نوافل پڑھنے چاہئیں جو سَبْحًا طَوِيْلًا سے واضح ہے اور جو لوگ دن کو نوافل ادا نہیں کرتے وہ اس آیۃ کریمہ سے اعراض کرتے ہیں۔

رات کے نوافل

(۴) الدھر ۲۹/۲ } وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا۔

marfat.com

اور رات کو خدا کے لئے سجدہ کیجئے اور لمبی رات رب کی تسبیح بیان فرمائیے۔ (نوافل سے)

نفلی عبادت کرنے والے کا منہ قیامت کو سیاہ نہیں ہوگا

(۵) یونس ۱۱/۱۳ } لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ۔

جن لوگوں نے اچھی نیکی کی اور زیادتی بھی کی ان کے مونہوں پر سیاہی نہ چڑھے گی اور نہ ہی ذلیل ہوں گے یہی ہیں جنتی لوگ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى۔ جو نیکیاں رب کریم نے مقرر یا فرض فرمائی ہیں اور زِيَادَةٌ سے نفلی عبادت ہے تو رب کریم نے فرمایا کہ جو زائد عبادت نوافل پڑھتے ہیں۔ ان کے مونہوں پر سیاہی نہ ہوگی۔ تو ثابت ہوا کہ جو نوافل کے تارکین ہیں ان کے مونہوں پر سیاہی ہوگی۔ اب فیصلہ تم کرو کہ تارکین نوافل کے مونہوں پر سیاہی ہے یا نہیں۔

(۶) معارج ۲۹/۱ } اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلٰوتِهِمْ دَآئِمُوْنَ۔

بے شک انسان کچے عقیدے کا پیدا کیا گیا ہے اور جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے جزع فزع کرتا ہے اور جب اس کو کشادگی ہوتی ہے نیکی سے رک جاتا ہے۔ مگر نماز پڑھنے والے جو وہ اپنی نمازوں پر قائم ہونے والے ہیں۔ اس آیۃ کریمہ سے بھی زائد عبادت کرنا ثابت ہوئی۔

marfat.com

نوافل کے تارکین قیامت کو ذلیل ہوں گے

۲۹/۲ القلم ۱-۶ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ۔

اس دن پنڈلی کھولی جاوے گی اور سجدے کے لئے بلائے جائینگے تو سجدے کی طاقت نہ رکھیں گے (شرم کے مارے) ان کی آنکھیں نیچی ہوں گی ان پر ذلت چڑھی ہوگی (اس کی وجہ یہ ہے) کہ وہ دنیا میں سجدے کی طرف بلائے جاتے تھے حالانکہ وہ تندرست ہے۔

اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو لوگ دنیا میں نفلی سجدے کے تارک ہوں گے قیامت میں اُن کو سجدہ نصیب نہ ہوگا اور نہ ہی وہ دیدار الٰہی سے مشرف ہوں گے کیونکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ربّ العزت کا ارشاد ہے تَقَرَّبَ عَبْدِي بِالنَّوَافِلِ بخاری شریف بندہ جب نوافل پڑھتا ہے تو میں بندہ کے قریب ہوتا ہوں۔ جو شخص دنیا میں تارک نوافل ہے خداوند کریم کے قریب ہونے سے اُس نے دنیا میں اجتناب کیا۔ قیامت میں شرم کے مارے تارکین نوافل کی آنکھیں اُونچی نہ ہوں گی۔ يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ۔ حالانکہ ملائکہ کہیں گے کہ ربّ کریم نے مومنین کے لئے اپنی نورانی پنڈلی کھولی ہے سجدہ کرو تو تارکین نوافل چونکہ دنیا میں باوجود تندرست ہونے کے نوافل ترک کر کے قرب خداوندی سے اجتناب کرتے ہیں اس لئے وہ یوم قیامت اپنی آنکھوں کو اونچا نہ کر سکیں گے اور نہ ہی دیدار الٰہی کر سکیں گے تو سجدے سے بھی محروم رہیں گے اور جو لوگ دنیا میں دن کو ہر نماز کے بعد اور رات کو نوافل

marfat.com

پڑھتے ہیں۔ تو دنیا میں جب وہ نوافل پڑھتے تھے خدا ان کے قریب ہوتا تھا۔ قیامت میں جب رب کریم نورانی پنڈلی ظاہر فرمائے گا تو نوافل پڑھنے والے دیدار الٰہی کر کے سجدہ میں گریں گے۔

۷۔ القلم ۲۹/۱ { قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ۔

ان کے درمیان کا کہے گا کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ تم خدا کی تسبیح (نوافل) کیوں نہیں پڑھتے تو وہ کہیں گے ہمارا رب پاک ہے ہم ظالم تھے پھر ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے بعض بعض پر ملامت کرینگے کہیں گے کہ ہائے ہماری ہلاکت ہم دنیا میں سرکش تھے۔

(۱) اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ نوافل کے تارکین قیامت کے دن اپنے سرکش ہونے کا اقرار کریں گے کہ ہم اپنی سرکشی اور تکبر سے نوافل ترک کرتے رہے۔

(۲) اس دن سُبْحٰنَ رَبِّنَا کہیں گے لیکن اس دن کا اقرار فائدہ نہ دے گا۔

(۳) بعض تارکین نوافل بعض تارکین کو ملامت کریں گے کہ تم نے ہمیں کہا کہ نوافل زائد چیز ہے کوئی ضروری نہیں تو وہ جواب دیں گے کہ افسوس ہمیں آج معلوم ہو رہا ہے اور ہلاک ہو رہے ہیں یہ ہماری سرکشی کا نتیجہ ہے کہ ہم نے نوافل ترک کیے۔

قرآن کریم سے نوافل کی ضرورت اور فوائد ثابت کیے گئے اور تارکین نوافل کو جو نقصان ہوگا وہ قیامت کو انہیں معلوم ہوگا۔

اب فیصلہ تم پر ہے چاہے نوافل کو لازمی سمجھو چاہے ترک نوافل پر جمے رہو تم دنیا کے سامنے اظہار کرتے ہو کہ ہم بڑے خدا کے پجاری ہیں لوگ مشرکین ہیں جن کو تم مشرکین مبتدعین کا خطاب دیتے ہو وہ دن رات نوافل اور ذکر میں مشغول رہتے ہیں اور تم نوافل کے تارک بن کر منہ پھیر لیتے ہو

marfat.com

کیا اسی کو توحید والا کہتے ہیں کہ جو عبادت خداوندی کا تارک ہو اس کا فیصلہ انشاء اللہ العزیز یوم قیامت ہوگا۔ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْن۔

باب التراویح

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ بیس ۲۰ تراویح پڑھتے رہے

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۳۹۴
(۲) آثار سنن ۲/۵۶

حدثنا یزید بن هارون قال اخبرنا ابراهیم بن عثمان عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَالْوِتْرَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں ہمیشہ ۲۰ بیس رکعت اور وتر پڑھتے تھے۔

۳۔ مجمع الزوائد ۳/۱۷۲ وَعَنْ ابن عباس قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَالْوِتْر

رواه الطبرانی فی الكبير والاوسط۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رمضان میں بیس رکعات اور وتر پڑھتے۔

marfat.com

تراویح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سُنت مقرر فرمائی ہے

۴۔ نسائی شریف ۱/۳۰۸ { حدثنی ابی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تبارک وتعالیٰ فرض صیام رمضان علیکم وسننت لکم قیامہ فمن صامہ وقامہ ایمانا واحتسابا خرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ۔

عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے تم پر رمضان کے روزے فرض فرمائے ہیں اور میں نے تمہارے لئے رمضان کا قیام سنت مقرر کر دیا ہے تو جس شخص نے رمضان کے دن کے روزے رکھے اور رمضان کی راتوں کو قیام کیا۔ ایمان ویقین سے تو گناہ سے ایسے نکل جاتا ہے جیسا کہ ماں کے پیٹ سے بے گناہ پیدا ہوا ہے۔

نوٹ: رمضان شریف کی راتوں کے قیام سنت کا نام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے تراویح فرمایا ہے اور جہاں رمضان شریف کے قیام اللیل کا ذکر ہوگا۔ تو ان کا نام تراویح ہوگا اور جہاں تراویح کا ذکر ہوگا۔ وہاں تراویح کی تعداد بیس ہوگی۔

مستملہ: اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ نماز تراویح علیحدہ ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائیں۔ تہجد رب کریم نے پہلے فرض فرمائے اور پھر فتھجد بہ نافلۃ لک سے تہجد کو نفل فرما دیا تو جو لوگ رمضان کی رات کی تراویح کو تہجد کہہ دیں تو وہ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے منکر ہیں ہیں جو اس حدیث شریف سے واضح ہے۔ تہجد قرآن کریم کی آیت قم اللیل سے فرض ہوئے اور فتھجد بہ نافلۃ لک

marfat.com

سے نوافل رہ گئے جو تمام سال رات کو پڑھے جاتے ہیں ان کی خصوصیت صرف رمضان میں نہیں تراویح کی خصوصیت صرف رمضان میں ہے باقی سال نہیں۔

۵۔ کنز العمال ۴/۲۹۶ { شَهْرُ رَمَضَانَ شَهْرٌ كُتِبَ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ (ھب عن عبد الرحمٰن بن عوف)

عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان شریف کا ایسا شاندار مہینہ ہے جس میں تم پر تمام مہینے کے روزے فرض کئے گئے ہیں اور میں نے تم پر اس مہینے میں اس کا قیام سنت مقرر کر دیا ہے جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور ان کی راتوں کو ایمان اور یقین سے قیام کیا گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اپنی والدہ کے پیٹ سے آج ہی پیدا ہوا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ جس مسلمان پر رمضان شریف کے روزے فرض ہیں اس کے لئے رمضان شریف کی راتوں کو تراویح پڑھنا سنت ہے اور جو مسلمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کا تارک ہے اس کے فرائض بھی از روئے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ناقص ہیں یعنی جو شخص تراویح کا تارک ہے اس کے رمضان شریف کے روزے بھی ناقص ہیں۔

۶۔ کنز العمال ۴/۲۹۶ { إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ صَوْمَ رَمَضَانَ وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا وَيَقِينًا كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضٰى (ھب عن عبد الرحمٰن بن عوف)

maktabah.com

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے تم پر رمضان کے روزے فرض کئے ہیں اور میں نے تمہارے لئے رمضان کے مہینے کا قیام سنت مقرر کر دیا ہے تو جس شخص نے رمضان شریف کے روزے رکھے اور رات کو قیام کیا ایمان اور یقین سے اس کی سابقہ زندگی کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ بالا حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ رمضان شریف کے مہینے کے دن کو روزے رکھنا اور رات کو تراویح پڑھنا یہ لازم و ملزوم ہیں اور دونوں کی ادائیگی سابقہ گناہوں کا کفارہ ہے۔ ان کا تارک گناہوں سے پاک نہیں ہو سکتا۔ اور ان تینوں حدیثوں سے یہ بھی واضح ہے کہ رمضان شریف کی راتوں کو نماز تراویح پڑھنا رمضان شریف کی ایک خاص مستقل نماز ہے جو دوسرے مہینوں میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسنون نہیں فرمائی یہ حدیثیں فرقہ وہابیہ کا مستقل رد ہیں جو کہتے ہیں کہ تراویح رمضان شریف کی مستقل نماز نہیں بلکہ نماز تہجد کو ہی تراویح کہا گیا ہے لیکن یہ فرقہ چونکہ دینی عقل سے کورا ہے اس لئے یہ نہیں سمجھتا کہ نماز تہجد پہلے فرض تھی بعد میں سنت مقرر ہوئی اور نماز تراویح آخر زمانے میں سنت مقرر ہوئی۔

خلیفہ ثانی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ کی خلافت میں بھی بیس (۲۰) رکعات تراویح رائج رہیں

۷۔ مصنف ابن ابی شیبہ $\frac{۲}{۳۹۳}$ } حدثنا وکیع عن مالک بن انس عن یحیی بن سعید ان عمر بن الخطاب امر رجلا یصلی

بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً ۔

یحییٰ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں کو بیس رکعات نماز پڑھائے ۔

۸ ۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۴۹۶ { وقد اخبرنا ابو عبد اللہ الحسین بن محمد بن الحسین بن فنجویہ الدینوری بالدامغان ثنا احمد بن محمد بن اسحٰق السنی انبا عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز البغوی ثنا علی بن الجعد انبا ابن ابی ذئب عن یزید بن خصیفۃ عن السائب بن یزید قال كَانُوا يَقُومُونَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فی شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَكَانُوا يَقْرَؤُنَ بِالْمِئِيْنَ وَكَانُوا يَتَوَكَّؤُنَ عَلَى عُصَيِّهِمْ فِي عَهْدِ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی اللہ تعالیٰ عَنْهُ مِنْ شِدَّةِ الْقِيَامِ ۔

سائب بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں رمضان شریف کے مہینے میں بیس رکعت پڑھتے تھے اور اس میں اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں لمبے قیام کی وجہ سے لوگ اپنی لاٹھیوں پر ٹیک لگاتے تھے حضرت عمر و عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں بیس تراویح ثابت ہوگئیں ۔

۹ ۔ السنن الکبریٰ ۲/۴۹۶ { ابنا ابو احمد العدل انبا محمد بن جعفر المزکی ثنا محمد بن ابراھیم ثنا ابن بکیر ثنا

marfat.com

مالک عن یزید بن رومان قال کان النّاس یقومون فی زمان عمر بن الخطّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی رمضان بثلاث وعشرین رکعۃ ۔

یزید بن رومان سے روایت ہے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگ کھڑے ہوتے تھے رمضان میں تئیس ۲۳ رکعات کے ساتھ ۔

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے چوتھے خلیفے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بھی بیس (۲۰) رکعات تراویح رائج رہیں

۱۰۔ مصنف ابن ابی شیبۃ ۲/۳۹۳ } حدثنا ابو بکر ثنا وکیع عن سفیان عن ابی اسحاق عن عبد اللہ بن قیس عن شتیر بن شکل انہ کان یصلی فی رمضان عشرین والوتر ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے امام مسجد شتیر بن شکل رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت ہے کہ وہ ہمیشہ رمضان میں بیس رکعت تراویح اور وتر پڑھاتے رہے ۔

۱۱۔ السنن الکبریٰ ۲/۴۹۶ } وانباء ابو ذکریا بن اسحٰق انبا ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب ثنا محمد بن عبد الوھاب انبا جعفر بن عون انباء ابو الخصیب قال کان یؤمنا سوید بن غفلۃ فی رمضان فیصلی خمس ترویحات عشرین رکعۃ وروینا عن شتیر بن شکل وکان من اصحاب علی رضی اللہ عنہ انہ کان یؤمھم فی شھر رمضان بعشرین رکعۃ ویوتر بثلاث وفی ذالک قوۃ ۔

ابو خصیب نے کہا کہ سوید بن غفلہ رمضان شریف میں ہماری امامت کراتے تھے

marfat.com

تو پانچ تراویح یعنی پانچ پانچ کر کے ۲۰ بیس رکعات نماز پڑھاتے اور شتیر بن شکل حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے اصحاب سے تھے وہ ان کو رمضان شریف کے مہینے میں بیس ۲۰ رکعات تراویح اور تین وتر پڑھاتے اور یہ روایت قوی ہے۔

۱۲۔ مصنف ابن ابی شیبة ۲/۳۹۳ } حدثنا وکیع عن حسن بن صالح عن عمرو بن قیس عن ابی الحسناء اَنَّ عَلِیًّا اَمَرَ رَجُلًا یُصَلِّیْ بِہِمْ فِیْ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو ارشاد فرمایا کہ رمضان میں مسلمانوں کو ۲۰ بیس رکعات تراویح پڑھائے۔

اکابرین اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل تمام عمر بیس تراویح پر رہا

۱۳۔ مصنف ابن ابی شیبة ۲/۳۹۳ } حدثنا حمید بن عبد الرحمٰن عن حسن عبد العزیز بن رفیع قَالَ کَانَ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ فِیْ رَمَضَانَ بِالْمَدِیْنَۃِ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً ویوتر بثلاث

ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ طیبہ میں صحابہ کرام اور تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کو رمضان شریف میں بیس رکعتیں تراویح اور تین رکعات وتر پڑھاتے۔

اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام زندگی تمام دنیا کے دار الاسلام مدینہ طیبہ میں رمضان شریف میں تراویح بیس رکعات اور تین وتر پڑھی جاتی رہیں۔

۱۴۔ مصنف ابن ابی شیبة ۲/۳۹۳ } حدثنا ابو معاویۃ عن حجاج عن ابی اسحاق عن الحارث اَنَّہٗ کَانَ یَؤُمُّ

marfat.com

النَّاسِ فِي رَمَضَانَ بِاللَّيْلِ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ۔

حارث سے روایت ہے کہ وہ رمضان شریف کے مہینے کی راتوں میں لوگوں کو بیس رکعات تراویح اور تین وتر پڑھاتے اور دعا قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے۔

۱۵۔ مصنف ابن ابی شیبۃ ۲/۳۹۳ } حدثنا غندر عن شعبۃ عن خلف عن ربیع وانثی علیہ خیرا عن ابی البختری اَنَّہٗ كَانَ يُصَلِّي خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ فِي رَمَضَانَ وَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ۔

ابوالبختری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رمضان شریف میں ہمیشہ پانچ ترویحے نماز پڑھاتے رہے اور ہمیشہ تین رکعات سے وتر کرتے۔

۱۶۔ مصنف ابن ابی شیبۃ ۲/۳۹۳ } حدثنا الفضل بن دکین عن سعید بن عبید ان علی بن ربیعۃ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ فِي رَمَضَانَ خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ وَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ۔

علی بن ربیعہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہمیشہ رمضان شریف میں پانچ ترویحے رکعات اور تین رکعات وتر پڑھاتے۔ ترویحہ عربی زبان میں چار کے کو کہتے ہیں تو تراویح بیس رکعات اور تین وتر ثابت ہوئے۔

۱۷۔ مصنف ابن ابی شیبۃ ۲/۳۹۳ } حدثنا ابن نمیر عن عبد الملك عَنْ عطاء قَالَ اَدْرَكْتُ النَّاسَ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ ثَلَاثَةً وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ۔

حضرت عطاء رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے زمانے میں مسلمان تئیس (۲۳) رکعتیں مع وتر پڑھتے تھے۔

marfat.com

۱۸۔ ترمذی شریف ۱/۱۱۹ { وَاَکْثَرُ اَھْلِ الْعِلْمِ عَلٰی مَا رُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ وَعُمَرَ وَغَیْرِھِمَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً وَھُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَابْنِ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیِّ وَقَالَ الشَّافِعِیُّ وَھٰکَذَا اَدْرَکْتُ بِبَلَدِنَا بِمَکَّۃَ یُصَلُّوْنَ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً۔

اور اکثر اہل علم اس پر عامل ہیں جو حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہٗ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما اور ان کے علاوہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے بیس رکعتیں روایت کی گئی ہیں اور یہی سفیان ثوری کا قول ہے اور ابن مبارک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اپنے شہروں میں مکہ معظمہ میں میں نے پایا کہ وہ بیس رکعتیں پڑھتے تھے۔

۱۹۔ کنز العمال ۴/۲۹۸ { اِذَا کَانَ اَوَّلُ لَیْلَۃٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ فَلَا یُغْلَقُ مِنْھَا بَابٌ حَتّٰی یَکُوْنَ آخِرَ لَیْلَۃٍ مِنْ رَمَضَانَ وَلَیْسَ مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ یُصَلِّیْ فِیْ لَیْلَۃٍ مِنْھَا اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ اَلْفًا وَخَمْسَمِائَۃِ حَسَنَۃٍ بِکُلِّ سَجْدَۃٍ وَبَنٰی لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ مِنْ یَاقُوْتَۃٍ حَمْرَاءَ لَھَا سِتُّوْنَ اَلْفَ بَابٍ لِکُلِّ بَابٍ مِنْھَا قَصْرٌ مِنْ ذَھَبٍ مُوَشَّحٍ بِیَاقُوْتَۃٍ حَمْرَاءَ فَاِذَا صَامَ اَوَّلَ یَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ اِلٰی مِثْلِ ذٰلِکَ الْیَوْمِ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ وَاسْتَغْفَرَ لَہٗ کُلَّ یَوْمٍ

marfat.com

سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ مِنْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ اِلٰی اَنْ تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ وَکَانَ لَهٗ بِکُلِّ سَجْدَۃٍ یَسْجُدُهَا فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِلَیْلٍ اَوْ نَهَارٍ شَجَرَۃٌ یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّهَا خَمْسَمِائَۃِ عَامٍ (هب عن ابی سعید)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان شریف کی پہلی رات آسمانوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ رمضان شریف کی آخری رات تک کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور رمضان شریف کی راتوں میں ایماندار آدمی جو نماز پڑھتا ہے ہر سجدے کے بدلے اس کے لئے ڈیڑھ ہزار نیکی لکھی جاتی ہے اور جنت میں اس کے لئے سرخ یاقوت کا ایک مکان تعمیر کیا جاتا ہے جس کے ساٹھ ہزار دروازے ہوتے ہیں۔ اس کے ہر دروازے میں سرخ رنگ کے یاقوتی جڑاؤ کا ایک سونے کا محل ہوتا ہے ایماندار آدمی جب رمضان شریف کا پہلا روزہ رکھتا ہے اس کے سابقہ گناہ معاف کئے جاتے ہیں رمضان شریف کے ہر دن یہی ثواب رائج رہتا ہے اور صبح کی نماز سے مغرب تک پورا رمضان شریف کا مہینہ روزانہ ستر ہزار فرشتہ اس کے لئے معافی مانگتا ہے اور رمضان شریف میں دن یا رات ہر سجدے کے ثواب میں جنت میں ایک درخت لگایا جاتا ہے جس کا سایہ اتنا وسیع ہوتا ہے کہ اس کے سائے میں پانچ سو برس گھوڑا دوڑایا جاسکتا ہے۔

کیوں بھئی دہابیو! تم مسلمانوں کو صرف آٹھ رکعات رمضان شریف کی راتوں میں پڑھاتے ہو اور سنی مسلمان بیس رکعات تراویح پڑھاتے ہیں ایک سجدے کی ڈیڑھ

marfat.com

ہزار نیکی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمادی ایک رکعت کے دو سجدے ایک رکعت کی تین ہزار نیکیاں تمام چھتیس ۳۶ ہزار نیکیاں بارہ رکعات میں تم نے مسلمانوں کو کتنا خسارہ دیا تم وہابی فرقہ خود بھی خسارے میں ہو اور مسلمانوں کو دھوکہ دے کر خسارے کی طرف لے جا رہے ہو خداوند کریم کا خوف کرو فقیر نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عمل بیس ۲۰ تراویح ثابت کر دیا اور تراویح کی آٹھ رکعات کا عقیدہ بنا کر تم نے امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو دھوکہ میں رکھا ہوا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تابعین تبع تابعین اجماع امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کر رہے ہو۔

پانچ روپے نقد انعام

اس شخص کو دیے جائینگے جو رمضان شریف میں آٹھ تراویح کی ایک حدیث پیش کرے۔

نقطہ: لفظ تراویح جمع ہے اس کا واحد ترویحہ ہے اور ترویحہ چار کے لیے استعمال ہوتا ہے اور جمع کم از کم تین پہ استعمال ہوتی ہے آٹھ رکعات پر ترویحتین کا لفظ استعمال ہوتا ہے تو آٹھ رکعات پہ تراویح کا لفظ استعمال ہی نہیں ہو سکتا۔

محدث امام نووی کا عقیدہ بیس تراویح پڑھنا

وکتاب الاذکار للنووی ۸۳ } اِعْلَمْ اَنَّ صَلٰوۃَ التَّرَاوِیْحِ سُنَّۃٌ بِاتِّفَاقِ الْعُلَمَاءِ وَ ھِیَ عِشْرُوْنَ رَکْعَۃً یُسَلِّمُ مِنْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ تو یقین کرے کہ تراویح کی نماز تمام علماء احادیث کے اتفاق سے بیس ۲۰ تراویح سنت ہیں ہر دو رکعتوں پر سلام پھیرے۔

marfat.com

مسلمانو فقیر نے احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم، خلفاء الراشدین المہدیین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم" باقی اکابرین اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور تابعین تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور محدثین سے بیس رکعات تراویح ثابت کردیں یعنی خیر القرون میں تراویح بیس رکعات ہی پڑھی جاتی رہیں اور نماز تہجد دو رکعات، چار رکعات، آٹھ رکعات اور بارہ رکعات پہلے فرض تھیں بعد میں اللہ تعالےٰ نے ان کو فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ سے نوافل کا حکم فرمادیا وہابی چونکہ عبادت خداوندی سے قدیمی محروم ہے اس لئے اس نے نماز تراویح کو نماز تہجد میں مدغم کرنے کی کوشش کی ہے جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو ایک کا حکم نہیں دیا یعنی خیر القرون میں نماز تہجد اور نماز تراویح کے ایک ہونے کا ثبوت کہیں سے ہی نہیں نہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم، نہ تابعین نہ تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اور نہ ہی محدثین نے یہ فتویٰ دیا یہ بدعت صرف وکی ٹیل اہلحدیثوں کی ایجاد کردہ ہے نام تو اہلحدیث رکھا لیا لیکن عبادات، معاملات — بلکہ ہر قانون شرعی کو قرآن مااحادیث اور اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف اُلٹ کر حرمات خداوندی اور نجاسات غلیظہ کا عادی بنا کر مسلمانوں کو روحانیت سے عاری کر کے اسلام سے دور بنا دیا جو عبادت خداوندی کو بدعت کہے نفلی عبادۃ سے گریز کرے اس جیسا خداوند کریم سے دور افتادہ کون ہو سکتا ہے انہی بنا پر اس فرقہ وہابیہ غیر مقلدیہ میں ایک ولی اللہ نہ ہوا نہ ہے نہ ہو گا اور نہ ہی ممکن ہے تمام اولیاء اللہ اغیاث واقطاب بیس رکعات تراویح پڑھتے رہے ہے۔

وہابیو! اب بھی وقت ہے اپنی زندگی برباد نہ کرو اور سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم، اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم" تابعین تبع تابعین اور محدثین

marfat.com

کی مخالفت نہ کرو اپنے مولویوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ نہ دو
بلکہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تابعین تبع
تابعین اور اولیاء اللہ اغیاث و اقطاب کی اتباع میں بیس رکعات تراویح
پڑھ کر قرب خداوندی حاصل کرلو یہ تمہارے وہابی ملاں کل کو تمہارے کام نہ آئیں گے
اور تمہیں عبادت خداوندی سے عمداً محروم رکھ رہے ہیں لیکن تم بیچارے ایسے سادے
ہو کہ ان کی ظاہریت کو دیکھ کر پھنس جاتے ہو افسوس ہے ایک ٹیڈی پیسہ گم
ہو جائے فکر مند ہوتے ہو تمہارے ملاں دن رات دنیا کے چندے کے پیچھے
مارے مارے پھر رہے ہیں اور بغیر کمائی کے اپنی جائیدادیں بنا رہے ہیں اور تم ان
کی اقتدا میں اپنے دین و دنیا میں خسارے سے جا رہے ہو فرمان خداوندی فَاسْتَبِقُوا
الْخَيْرَاتِ کو قبول کر کے عبادات میں ترقی کی طرف بڑھو سوائے وہابیوں کے
دینی خسارے کو کوئی پسند نہیں کرتا فَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْوَهَّابِيُّونَ
اب اغیاث و اولیاء اللہ سے صرف حضرت غوث الاعظم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے عقیدے کو عرض کر دیتا ہوں۔

marfat.com

صلوٰۃ التراویح اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالٰے عنہ

۱۰۔ غنیۃ الطالبین ص ۵۶۳ } وَصَلٰوۃُ التَّرَاوِیْحِ سُنَّۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّاھَا لَیْلَۃً وَقِیْلَ لَیْلَتَیْنِ وَقِیْلَ ثَلَاثًا ثُمَّ انْتَظَرُوْہُ وَلَمْ یَخْرُجْ وَقَالَ لَوْ خَرَجْتُ لَفُرِضَتْ عَلَیْکُمْ ثُمَّ اِنَّھَا اُسْتُکْمِلَتْ فِیْ اَیَّامِ عُمَرَ فَلِذٰلِکَ اُضِیْفَ اِلَیْہِ لِاَنَّہٗ اِبْتَدَأَھَا فَتْوٰی فِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَالْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِکَ فِیْ اَیَّامِ خِلَافَتِ اَبِیْ بَکْرِنِ الصدیق وَصَدْرٍ مِّنْ خِلَافَۃِ عُمَرَ وَرُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّمَا اَخَذَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ھٰذِہِ التَّرَاوِیْحُ مِنْ حَدِیْثٍ سَمِعَہٗ مِنِّیْ قَالُوْا وَمَا ھُوَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی حَوْلَ الْعَرْشِ مَوْضِعًا یُسَمّٰی حَضِیْرَۃَ الْقُدُسِ وَھِیَ مِنَ النُّوْرِ فِیْھَا مَلَائِکَۃٌ لَا یُحْصٰی عَدَدَھُمْ اِلَّا اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ یَعْبُدُوْنَ اللّٰہَ تَعَالٰی عِبَادَۃً لَا یَفْتُرُوْنَ سَاعَۃً فَاِذَا کَانَ لَیَالِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ اسْتَأْذَنُوْا رَبَّھُمْ اَنْ یَّنْزِلُوْا اِلَی الْاَرْضِ فَیُصَلُّوْنَ مَعَ بَنِیْ اٰدَمَ فَکُلُّ مَنْ مَّسَّھُمْ مِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم اَوْ مَسُّوْہُ سَعِدَ سَعَادَۃً لَا یَشْقٰی بَعْدَھَا اَبَدًا فَقَالَ عُمَرُ اِذْ ذَاکَ فَنَحْنُ اَحَقُّ بِھٰذَا فَجَمَعَ التَّرَاوِیْحَ وَسَنَّھَا وَرُوِیَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّہٗ اِذَا خَرَجَ فِیْ اَوَّلِ لَیْلَۃٍ مِّنْ شَھْرِ رَمَضَانَ فَسَمِعَ الْقُرْاٰنَ فِی الْمَسَاجِدِ فَقَالَ نَوَّرَ اللّٰہُ قَبْرَ عُمَرَ کَمَا نَوَّرَ مَسَاجِدَ اللّٰہِ بِالْقُرْاٰنِ

marfat.com

وَكَذَالِكَ يُرْوَىٰ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَفِي لَفْظٍ آخَرَ اَنَّ عَلِيًّا اَجَازَ بِالْمَسَاجِدِ وَهِيَ تَزْهَرُ بِالْقَنَادِيْلِ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ التَّرَاوِيْحَ نَقَالَ نَوَّرَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى عُمَرَ قَبْرَهٗ كَمَا نَوَّرَ مَسَاجِدَنَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ عَلَّقَ فِي بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللهِ قِنْدِيْلًا لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهٗ وَتُصَلِّيْ عَلَيْهِ وَهُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُطْفِئَ ذَالِكَ الْقِنْدِيْلُ . . . . وَهِيَ عِشْرُوْنَ رَكْعَةً يَجْلِسُ عَقْبَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُسَلِّمُ فَهِيَ خَمْسُ تَرْوِيْحَاتٍ كُلُّ اَرْبَعَةٍ مِّنْهَا تَرْوِيْحَةٌ وَيَنْوِيْ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ اُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ التَّرَاوِيْحِ الْمَسْنُوْنَةِ اِذَا كَانَ فَرْدًا اَوْ اِذَا كَانَ اِمَامًا اَوْ مَامُوْنًا ۔

حضرت پیر پیران غوث الاعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز تراویح نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے جنہیں اپنے ایک رات کو پڑھا بعض نے کہا ہے کہ دو راتیں بعض نے کہا ہے تین راتیں پڑھیں پھر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ کی انتظار کی آپ تشریف نہ لائے اور آپ نے فرمایا اگر میں آجاتا تو تم پر صلوٰۃ تراویح فرض ہو جاتی پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ میں شروع کی گئیں اسی لئے حضرت عمرؓ کی طرف منسوب کی گئیں کیونکہ آپ نے ان کو شروع کیا۔ . . پھر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور حکم یہی تھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ کی خلافت میں اور شروع خلافت حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا اور کوئی بات نہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ان تراویح کے متعلق مجھ سے حدیث سنی ہوگی

marfat.com

نے کہا اے امیرالمومنین وہ کونسی حدیث ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ
عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے بے شک
اللہ تعالےٰ کا ایک مقام عرش کے قریب حضیرۃ القدس ہے اور وہ نوری مقام
ہے۔ ملائکہ کی رہائش گاہ ہے جن کا اندازہ اللہ بہتر جانتا ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کی عبادت
کرتے ہیں۔ جو ایک آن بھی کوتاہی نہیں کرتے پھر جب رمضان شریف کی رات آتی
ہے تو تمام ملائکہ اپنے رب کریم سے زمین پر اترنے کی اجازت حاصل کرتے ہیں۔ تو وہ
ملائکہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور امت محمد رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جو انہیں ملتا ہے یا وہ اسے ملتے ہیں تو وہ انسان ایسا
نیک بخت ہوا کہ اس کے بعد بدبخت ہو سکتا ہی نہیں تو حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ
عنہ نے فرمایا جب یہ سنت ہے تو ہم اس کے زیادہ حق دار ہیں تو حضرت عمر رضی
اللہ تعالےٰ عنہ نے صحابہ کرام رضوان اللہ کو جمع فرمایا اور تراویح کی سنت کو جاری
کر دیا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ
اول رات تشریف لائے۔ تو آپ نے مساجد میں قرآن کو سنا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ
تعالےٰ حضرت عمر کی قبر کو روشن فرمائے جیسا کہ اس نے اللہ تعالےٰ کی مسجدوں کو
قرآن سے روشن فرمایا ہے اور اسی طرح حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ
سے روایت کیا گیا ہے اور دوسرے الفاظ میں ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ
تعالےٰ عنہ مسجد سے گزرے اور وہ مسجد قندیلوں سے منور تھی اور لوگ نماز تراویح پڑھ
رہے تھے تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالےٰ حضرت عمر کی قبر کو منور
فرمائے جیسا کہ اس نے ہماری مسجدوں کو روشن کیا ہے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم

marfat.com

سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے اللہ تعالےٰ کے گھروں سے کسی گھر کی قندیلوں سے سجایا تو فرشتے اس کے لئے بخشش مانگتے رہتے ہیں۔ اور اس پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں اور اُن ملائکہ کی تعداد ستر ہزار ہے۔ جب تک یہ قندیل گل نہیں ہوتی ستر ہزار ملائکہ اس کے لئے خداوند کریم سے معافی مانگتے ہی رہتے ہیں۔ . . . ۔ اور صلوٰۃ تراویح کی گنتی بیس رکعت ہے اور ہر دو رکعت کے پیچھے بیٹھے اور سلام پھیرے تو یہ پانچ تراویح ہیں اور ایک ترویح چار رکعت کا ہوتا ہے اور ہر دو رکعتوں میں نیت کرے کہ میں دو رکعت سنت تراویح پڑھتا ہوں اکیلا ہو یا امام یا مقتدی۔

کیوں بھئی اب تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے تمام اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ تک اور چاروں ائمہ کرام کا بھی سنت تراویح کے متعلق یہی ثابت ہوا کہ تمام بیس رکعات تراویح رمضان شریف میں پڑھتے رہتے تھے اب تمہاری مرضی پر ہے عمل کرو یا نہ

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

marfat.com

باب الدُعاء

دُعاء کا حکم قرآن کریم سے

۱۔ الاعراف ۷/۵۵ ﴿ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ۔

اپنے رب سے دُعا مانگو عاجز ہو کر اور آہستہ بے شک وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

اُدْعُوْا صیغہ امر ہے اور قاعدہ ہے اَلْاَمْرُ لِلْوُجُوْبِ امر اکثر وجوب کا حکم رکھتا ہے تو خدا سے دُعا مانگنا فرض ثابت ہوا جیسے حکم نماز ویسے حکم دُعا کا۔

اِس ارشاد الہٰی نے اپنے رب سے دعا مانگنے کا اعلان فرمایا اگر نماز کی دعا ہی کافی ہوتی تو نماز کا حکم سینکڑوں دفعہ ہو چکا پھر دعا کی خصوصیت کیوں؟ ثابت ہوا کہ یہ دعا مانگنا ارشاد الہٰی نماز کے علاوہ بھی ہے اب جو شخص نماز ادا کر کے بعد میں اس حکم الہٰی کو ادا کرنے کے لیے دُعا مانگتا ہے تو ایسے شخص نے ارشاد الہٰی اُدْعُوْا رَبَّكُمْ کو شکریے سے قبول کیا تو ارشاد الہٰی ہے۔

اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ۔

marfat.com

جب تمہارے رب نے اعلان فرمایا البتہ اگر تم نے میرا شکریہ ادا کیا تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا اور اگر تم نے انکار کر دیا بے شک میرا عذاب البتہ سخت ہے۔

اس آیۃ کریمہ نے ثابت کر دیا کہ شکر بیٹے کا اعلان بھی خداوندی ہے۔ اگر اعلان خداوندی دعا کو ہم نے عملاً قبول کر لیا۔ یعنی دعا مانگ لی تو یہ عمل دعا بھی اس کا شکریہ ہے کہ یا اللہ ہم گناہوں کی وجہ سے تیرے دربار میں دعا کا منہ تو پیش نہ کر سکتے تھے۔ لیکن تیرے اعلان نے ہماری حوصلہ افزائی فرما کر مانگنے کے لائق بنا دیا۔ اس لئے ہم دعا مانگتے ہیں۔ اب اگر عملاً دعا سے رکتے ہیں تو وَلَئِن كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ' میں گرفتار ہوتے ہیں۔

(۲) بقرہ ۲/۲۳ | وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَاِنِّي قَرِيبٌ اُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ۔

اور جب آپ سے سوال کریں میرے بندے میرے متعلق تو میں قریب ہوں جواب دیتا ہوں دعا مانگنے والے کی دعا کا جب مجھ سے دعا مانگے تو چاہیے کہ وہ دعا مانگنے والے میرے حکم کو بھی قبول کریں اور میرے ساتھ ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

اس آیت کریمہ میں رب العزت نے کئی ارشادات خاصہ فرمائے جن سے چند عرض کر دیتا ہوں۔

(۱) اپنے سائلین کو نگاہ عبدیت سے ملاحظہ فرما کر عبادی سے خطاب فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے کہ جو میرا سوالی ہے تو کسی حاسد کو کیا مطلب عبد اپنے معبود سے سوال کیا ہی کرتا ہے سائل عبد ہے مسئول عنہ معبود ہے تو حاسد تجھے کیا؟ تو سائل جب دربار خداوندی میں ہاتھ پھیلا

marfat.com

کر تضرع اور خفیہ سوال کرتا ہے تو اپنی عبودیت کو اپنے معبود کے دربار میں پیش کرتا ہے تو رب کریم اپنے بندے کے سوال سے متاثر ہو کر فرماتا ہے کہ میرا عبد ہے مجھے سائلانہ حیثیت میں ہاتھ پھیلا کر دعا مانگ رہا ہے تاکہ اپنی عبودیت کی دلیل پیش کرے تو۔

(۲) وہ کریم بندے کی دلجوئی فرماتا ہے کہ اِنِّیْ قَرِیْبٌ اے بندے اگر تو اپنی عبودیت کا اقرار کرتے ہوئے میرے دربار میں سائلانہ ہاتھ پھیلاتا ہے تو میں قریب ہوں تمام جملہ نے ثابت کر دیا کہ اگر تو اس کے دربار کا سائل بنے اور اپنے سوال کے ہاتھ دراز کرے تو وہ تیرے قریب ہے اور اگر تو نے سوال نہ کیا تو اس کا عتاب آگے آتا ہے۔

(۳) اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ اس جملہ میں رب العزت نے شرط لگائی کہ جب تو مجھ سے سوال کرے گا تو میں تمہیں دوں گا اور تم اتنے متکبر ہو کر مجھ سے سوال کرنے کو بھی معیوب سمجھتے ہو تو تمہارا علاج اور ہے جس کے متعلق ارشاد الٰہی ہے۔

دُعا کا حکم خداوندی اور نہ مانگنے والا متکبروں میں شمار ہوگا اور جہنم ٹھکانا ہوگا

۳۔ مومن $\frac{24}{6}$ } وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ۔

اور تمہارے پروردگار کا فرمان ہے کہ تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا۔ بے شک جو لوگ میری دعا سے تکبر کرتے ہیں دعا مانگتے نہیں، جلدی جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔

marfat.com

اس آیت کریمہ میں چند ارشادات خداوندی کا اظہار کرتا ہوں۔

(۱) وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي نے ثابت کر دیا کہ دعا مانگنا علاوہ نماز کے حکم خداوندی ہے اور رَبُّكُمُ ارشاد خداوندی نے ظاہر فرما دیا کہ جو تمہارا ہر لحظہ پروردگار ہے۔ وہ ارشاد فرما رہا ہے کہ اگر تمہیں میری ربوبیت کا اقرار ہے تو بھلا مجھ سے کچھ مانگو تو اگر تم نے دست سوال دراز نہ کئے تو تم نے میری ربوبیت کا ہی اقرار نہیں کیا تو رب العزت سے دست دراز کر کے دعا مانگنا ربوبیت کو عملاً تسلیم کرنا ہے جیسا کہ پہلی آیت میں عبودیت کا اقرار کیا۔

(۲) أَسْتَجِبْ لَكُمْ اگر دعا مانگے تو قبول کروں گا۔ ورنہ تمہیں جیسا کہ کہا جائے اگر لینا ہے تو ہاتھ پھیلاؤ۔ جب لینے والا ہاتھ پھیلاتا ہی نہیں بلکہ عار سمجھتا ہے۔ تو دینے والا کب دیتا ہے اس کی ذات تو غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ہے تو فرمایا أَسْتَجِبْ لَكُمْ میں قبول تب کروں گا جب دعا مانگ کر أُدْعُونِي پر عمل کرو گے تو ورنہ نہیں۔

(۳) إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ نے اعلان فرما دیا ہے کہ جو اپنے رب کریم سے دعا مانگنے سے دور ہے۔

(ا) وہ متکبر ہے۔

(ب) اپنے رب سے دعا نہ مانگنے والے کی سزا جہنم ہے۔

(ج) دعا نہ مانگنے والا میرے دربار سے تکبر میں رہا تو سزا رب العزت سے جہنم میں ایسے ہو گی کہ جہنم میں بھی ذلیل کر کے ڈالا جائے گا دنیا میں میرے دربار میں ہاتھ پھیلا کر دعا مانگ کر تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً پر تم نے عمل نہیں کیا لہٰذا آج تمہاری سزا جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ہے۔

اب فیصلہ تم پر ہے چاہے نماز سے فارغ ہو کر دعا خداوندی میں مشغول ہو جاؤ دل

marfat.com

چاہیے تو نماز سے فارغ ہو کر متکبروں کی طرح اُٹھ جاؤ۔

(۴) اس آیۂ کریمہ میں رب العزت نے عَنۡ عِبَادَتِی فرمایا مقام دعا میں دعا کو عبادت کا مترادف بنا دیا تاکہ ثابت ہو جائے کہ جو شخص دعا کا منکر ہے وہ عبادت خداوندی کا بھی منکر ہے تو یہ دلیل اس امر کی ہوئی کہ جس نے نماز کے بعد دعا نہیں مانگی اس کی عبادت نماز بھی قبول نہیں ہوئی۔

(۵) خداوند کریم کے دربار میں ہاتھ پھیلا کر دعا نہ مانگنے والا دربار خداوندی میں متکبر لکھا جاتا ہے۔

دُعا سے منع کرنے والے کو بلا اپیل جہنم میں ڈالا جائے گا

۴۔ مومنون ۱۸/۶ | وَقَالَ اخۡسَـُٔوۡا فِیۡهَا وَلَا تُكَلِّمُوۡنِ اِنَّهٗ كَانَ فَرِیۡقٌ مِّنۡ عِبَادِیۡ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا وَارۡحَمۡنَا وَاَنۡتَ خَیۡرُ الرّٰحِمِیۡنَ فَاتَّخَذۡتُمُوۡهُمۡ سِخۡرِیًّا حَتّٰۤى اَنۡسَوۡكُمۡ ذِكۡرِیۡ وَكُنۡتُمۡ مِّنۡهُمۡ تَضۡحَكُوۡنَ۔

اور فرمائے گا رب کریم (قیامت کے دن) ذلیل ہو کر جہنم میں پڑے رہو اور مجھ سے کوئی عذر نہ کرو۔ کیونکہ ایک فرقہ میرے بندوں سے کہتے تھے اے ہمارے رب ہمیں معاف فرما دے اور ہم پر رحم فرما اور تو بہتر ہے رحم کرنے والوں کا تو تم نے ان کو مذاق بنا یا حتیٰ کہ انہوں نے تم سے میرا ذکر چھین لیا۔ حالانکہ تم اُن سے ہنستے تھے۔

marfat.com

دُعا کا حکم حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے

(۱) ابوداؤد ۱/۲۱۵ } حدثنا حفص بن عمر نا شعبۃ عن منصور عن ذر عن یُسَیع الحضرمی عن النعمان بن بشیر عن النبی صلی اللہ علیہ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاءُ مُخُّ العِبَادَۃِ قَالَ رَبُّکُمْ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا عبادت کا مغز ہے تمہارے ربّ نے فرمایا مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔

(۲) کنز العمال ۱/۱۴۷ } اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَۃُ عَنِ الْبَرَاءِ۔

براء بن عازب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا وہ عبادت ہے۔

معلوم ہوا کہ جو شخص دُعا کا تارک ہوا وہ عبادت خداوندی کا منکر ثابت ہوا۔

(۳) ترمذی شریف ۲/۱۷۳ } حدثنا احمد بن منیع نا مروان بن معاویہ عن الاعمش عن ذر عن یسیع عن النعمان بن بشیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَۃُ ثُمَّ قَرَءَ وَقَالَ رَبُّکُمْ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ هٰذَا حدیث حسن صحیح۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دُعا عبادت ہے۔ پھر آپ نے فرمایا

marfat.com

کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا بے شک جو لوگ مجھ سے دعا مانگنے سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہوکر جہنم میں داخل ہوں گے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے معنی عبادت کے فرمائے اور رب کریم نے فرمایا کہ جو میری عبادت سے تکبر کرتا ہے وہ ذلیل کرکے جہنم میں ڈالا جائے گا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اس آیت کا ترجمہ یہ ہوا کہ جو شخص خداوند تعالےٰ سے دعا مانگنے سے تکبر کرتا ہے دعا نہیں مانگتا وہ ذلیل ہوکر جہنم میں جائے گا۔

اے محرومین دعا! آیت قرآنی اور ترجمہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو منکرین دعا کو جہنم کا ایندھن فرمار ہے ہیں اب تمہاری مرضی چاہے مذہبی تعصب سے خداوند کریم سے دعا مانگنے پر اکڑ جاؤ اور ایمان کی ضرورت ہو تو دھڑے بندی کو چھوڑ کر اطاعت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرکے خداوند کریم سے دعا مانگ لو اور یہ بھی ثابت ہوگیا کہ جو دعا کا منکر ہے وہ خدا کی عبادت کا منکر ہے۔

۴۔ ترمذی شریف ۲/۱۷۳ { حدثنا علی بن حجر انا الولید بن مسلم عن ابی لھیعۃ عن عبید اللہ بن ابی جعفر عن ابان بن ابی صالح عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الدُّعَاءُ مُخُّ العِبَادَةِ۔

۵۔ کنز العمال ۱/۱۶۷ { (۱) الدُّعَاءُ هُوَ العِبَادَةُ (عن البراء بن عازب)

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

marfat.com

نے فرمایا کہ دعا عبادت ہے

(۶) (۲) اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ (عن انس)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔

تو اس حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہوا کہ جو شخص ہر عبادت کے بعد دعا نہیں مانگتا اس کی عبادت بے سود ہے جیسا کہ ہڈی بغیر مغز کے بے سود ہے۔

(۷) اَشْرَفُ الْعِبَادَةِ الدُّعَاءُ (عن ابی ہریرۃ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشرف عبادت دعا ہے۔

(۸) اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعِمَادُ الدِّيْنِ وَنُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (عن علی)

دعا مومن کا ہتھیار ہے دعا دین کا ستون ہے۔ دعا آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔

(۹) اَلدُّعَاءُ يَرُدُّ الْقَضَاءَ الخ (عن ثوبان)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دعا تقدیر الٰہی کو پلٹ دیتی ہے۔

(۱۰) اَكْثِرْ مِنَ الدُّعَاءِ فَاِنَّ الدُّعَاءَ يَرُدُّ الْقَضَاءَ الْمُبْرَمَ (رواہ الشیخ عن انس)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

marfat.com

کہ خدا سے دعا زیادہ کرو اس لئے کہ دعا تقدیر مبرم کو الٹ دیتی ہے۔

(۱۱) اَلدُّعَاءُ يَرُدُّ الْبَلَاءَ (عن ابی ہریرہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دعا بلا کو پھیر دیتی ہے۔

(۱۲) اِنَّهٗ مَنْ لَّمْ يَسْاَلِ اللّٰهَ يَغْضِبْ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے مانگتا نہیں خداوند اس پر غضب کرتا ہے۔

(۱۳) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ لَّا يَدْعُوْنِیْ اَغْضِبُ عَلَيْهِ

حدیث قدسی ہے کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جو شخص مجھ سے دعا نہیں مانگتا میں اس پر غضب کرتا ہوں۔

ان دونوں حدیثوں سے ثابت ہوا کہ جو شخص دعا نہیں مانگتا وہ مغضوب علیہم کا مصداق ہے۔

۱۴۔ اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الدُّعَاءُ

افضل عبادت دعا ہے۔ جو شخص دعا نہیں مانگتا اس نے افضلیت کو چھوڑ دیا۔

۱۵۔ لَيْسَ شَيْئٌ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ پر دعا سے زیادہ اچھی چیز اور کوئی نہیں۔

۱۶۔ لَا تَعْجِزُوْا عَنِ الدُّعَاءِ فَاِنَّهٗ لَنْ يَّهْلِكَ مَعَ الدُّعَاءِ اَحَدٌ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا سے دریغ نہ کرو۔ کیونکہ دعا کے

marfat.com

ساتھ ہرگز کوئی ہلاک نہیں کیا جاوے گا۔

معلوم ہوا کہ دعا مانگنے والے کو ہلاکت نہیں آئے گی۔

۱۷ اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّسْتَجِیْبَ لِعَبْدٍ اَذِنَ لَہٗ فِی الدُّعَاءِ اَحَدٌ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی بندے کو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ تو اس کو دعاء مانگنے کی اجازت فرماتا ہے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو شخص دعا نہیں مانگتا وہ مقبول خداوند نہیں ہے بلکہ مردود ہے۔

۱۸- ابن ماجہ ۲۸۰ | حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ وعلی بن محمد قالا ثنا وکیع ثنا ملیح المدنی سمعت ابا صالح عن ابی ھریرۃ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَدْعُ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ غَضِبَ عَلَیْہِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص نے اللہ سبحانہ سے دعا نہیں مانگی اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوتا ہے

۱۹- ترمذی شریف ۲/۳۰۰ | حدثنا ابوداؤد وسلیمان بن الاشعث السجزی ثنا قطن البصری نا جعفر بن سلیمان عن ثابت عن اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لِیَسْأَلْ اَحَدُکُمْ رَبَّہٗ حَاجَتَہٗ کُلَّھَا حَتّٰی یَسْأَلَ شِسْعَ نَعْلِہٖ اِذَا انْقَطَعَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیئے

marfat.com

کہ تمہارا کوئی بھی ہو اپنی تمام حاجتیں اپنے رب سے مانگے حتیٰ کہ جب اس کے جوتے کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو اللہ سے مانگے۔

۲۰۔ ترمذی شریف ۲/۳۰۰ حدثنا صالح بن عبد اللہ نا جعفر بن سلیمان عن ثابت البنانی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ یَسْأَلُ اَحَدُکُمْ رَبَّہٗ حَاجَتَہٗ حَتّٰی یَسْأَلَ الْمِلْحَ وَحَتّٰی یَسْأَلَہٗ شِسْعَ نَعْلِہٖ اِذَا انْقَطَعَ وَھٰذَا اصح من حدیث قطن عن جعفر بن سلیمان۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چاہیئے ضرور سوال کرے اپنے رب سے خواہ کوئی بھی تمہارا ہو حتیٰ کہ نمک کا بھی سوال کرے اور یہاں تک کہ جوتے کا تاگہ اگر ٹوٹ جائے تو خدا سے سوال کرے۔

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دونوں حدیثوں سے ثابت ہوا کہ ہر وقت خدا کا سوالی ہے حتیٰ کہ جوتا ٹوٹ جائے تو اس کو گنڈوانا موچی سے ہو لیکن پہلے خدا سے دعا کرکے اس کے مانگنے والوں میں شامل ہو جائے پھر موچی سے گنڈوائے اور ہنڈیا کے لئے نمک درکار ہو خریدنا ہو بازار سے لیکن پہلے خداوند تعالیٰ سے دعا مانگے کہ یا اللہ مجھے نمک عطا کر پھر بازار سے خریدے تاکہ خداوند کریم کے سوالیوں میں ہر وقت شامل رہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو خداوند تعالیٰ کا ہر وقت سوالی بنا دیں اور تم ہمیں نماز کے بعد بھی دعا سے روکتے ہو جو افضل العبادۃ ہے۔ خداوند کریم ہر ایک کو خداوند کریم کے سوالیوں میں شامل کرے۔ اور اپنی ذرہ حاجت ہر وقت خداوند کریم سے مانگتا رہے۔

مسلمانو! بعض تمہیں دعا سے روکتے رہیں تم اپنے خداوند کریم سے دعا مانگتے رہو باقی رہی

marfat.com

یہ بات کہ کیسے مانگے۔ تو اس کا طریقہ احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتا ہوں۔

دونوں ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنا از احادیث

اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر بھکاری بن کر دربار خداوندی میں دعا مانگنا

۲۱۔ مسلم شریف ۱/۲۹۳ } حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ قال نا یحیی بن ابی بکر عن شعبۃ عن ثابت عن انس قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یرفع یدیہ فی الدعاء حتی یری بیاض ابطیہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا اپنے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ دعا میں اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے حتیٰ کہ آپ کی دونوں بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا ثابت ہوا۔

۲۲۔ بخاری شریف ۲/۹۳۸ } وقال الاویسی حدثنی محمد بن جعفر عن یحیی بن سعید وشریک سمعا انسًا عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رفع یدیہ حتی رأیت بیاض ابطیہ۔

marfat.com

یحییٰ بن سعید اور شریک نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ میں نے آپ کی دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

۲۴۔ مستدرک 1/535 } حدثنی علی بن عیسی الحیری حدثنا الحسین بن محمد القبانی ثنا جمیل بن الحسن الجھنی ثنا ابو ھمام محمد بن الزبرقان الاھوازی ثنا سلیمان التیمی عن ابی عثمان عن سلمان رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّ اللّٰہَ یَسْتَحْیِیْ مِنَ الْعَبْدِ اَنْ یَّرْفَعَ اِلَیْہِ یَدَیْہِ فَیَرُدَّھُمَا خَائِبَتَیْنِ ھٰذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ بندے سے حیا کرتا ہے کہ اس کے آگے دونوں ہاتھ اٹھائے جائیں تو وہ ان دونوں کو خالی پھیر دے۔

۲۵۔ کتاب الاسماء والصفات للبیھقی ۶۹ } اخبرنا ابو علی الروذباری قال انا ابو بکر بن داسۃ قال نا ابو داؤد قال ثنا مومل بن الفضل الحرانی قال ثنا عیسی بن یونس قال ثنا جعفر یعنی ابن میمون صاحب الانماط قال حدثنی ابو عثمان عن سلمانؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّکُمْ عَزَّوَجَلَّ

marfat.com

حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِہٖ اِذَا رَفَعَ یَدَیْہِ اِلَیْہِ اَنْ یَّرُدَّھُمَا صِفْرًا

کذا اسنادہ الامناطی۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک تمہارا رب عزوجل ہی ہے کریم ہے۔ اپنے بندے سے حیا کرتا ہے کہ جب بندہ اس کے سامنے ہاتھ پھیلا دے تو وہ ان کو خالی پھیر دے۔

۲۶۔ المستدرک ۱/۵۳۶ { اخبرنی ابو الحسن محمد بن الحسن ثنا عبد اللہ بن محمد بن ناجیہ ثنا نصر بن علی و محمد بن موسی القرشی قالا ثنا حماد بن عیسی ثنا حنظلہ بن ابی سفیان قَالَ سَمِعْتُ سَالِمُ بن عبد اللہ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عبد اللہ بن عمرؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا مَدَّ یَدَیْہِ فِی الدُّعَاءِ لَمْ یَرُدَّھُمَا حَتّٰی یَمْسَحَ بِھِمَا وَجْھَہٗ

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دعا میں ہاتھ پھیلاتے ان کو نہ پھیرتے جب تک کہ ان کو اپنے منہ پر نہ پھیر لیتے۔

اس حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دعا میں ہاتھ اٹھانا اور منہ پر پھیرنا بھی ثابت ہو گیا۔

۲۷۔ ابو داؤد شریف ۱/۲۱۶ { حدثنا عقبہ بن مکرم ثنا مسلم بن قتیبہ عن عمر بن بنھان عن

marfat.com

قتادۃ عن انس بن مالک قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ اھٰکَذَا بِبَاطِنِ کَفَّیْہِ وَظَاھِرِھِمَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس طرح دعا فرماتے تھے اپنے دونوں ہاتھوں کی اندر کی ہتھیلیوں کے ساتھ دعا فرماتے اور ان دونوں کے ظاہر طرف سے۔

۲۸۔ ابوداؤد شریف $\frac{۱}{۲۱۶}$
۲۹۔ کنز العمال $\frac{۱}{۱۶۷}$
} حدثنا مؤمل بن الفضل الحرانی نا عیسیٰ یعنی ابن یونس نا جعفر یعنی ابن میمون صاحب الانماط حدثنی ابو

عثمان عن سلمان قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّکُمْ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِہٖ اِذَا رَفَعَ یَدَیْہِ اِنْ یَرُدَّھُمَا صِفْرًا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک تمہارا رب زندہ ہے۔ کریم ہے اپنے بندے سے حیا کرتا ہے جب بندہ دونوں ہاتھوں کو اٹھائے یہ کہ ان کو خالی ہاتھ لوٹا دے۔

۳۰۔ ابن ماجہ ۲۸۴ } حدثنا محمد بن الصباح ثنا عائذ بن حبیب عن صالح بن حسان عن محمد بن کعب القرظی

عن ابن عباس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَوْتَ اللّٰہَ فَادْعُ بِبُطُوْنِ کَفَّیْکَ وَلَا تَدْعُ بِظُھُوْرِھِمَا

marfat.com

فَاِذَا فَرَغْتَ فَامْسَحْ بِهِمَا وَجْهَكَ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اللہ تعالےٰ سے دعا مانگو تو اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کے ساتھ دعا مانگو اور دونوں ہاتھوں کی پشتوں سے دعا نہ مانگو پھر جب تو فارغ ہو جائے تو دونوں ہاتھوں کو اپنے منہ پر مل لے - اس حدیث شریف سے چار امورات ثابت ہوئے۔

(۱) دعا سیدھے دونوں ہاتھ اُٹھا کر اپنی دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو سامنے اُٹھا کر ہی دُعا مانگی جائے - کیونکہ اِذَا حرف شرط ہے - تو جب دعا مانگی جائے سیدھے ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے دونوں ہاتھ اُٹھا کر ہی مانگی جائے۔

(۲) جب خداوند کریم سے دعا مانگے تو دونوں ہاتھوں کی پیٹھیں آسمان کی طرف نہ ہوں بلکہ ہتھیلیاں اوپر کی طرف ہوں تو جو لوگ اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے رانوں پر رکھ کر اَللّٰھُمَّ لامانع لِمَا اعطیت الخ شروع کر دیتے ہیں وہ متکبر ہیں اور سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکذب ہیں۔

(۳) جب دعا سے فارغ ہو تو دونوں ہاتھوں کو اپنے منہ پر پھیرے -

(۴) یہ بھی ثابت ہو گیا کہ جن ہاتھوں سے دعا مانگی جائے ان میں رحمت خداوندی نازل ہوتی ہے وہ متبرک ہو جاتے ہیں تو برکت کے لئے ان کو اپنے مونہوں پر ملنا سنت ہے اگر اپنے ہاتھ دعا مانگنے سے متبرک ہو جاتے ہیں اور تبرکاً ان کو منہ پر ملنا سنت ہے تو اولیاء اللہ کے ہاتھوں کو اگر تبرکاً چوما جائے یا منہ پر ملا جائے جو ہاتھ ہر وقت تسبیح و تحمید میں ہلاتے رہتے ہیں تو یہ بھی تبرکاً جائز ثابت ہوا۔

marfat.com

ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگنا از کتب تفاسیر و احادیث

۳۱۔ تفسیر خازن ۱/۲۱۵
تفسیر معالم التنزیل ۱/۲۱۵
۳۲۔ خصائص کبریٰ ۲/۲۲۳

عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَفَعَ یَدَیْہِ وَقَالَ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ وَ بَکٰی فَقَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ یَا جِبْرَئِیْلُ اِذْھَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ وَ اسْأَلْہُ مَا یُبْکِیْکَ وَھُوَ اَعْلَمُ فَاَتٰی جِبْرَئِیْلُ وَسَاَلَہٗ فَاَخْبَرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ وَھُوَ اَعْلَمُ فَقَالَ اللّٰہُ یَا جِبْرَئِیْلُ اِذْھَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ وَقُلْ لَہٗ اَنَا سَنُرْضِیْکَ فِیْ اُمَّتِکَ وَلَا نَسُوْءُکَ۔

عمرو بن عاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور فرمایا میری امت میری اُمت اور روئے تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اے جبرئیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جا اور ان سے دریافت کر کہ آپ کو کس نے رولایا حالانکہ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ تو جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ سے سوال کیا تو آپ نے جبرئیل علیہ السلام کو فرمایا جو اسنے کہا اور وہ زیادہ اعلم ہے تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا اے جبرئیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جا اور آپ کو کہہ دے کہ میں آپ کی امت کے متعلق آپ کو راضی کروں گا۔ اور بُرا بدلہ نہ دوں گا۔

(۳۳) بخاری شریف ۲/۹۳۸ } وقال الاویسی حدثنی محمد بن جعفر

marfat.com

عن یحییٰ بن سعید و شریک سمعا انسًا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیہ حتی رأیت بیاض ابطیہ۔

یحییٰ بن سعید اور شریک دونوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت انس رضی اللہ سے سنا کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے حتیٰ کہ میں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

۲۴۔ ترمذی شریف ۲/۳۰۰ { حدثنا یحییٰ نا یعلی بن عبید قال نا یحییٰ بن عبید اللہ عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد یرفع یدیہ حتی یبدو ابطیہ یسأل اللہ مسألۃ الا اٰتاھا ایاہ ما لم یعجل۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بندہ ایسا نہیں جو اپنے دونو ہاتھ اُٹھائے حتیٰ کہ اس کی بغلیں ظاہر ہوجائیں سوال کرے اللہ تعالےٰ سے کوئی سوال مگر اس کو اللہ تعالےٰ عطا کر دیتا ہے جب تک جلدی نہ کرے۔

اس حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ سے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگے تو اللہ تعالےٰ قبول فرماتا ہے ورنہ نہیں اور اگر جلدی سے دعا مانگے تو بھی قبول نہیں ہوگی۔

اے مسلمانو! مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے تمہیں ثابت ہوگیا کہ جو شخص رب

marfat.com

خداوندی سے اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر دعا نہیں مانگتا اس کی دُعا قبول نہیں ہوتی اور ہاتھ اُٹھا کر دعا کرے تو مردود نہیں ہوتی اور جلدی کرے تو بھی مقبول نہیں اب تمہاری عزت پر منحصر ہے۔ اگر تمہیں دعاء کی منظوری مطلوب ہے تو دربار خداوندی میں ہاتھ پھیلا کر دعا مانگو اگر تمہیں ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہیں تو رب العزت تمہاری دعا قبول کرنے پر مجبور نہیں ہے اس کی ذات بن ہاتھ پھیلائے بے پرواہ ہے۔

۳۵۔ کنز العمال ١/١٦٧ } مَا رَفَعَ قَوْمٌ اَكُفَّهُمْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى لِيَسْئَلُوْهُ شَيْئًا اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَّضَعَ فِىْ اَيْدِيْهِمُ الَّذِىْ سَئَلُوْهُ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسی قوم نہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف اپنے ہاتھوں کو پھیلائیں کسی شئے کے متعلق مگر اللہ تعالیٰ پر لازمی ہے کہ جو انہوں نے طلب کیا ہے ان کے ہاتھوں میں رکھے۔

۳۶۔ ابن ماجہ ۲۸۳ } (بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِى الدُّعَاءِ) حدثنا ابو بشر بکر بن خلف ثنا ابن ابی عدی عن جعفر بن میمون عن ابی عثمان عن سلمان عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِىْ مِنْ عَبْدِهٖ اَنْ يَّرْفَعَ اِلَيْهِ يَدَيْهِ فَيَرُدَّهُمَا صِفْرًا اَوْ قَالَ خَائِبَتَيْنِ۔

سلمان فارسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تمہارا رب حیات ہے۔ کریم ہے اپنے بندے سے حیا

marfat.com

کرتا ہے کہ بندہ اس کے سامنے دست دعا اُٹھائے تو وہ ان کو خالی ہاتھ پھیرے۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ابن ماجہ کا عقیدہ ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنے پر تھا اسی لئے باب منعقد کیا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنے پر تھا،

۳۷۔ بخاری شریف ۲/۹۳۸ { بَابُ رَفْعِ الْاَيْدِي فِي الدُّعَاءِ۔

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنے پر تھا

۳۸۔ بخاری شریف ۲/۹۳۸ { وَقَالَ ابو موسىٰ الاشعرى دعا النبى صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ۔ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ وَرَأَيْتُ بِيَاضَ اِبْطَيْهِ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنے پر تھا،

۳۹۔ بخاری شریف ۲/۹۳۸ { وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَفَعَ النَّبِيُّ صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز کے بعد دعا فرماتے

۴۰۔ ابوداؤد شریف ۱/۲۱۷ { حدثنا عبد الرحمٰن بن عبید اللہ

marfat.com

الحلبیؒ نا خلفُ بن خلیفۃ عن حفص یعنی ابن اخی انس عن انس اَنَّہٗ کَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَرَجُلٌ یُصَلِّیْ ثُمَّ دَعَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَقَدْ دَعَا اللّٰہَ بِاِسْمِہِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ دُعِیَ بِہٖ اُجِیْبَ وَاِذَا سُئِلَ بِہٖ اُعْطِیَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اس وقت ایک آدمی نماز پڑھتا تھا پھر دعا مانگتا تھا۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ سب حمد تیرے لائق ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو ہی منان ہے زمین اور آسمانوں کو توپید اکرنے والا ہے۔ اے جلال و اکرام والے اے قیوم تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضرور اللہ تعالیٰ کے اسم عظیم کے ساتھ دعا مانگے تو قبول کی جاتی ہے اور جب اسم اعظم کے وسیلے سے سوال کیا جاوے تو عطا کیا جاتا ہے۔

۱۴۔ ابوداؤد شریف $\frac{1}{218}$ } حدثنا مسدد و سلیمان بن داؤد العتکی وھٰذا حدیث مسدد قالا نا المعتمر قال سمعت داؤد الطفاوی قال حدثنی ابو مسلم البجلیؒ عن زید بن ارقم قال سَمِعْتُ نَبِیَّ اللّٰہِ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فَقَالَ سُلَیْمَانُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یقول فی دبر صلواتہ اللّٰھم ربنا ورب کل شیئ انا شھید انک انت الرب وحدک لاشریک لک اللّٰھم ربنا ورب کل شیئ اجعلنی خالصاً لک واھلی فی کل ساعۃ فی الدنیا والاخرۃ یاذاالجلال والاکرام اسمع واستجب اللہ اکبر الاکبر اللّٰھم نور السمٰوٰت والارض قال سلیمان بن داؤد ورب السمٰوٰت والارض اللہ اکبر الاکبر حسبی اللہ ونعم الوکیل اللہ اکبر الاکبر۔

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سنا فرماتے تھے اور سلیمان رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اپنی نماز ادا کرنے کے بعد اور آگے تمام دعا پڑھی، الخ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز سے سلام پھیرتے دعا پڑھتے

۴۲- ابوداؤد شریف ۱/۲۱۹ } حدثنا عبید اللہ بن معاذ نا ابی نا عبد العزیز بن ابی سلمہ عن عمہ الماجشون ابن ابی سلمہ عن عبد الرحمٰن الاعرج عن عبید اللہ بن ابی رافع عن علی بن ابی طالب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم من الصلوٰۃ قال اللّٰھم اغفرلی ما

marfat.com

قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب بھی نماز سے سلام پھیرتے تو بعد ازاں ہمیشہ یہ دعا فرماتے (آخیر تک دعا پڑھ لیں)

۴۳۔ ابوداؤد شریف $\frac{1}{219}$ حدثنا مسلم بن ابراھیم نا شعبہ عن عاصم الاحول وخالد الحذاء عن عبد اللہ بن الحارث عن عائشۃ رضی اللہ عنھا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اِذَا سَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی سلام پھیرتے فرماتے اے اللہ تو سلامت ہے اور تیری طرف سے سلامتی ہے بابرکت ہے تو اے جلال واکرام والے۔

ہر نماز کے بعد دعا مانگنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وصیت ہے

۴۴۔ ابوداؤد شریف $\frac{1}{220}$
۴۵۔ مستدرک شریف $\frac{3}{273}$
حدثنا عبید اللہ عن عمر بن میسرۃ نا عبد اللہ بن یزید المقریٔ نا حیوۃ بن شریح حدثنی عقبۃ بن مسلم یقول

حدثنی ابو عبد الرحمٰن الحبلی عن الصنابحی عن معاذ بن جبل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخذ بیدہٖ وقال یامعاذ واللہ انی لاحبک فقال اوصیک یامعاذ لاتدعن فی دبر کل صلوٰۃ تقول اللّٰھم اعنی علیٰ ذکرک وشکرک وحسن عبادتک واوصی بذالک معاذ الصنابحی واوصی بہ الصنابحی اباعبد الرحمٰن۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے معاذ خدا کی قسم میں تم سے محبت کرتا ہوں تو آپ نے فرمایا میں تجھے اے معاذ وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد نفلی ہو یا فرضی) اس دعا کو ہرگز چھوڑنا نہیں۔ دعا فرماتے تھے۔ اللّٰھم اعنی علیٰ ذکرک وشکرک وحسن عبادتک ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھنے کی حضرت معاذؓ نے صنابحی کو وصیت فرمائی اور صنابحی نے ابو عبدالرحمٰن کو وصیت فرمائی۔

مستدرک کی حدیث کی سند یہ ہے۔

اخبرنا الحسین بن الحسن بن ایوب ثنا ابو یحییٰ بن ابی میسرہ ثنا عبد اللہ بن یزید المقری ثنا حیوۃ بن شریح سمعت عقبہ بن مسلم یقول حدثنی ابو عبد الرحمٰن عن الصنابحی عن معاذ بن جبل الخ

کیوں بھائی عامل بالحدیث کہلانے والو! نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دائمی ارشاد ہر نماز کے بعد دعا مانگنا ضروری ہے۔ خواہ سنتیں ہوں یا نوافل یا فرائض۔ یہ دعا

marfat.com

مانگنا ضروری سنت ثابت ہو۔ اور تم کہو کہ کسی دعا کی ضرورت نہیں اب فیصلہ تم کر لو کہ سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عامل ہو یا تارک۔ اور ہر نماز کے بعد دعا مانگنا حضور کی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی وصیت ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد دُعا مانگنے والے کی قیامت کے دن شفاعت فرمائیں گے

۴۶۔ کنز العمال $\frac{1}{183}$ مَنْ دَعَا بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ مَکْتُوْبَۃٍ حَلَّتْ لَہُ الشَّفَاعَۃُ مِنِّیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَاجْعَلْ فِی الْمُصْطَفَیْنَ مَحَبَّتَہٗ وَفِی الْعَالِیْنَ دَرَجَتَہٗ وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ ذِکْرَہٗ دَارَہٗ (طبرانی عن ابی امامۃ)

ابو امامۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ان دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے ہر نماز فرض کے بعد میں اس کے لیے میری شفاعت قیامت کے دن حلال ہو گئی۔ (دعا مذکورہ بالا پڑھے۔

۴۷۔ کنز العمال $\frac{1}{183}$ مَنْ قَالَ دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ اکْتَالَ بِالْجَرِیْبِ الْاَوْفٰی مِنَ الْاَجْرِ (طب عن زید بن ارقم)

marfat.com

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ہر نماز کے بعد تین دفعہ پڑھا۔ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ تو اس کو جریب کے ساتھ ثواب پیمائش کر کے ملے گا۔ (یعنی ثواب کثیر ملے گا)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذاتی عمل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ جب بھی دعا فرماتے تو اپنے دونوں دست پاک اُٹھا کر دُعا فرماتے

۴۸۔ ابوداؤد شریف ۱/۲۱۶ حدثنا قتیبة بن سعید نا ابن لهیعة عن حفص بن هاشم بن عتبة بن ابی وقاص عن السائب بن یزید عن ابیه اَنَّ النبیّ صلی الله علیه وآلهٖ وسلم کَانَ اِذَا دَعَا فَرَفَعَ یَدَیْهِ مَسَحَ وَجْهَهٗ بِیَدَیْهِ۔

سائب بن یزید اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ جب بھی دعا فرماتے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاتے اور اپنے دونوں دست پاک کو اپنے رخ انور پر پھیرتے۔

marfat.com

اے دوستو! اب تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بصیغہ ماضی استمراری ہمیشہ دست پاک اُٹھا کر دعا مانگنا ثابت ہوا اب بھی اگر تم انکار کرو تو تمہیں خداوند سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائے اور سنیئے۔

۴۹۔ کنزالعمال ۱/۲۸۹ } عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا رَفَعَ يَدَيْهِ وَ إِذَا فَرَغَ رَدَّهُمَا عَلٰى وَجْهِهٖ (ك)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ جب بھی دعا فرماتے اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھاتے اور جب فارغ ہوتے تو ان دونوں کو منہ پر پھیر لیتے۔

۵۰۔ کنزالعمال ۱/۲۹۱ } (مرسل الزهري) عن الزهري قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ صَدْرِهٖ فِي الدُّعَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ (عب)

حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ دعا میں اپنے سینہ کے برابر اپنے دونوں دست پاک اُٹھاتے تھے۔

۵۱۔ مشکوٰۃ شریف ۱۹۶ } وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ دعا میں اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاتے تھے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی

marfat.com

نظر آتی۔

۵۲۔ مشکوٰۃ شریف ۱۹۶ { عن السائب بن یزید عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اِذَا دَعَا فَرَفَعَ

یَدَیْہِ مَسَحَ وَجْھَہٗ بِیَدَیْہِ رِوَاہُ البیہقی الاحادیث الثلاثہ

فی الدعوات الکبیر (ترجمہ گزر چکا ہے)

۵۳۔ ابن عساکر ج۶ { اخراج الحافظ عن ابیہ عن جدہ اَنَّہٗ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وَسَلَّمَ اِذَا

دَعَا رَفَعَ یَدَیْہِ وَاِذَا فَرَغَ رَدَّھُمَا عَلٰی وَجْھِہٖ وَفِیْ لَفْظٍ اِذَا

مَدَّ یَدَیْہِ فِی الدُّعَاءِ لَمْ یُرْسِلْھُمَا حَتّٰی یَمْسَحَ بِھِمَا وَجْھَہٗ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

جب بھی دعا کرتے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب فارغ ہو جاتے

تو ان کو اپنے رخ انور پر پھیر لیتے۔

فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہ جب بھی تم دُعا پڑھو اپنے

دونوں ہاتھ کی ہتھیلیاں اُٹھا کر دعا پڑھو

۵۴۔ کنز العمال ۱/۱۷۱ { سَلُوا اللّٰہَ بِبُطُوْنِ اَکُفِّکُمْ وَلَا تَسْئَلُوْہُ بِظُھُوْرِھَا۔ (طب عن ابی بکرۃ)

ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے

فرمایا اللہ تعالےٰ سے سوال کرو اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے اور اُس کو نہ سوال کرو الٹے ہاتھوں سے۔

۵۵۔ کنز العمال ۱/۱۷۱ { سَلُوا اللّٰهَ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْئَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا فَاِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَكُمْ (دعن ابن عباس)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے سیدھے ہاتھوں سے اللہ کو سوال کرو الٹے ہاتھوں سے سوال نہ کرو تو جب تم فارغ ہو جاؤ تو اپنے مونہوں کو ملو۔

۵۶۔ کنز العمال ۱/۱۷۱ { اِذَا دَعَوْتَ اللّٰهَ فَادْعُ بِبَطْنِ كَفَّيْكَ وَلَا تَدْعُ بِظُهُوْرِهِمَا۔ (دعن ابن عباس)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی تو اللہ تعالےٰ سے دعا مانگے تو اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کے اندر کی جانب سے دعا مانگ اور ان کی پشتوں سے دعا نہ مانگ۔

۵۷۔ کنز العمال ۱/۱۷۱ { اِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْئَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا۔ (دعن مالک بن یسار العکری)

مالک بن یسار سے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم اللہ سے مانگو اپنے ہاتھوں کی سیدھی ہتھیلیوں سے مانگو اور ہاتھوں کی پشتوں سے نہ مانگو۔

۵۸۔ المستدرک ۱/۵۳۶ { وقد روی عن عبد اللہ بن عباس حدثنا ابوبکر بن ابی نصر عن مروزی ثنا

ابو الموجہ ثنا سعید بن ھبیرۃ ثنا وھیب بن خالد عن صالح
بن حیان عن محمد بن کعب القرظی عن ابن عباسؓ قال قال
رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰہَ
فَاسْئَلُوْہُ بِبُطُوْنِ اَکُفِّکُمْ وَلَا تَسْئَلُوْہُ بِظُھُوْرِھَا وَامْسَحُوْا
بِھَا اِلٰی وُجُوْھِکُمْ۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا اس نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم اللہ تعالےٰ سے سوال کرو تو اپنے ہاتھوں کی سیدھی ہتھیلیوں سے مانگو اور ہاتھوں کی پشتوں سے نہ مانگو اور پھر ان کو اپنے منہ پر ملو۔

۵۹۔ ابو داؤد شریف $\frac{1}{216}$ { حدثنا سلیمان بن عبد الحمید البھرانی قال قراءتہ فی اھل اسمٰعیل یعنی ابن

عیاش حدثنی ضمضم عن شریح نا ابوظبیۃ ان ابا بحریہ
السکونی حدثہ عن مالک بن یسار السکونی ثم العوفی اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰہَ فَسْئَلُوْہُ
بِبُطُوْنِ اَکُفِّکُمْ وَلَا تَسْئَلُوْہُ بِظُھُوْرِھَا قَالَ ابوداؤد
قَالَ سُلَیْمٰنُ بن عبد الحمید لہٗ عندنا صحبۃ یعنی مالکؓ بن یسار

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم اللہ سے سوال کرو تو اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے کرو اور ان کی پشتوں سے نہ کرو۔

اب تم اپنے ایمان سے فیصلہ کرو کہ تم خداوند کریم سے دعا کرتے ہی نہیں اور اگر بعض لوگ دعا پڑھتے ہیں تو ان کے دونوں ہاتھ رانوں پر پڑے ہوتے ہیں اور اللھم اغفرلی الخ پڑھ

marfat.com

رہے ہیں۔ تو تم نے ہاتھوں کی پیٹھوں سے سوال کیا اور منکر حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ثابت ہوئے۔

۶۰۔ کنز العمال ۱/۱۷۲ } اِذَا سَئَلْتُمُ اللّٰہَ فَاسْئَلُوْہُ بِبُطُوْنِ اَکُفِّکُمْ ثُمَّ لَا تَرُدُّوْھَا حَتّٰی تَمْسَحُوْا بِھَا وُجُوْھَکُمْ فَاِنَّ اللّٰہَ جَاعِلٌ فِیْھَا بَرَکَۃً ابن نصر عن الولید بن عبد اللہ بن ابی مغیث۔

۶۱۔ کنز العمال ۱/۱۷۲ } اِذَا سَاَلْتُمْ فَاسْئَلُوْہُ بِبُطُوْنِ اَکُفِّکُمْ وَلَا تَسْئَلُوْہُ بِظُھُوْرِھَا وَامْسَحُوْا بِھَا وُجُوْھَکُمْ (ہ طب ك عن ابن عباس)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم نے اللہ تعالےٰ سے کچھ مانگنا ہو تو اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے مانگو اور الٹے ہاتھوں سے نہ دعا کرو اور دونوں ہاتھوں کو اپنے مونہوں پر ملو۔

دُعا دونوں ہاتھ اُٹھا کر ہی ہوتی ہے

۶۲۔ ابو داؤد شریف ۱/۲۱۶ } حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل نا وُھیب یعنی ابن خالد حدثنی العباس بن عبد اللہ بن ابن عباس بن عبد المطلب عن عکرمہ عن ابن عَبَّاس قَالَ اَلْمَسْاَلَۃُ اَنْ تَرْفَعَ یَدَیْكَ حَذْوَ مَنْکِبَیْكَ۔

marfat.com

ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا سوال کرنا یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کندھوں کے برابر اُٹھائے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خداوند کریم سے سوال کرنے کا طریقہ یہی ہے کہ اپنے دونوں کندھوں کے برابر اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے۔ (ورنہ سوال نہیں)

اس حدیث شریف سے صاف واضح ہوا کہ خدا اللہ کریم سے سوال بغیر دونوں ہاتھ اُٹھائے کے ہوتا ہی نہیں۔

نوافل کے بعد دُعا

۶۳۔ ترمذی شریف ۱/۵۰ } حدثنا سوید بن نصر نا عبد اللہ بن المبارک نا لیث بن سعد نا عبد ربہ بن سعید عن عمران بن ابی انس عن عبد اللہ بن نافع بن العمیاء عن ربیعۃ بن الحارث عن الفضل بن عباس قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ علیہ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوۃُ مَثْنٰی مَثْنٰی تَشَھُّدٌ فِیْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْکُنٌ وَتُقْنِعُ یَدَیْکَ یَقُوْلُ تَرْفَعُھُمَا اِلٰی رَبِّکَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِھِمَا وَجْھَکَ وَتَقُوْلُ یَارَبِّ یَارَبِّ وَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ ذٰلِکَ فَھُوَ کَذَا وَکَذَا۔

فضل بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہا اُس نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جوڑا جوڑا ہے اور ہر جوڑے پر تشہد ہے اور خشوع کرنا ہے اور عاجزی کرنا ہے اور سکون کرنا ہے اور اپنے دونوں ہاتھوں

کو اپنے رب کریم کی طرف اُٹھائے ہوئے اپنی ہتھیلیوں کی اندر کی جانب کو سیدھا کرکے اپنے مونہہ کی طرف کرے اور دعا کرے اے میرے پالنے والے اے میرے پالنے والے اور جس شخص نے ہاتھ نہیں اُٹھائے محروم ہے محروم ہے۔

(۱) اور جس شخص نے ہر دو رکعت کے بعد التحیات نہیں پڑھا تو اس کی نماز بھی بچی ہے

(۲) جو خشوع اور عاجزی نہیں کرتا بلکہ وہ بارخداوندی میں اکڑ کر کھڑا ہوتا ہے۔ اس کی نماز بھی کچی ہے۔

(۳) اور جس کو نماز میں سکون نہیں کبھی ادھر ہاتھ ہلاتا ہے کبھی داڑھی نوچتا ہے کبھی سر کھجلاتا ہے کبھی کپڑوں کو درست کرتا ہے کبھی منہ پر ہاتھ پھیرتا ہے اس کی نماز بھی ناقص ہے ایسے ہی۔

(۴) جس شخص نے نماز کے بعد دونوں ہاتھ اُٹھا کر اپنے خداوند سے دعا نہیں مانگی اس کی نماز بھی کامل نہیں ادھوری ہے۔ اور رحمت خداوندی سے محروم ہے۔

ہر ذکر کے بعد دعا و درود شریف

۶۴- جلاء الافہام ۲۹۳ } الحدیث ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ قَالَ وَ اَنَّهٗ قَالَ وَ

اِنَّ لِلّٰهِ سَيَّارَةً مِّنَ الْمَلَائِكَةِ اِذَا مَرُّوْا بِحِلَقِ الذِّكْرِ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُقْعُدُوْا فَاِذَا دَعَا الْقَوْمُ اَمَّنُوْا عَلٰى دُعَائِهِمْ فَاِذَا صَلَّوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَفْرَغُوْا ثُمَّ يَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ طُوْبٰى لِهٰؤُلَاءِ

marfat.com

لَا یَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّهُمْ وَ أَهْلُ الْحَدِيْثِ فِيْ مُسْلِمٍ وَ
هٰذا سیاق مسلم بن ابراهيم الكشي حدثنا عبدالسلام
بن عجلان حدثنا ابو عثمان النهدى عن ابى هريرة فذكره۔
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں۔ سیر کرنے والے جب وہ ذکر کے حلقے کے پاس سے گزرتے ہیں ان کا بعض بعض کو کہتے ہیں بیٹھ جاؤ تو جب قوم ذکر کرنے والوں کی دعا کرتے ہیں تو فرشتے ان کی دعا پر آمین کہتے پھر جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھتے ہیں تو ان کے ساتھ فرشتے بھی صلوٰۃ پڑھتے ہیں۔ حتی کہ وہ فارغ ہو جاتے ہیں۔ پھر فرشتے بعض بعض کو کہتے ہیں۔ ان جماعت ذاکرین کو خوشخبری ہو اپنے رب کی طرف بخشے ہوئے لوٹیں گے وہ۔

نماز کے بعد درود شریف اور دُعا

۶۵۔ ابو داؤد شریف ۱/۲۱۵ } حدثنا احمد بن حنبل نا عبد الله بن يزيد نا حيوة اخبرنى ابو هانئ
حميد بن هانئ ان ابا على عمرو بن مالك حدثه انه سمع فضالة
بن عبيد صاحبِ رسُوْلِ الله صلى الله عليه وَسَلَّم يَقُوْلُ سَمِعَ
رَسُوْلَ الله صلى الله وَ اٰلِه وسلم يدعُوْ فى صَلوٰتِه
لَمْ يُمَجِّدِ اللهَ وَ لَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى الله عليه وَ اٰلِه وَسَلَّمَ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وَ آلِه وَسَلَّمَ عَجِلَ هٰذا ثُمَّ

marfat.com

دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ اَوْ لِغَيْرِهٖ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيْدِ رَبِّهٖ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصَلِّىْ عَلَى النَّبِىِّ ثُمَّ يَدْعُوْ بَعْدُ مَا شَاءَ۔

فضالہ بن عبید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی سے روایت ہے اس نے کہا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ایک شخص کے متعلق جو نماز کے بعد دعا مانگتا ہے اس نے نہ اللہ تعالےٰ کی بزرگی بیان کی اور نہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے جلدی کی پھر آپ نے اُسے بلایا تو اس کو فرمایا اور اُس کے علاوہ جب بھی تمہارا کوئی نماز پڑھے تو اللہ تعالےٰ کی بزرگی کے ساتھ شروع کرے اور اللہ پر ثنا پڑھے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے پھر درود شریف کے بعد جو چاہے دعا مانگے۔

۶۶۔ کتاب الاذکار للنووی ۳۶ } عن فضالۃ بن عبید اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَءْ بِتَحْمِيْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصَلِّىْ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَدْعُوْ بِمَا شَاءَ۔ ترجمہ اوپر گزر چکا ہے۔

۶۷۔ ترمذی شریف $\frac{۲}{۱۸۶}$ } حدثنا محمود بن غیلان نا المقرئ نا حَيْوَةُ قَالَ ثنى ابو هانى ان عمرو بن مالك الجنبى اخبره انه سمع فضالة بن عبيد يَقُوْلُ سَمِعَ النَّبِىُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْ فِيْ صَلٰوتِهٖ لَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَجِلَ هٰذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ اَوْ لِغَيْرِهٖ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيْدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدَ مَا شَاءَ هٰذَا حديث حسن صحيح۔

فضالہ بن عبید فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی سے سنا کہ اپنی نماز کے بعد دعا مانگتا ہے۔ لیکن اس نے درود شریف نہیں پڑھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے جلدی کی ہے پھر آپ نے اس کو بلایا اسے فرمایا یا دوسرے کو سمجھایا کہ جب تمہارا کوئی بھی نماز ادا کرے پھر چاہیئے خداوند کریم کی حمد و ثنا کہے پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھے پھر جو چاہے دعا مانگے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نوٹ: اس حدیث شریف میں یَدْعُوْ فِیْ صَلٰوتِہٖ کا جملہ ہے جس سے ثابت ہوا کہ نماز کے بعد دعا مانگنا نماز میں شامل ہے جس نے نماز پڑھ کر دعا نہیں مانگی اس کی نماز مکمل ادا نہیں ہوئی جیسا کہ اس کے بعد والی دوسری حدیث میں صاف الفاظ مذکور ہیں۔

۶۸۔ ترمذی شریف ۲/۱۸۶ } حدثنا قتيبة نا رشدين بن سعد عن ابی هانیٔ الخولانی عن علی الجنبی عن فضالة بن عبید قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وسلم قَاعِدٌ اِذَا دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ

marfat.com

اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اِذَا صَلَّیْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰہَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُہٗ قَالَ ثُمَّ صَلّٰی رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذَالِکَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ

ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ ۔

فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے۔ اچانک ایک آدمی آیا پھر اس نے نماز ادا کی تو پڑھا اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے نماز پڑھنے والے تو نے جلدی کی ہے ؟ جب تو نماز پڑھے تو تجھے بیٹھنا چاہیئے پھر اللہ تعالٰی کی حمد کر کیونکہ وہ حمد کے لائق ہے۔ (کہ اس نے تمہیں عبادت کی توفیق دی) اور مجھ پر درود پڑھ پھر دعا مانگ اللہ تعالٰی سے کہا فضالہ راوی نے کہ آدمی نے نماز اس کے بعد ادا پڑھی پھر اللہ تعالٰی کی حمد بیان کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھا تو اس شخص کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے نمازی دعا مانگ (اب) تیری دعا قبول کی جائے گی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ مجمع الزوائد $\frac{10}{105}$: میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا عقیدہ

۶۹۔ جلاء الافہام ۳۵ } من حدیث عن عمرؓ فی الباب ما رواہ الترمذی فی جامعہ من حدیث نضر بن

marfat.com

شمیل عن ابی قرۃ الاسدی عن سعید بن المسیب عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان ٹھیری رہتی ہے۔ ایک ذرہ دعا سے اللہ کی طرف نہیں پہونچتا حتی کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

۷۰۔ جلاء الافہام لابن قیم ۲۹۵
مجمع الزوائد ۱۰/۱۵۵

وَقَالَ ابراھیم بن جنید حدثنا اسمٰعیل بن حریع بن معاویہ بن ابی اسحٰق عن ابی عبیدۃ بن ابن مسعود قَالَ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَسْأَلَ حَاجَۃً فَابْدَأْ بِالْمِدْحَۃِ وَالتَّحْمِیْدِ وَالثَّنَاءِ عَلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ ثُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ادْعُ بَعْدُ فَاِنَّ ذَالِکَ اَحْرٰی اَنْ تُصِیْبَ حَاجَتَکَ۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جب تو اللہ تعالےٰ سے کسی حاجت کے لئے سوال کرنے کا ارادہ کرے تو اللہ تعالےٰ کی مدح شروع کرے اور حمد بیان کرے اور ثنا کہے اللہ تعالےٰ کی جو اس کا اہل ہے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھے پھر بعد میں دعا مانگے تو

marfat.com

بے شک زیادہ لائق ہے کہ تو اپنی حاجت کو پہنچے۔ یعنی قبول ہو جائے۔

اس حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت ہوا کہ دعا میں جب تک درود شریف نہ پڑھے دعا خداوند کریم کی طرف سے مردود ہوتی ہے اور جب درود شریف پڑھے تو مقبول ہوتی ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا عقیدہ

۱۷۔ فتح الکبیر للسیوطی ۲/۱۱۵ } عَنْ عَلِیٍّ الدُّعَاءُ مَحْجُوْبٌ عَنِ اللّٰہِ حَتّٰی یُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعا داخل دفتر رہتی ہے جب تک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت پر درود شریف نہ پڑھے۔

دعا میں اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ پورا پڑھکر درود شریف پڑھنے کا ثبوت

"سوال" بعض مقامات پر لوگ دعا میں درود شریف پڑھنے سے پہلے اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ پورا پڑھتے ہیں پھر تمام درود شریف پڑھنا شروع کر دیتے ہیں کیا اس کا ثبوت ہے۔

"محمد عمر": جناب آپ کے سب سے بڑے کی کتاب حدیث سے فقیر ثبوت پیش کر دیتا ہے۔ سنیئے۔

۲۷۔ جلاء الافہام مصنفہ ابن قیم ۲۹۴ } قال احمد بن موسیٰ الحافظ

marfat.com

حدثنا عبد الرحیم بن محمد مسلم قال عبد اللہ بن احمد بن محمد بن اسید حدثنا اسمٰعیل بن یزید حدثنا ابراھیم ابن الاشعث الخراسانی حدثنا عبد اللہ بن سنان بن عقبۃ بن ابی عائشۃ المدنی عن ابی سھل بن مالک عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَائَۃَ صَلٰوۃٍ حِیْنَ یُصَلِّی الصُّبْحَ قَبْلَ اَنْ یَّتَکَلَّمَ قَضَی اللّٰہُ لَہٗ مِائَۃَ حَاجَۃٍ عَجَّلَ لَہٗ ثَلَاثِیْنَ حَاجَۃً وَاَخَّرَ لَہٗ سَبْعِیْنَ وَفِی الْمَغْرِبِ مِثْلُ ذٰلِکَ قَالُوْا وَکَیْفَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ حَتّٰی تَعُدَّ مِائَۃً۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مجھ پر سو دفعہ درود شریف پڑھا صبح کی نماز کے بعد پہلے اس سے کہ کلام کرے اللہ تعالےٰ اس کی سو حاجت پوری کرتا ہے تیس فوری پوری کر دیتا ہے اور ستر حاجتیں تاخیر سے پوری کرتا ہے۔ اور اس کی مثل مغرب کے بعد سو دفعہ درود شریف پڑھے لوگوں نے عرض کیا آپ پر صلوٰۃ کیسے ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ آپ نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ حتیٰ کہ سو دفعہ پڑھے۔

marfat.com

کیوں جی آپ کو ثابت ہوا کہ درود شریف کے پہلے درود شریف کی آیت اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ الخ پڑھے تو سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔

۴۲۔ کنز العمال ۱۲/۱ } كُلُّ صَلٰوةٍ لَا يُدْعٰى فِيْهَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فَهِيَ خِدَاجٌ (ابو شیخ عن انس)

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر وہ نماز جس میں مومنین اور مومنات کے لئے دعا نہیں کی گئی تو وہ غیر مکمل ہے یعنی کچی ہے۔

ابتدائی احادیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے خداوند تعالےٰ سے دعا مانگنے کے فضائل اور درجات بیان کئے گئے۔ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے فائدے بیان فرمادیئے تاکہ دعا سے کوئی محروم نہ رہ جائے اور کوئی منکر خداوند کریم دعا سے نہ روکے اور مخلوق خدا کو خدا سے مانگنے سے بھی محروم نہ بنا دے اور مسلمانوں کو دعا کا مرتبہ معلوم ہوجائے۔ اور دعا عذاب الٰہی سے محفوظ رکھتی ہے اب بھی اگر کوئی مسلمان دعا نہ مانگے تو بدنصیب ہے پھر اس کے بعد ایسی حدیثیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیان کی گئیں جن میں اس امر کا ثبوت ہے کہ خداوند کریم سے دعا ہاتھ اُٹھا کر بھکاری بن کر مانگے سنت یہی ہے جو بعد نماز اللہ تعالےٰ سے ہاتھ اُٹھا کر دعا نہیں مانگتا وہ تارک سنت ہے متکبر ہے اور خداوندی دربار میں ہاتھ پھیلا کر دعا کرنا اللہ رب العزت کو بندے کے ہاتھوں کو خالی پھیرنے سے شرم و حیا آتا ہے ہر دعا خیر سے بندے کے ہاتھ پھیلے ہوئے دیکھ کر وہ غفور رحیم بندے کی دعا قبول فرماتا ہے اور میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو ارشاد فرمایا کہ خداوند کریم کے سامنے ہاتھ پھیلائے۔ اس کو بندے کے ہاتھ واپس لوٹانے سے شرم آتی ہے جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُمتی ہے وہ تو آپ

marfat.com

کے فرمان کو تسلیم کرکے ہاتھ اٹھا کر دعا کرے گا اور من یُّطعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ فرمانِ الٰہی کا تسلیم کرنے والا کہلائے گا اور دربار خداوندی سے دونوں ہاتھ قبولیت و رحمت خداوندی سے بھر لائے گا۔ اور جس نے ہاتھ پھیلائے ہی نہیں اسے ملنا ہی کیا ہے اور یہ مسلمہ امر ہے کہ جس سائل کو مسئول عنہ سے مطلب آوری کا یقین ہوتا ہے وہ پہلے ہاتھ پھیلا کر ہی سوال کرتا ہے اور جسے یقین نہیں ہوتا بلکہ تردد ہوتا ہے وہ صرف زبانی پہلے سوال کرتا ہے ہاتھ نہیں پھیلاتا کہ شاید نامنظور ہو تو شرمندگی نہ ہو ایسے ہی جو خداوند کریم کے دربار میں ہاتھ اٹھا کر دعا نہیں کرتے ہمیں یقین ہوا کہ ان کو قبولیت میں تردد ہے کہ شاید رب العزت نہ قبول فرمائے اور جو شخص دربار الٰہی میں دعا کے ہاتھ نہیں پھیلاتا خداوند کریم بھی ان کو مردود بنا کر اپنے دربار سے نکالتا ہے کیونکہ قانون خداوندی ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ۔ اور پھیر ہاتھ پھیلانے والوں کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاتھ پھیلا کر دعا مانگنے والوں کے ہاتھوں کو رب العزت رحمت سے پر کرتا ہے۔

رب العزت کی اجابت کے شکریہ کا ثبوت دیتے ہوئے دونو ہاتھ اپنے منہ پر پھیرنا کہ حاسد جل جائے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے دونو ہاتھ اپنی رحمت سے پر کر دیے ہیں اسی لئے وہ منہ پر پھیر رہا ہے اور میں نے رب العزت کے دربار میں پھیلائے نہیں تو خسارے سے لوٹ رہا ہوں۔ دونو ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے والا منہ پر ہاتھ پھیر کر دعا کی قبولیت و رحمت کا ثبوت دے رہا ہے اور زبانِ حال سے منکر کو بتا رہا ہے کہ دیکھ اے منکر خداوند کی تو نے عبادت کی وقت ضائع کیا تو نے کچھ فائدہ حاصل نہ کیا دربار خداوندی سے محروم جا رہا ہے اور وہ تمہیں مردود بنا کر خائب و خاسر بھیج رہا ہے جس سے نتیجہ یہ نکلا کہ تیری عبادت بھی اسے منظور نہیں اور رب العزت نے میری عبادت منظور فرمائی ہے۔ کیونکہ مجھے مصطفےٰ صلے اللہ

marfat.com

علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کے بعد خداوندی دربار میں ہاتھ پھیلا کر مانگ لو جو مانگنا ہے
میں نے ارشاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلیم کرتے ہوئے ہاتھ پھیلائے۔ مجھے مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے خداوند کے سامنے ہاتھ پھیلائے اس نے تیرے ہاتھوں
کو بھر دیا منہ پر پھیرلے میں نے پھیر لئے۔ مجھے دربار خداوندی سے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی غلامی نصیب ہوئی رحمت الٰہیہ کے دونوں ہاتھ میں گنہگار نے منہ پر پھیرے میرے
دونوں ہاتھوں نے میرے چہرے کے دونوں پہلوؤں کو منور کر دیا ہے اب مجھے یقین
ہو گیا ہے کہ آئندہ بھی وہ مجھے دنیا میں قبر و حشر میں بھی بفضلہٖ نہ راندے گا۔ بلکہ اپنی رحمت
سے سرشار فرمائے گا۔ اِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَ الْاُوْلٰى مبارک ہے رہا ہے اور تمہاری
عبادت کی نامنظوری کی دلیل یہیں معلوم ہو گئی کہ تم دربار خداوندی سے خالی ہاتھ واپس
لوٹے اور تمہارے چہروں کی سیاہی رحمت خداوندی سے محرومی ثابت کر رہی ہے اور
تمہیں یہ آئندہ کے لئے بھی بے اُمید بنا رہی ہے کہ جس کو یہاں کچھ نہیں مل رہا ہے آئندہ بھی
رحمت الٰہیہ سے انشاء اللہ محروم رہے گا۔

اے نماز کے بعد محروم جانے والو اب بھی وقت ہے خداوند کریم سے ہاتھ پھیلا کر مغفرت
نجات رحمت حاصل کر لو اور جو دھڑے بندی تمہیں خداوند کریم سے مانگنے کو بھی بدعت کہہ
کہہ کر رحمت الٰہیہ سے محروم کر رہی ہے اس کو ترک کر دو اور تمہیں اس سے ہی عبرت حاصل
کرنی چاہیئے کہ اگر یہ تمہیں توحید کا سچا سبق سکھاتے تو تمہیں دربار خداوندی سے پیچھے کیوں
ہٹاتے وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن ۔

جب دربار خداوندی میں ہاتھ اُٹھانا ثابت ہوا تو ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کی احادیث
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سنانے کے بعد فقیر نے وہ حدیثیں پیش کیں جن سے ثابت ہوا

marfat.com

کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد رب العزت سے دعا فرمایا کرتے تھے۔ پھر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی وصیت پیش کی گئی جس میں آپ نے ہر نماز کے بعد دعا مانگنے کی وصیت فرمائی پھر وہ حدیث بھی لکھی گئی جس میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل ثابت کیا گیا کہ آپ کا ہمیشہ یہی معمول رہا ہے کہ آپ ہر نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگتے تھے پھر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس فعل سے روکا کہ ہاتھ الٹے رہیں اور منہ سے دعا پڑھتے رہو بلکہ فرمایا کہ اگر دعا مانگنی ہے تو خدا کے روبرو دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو سیدھا کر کے دعا مانگو کیونکہ خداوند کریم اپنی برکت ہاتھ کی ہتھیلیوں پر رکھتا ہے نہ پشتوں پر پھر حدیث سے ثابت کیا گیا کہ سوال ہاتھ اُٹھا کر ہی کہلاتا ہے جو شخص ہاتھ اٹھا کر دعا نہیں مانگتا اس کی دعوت دعا میں شامل ہی نہیں ہوتی۔

پھر آخیر میں احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دعا بعد الصلوٰۃ کی ترتیب میں ثابت کی گئی کہ دعا بعد الصلوٰۃ کی ترتیب یہ ہے کہ سلام کے بعد حمد و ثنا خداوندی پڑھے بعد ازاں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے پھر دعا مانگے تو رب العزت قبول فرماتا ہے ورنہ نہیں۔

تین دفعہ دعا مانگنا

۸۱۔ مسلم شریف $\frac{1}{292}$ } عن انس بن مالك . . . قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عَلَيْهِ وسلم يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہا حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے پھر تین

marfat.com

دفعہ فرمایا۔ اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا۔ اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا۔ اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا۔ اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا۔

(نووی) فَفِیْهِ اِسْتِحْبَابُ تَکْرَارِ الدُّعَاءِ ثَلَاثًا

اس حدیث مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے تین دفعہ دعا مانگنا مستحب ثابت ہوا۔

۸۲۔ مسلم شریف ۱/۳۱۳ } عن عائشۃ ۔ ۔ ۔ حتّٰی جَاءَ الْبَقِیْعَ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بقیع کو تشریف لائے تو ٹھہر گئے اور لمبا قیام فرمایا پھر آپ نے دونوں ہاتھ ..... تین دفعہ اٹھائے۔

نوٹ :

اس حدیث شریف سے دو باتیں ثابت ہوئیں۔

(۱) تین دفعہ دعا مانگنا اور تین ہی دفعہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا ثابت ہوا۔

۸۳۔ مسند امام احمد بن حنبل ۱/۳۹۴ } حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی ثنا یحیی بن آدم ثنا اسرائیل و ابو احمد ثنا اسرائیل عن ابی اسحق عن عمرو بن میمون عن عبد اللہ قال قال ابو احمد عن ابن مسعود قال کان النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسلم یُعْجِبُهُ اَنْ یَدْعُوَ ثَلَاثًا وَیَسْتَغْفِرَ ثَلَاثًا۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات اچھی معلوم ہوتی تھی کہ آپ تین دفعہ دعا مانگیں اور تین دفعہ استغفار پڑھیں

۸۴۔ مسند امام احمد حنبل ۱/۳۹۷ } حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی ثنا ابو سعید ثنا اسرائیل ثنا ابو اسحق عن عمرو

marfat.com

بن میمون عن عبد اللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یُعْجِبُہٗ اَنْ یَّدْعُوَا ثَلَاثًا وَّیَسْتَغْفِرُ ثَلَاثًا
حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بھلی معلوم ہوتی تھی کہ آپ تین دفعہ دعا مانگیں اور تین دفعہ استغفار پڑھیں۔

۸۵۔ مسند امام احمد حنبل ۱/۳۹۷ حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی ثنا ابو سعید ثنا اسرائیل ثنا ابو اسحٰق عن عبد الرحمٰن
بن یزید عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یُعْجِبُہٗ اَنْ یَّدْعُوَا ثَلَاثًا وَّیَسْتَغْفِرَ ثَلَاثًا۔
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت اچھا معلوم ہوتا تھا کہ آپ تین بار دعا مانگیں اور تین بار استغفار پڑھیں

۸۶۔ کتاب الاذکار نووی ۱۷۷ رویناً فی سنن ابی داؤد عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کَانَ یُعْجِبُہٗ اَنْ یَّدْعُوَا ثَلَاثًا وَّیَسْتَغْفِرَ ثَلَاثًا۔

۸۷۔ مجمع الزوائد ۱۰/۱۵۱ عن عبد اللہ یعنی ابن مسعود قال کان اَحَبُّ الدُّعَاءِ اِلٰی رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ یَّدْعُوَ
ثَلَاثًا رواہ الطبرانی فی الاوسط ورجالہ ثقات الا ان ابا عبیدۃ
لم یسمع من ابیہ۔
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بہت محبوب دعا یہ ہوتی کہ تین دفعہ دعا مانگیں۔

marfat.com

نمازِ جنازے کے بعد کھڑے ہو کر دُعا

(۱) بیہقی شریف $\frac{4}{42}$ } اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ وابو سعید بن ابی عمرو
(۲) فتح ربانی $\frac{7}{137}$ } قالا ثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا ابراھیم
بن مرزوق ثنا وھب بن جریر ثنا شعبة عن الھجری یعنی ابراھیم
عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ مَاتَتْ اِبْنَۃٌ لَہٗ فَخَرَجَ فِیْ جَنَازَتِھَا عَلٰی
بَغْلَۃٍ خَلْفَ الْجَنَازَۃِ فَجَعَلَ النِّسَاءُ یَرْثِیْنَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ اَوْفٰی
لَا تَرْثِیْنَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم نَھٰی عَنِ الْمَرَاثِیْ وَلٰکِنْ
لِتُفِضْ اِحْدَاکُنَّ مِنْ عَبْرَتِھَا مَا شَاءَتْ قَالَ ثُمَّ صَلّٰی عَلَیْھَا فَکَبَّرَ اَرْبَعًا
فَقَامَ بَعْدَ التَّکْبِیْرَۃِ الرَّابِعَۃِ بِقَدْرِ مَا بَیْنَ التَّکْبِیْرَتَیْنِ یَسْتَغْفِرُ لَھَا
وَیَدْعُوْ ثُمَّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَصْنَعُ ھٰکَذَا۔

عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے فرمایا اس کی ایک بیٹی فوت ہو گئی تو وہ لڑکی کے جنازے میں جنازے کے پیچھے خچر پر نکلے تو عورتوں نے مرثیہ پڑھنا شروع کر دیا تو عبد اللہ بن ابی اوفیٰ نے مرثیہ پڑھنے سے عورتوں کو منع کیا کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مرثیے سے منع فرمایا اور لیکن تمہاری کوئی ایک بھی ہو جو چاہے اپنے آنسو بہا سکتی ہیں عبد اللہ بن اوفیٰؓ نے کہا پھر لڑکی پر آپ نے جنازہ پڑھا تو اس نے چار تکبیریں پڑھیں پھر چوتھی تکبیر کے بعد دو تکبیروں کے مابین اندازے کے مطابق کھڑے رہے لڑکی کے لئے استغفار پڑھتے رہے اور فرماتے رہے پھر کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ایسے ہی کرتے رہے۔

marfat.com

(۳) مسند امام احمد بن حنبل ۴ / ۳۵۶ / ۳۸۳ } حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی ثنا حسین بن محمد ثنا شعبۃ عن ابراھیم الھجری عن عبد اللہ بن ابی اوفیٰ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرِ نَمَاتَتْ اِبْنَۃٌ لَہٗ وَکَانَ

یَتْبَعُ جَنَازَتَھَا عَلٰی بَغْلَۃٍ خَلْفَھَا فَجَعَلَ النِّسَاءُ یَبْکِیْنَ فَقَالَ لَا تَرْثِیْنَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم نَھٰی عَنِ الْمَرَاثِیْ فَتُفِیْضُ اِحْدَاکُنَّ مِنْ عَبْرَتِھَا مَا شَاءَتْ ثُمَّ کَبَّرَ عَلَیْھَا اَرْبَعًا ثُمَّ قَامَ بَعْدَ الرَّابِعَۃِ قَدْرَ مَا بَیْنَ التَّکْبِیْرَتَیْنِ یَدْعُوْ ثُمَّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَصْنَعُ فِی الْجَنَازَۃِ ھٰکَذَا اھ۔

۴۔ غنیۃ المستملی ۵۳۹ } فقال علیہ السلام اَخَذَ الرَّایَۃَ زَیْدُ بْنُ حَارِثَۃَ فَمَضٰی حَتّٰی اِسْتُشْھِدَ وَصَلّٰی عَلَیْہِ وَدَعَا لَہٗ وَقَالَ اِسْتَغْفِرُوْا لَہٗ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَھُوَ یَسْعٰی ثُمَّ اَخَذَ الرَّایَۃَ جَعْفَرُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فَمَضٰی حَتّٰی اِسْتُشْھِدَ وَصَلّٰی عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَدَعَا لَہٗ۔

تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زید بن حارثہ نے جھنڈا لیا تو چلا حتیٰ کہ شہید ہو گیا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر نماز جنازہ پڑھی اور دعا فرمائی اور آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ اس کو جلدی معاف فرما دے گا اور وہ دوڑتا ہوا جنت میں داخل ہو گیا پھر جعفر بن ابی طالب نے جھنڈا لیا تو وہ بھی جنگ میں مصروف ہوا حتیٰ کہ شہید ہوا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز جنازہ پڑھا اور اس کے لئے دعا فرمائی۔

marfat.com

مومنوں کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھنے کا خدائی ارشاد

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔

بے شک اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے رہتے ہیں اے ایمان والو تم بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھو اور سلام پڑھو حق سلام پڑھنے کا۔

اس آیۂ کریمہ میں رب کریم نے چند ارشادات فرمائے۔

(۱) اللہ تعالےٰ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھتا رہتا ہے کب سے جب سے موجود ہے کب تک جب تک ہے اور رب کریم بغیر ابتداء و انتہا کے جس پر صلوٰۃ پڑھتا ہی رہتا ہے تو جب صلوٰۃ پڑھنے والا غیر متناہی صلوٰۃ پڑھتا ہے تو جس پر صلوٰۃ پڑھے اس کی شان غیر متناہیہ کو خلق متناہی کی قوۃ فہم و ادراک و بیان سے وراء الوراء ہے۔

(۲) ارشاد خداوندی صرف تمام ایمانداروں کو مخاطب ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر تمام ایمان رکھنے والے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام پڑھیں بلکہ ثابت ہو جائے جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں رکھتا وہ اس آیۂ کریمہ کا مخاطب نہیں اور نہ ہی اس پر درود شریف فرض ہے۔

(۳) خداوند کریم کی طرف سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھنا فرض ثابت ہوا کب؟ جب چاہو کیسے؟ مودب ہو کر۔ کہاں سے؟

(۴) جہاں جہاں ایماندار موجود ہے مدینہ طیبہ میں ہو یا مدینہ طیبہ سے دور شرق سے غرب

marfat.com

تک جنوب سے شمال تک از نزول قرآن تا ابد الاباد کسی ملک کا باشندہ ہو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان رکھنے والوں پر صلوٰۃ و سلام پڑھنا فرض ہے خداوند کریم نے یہ تمیز نہیں فرمائی کہ مدینہ طیبہ والے ہی پڑھیں دور والے نہ پڑھیں تا وصال پڑھیں بعد از وصال نہ پڑھیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر جیسا کہ آپ کی رہائش دنیا ہی میں صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا ارشاد خداوندی عام ہے ایسے ہی رہائش برزخی میں بھی آپ پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا ارشاد خداوندی فرض ہے۔ خداوندی صلوٰۃ اگر بلا واسط مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خود سنائی دیتا ہے۔ ملائکہ کا صلوٰۃ وسلام بلاقید ارسال آپ کو سنائی دیتا ہے تو کیا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام امت کا صلوٰۃ وسلام جہاں بھی مکین ہو کیونکر سنائی نہیں دے سکتا۔ خداوند کریم اور ملائکہ اور جنات کا صلوٰۃ وسلام بلا ارسال تا صدین پہنچتا ہے اور آپ کی امت انسانیہ کا صلوٰۃ وسلام انسانی عجز و انکساری کے سبب فرشتوں کے واسطے سے پہنچتا ہے۔ ورنہ کوئی ایسی حدیث دکھا دو کہ جس میں لکھا ہو کہ خداوند کریم کا درود شریف اور ملائکہ اور جنات کے درود شریف کے حاملین بھی آپ کو صلوٰۃ وسلام پہنچاتے ہیں یہ احترام صرف انسانی ہے۔

اس آیۃ کریمہ میں صلوٰۃ وسلام سے دو حکم فرض ہوئے اور سلام کے ساتھ تسلیما مصدر سے مفعول مطلق کی قید بڑھائی تاکہ ثابت ہو جائے کہ ایما ندار سلام پڑھے جیسا کہ حق سلام پڑھنے کا ہے یعنی مؤدب ہو کر سلام پڑھنا بے ادبی سے سلام نہ پڑھا جائے۔

marfat.com

جو شخص مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہے اس پر اللہ اپنی رحمت نازل فرماتا ہے

۷۵ جلاء الافہام ۲۹۸ } وقد ذکر عبد الرحمٰن بن عوف انہ کان مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتقدمہ النبیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فتبعہٗ فوجدہٗ عبدُ الرحمٰن ساجداً فوقف ینتظرہٗ فاطال ثم رفع فقال عبدُ الرحمٰن لقد خشیتُ ان یکون اللہُ قبض روحک فی سجودک فقال یا عبدَ الرحمٰن انی لما کنتُ حیث رأیتُ لقینی جبرائیل فاخبرنی عن اللہ انہ قال من صلّٰی علیک صلیتُ علیہ فسجدتُ للہ شاکراً وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ من نسی الصلوٰۃ علیّ خطیٔ طریق الجنۃ۔

عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ذکر کیا کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمٰن بن عوف کو آگے کیا پھر آپ اس کے پیچھے ہو گئے تو عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ نے آپ کو پایا کہ آپ سجدے میں گرے ہوئے ہیں تو عبد الرحمٰن ٹھیر گیا آپ کی انتظار کرتا رہا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ لمبا کیا۔ پھر سر کو اٹھایا تو عبد الرحمٰن نے عرض کیا کہ حضور میں ڈر گیا کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے روح مبارک کو آپ کے سجدے میں ہی قبض کر لیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عبد الرحمٰن بے شک میں نے جہاں دیکھا تھا مجھے جبرئیل ملا تو اس نے مجھے اللہ تعالےٰ کی طرف سے خبر دی

marfat.com

کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے آپ پر درود شریف پڑھا اس پر میں رحمت بھیجتا ہوں تو میں نے اللہ کے لئے شکر کا سجدہ کیا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے مجھ پر درود کو ترک کیا اس کو جنت کا راستہ بھلا دیا جائے گا۔

درود شریف پڑھا جائے تو نکل جانے والوں کو جنت نصیب نہیں ہوگا

• سوال: مولوی صاحب کئی مسلمان جب درود شریف پڑھنے لگتے ہیں تو بعض نکل جاتے ہیں ان کو کوئی گناہ ہوتا ہے یا نہیں۔

"محمد عمر": بیشک! جب مسلمان مسجد میں بعد از نماز ذکر درود شریف پڑھنا شروع کردیں تو مسلمانوں کو ان سے علیحدہ نہیں ہونا چاہیئے اور نہ ہی نکلنا چاہیئے۔ تاکہ کراماً کاتبین اس کو تارک صلوٰۃ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نہ لکھ لیں۔ اب تارک صلوٰۃ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سزا میں پہنچے۔

۷۶۔ جلاء الافہام ۶۷ { فقال ابن ابی عاصم فی کتاب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حد ثنا ابوبکر حدثنا حفص بن غیاث عن جعفر بن محمد عن ابیہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَنَسِیَ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ خُطِئَ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا تو اس نے مجھ پر صلوٰۃ کو ترک کر دیا اسے قیامت میں جنت کا راستہ بھلا دیا جائے گا۔

۷۷۔ جلاء الافہام ۷۶ { حدثنا اسمٰعیل بن ابی اویس حدثنا سلیمان

marfat.com

بن بلال عن جعفر عن ابیہ رفعہٗ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ نَسِیَ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ خُطِئَ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے جس شخص نے مجھ پر درود شریف چھوڑ دیا جنت کا راستہ اس کو بھلا دیا جائے گا۔

۷۸۔ جلاء الافہام ۷۶} حدثنا ابو اھیم بن الحجاج حدثنا وھیب عن جعفر عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ فَقَدْ خُطِئَ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا تو اس نے مجھ پر درود نہیں پڑھا تو ضرور اس کو جنت کا راستہ بھلا دیا جائے گا۔

۷۹۔ جلاء الافہام ۷۶} حدثنا سلیمان بن حرب و عارم قالا حدثنا حماد بن زید عن عمرو عن محمد بن علی یرفعہٗ مَنْ نَسِیَ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ خُطِئَ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ۔

محمد بن علی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مجھ پر صلوٰۃ کو ترک کر دیا اس کو جنت کا راستہ بھلا دیا جائے گا۔

marfat.com

جس نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہیں پڑھا وہ بے دین ہے

۸۰ - جلاء الافہام ۲۵ } ومن حدیث ابن مسعود ایضا ما رواہ محمد بن حمدان المروزی حدثنا عبد اللہ بن خبیق حدثنا یوسف بن اسباط عن سفیان الثوری عن رجل عن زر عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم مَنْ لَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ فَلَا دِیْنَ لَہٗ ۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا اس نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے مجھ پر درود شریف نہیں پڑھا اس کا کوئی دین نہیں۔

"سوال" مولوی صاحب لوگ تین بار دعا مانگتے ہیں کیا اس کا بھی کوئی ثبوت ہے۔

"محمد عمر" جی ہاں۔

"سائل"۔ باقی سب مسائل کی تو بفضلہ قرآن و حدیث سے تسلی ہو گئی لیکن بعض حدیثوں پر لوگ ضعف کا شک کرتے ہیں۔

"محمد عمر":۔ بھائی اصول یہ ہے کہ اصول و عقائد اور واقعات کے متعلق جرح و تعدیل سے حدیث شریف پر عمل کیا جاتا ہے۔ سنن اور نوافل میں ضعیف حدیث بھی حجت ہوتی ہے کیونکہ فرمان الٰہی وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ کا عین مصدق ہوتی ہے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

کی طرف منسوب ہے نفلی عبادت کے لئے وہ سنت کا درجہ رکھتی ہے دیکھ لیجئے محدثین کا طرزِ عمل بھی اسی پہ ہے جیسا کہ ترمذی شریف میں اکثر مقامات پر حدیث کو ضعیف لکھ کر پھر بھی امام ترمذی آخر لکھ دیتے ہیں وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ تمام محدثین اور متقدمین کے نزدیک نفلی عبادت کے لئے ضعیف حدیث بھی حجت ہے اور قابلِ عمل ہے اور نوافل اور سنن کو جو شخص ضعف کی جرح کر کے اس سے عمل میں گریز کرتا ہے مسلمانوں کو اس کے ایمان کا اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ شخص عبادت خداوندی سے متنفر ہے ورنہ نفلی عبادت جس کی نسبت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہو چکی ہے اس کو بلا تنازع عمل پیرا ہونا چاہیئے کیونکہ حدیث سے عبادت خداوندی میں ہی تو زیادتی کر رہا ہے شرک وکفر و بدعت میں تو زیادتی نہیں ہو رہی ہاں وہ حدیث ضعیف بھی اصولاً حجت ہو گی جو قرآن کریم کی آیت کی مؤید ہو گی۔ تو احناف کے نزدیک انہی دونوں وجوہات کی بنا پہ حدیث ضعیف پر عمل کیا جاتا ہے ورنہ اصول اسلامی اور واقعات اور عقائد میں یا جو حدیث حکم قرآن کریم کے خلاف ہو اس کو ہم جرح وقدح سے تسلیم کرتے ہیں۔ بلکہ قرآن کریم کے خلاف حدیث ہمارے احناف کے نزدیک حجت نہیں ہوتی۔

marfat.com

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بہترین امتی قیامت کے دن

کنز العمال ۱/۱۲۳ } إِنَّ أَدْنَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلوٰةً
(تخ ت حب عن ابن مسعود)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے پاس قیامت کے دن سب لوگوں سے بہتر وہ ہوگا جو ان سے مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھتا ہوگا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کی فضیلت

کنز العمال ۱/۱۲۳ } اتانی آتٍ من ربی عز وجل فقال مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ مِنْ أُمَّتِكَ صَلوٰةً كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحٰى عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَهَا
(حم ص عن ابی طلحۃ)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے رب عزوجل کی طرف سے فرشتہ آیا تو رب کریم نے فرمایا کہ آپ کی امت سے جس شخص نے ایک دفعہ درود شریف پڑھا اس کے عوض میں اللہ تعالےٰ اس کو دس نیکیاں لکھے گا اور درود شریف پڑھنے والے کی طرف سے دس برائیاں مٹائی جائینگی اور درود شریف پڑھنے والے کے دس درجے بلند کئے جائینگے اور رحمتیں اس درود کی مثل اس پر واپس لوٹائی جاتی ہیں۔ مسند امام احمد بن حنبل نے سعید بن منصور نے اپنے سنن میں ابوطلحہ سے روایت کی ہے۔

کنز العمال ۱/۱۲۳ } أَكْثِرُوا مِنَ الصَّلوٰةِ عَلَيَّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ

marfat.com

الْجُمُعَةِ فَمَنْ فَعَلَ ذَالِكَ كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا وَّ شَافِعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (هب عن انس)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر صلوٰۃ زیادہ پڑھو جس شخص نے یہ کیا میں قیامت کے دن اس کے پاس موجود ہوں گا۔ اور درود شریف پڑھنے والے کی خدا کے ہاں سفارش بھی کروں گا۔ اس حدیث کو بیہقی نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے۔

کنز العمال ۱/۱۲۴ { صَلُّوْا عَلَيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكُمْ (ع عن ابن عمرو ابی ہریرہ)
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھ پر صلوٰۃ شریف پڑھو اللہ تعالےٰ تم پر رحمت نازل فرمائے گا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان حکمی وجوب کے لئے ہے

کنز العمال ۱/۱۲۴ { مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ قِيْرَاطًا وَّالْقِيْرَاطُ مِثْلُ اُحُدٍ (عب عن علی)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھا اللہ تعالےٰ اس کے لئے ایک قیراط کا ثواب لکھتا ہے۔ اور قیراط خدائی احد پہاڑی کی مثل ہوگا

کنز العمال ۱/۱۲۴ { اِذَا كَانَ يَوْمُ الْخَمِيْسِ بَعَثَ اللّٰهُ مَلَائِكَةً مَعَهُمْ صُحُفٌ مِنْ فِضَّةٍ وَّاَقْلَامٌ مِّنْ ذَهَبٍ يَكْتُبُوْنَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَلَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اَكْثَرَ النَّاسِ عَلَيَّ صَلٰوةً (ابن عساکر عن ابی ہریرۃ)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعرات کا دن ہوتا ہے اللہ تعالےٰ فرشتوں کو بھیجتا ہے ان کے پاس چاندی کے رسالے ہوتے ہیں اور سونے کی قلمیں جمعرات کے دن

marfat.com

اور جمعہ کی رات جو لوگ مجھ پر زیادہ صلوٰۃ پڑھتے ہیں وہ لکھتے ہیں۔

کنز العمال ۱/۱۲۷ { إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً خُلِقُوا مِنَ النُّوْرِ لَا يَهْبِطُوْنَ إِلَّا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِأَيْدِيْهِمْ أَقْلَامٌ مِنْ ذَهَبٍ وَدُوِيٌّ مِنْ فِضَّةٍ وَقَرَاطِيْسُ مِنْ نُوْرٍ لَا يَكْتُبُوْنَ إِلَّا الصَّلٰوةَ عَلَى النَّبِيِّ (الدیلمی عن علی)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالےٰ کے فرشتے نوری پیدائش والے جمعے کی رات کے سوا وہ زمین پر نہیں اُترتے رجب جمعے کی رات کو وہ اُترتے ہیں، تو وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کے سوا کچھ نہیں لکھتے۔

کنز العمال ۱/۱۲۷ { مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَعَهُ نُوْرٌ وَلَوْ قُسِّمَ ذَالِكَ النُّوْرُ بَيْنَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ لَوَسِعَهُمْ (حل عن علی بن الحسین بن علی عن ابیہ عن جدہ)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مجھ پر جمعے کے دن ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھا قیامت کے دن وہ آئے گا اس حال میں کہ اس کے ساتھ نور ہوگا۔ اگر اس نور کو مخلوق پر تقسیم کیا جا دے تو سب کو پورا ہو جائے۔

مجمع الزوائد ۱۰/۱۶۳ الترغیب والترھیب ۲/۴۹۵ { عن انس بن مالک قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ بِهَا عَشْرًا وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عَشْرًا صلی اللہ علیہ مِائَةً وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مِائَةً كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بَرَاءَةً مِنَ النِّفَاقِ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَبَرَاءَةً مِنَ النَّارِ وَاَنْزَلَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ الشُّهَدَاءِ۔

marfat.com

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھا اللہ تعالےٰ اس پر دس دفعہ رحمت بھیجتا ہے اور جس شخص نے دس دفعہ مجھ پر درود شریف پڑھا اس پر اللہ تعالےٰ ایک سو دفعہ رحمت بھیجتا ہے اور جس شخص نے سو مرتبہ مجھ پر درود شریف پڑھا اللہ تعالےٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) نفاق اور دوزخ سے مبرّا لکھ دیتا ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالےٰ اس کو شہیدوں کے ساتھ مقرر فرمائے گا۔

الترغیب والترہیب ۲/۵۰۰

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً۔ رواہ الترمذی وابن حبان فی صحیحہ۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بے شک قیامت کے دن میرے ساتھ سب لوگوں سے بہتر ان سے مجھ پر جو زیادہ مجھ پر صلوٰۃ پڑھتے ہوں گے۔

الترغیب والترہیب ۲/۵۰۰

وعن عامر بن ربیعہ عن ابیہ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَخْطُبُ وَیَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِکَۃُ تُصَلِّیْ عَلَیْہِ مَا صَلّٰی عَلَیَّ فَلْیُقِلَّ عَبْدٌ مِنْ ذَالِکَ اَوْ لِیُکْثِرْ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے اور فرماتے تھے جس شخص نے مجھ پر صلوٰۃ پڑھی فرشتے اس پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں جب تک مجھ پر وہ صلوٰۃ پڑھتا رہتا ہے پھر تھوڑا درود

marfat.com

پڑھے یا زیادہ۔

کنز العمال $\frac{1}{127}$ } مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِيْ كِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَا دَامَ اِسْمِيْ فِيْ ذٰلِكَ الْكِتَابِ (طس عن ابی ھریرۃ)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مجھ پر تحریری درود بھیجا جب تک اس تحریر میں وہ درود لکھا رہتا ہے فرشتے اس کے لئے بخشش مانگتے ہی رہتے ہیں۔

کنز العمال $\frac{1}{124}$ } صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ عَلَيَّ زَكٰوةٌ لَّكُمْ۔ (ش وابن مردویہ عن ابی ھریرہ)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھ پر صلوۃ پڑھو۔ کیونکہ تمہارا مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لئے پاک ہونا ہے۔

الترغیب والترھیب $\frac{2}{105}$ } وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِيْ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ۔

اور حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے مجھ پر دن میں ایک ہزار بار درود شریف پڑھا وہ مرنے سے پہلے جنت میں اپنی جگہ دیکھیگا۔

کنز العمال $\frac{1}{127}$ } مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِيْ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يُبَشَّرَ بِالْجَنَّةِ۔ (ابو شیخ عن انس)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مجھ پر دن میں ایک ہزار بار درود شریف پڑھا وہ مرنے سے پہلے جنت کی مبارک دیا جائے گا۔

marfat.com

کنز العمال ۲۱۳/۱ | عن ابی بکر الصدیق قال الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم امحق للخطایا من الماء للنار والسلام علی النبی افضل من عتق الرقاب وحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل من عتق الانفس او قال من ضرب السیف فی سبیل اللہ عزوجل

(خط و الاصبہانی فی الترغیب)

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا گناہوں کو مٹاتا ہے جیساکہ پانی آگ کو بجھاتی ہے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنا غلام آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کئی جانوں کے آزاد کرنے سے بہتر ہے یا آپنے فرمایا اللہ تعالےٰ کے راستے میں جہاد کرنے سے بھی زیادہ افضل ہے۔

اس حدیث شریف سے چار چیزیں ثابت ہوئیں (۱) درود شریف پڑھنا گناہوں کو مٹاتا ہے (۲) درود شریف پڑھنا (۳) سلام پڑھنا اور اس کی فضیلت (۴) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اُمتی کے لئے جہاد فی سبیل اللہ سے بھی افضل ہے۔

کنز العمال ۲۱۴/۱ | عن علی قال من صلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ مائۃ جاء یوم القیامۃ وعلی وجہہ من النور نور یقول الناس ای شیئ کان یعمل ھذا (ھب)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے فرمایا جس شخص نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر جمعہ کے دن سو بار درود شریف پڑھا قیامت کے دن آئے گا اس کے منہ پر نوروں سے نور ہوگا لوگ کہیں گے کہ یہ کونسا عمل کرتا تھا۔

marfat.com

کنز العمال ۱/۱۲۳ جامع صغیر ۲/۴۳

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیَّ نُوْرٌ عَلَی الصِّرَاطِ فَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ ثَمَانِیْنَ مَرَّۃً غُفِرَتْ لَہٗ ذُنُوْبُ ثَمَانِیْنَ عَامًا۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر درود شریف پڑھنا پل صراط پر نور ہوگا۔ تو جس شخص نے مجھ پر جمعہ کے دن اسی بار درود شریف پڑھا اسی سال کے گناہ اس کے معاف کئے جاتے ہیں۔

کنز العمال ۱/۱۲۷

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَلَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ مِائَۃً مِنَ الصَّلٰوۃِ قَضَی اللّٰہُ لَہٗ مِائَۃَ حَاجَۃٍ سَبْعِیْنَ مِنْ حَوَائِجِ الْاٰخِرَۃِ وَثَلَاثِیْنَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا وَوَکَّلَ اللّٰہُ بِذٰلِکَ مَلَکًا یُدْخِلُہٗ قَبْرِیْ کَمَا تَدْخُلُ عَلَیْکُمُ الْھَدَایَا اِنَّ عِلْمِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ کَعِلْمِیْ فِی الْحَیٰوۃِ (الدیلمی عن حکایۃ عن ابیہا عن عثمان بن دینار عن اخیہ مالک بن دینار عن انس)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے دن و رات مجھ پر سو بار درود شریف پڑھا اللہ تعالےٰ اس کی سو حاجت پوری کرتا ہے اور تیس حاجتیں دنیاوی پوری فرماتا ہے اور اللہ تعالےٰ نے اس درود شریف کے لئے ایک فرشتہ وکیل بنایا ہے جو وہ میرے درود شریف کو میری قبر میں داخل ہوتا ہے جیسا کہ تم پر نذرانیاں داخل ہوتی ہیں بے شک میرے وصال کے بعد بھی میرا علم ایسے ہے جیسا کہ میرا علم زندگی میں۔

marfat.com

دور سے درود شریف پڑھنے والے کا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو علم ہوتا ہے

کنز العمال ۱/۱۲۵ } مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُہٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِنْ بَعِیْدٍ عَلِمْتُہٗ۔ (ابو الشیخ عن ابی ہریرۃ)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے میری قبر کے پاس درود شریف پڑھا میں خود اس کو سنتا ہوں اور جس شخص نے مجھ پر دور سے درود شریف پڑھا میں اس کو خود جانتا ہوں۔

کنز العمال ۱/۱۲۵ } لَاتَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَلَاتَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا وَصَلُّوْا عَلَیَّ وَسَلِّمُوْا حَیْثُمَا کُنْتُمْ تَبْلُغُنِیْ صَلٰوتُکُمْ وَسَلَامُکُمْ (الحکیم عن علی بن الحسین عن ابیہ عن جدہ)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری قبر کو عید نہ بناؤ اور نہ اپنے گھروں کو قبریں بناؤ اور تم مجھ پر درود شریف پڑھو اور سلام پڑھو جہاں بھی تم ہو تو تمہارے درود شریف مجھے پہنچتے ہیں اور تمہارے سلام بھی مجھے پہنچتے ہیں۔

مجمع الزوائد ۱۰/۱۶۰ الترغیب والترھیب ۲/۴۹۷ } وَعَنْ عبد اللہ بن عمرو قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَاحِدَۃً صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَمَلَائِکَتُہٗ سَبْعِیْنَ صَلٰوۃً۔ رواہ احمد واسنادہٗ حَسَنٌ۔

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا جس شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک دفعہ صلوٰۃ پڑھی اللہ تعالےٰ اور

marfat.com

اس کے فرشتے ستر بار اس پر رحمت بھیجتے ہیں۔

مجمع الزوائد ١٠/١٦٢ } وعن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللهَ وَکَّلَ بِقَبْرِیْ مَلَکًا اَعْطَاہُ اِسْمَاعَ الْخَلَائِقِ فَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اَحَدٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ اِلَّا اَبْلَغَنِیْ بِاسْمِهٖ وَاِسْمِ اَبِیْهِ هٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰی عَلَیْکَ (رواہ البزار)

عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بے شک اللہ تعالے نے میری قبر پر ایک فرشتہ چوکیدار مقرر فرمایا جس کو تمام مخلوقات کے سننے کی طاقت دی ہے قیامت تک مجھ پر کوئی درود شریف نہیں پڑھتا مگر وہ مجھے اس کا نام اس کے والد کا نام پہنچاتا ہے۔ کہ یہ فلاں فلاں کے بیٹے نے آپ پر صلوۃ پڑھی ہے

ہر جگہ سے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو درود شریف پہنچتے ہیں'

مجمع الزوائد ١٠/١٦٢ } وعن الحسن بن علی اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حَیْثُمَا کُنْتُمْ فَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ (رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط)

حسن بن علی رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں بھی ہو تو مجھ پر تم درود شریف پڑھو پھر ضرور تمہارے درود شریف مجھے پہنچتے ہیں۔

مجمع الزوائد ١٠/١٦٢ } عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً بَلَغَتْنِیْ صَلٰوتُهٗ وَصَلَّیْتُ عَلَیْهِ

marfat.com

التر غیب التر ہیب ۲/۴۹۸ — وَكُتِبَ لَهٗ سِوٰى ذٰالِكَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ رواہ الطبرانی فی الاوسط۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے مجھ پر ایک درود شریف پڑھا اس کا درود شریف مجھے پہنچتا ہے اور میں بھی اس پر رحمت بھیجتا ہوں اور اس کے سوائے اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

مجمع الزوائد ۱۰/۱۶۳ — عن انس بن مالك قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا قُلْتُ رواہ النسائی الا انہ صلی اللہ علیہ رواہ الطبرانی فی الاوسط ورجالہٗ ثقات۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے مجھ پہ ایک دفعہ درود شریف پڑھا میں اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہوں۔

جامع صغیر ۲/۳۷ — صَلُّوْا فِىْ بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا وَلَا تَتَّخِذُوْا بَيْتِيْ عِيْدًا وَصَلُّوْا عَلَيَّ وَسَلِّمُوْا فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُمَا كُنْتُمْ (ع)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے گھروں میں بھی نماز پڑھو اور ان کو قبریں نہ بناؤ اور بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عید نہ بناؤ اور مجھ پر درود شریف پڑھو اور سلام بھی پڑھو اس لئے کہ تمہارے درود شریف جہاں بھی تم ہو مجھے پہنچتے ہیں۔

کنز العمال ۱/۱۲۵ — اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ

marfat.com

آدَمُ وَفِیْهِ قُبِضَ وَفِیْهِ النَّفْخَةُ وَفِیْهِ الصَّعْقَةُ فَاَكْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِیْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَیَّ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَیْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَیْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ ۔ (حم ش د ن ہ والدارمی وابن خزیمہ حب ك طب ق ص عن اوس بن اوس الثقفی)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ بے شک تمہارے تمام دنوں سے جمعہ کا دن بہت افضل ہے جمعہ کے دن ہی حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اسی میں آپ کا وصال ہوا اور اسی میں صور پھونکا جائے گا اور اسی میں قیامت قائم ہوگی تو تم جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھا اس لئے کہ تمہارے درود شریف میرے روبرو پیش کیے جاتے ہیں صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے صلوٰۃ آپ پر کیسے پیش کئے جاتے ہیں حالانکہ آپ قبر میں مٹی ہو جائیں گے۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالےٰ نے انبیاء علیہم السلام کے اجسام کو زمین پر حرام کر دیا ہے۔

ابو داؤد شریف ۱/۲۲۱ } حدثنا الحسن بن علی نا الحسین بن علی عن عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر عن ابی الاشعث الصنعانی عن اوس بن اوس قال قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِكُمْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاَكْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِیْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَیَّ قَالَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَیْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَیْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ قَالَ یَقُوْلُوْنَ بَلِیْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ ۔

marfat.com

اوس بن اوس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے تمام دنوں سے افضل دن جمعہ کا دن ہے تو جمعہ کے دن مجھ پر تم زیادہ درود شریف پڑھو اس لئے کہ تمہارے درود شریف میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اوس رض نے کہا تو صحابہ کرام رض نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پہ ہمارے درود شریف کیسے پیش کئے جائیں گے حالانکہ آپ مٹی ہو جائیں گے۔ راوی نے کہا کہ صحابہ رض نے بمیت کہا آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالےٰ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو حرام کر دیا ہے۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھکر خداوند کریم سے مانگنا

ابن السنی ۳۱ } اخبرنی علی بن احمد بن علی بن سلیمان حدثنا احمد بن سعید الھمدانی حدثنا زیاد بن یونس حدثنی ابن لھیعۃ عن حمید بن مالک ابی ھانیٔ اطولانی عن عمرو بن مالک الجھنی عن فضالۃ بن عبید رضی اللہ تعالےٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا دَعَا اَحَدُ کُمْ فَلْیَبْتَدِءَ بِتَحْمِیْدِ اللّٰہِ وَالثَّنَاءِ عَلَیْہِ ثُمَّ یُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسلم ثُمَّ لِیَدْعُ بِمَا شَاءَ۔

فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تمہارا کوئی ایک دعا مانگے تو خداوند کریم کی حمد سے شروع کرے اور اللہ کی تعریف سے پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پہ درود شریف پڑھے پھر جو چاہے دعا مانگے۔

کنز العمال ۱/۲۱۳ } عَنْ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسلم اِذَا دَعَا الدَّاعِیْ فَاِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ

marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم رُفِعَ (الدیلمی وعبدالقادر رھاوی فی الاربعین)

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی دعا مانگنے والا دعا مانگے تو بے شک دعا آسمان اور زمین کے درمیان ٹھہری رہتی ہے پھر جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھتا ہے دربار خداوندی میں پیش کی جاتی ہے۔

احادیث مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ جب تک مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ پڑھا جائے تو دعا مانگنے والے کی دعا دربار خداوندی میں پیش نہیں ہوتی۔

"سوال": مولوی صاحب یہ جو تم نماز کے بعد صلے اللہ علیک یارسول اللہ پڑھنا شروع کر دیتے ہو اس کا ثبوت کہاں ہے۔

"محمد عمر" ابن قیم نے لکھا ہے سنیئے (الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ)

۴۷ جلاء الافہام ۲۹۷ } ذکرہ الحافظ ابو موسیٰ وغیرہ ولم یذکرھا فی ذالک سوی حکایۃ ذکرھا ابو موسیٰ المدینی من طریق عبدالغنی بن سعید قال سمعت اسمٰعیل بن احمد بن اسمٰعیل الحاسب قال اخبرنی ابو بکر محمد بن عمر قال کُنْتُ عِنْدَ اَبِی بکر بن مجاھد فجاء الشبلی فقام الیہ ابو بکر بن مجاھد فعانقہ وقبل بین عینیہ فقلت لہ یا سیدی تفعل ھذا بالشبلی وانت وجمیع من ببغداد یتصورانہ مجنون؟ فقال لی فعلت بہ کما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل بہ وذالک انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی

marfat.com

الْمَنَامِ وَقَدْ اَقْبَلَ الشِّبْلِیُّ فَقَامَ اِلَیْہِ وَقَبَّلَ بَیْنَ عَیْنَیْہِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَفْعَلُ ھٰذَا بِالشِّبْلِیِّ ؟ فَقَالَ ھٰذَا یَقْرَءُ بَعْدَ صَلَاتِہٖ لَقَدْ جَاءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اِلٰی آخِرِھَا وَیُتْبِعُھَا بِالصَّلٰوۃِ عَلَیَّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّہٗ لَمْ یُصَلِّ صَلٰوۃً فَرِیْضَۃً اِلَّا وَیَقْرَءُ خَلْفَھَا لَقَدْ جَاءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اِلٰی آخِرِ السُّوْرَۃِ وَیَقُوْلُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ قَالَ فَلَمَّا دَخَلَ الشِّبْلِیُّ سَأَلْتُہٗ عَمَّا یَذْکُرُ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ ۔

محمد بن عمر نے کہا کہ میں ابوبکر بن مجاہد کے پاس تھا تو شبلی آیا تو اس کے استقبال کے لیے ابوبکر بن مجاہد کھڑا ہو گیا پھر اس سے معانقہ کیا اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا تو میں نے اس کو کہا یا سیدی شبلی کے ساتھ یہ برتاؤ ؟ حالانکہ آپ اور جو شخص بھی بغداد میں ہے تمام خیال کرتے ہیں کہ یہ دیوانہ ہے تو اس نے کہا کہ میں نے اس کے ساتھ کیا جیسا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اس کے ساتھ کیا اور یہ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس وقت شبلی آیا تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا کھڑے ہو کر استقبال کیا اور شبلی کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ کیا کرتے ہیں شبلی کے ساتھ تو آپ نے فرمایا یہ شبلی اپنی ہر نماز کے بعد لَقَدْ جَاءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ الخ پڑھتا ہے اور تین دفعہ پڑھتا ہے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ تو جب شبلی داخل ہوا میں نے اس سے سوال کیا کہ تم نماز کے بعد کیا پڑھتے ہو تو اس نے ایسا ہی کہا۔

marfat.com

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کا ثبوت

مجمع الزوائد ۱۰/۱۶۲ | عن ابی بردۃ بن نیار قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِہَا عَشْرًا وَحَطَّ عَنْہُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَہٗ عَشْرَ دَرَجَاتٍ رواہ البزار ورجالہٗ ثقات۔

ابوبردہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مجھ پر اپنے نفس کی طرف سے ایک دفعہ درود شریف پڑھا اللہ تعالےٰ اس پر اس کے بدلے دس دفعہ رحمت نازل فرماتا ہے اور دس برائیاں مٹادی جاتی ہیں اور دس درجے بلند کئے جاتے ہیں۔

کنز العمال ۱/۱۲۳ | مَا مِنْ عَبْدٍ مِنْ اُمَّتِیْ یُصَلِّیْ عَلَیَّ صَلٰوۃً صَادِقًا بِہَا مِنْ قِبَلِ نَفْسِہٖ اِلَّا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِہَا عَشْرَ صَلَوٰتٍ وَکُتِبَ لَہٗ بِہَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمُحِیَ بِہَا عَنْہُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ حل عن سعید بن عمیر الانصاری۔

سعید بن عمیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت سے کوئی ایسا بندہ نہیں جو مجھ پر صدق دل سے درود شریف پڑھتا ہے اپنے نفس کی طرف سے مگر اللہ تعالےٰ اس کے بدلے میں اس پر دس دفعہ رحمت بھیجتا ہے اور اس ایک کے بدلے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس سے دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں

marfat.com

مذکورہ بالا احادیث میں مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِیْ اور من قبلِ نفسہٖ نے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کا ثبوت دے دیا اور پڑھنا جائز ثابت کر دیا۔

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ وسلام پڑھنے والے کو خود بھی جواب دیتے ہیں

مجمع الزوائد ۱۰/۱۶۲

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ رواہ الطبرانی فی الاوسط۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی شخص ایسا نہیں جو مجھ پر سلام پڑھے مگر اللہ تعالےٰ مجھ پر روح کو واپس لوٹاتا ہے۔ تاکہ میں اس پر اس کا جواب دوں۔

جب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھا جائے آپ کے روح مبارک کو واپس لوٹایا جاتا ہے تو کوئی آن ایسا نہیں کہ جس وقت آپ پر صلوٰۃ وسلام نہ پڑھا جائے آپ ہر وقت صلوٰۃ وسلام کا جواب روح مع جسم ہی عطا فرماتے ہیں۔

خصوصاً صبح اور عشا کے وقت درود شریف پڑھنا

کنز العمال ۱/۱۲۴

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ حِیْنَ یُصْبِحُ عَشْرًا وَحِیْنَ یُمْسِیْ عَشْرًا اَدْرَکَتْہُ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ (طب عن ابی الدرداء)

ابو درداء رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

نے فرمایا جس شخص نے مجھ پر صبح اور عشاء کے وقت دس دس دفعہ درود شریف پڑھا قیامت کے دن اس کو میری شفاعت پہنچے گی۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا اسم پاک پڑھا جائے تو درود شریف پڑھنا فرض ہے

مجمع الزوائد ۱۰/۱۶۳ عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذكرت عنده فليصل علي رواه الطبراني في الاوسط ورجاله رجال الصحيح۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس ایماندار کے پاس میرا ذکر کیا جائے تو اس کو چاہیئے وہ مجھ پر صلوٰۃ پڑھے۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جب کسی مومن کے پاس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا جائے یعنی اسم پاک لیا جائے یا درود شریف پڑھا جائے تو سننے والا ابھی درود شریف پڑھے صفوں سے علیحدہ ہو جانا یا مجلس درود شریف سے نکلنا منع ہے سوائے کسی عذر خاص کے۔

مسجد میں داخل ہونے کے وقت صلوٰۃ وسلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

المستدرک ۱/۲۰۷ حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا محمد بن سنان

marfat.com

القزاز ثنا ابو بکر عبد الکبیر بن عبد المجید الحنفی ثنا الضحاک ابن عثمان حدثنی سعید المقبری عن ابی ھریرۃ اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم وَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ھٰذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم سے کوئی بھی مسجد میں داخل ہو تو چاہیئے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے اور چاہیئے کہ کہے اے اللہ مجھے شیطان مردود سے بچالے۔

ابوداؤد ۱/۶۷ کتاب الاذکار للنووی ۱۶

حدثنا محمد بن عثمان الدمشقی ثنا عبد العزیز یعنی الدراوردی عن ربیعۃ بن ابی عبد الرحمٰن عن عبد الملک بن سعید بن سوید قال سمعت اباحمید او ابا اُسید الانصاری یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیُسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ لِیَقُلْ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ فَاِذَا خَرَجَ فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ۔

ابواسید انصاری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو چاہیئے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھے پھر ضرور کہے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ پھر جب مسجد سے نکلے تو ضرور کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ۔

marfat.com

بیہقی شریف ۲/۴۴۲

انبأ محمد بن عبد اللہ الحافظ ثنا ابو العباس محمد بن سنان القزاز ثنا ابو بکر عبد الکبیر بن عبد المجید الحنفی ثنا الضحاک بن عثمان حدثنی سعید المقبری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیُسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَیَقُلْ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ الخ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام کہے اور ضرور کہے اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ الخ

شرح شفا شریف لعلی القاری ۲/۱۱۷

(اِنْ لَّمْ یَکُنْ فِی الْبَیْتِ اَحَدٌ فَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ) اَیْ لِاَنَّ رُوْحَہٗ عَلَیْہِ السلام حَاضِرٌ فِیْ بُیُوْتِ اَھْلِ الْاِسْلَامِ۔

اگر گھر میں کوئی شخص نہ ہو تو السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے کیونکہ مسلمانوں کے گھروں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روح مبارک حاضر ہوتا ہے۔

شرح شفا ۲/۱۱۷

(عن علقمۃ) اَیْ اِبْنُ قَیْسٍ الْفَقِیْہِ (اِذَا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ) اَیْ اَنَا (اَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے کہ میں جب بھی مسجد میں داخل ہوتا ہوں

marfat.com

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہتا ہوں۔

مصافحے کے وقت درود شریف

ابن سنی ۵۴ } اخبرنا ابویعلیٰ ثنا خلیفہ بن خیاط ثنا درست بن حمزہ ثنا مطر الوراق عن قتادۃ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسلم قَالَ مَا مِنْ عَبْدَیْنِ مُتَحَابَّیْنِ فِی اللّٰہِ یَسْتَقْبِلُ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ فَیُصَافِحُہٗ وَیُصَلِّیَانِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسلم اِلَّا لَمْ یَتَفَرَّقَا حَتّٰی یُغْفَرَ لَھُمَا ذُنُوْبُھُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْھُمَا وَمَا تَاَخَّرَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں دو بندے جو خالص اللہ ہی لئے ملاقات کریں۔ ایک دوسرے کا استقبال کرتا ہے تو اس سے مصافحہ کرتا ہے اور دونوں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہیں ان کے مصافحہ سے علیحدہ ہونے کے پہلے ہی اللہ تعالےٰ ان دونوں کے پہلے اور پچھلے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ مومن کا بھی مومن کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے سے فائدہ پہنچتا ہے۔

جلسے میں تمام مجلس کامل کر درود شریف پڑھنا

کنز العمال ۱/۱۲۸ } مَا جَلَسَ قَوْمٌ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّھِمْ اِلَّا کَانَ ذَالِكَ

marfat.com

اَلْمَجْلِسُ عَلَيْهِمْ تِرَةٌ وَ لَا قَعَدَ قَوْمٌ لَمْ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا كَانَتْ عَلَيْهِمْ تِرَةٌ (ك عَنْ اَبِي هريرة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قوم جلسہ کرے اللہ تعالےٰ کا اس میں ذکر نہ کریں اور نہ ہی اپنے نبی پر انہوں نے درود شریف پڑھا اس مجلس والوں پر اللہ تعالےٰ کو اختیار رہے چاہے بخشے چاہے عذاب کرے۔

منکرین درود شریف کے لئے عذاب

کنز العمال ۱/۱۲۳ } اِنَّ اَبْخَلَ النَّاسِ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ (الحارث عن عوف بن مالك) عوف بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگوں سے زیادہ بخیل وہ شخص ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود شریف نہیں پڑھا۔

کنز العمال ۱/۱۲۳ } اَلْبَخِيْلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ (حم ت ن حب عن الحسن بن علی) بخیل وہ شخص ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا تو اس نے مجھ پر درود نہیں پڑھا۔

کنز العمال ۱/۱۲۳ } مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَقَدْ شَقِيَ (ابن سنی عن جابر)

حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے

marfat.com

فرمایا کہ جس شخص کے پاس میں ذکر کیا گیا تو اس نے مجھ پر درود شریف نہیں پڑھا تو ضرور وہ بدبخت ہوا۔

ان احادیث صحیحہ مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسم پاک لیا جائے تو جس شخص نے درود شریف نہیں پڑھا وہ بفتویٰ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بخیل ہے بدبخت ہے۔

کنزالعمال ۱/۱۲۸ } مَنْ نَسِیَ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ خَطِئَ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ رھب عن ابی ھریرۃ)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص نے مجھ پر درود شریف ترک کیا اس پر جنت کا راستہ بھلا دیا جائے گا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسم پاک سے تکالیف کا دور ہونا

ابن سنی ۱۷۲ } اخبرنی ابو عروبۃ حدثنا محمد بن المصفی ثنا یحیی ابن سعید عن المسعودی عن یونس بن جناب عن ابن لیلی بن مرۃ عن یعلی بن مرۃ رضی اللہ عنہ اَنَّ اِمْرَءَ ۃً اَتَتِ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم بِاِبْنٍ لَھَا فَقَالَتْ اَنَّ النَّبِیَّ ھٰذَا قَدْ اَصَابَہٗ لَمَمٌ فَتَفَلَ النَّبِیُّ صلی اللہ عَلَیْہِ فِیْ فِیْہِ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَخْسَأْ عَدُوَّ اللّٰہِ قَالَ لَمْ یَضُرَّہٗ شَیْئٌ بَعْدُ۔

یعلی بن مرہؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹا لے کر حاضر ہوئی تو اس نے کہا بے شک یہ نبی ہوں اور اس بیٹے کو تکلیف ہو؟ تو نبی کریم

marfat.com

صلے اللہ علیہ وسلم اس لڑکے کے منہ میں تھوک دیا پھر آپ نے فرمایا اللہ کے نام سے تھوک ڈالتا ہوں محمد اللہ کا رسول ہے اور اللہ تعالےٰ کا دشمن ذلیل ہوا اس نے کہا کہ اس کے بعد اس لڑکے کو کبھی تکلیف ہوئی ہی نہیں۔

نعرہ رسالت بلند آواز سے

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کے ذکر کو بلند کیا ہے تو اسم و ذکر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بلند کرنا یہ طاقت خداوندی سے ہے کسی فرقے کے بلند کرنے سے بلند نہیں ہوا اور کسی فرقے کے پست کرنے سے نہ ہی آپ کا اسم پاک پست ہو سکتا ہے فافہم۔

مسلم شریف ۲/۴۱۹ } عثمان بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لے گئے فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوْتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِي الطُّرُقِ يُنَادُوْنَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ تو آدمی اور عورتیں گھروں پر چڑھ کر غلمان اور خدام راستوں میں نعرے لگاتے پھرتے تھے یا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) یا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم)، اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ نعرہ رسالت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں ہی مدینہ طیبہ کے بچے جو ان گھروں پر چڑھ کر زور سے یا محمد یا رسول اللہ کے نعرے لگاتے تھے۔

marfat.com

نعرہ تکبیر بلند آواز سے

البدایہ والنہایہ ۳/۳۱

فَاَصْبَحَ عُمَرُ وَکَانَتِ الدَّعْوَۃُ یَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ
فَاَسْلَمَ عُمَرُ یَوْمَ الْخَمِیْسِ فَکَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰہ
صلی اللہ علیہ وسلم وَاَھْلُ الْبَیْتِ تَکْبِیْرَۃً
سَمِعَتْ بِاَعْلٰی مَکَّۃَ۔

تو حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے صبح کی اور دعا بدھ کے روز ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ جمعرات کے دن اسلام لائے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ایک نعرہ تکبیر بلند کیا میں نے مکے کے پہاڑوں پر سنا۔

تاریخ کامل لابن اثیر ۲/۳۲

فَقَالَ عُمَرُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ جِئْتُ لِاُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَ
بِرَسُوْلِہٖ فَکَبَّرَ صلی اللہ علیہ وسلم تَکْبِیْرَۃً عَرَفَ
مَنْ فِی الْبَیْتِ اِنَّ عُمَرَ اَسْلَمَ۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا ہوں تاکہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لاؤں تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے نعرہ تکبیر کہا اہل بیت علیہم السلام کو معلوم ہو گیا کہ حضرت عمر اسلام لے آئے۔

مراقبہ از احادیث

مسلم ۲/۲۵۷ وحدثنا محمد بن بشار قال نا معاذ بن ھشام قال نا ابی

marfat.com

عن قتادۃ عن الحسن عن حطان بن عبد اللہ الرقاشی عن عبادۃ بن الصامت قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسلم اِذَا اُنْزِلَ عَلَیْہِ الْوَحْیُ نَکَسَ رَاْسَہٗ وَنَکَسَ اَصْحَابُہٗ رُؤُسَہُمْ فَلَمَّا اُتْلِیَ عَنْہُ رَفَعَ رَاْسَہٗ۔

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل کی جاتی آپ اپنے سر مبارک کو جھکا لیتے اور اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بھی اپنے سروں کو جھکا لیتے جب وحی آپ پر پڑھی جاتی آپ اپنے سر مبارک کو اٹھا لیتے۔

تمام رات قیام کرنا بدعت نہیں سنت ہے

مستدرک ۲۴۱/۲ { حدثنا ابو بکر بن اسحاق الفقیہ انبا ابو المثنی ثنا مسدد ثنا یحیٰی بن سعید ثنا قدامۃ بن عبد اللہ العامری قال حدثنا جسرۃ بنت دجاجہ قَالَتْ سَمِعْتُ اَبَاذَرٍ یَقُوْلُ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ بِاٰیَۃٍ حَتّٰی الصُّبْحِ یُرَدِّدُ ھَا وَالْاٰیَۃُ اِنْ تُعَذِّبْہُمْ فَاِنَّہُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَہُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ھذا حدیث صحیح ولم یخرجاہ۔

ابوذر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے تھے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک رات صبح تک قیام فرمایا اور ایک ایت کو ہی بار بار تلاوت فرماتے اور یہ آیت تھی اِنْ تُعَذِّبْہُمْ فَاِنَّہُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَہُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ یہ حدیث صحیح ہے لیکن بخاری مسلم نے اس کو نہیں بیان فرمایا۔

"سائل" مولوی صاحب کیا ایک رات یا ایک دن میں قرآن کریم ختم کرنا جائز ہے یا ناجائز

marfat.com

شبینہ کرنا آج کل نیا رواج ہو گیا ہے اور بعض لوگ بدعت کہتے ہیں اور بعض اس کو فضیلت سمجھ کر ایک ہی رات بیداری میں قرآن کریم تراویح یا نوافل پڑھ کر قرآن کریم ختم کرتے ہیں۔

"محمد عمر" تمام رات شب بیداری کرنا حدیث مذکورہ سے سنت ثابت ہو چکا اب ایک ہی رات یا دن میں قرآن کریم ختم کرنے کا ثبوت عرض کرتا ہوں۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا عمل شبینے پر

خیرات الحسان لابن ھیثمی ۷ } وَاَنَّهٗ كَانَ يَخْتِمُ فِيْ رَمَضَانَ سِتِّيْنَ خَتْمَةً خَتْمَةً بِاللَّيْلِ وَخَتْمَةً بِالنَّهَارِ

اور بے شک امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ رمضان شریف میں ساٹھ قرآن کریم ختم فرماتے ایک ختم رات میں اور ایک ختم دن میں۔

اے حنفیت کا دعوے کرنے والو! ایک رات میں قرآن مجید ختم کرنا حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا معمول ثابت ہوا۔

اگر تم حنفی ہو تو شبینے پہ اعتراض نہ کرنا ورنہ حنفیت سے خارج ہو جاؤ گے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا روزانہ قرآن کریم ختم کرنا

روزانہ قرآن کریم ختم کرنا محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا وطیرہ رہا ہے سنیئے

طبقات سبکی ۲/۸ } وَكَانَ الْبُخَارِيُّ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ كُلَّ يَوْمٍ نَهَارًا۔

اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ہر دن قرآن ختم کرتے۔

طبقات سبکی ۲/۹ } وَكَانَ يَخْتِمُ بِالنَّهَارِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ خَتْمَةً وَيَكُوْنُ

marfat.com

خَتْمَةً عِنْدَ الْاِفْطَارِ كُلَّ لَيْلَةٍ وَيَقُوْلُ عِنْدَ كُلِّ خَتْمٍ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ

اور حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ایک دن ہی دن میں قرآن کریم ختم کر دیتے اور ایک قرآن کریم افطار کے وقت رات کو ختم کرتے اور فرماتے قرآن کے ختم کرنے کے وقت اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا قبول ہوتی ہے۔

غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک قرآن کریم کے شبینے کا ثبوت

غنیۃ الطالبین ۷۶۹ } وَالْمَشْهُوْرُ عَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنْ فِعْلِهٖ اَنَّهٗ كَانَ يُحْيِي اللَّيْلَ كُلَّهٗ فِيْ رَكْعَةٍ وَّاحِدَةٍ يَخْتِمُ فِيْهَا الْقُرْاٰنَ۔

اور حضرت غوث الاعظم پیر پیران عبد القادر جیلانی ثم البغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات سے تھا کہ آپ تمام رات بیداری فرماتے ایک ہی رکعت میں قرآن مجید ختم کرتے۔

ختم قرآن کریم پر دعوت اجتماع اور ختم کے بعد درود شریف اور دعا

جلاء الافہام ۲۷۸ } فَصْلُ الْمَوْطِنِ السَّابِعَ عَشَرَ فِيْ مَوَاطِنِ الصَّلٰوةِ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْبَ خَتْمِ الْقُرْاٰنِ وَهٰذَا لِاَنَّ الْمَحَلَّ مَحَلُّ دُعَاءٍ وَقَدْ نَصَّ الْاِمَامُ اَحْمَدُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى الدُّعَاءِ عَقِيْبَ الْخَتْمَةِ فَقَالَ فِيْ رِوَايَةِ اَبِي الْحَارِثِ كَانَ اَنَسٌ اِذَا خَتَمَ الْقُرْاٰنَ جَمَعَ اَهْلَهٗ وَوَلَدَهٗ وَقَالَ فِيْ رِوَايَةِ يُوْسُفَ بْنِ مُوْسٰى وَقَدْ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَخْتِمُ الْقُرْاٰنَ فَيَجْتَمِعُ اِلَيْهِ قَوْمٌ

marfat.com

فَيَدْعُوْنَ قَالَ نَعَمْ رَأَيْتُ مَعْمَرًا يَفْعَلُهُ إِذَا خَتَمَ - وَقَالَ فِي رِوَايَةِ حَرْبٍ إِسْتَحَبَّ إِذَا خَتَمَ الرَّجُلُ الْقُرْآنَ اَنْ يَجْمَعَ اَهْلَهُ وَيَدْعُوْهُ -

نمبر ۱۷ امام الطائفہ ابن قیم سترھویں مقام پر تحریر فرماتے ہیں

سترھواں مقام قرآن کریم ختم کرنے کے بعد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا اور یہ ختم قرآن کے بعد درود شریف اس لئے پڑھا جاتا ہے کیونکہ دعا کی قبولیت کا وقت ہوتا ہے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ختم قرآن کے بعد دعا پر درود شریف کو نص سے ثابت کیا ہے پھر امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ جب قرآن کریم ختم کرتے اپنے اہل وعیال کو جمع کرتے اور یوسف بن موسیٰ کی روایت سے آپ نے فرمایا کہ ایک آدمی کے متعلق سوال کیا گیا جو قرآن ختم کرتا ہے اور اپنے پاس مسلمانوں کو جمع کر لیتا ہے پھر وہ دعا مانگتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں میں نے معمر کو دیکھا کہ وہ ایسا کرتے تھے جب بھی قرآن ختم کرتے اور حرب کی روایت میں ہے کہ جب آدمی قرآن ختم کرے وہ اپنے اہل وعیال کو جمع کرے اور ان کے لئے دعا مانگے۔

کتاب الاذکار للنووی ۴۹ } كَانَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ إِذَا خَتَمَ الْقُرْآنَ جَمَعَ اَهْلَهُ وَدَعَا -

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ جب قرآن مجید ختم کرتے اپنے تمام اہل کو جمع کر لیتے اور دعا کرتے۔

الدارمی ۴۶۸ } حدثنا عفان ثنا جعفر بن سلیمان ثنا ثابت قَالَ كَانَ اَنَسٌ إِذَا خَتَمَ الْقُرْآنَ جَمَعَ وَلَدَهُ وَاَهْلَ بَيْتِهِ فَدَعَا لَهُمْ -

marfat.com

حضرت انس جب قرآن کریم ختم کرتے اپنی اولاد اور اہل بیت کو جمع کرتے پھر ان کے لئے دعا فرماتے۔

ختم میں قُلْ هُوَ اللہ شریف کا پڑھنا

الدارمی شریف ۴۳۶ اخبرنا ابو المغیرہ عن عتبہ بن ضمرۃ بن حبیب عن ابیہ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا قَرَاءَ سُوْرَۃً فَخَتَمَھَا اَتْبَعَھَا بِقُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ۔

عتبہ بن ضمرہ اپنے باپ ضمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ قرآن کی سورۃ پڑھتے اس کو ختم کرنے کے بعد متصل ہی سورہ قل ھو اللہ احد بھی پڑھتے۔

فضیلت قُلْ هُوَ اللہ احدٌ

الدارمی شریف ۴۳۷ ثنا ثابت عن انس ان رجلا قال واللہ لَاُحِبُّ ھٰذِہِ السُّوْرَۃَ قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ فقال رسول اللہ صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم حُبُّکَ اِیَّاھَا اَدْخَلَکَ الْجَنَّۃَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا خدا کی قسم میں اس سورۃ قل ھو اللہ احد کو بہت محبوب سمجھتا ہوں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۃ قل ھو اللہ احد کو تیرا محبت کرنا تجھے جنت میں داخل کر دے گا۔

marfat.com

قرآن ختم کرکے پھر شروع سے پڑھنا

الدارمی ۴۴۰ ترمذی ۲/۱۱۸

حدثنا اسحٰق بن عیسٰی عن صالح المری عن قتادۃ عن زرارۃ بن ابی اوفی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سُئِلَ اَیُّ العَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اَلحَالُّ المُرْتَحِلُ قِیلَ وَ مَا الحَالُّ المُرْتَحِلُ قَالَ صَاحِبُ القُرْاٰنِ یَضْرِبُ مِنْ اَوَّلِ القُرْاٰنِ اِلٰی آخِرِہٖ وَمِنْ آخِرِہٖ اِلٰی اَوَّلِہٖ کُلَّمَا حَلَّ اِرْتَحَلَ ۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا حال ومرتحل عرض کیا گیا حضور حال ومرتحل کیا ہوتا ہے آپ نے فرمایا قرآن پڑھنے والا شروع قرآن سے اخیر تک پڑھتا ہے اور اخیر سے اول تک جب ختم کرے شروع سے پڑھے ۔

موجودہ مروجہ ختم کا طریقہ

مجمع بحار الانوار ۲۹۴

اَلحَالُّ وَالمُرْتَحِلُ فِی جَوَابِ اَیُّ الاَعْمَالِ اَفْضَلُ وَ فُسِّرَ بِالخَاتِمِ المُفْتَتِحِ وَ هُوَ مَنْ یَخْتِمُ القُرْاٰنَ بِتِلَاوَتِہٖ ثُمَّ یَفْتَتِحُ التِّلَاوَۃَ مِنْ اَوَّلِہٖ شَبَّهَهُ بِالمُسَافِرِ یَبْلُغُ المَنْزِلَ فَیَحِلَّ فِیْهِ ثُمَّ یَفْتَتِحُ سَیْرَہٗ اَیْ یَبْتَدِئُہٗ وَلِذَا قُرَّاءُ مَکَّۃَ اِذَا خَتَمُوا القُرْاٰنَ اِبْتَدَءُوْا وَقَرَءُوْا الفَاتِحَۃَ وَخَمْسَ آیَاتٍ مِنْ اَوَّلِ البَقَرَۃِ اِلٰی مُفْلِحُوْنَ ۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے الحال والمرتحل کے جواب میں فرمایا اس شخص کو جس نے سوال

marfat.com

کہا کہ کونسا عمل تمام اعمال سے اچھا ہے تو آپ نے جواب دیا الحال ذالمرتحل جس کی تفسیر کی گئی ہے کہ قرآن کریم کو ختم کرکے شروع سے پڑھنے والے کو کہتے ہیں۔ یعنی جو شخص قرآن مجید کو تلاوت کرکے ختم کرتا ہے پھر اول سے تلاوت شروع کرتا ہے۔ مفسرین نے اس کو تشبیہ دی ہے کہ جو شخص منزل پر پہنچا پھر اس سے اُترا پھر اپنی سیر کی ابتدا کرتا ہے یعنی ابتدا سے سیر شروع کرتا ہے اسی لیے لکھے کے قرا جب قرآن کو ختم کہتے قرآن کریم کو شروع سے پڑھتے اور سورۃ فاتحہ پڑھتے اور پانچ آئیں سورہ بقر کے اول سے مفلحون تک پڑھتے۔

تو اس طریقے سے قرآن کریم کو ختم کرنا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور سنت متقدمین ثابت ہوا۔

نوافل میں ختم قرآن کا یہی طریقہ

حلبی کبیر ۴۶۳

مَنْ یَّخْتِمُ الْقُرْآنَ فِی الصَّلٰوۃِ اِذَا فَرَغَ مِنَ الْمُعَوِّذَتَیْنِ فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی یَرْکَعُ ثُمَّ یَقُوْمُ فِی الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ وَیَقْرَءُ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ وَشَیْئًا مِّنْ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ لِاَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم قَالَ خَیْرُ النَّاسِ الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ اَیِ الْخَاتِمُ الْمُفْتَتِحُ انتہٰی۔

جو شخص نماز میں قرآن کریم ختم کرتا ہے جب پہلی رکعت میں معوذتین سے فارغ ہو تو رکوع کرے پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہوجائے اور سورہ فاتحہ پڑھے اور کچھ سورہ بقرہ سے اس لیے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگوں سے بہتر الحال المرتحل ہے یعنی قرآن ختم کرکے شروع کرنے والا ہے۔

marfat.com

ختم کا ثبوت اکابرین کے ارواح کو

کتاب الاذکار للنووی ۷۵

وَذَهَبَ احمد بن حنبل وَجَمَاعَةٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ وَجَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِ الشَّافِعِيِّ اِلٰى اَنَّهٗ يَصِلُ فَالْاِخْتِيَارُ اَنْ يَّقُوْلَ الْقَارِئُ بَعْدَ فَرَاغِهٖ اَللّٰهُمَّ اَوْصِلْ ثَوَابَ مَا قَرَاْتُهٗ اِلٰى فُلَانٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

احمد بن حنبل رضی اللہ تعالے عنہا اور ایک جماعت علماء محدثین کی اور جماعت اصحاب امام شافعی کی اس طرف گئی ہے کہ ثواب پہنچتا ہے تو پسندیدہ طریقہ یہ ہے کہ قرآن پڑھنے والا قرآن پڑھنے سے فارغ ہو کر کہے اے اللہ جو میں نے پڑھا ہے اس کا ثواب بیں فلاں شخص کو پہنچا ہوں اور اللہ بہتر جانتا ہے۔

پہلے پھل پر دعا مانگنا پھر بچوں کو تقسیم کرنا

دارمی شریف ۲۶۵

اخبرنا نعیم بن حماد عن عبد العزیز بن محمد عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِذَا اُتِيَ بِالْبَاكُوْرَةِ بِاَوَّلِ الثَّمَرَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَفِيْ ثَمَرَتِنَا وَفِيْ مُدِّنَا وَفِيْ صَاعِنَا بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ ثُمَّ يُعْطِيْهِ اَصْغَرَ مَنْ يَّحْضُرُهٗ مِنَ الْوِلْدَانِ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب پہلا پھل شروع میں لایا جاتا آپ دعا فرماتے اے اللہ ہمارے شہر میں برکت

marfat.com

فرما اور ہمارے پھل میں برکت فرما اور ہمارے صاع میں برکت ہی برکت فرما پھر اس پھل کو آپ چھوٹے بچے جو حاضر ہوتے ان میں تقسیم فرماتے۔

کھانے پر ختم کا ثبوت

سورۃ انعام ۸/۱۴

فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ ۝

پھر تم کھاؤ اس چیز سے جس پر اللہ تعالےٰ کا اسم پاک کا ذکر کیا گیا اگر تم اللہ تعالےٰ کی آیتوں کے ساتھ ایمان لانے والے ہو۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جس کھانے پر اللہ کا کلام و نام پڑھا جاوے اس کو کھانے کا ارشاد خداوندی ہوا اور یہ بھی حکم خداوندی ہوا کہ اگر تمہارا خداوند کریم کی آیتوں کے ساتھ ایمان ہے تو جس کھانے پر خداوند کریم کا نام یا کلام پڑھا جاوے اس کو کھاؤ اور جو نہیں کھاتا اس کا قرآن کریم پر ایمان نہیں۔

سورہ انعام ۸/۱۴

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

اور تمہیں کیا ہوا کہ جس پر اللہ تعالےٰ کے اسم پاک کا ذکر کیا گیا تم کھاتے نہیں۔

جس کھانے پر خداوند کریم کا نام و کلام پڑھا گیا جو اس کو حرام سمجھتا ہے یا کھانے سے گریز کرتا ہے اللہ تعالےٰ اس مذکورہ آیت کریمہ میں اس کو ڈانٹتا ہے کہ تمہیں کیا ہوا تمہیں کیا ہوگیا (لفظ) ہے کہ جس کھانے پر اللہ کا نام یا کلام پڑھا گیا تم اس کو کیوں نہیں کھاتے تو باوجود ڈانٹ خداوندی کے اب بھی جو شخص کھانے پر کلام خداوندی پڑھنے کو بُرا مناوے تو اس کو خداوند بُرا سمجھے گا۔

marfat.com

کھانے پر ختم کا ثبوت

جامع صغیر ۸ | اِجْتَمِعُوا عَلٰی طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ يُبَارِكْ لَكُمْ فِيْهِ (حم وه حب ک)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے کھانے پر اجتماع کرو یعنی مل کر کھاؤ اور اللہ کے نام کا ذکر کرو تمہارے لئے اس میں برکت کی جائے گی۔

سنن ابوداؤد ۲/۲۵۸ | حدثنا محمد بن مثنی وھشام ابو مروان المعنی قال محمد بن المثنیٰ نا الولید بن مسلم نا الاوزاعی سمعت یحییٰ بن ابی کثیر یقول حدثنی محمد بن عبدالرحمٰن

بن اسعد بن زرارۃ عن قیس ابن سعد قال اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم فی مَنْزِلِنَا فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدَّ سَعْدٌ رَدًّا خَفِيًّا فَقَالَ قَيْسٌ فَقُلْتُ اَلَا تَأْذَنُ لِرَسُوْلِ صلی اللّٰہ علیه وسلم فَقَالَ ذَرْهُ يُكْثِرْ عَلَيْنَا مِنَ السلام فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صلی اللّٰه عَلَيْهِ وسلم السلامُ عَلَيْكُمْ ورحمة الله فَرَدَّ سَعْدٌ رَدًّا خَفِيًّا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ثُمَّ رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صلی اللّٰه عَلَيْهِ وسلم وَاتَّبَعَهُ سَعْدٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰه اِنِّي كُنْتُ اَسْمَعُ تَسْلِيْمَكَ وَاَرُدُّ عَلَيْكَ رَدًّا خَفِيًّا لِتُكْثِرَ عَلَيْنَا مِنَ السَّلَامِ قَالَ فَانْصَرَفَ مَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وسلم وَاَمَرَ لَهُ سَعْدٌ بِغُسْلٍ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ نَاوَلَهُ مِلْحَفَةً مَصْبُوْغَةً بِزَعْفَرَانٍ اَوْ وَرْسٍ

marfat.com

فَاشْتَمَلَ بِهَا ثُمَّ رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتَكَ وَرَحْمَتَكَ عَلٰى آلِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ ثُمَّ اَصَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّعَامِ الخ

قیس بن سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنے گھر میں بیٹھے دیکھا تو آپ نے اسلام علیکم ورحمۃ اللہ فرمایا تو سعد رضی اللہ عنہ نے آہستہ سلام کا جواب دیا تو قیس نے کہا کہ کیا آپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اجازت نہیں دیتے تو سعد نے کہا اس بات کو چھوڑ حضور ہم پر زیادہ سلام بھیج لیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اسلام علیکم ورحمۃ اللہ فرمایا تو سعدؓ نے آہستہ جواب دیا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلام علیکم ورحمۃ اللہ فرمایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹے اور آپ کے پیچھے حضرت سعد ہوئے اور عرض کیا کہ حضور میں آپ کے سلام کو سنتا تھا اور آپ کے سلام کو آہستہ جواب دیتا تھا تا کہ آپ ہم پر زیادہ سلام فرما دیں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سعد کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا کہ غسل کر کے آؤ تو سعدؓ غسل کر کے آئے پھر زرد رنگ کی چادر لپیٹ کر آئے زعفران یا ورس کے پھولوں سے رنگی ہوئی چادر تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں دست پاک اٹھائے اور فرماتے تھے اے اللہ اپنی صلوٰۃ اور رحمت سعد بن عبادہ پہ نازل فرما پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا لایا گیا۔ (الخ)

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ کھانے سے پہلے ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا سنت ہے بدعت نہیں۔

marfat.com

نذرانے پر دعا کرنا

ابن ماجہ ۱۲۹ } حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع عن شعبۃ عن عمرو بن مرۃ قال سمعت عبد اللہ بن ابی اَوْفیٰ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم اِذَا اَتَاہُ الرَّجُلُ بِصَدَقَۃِ مَالِہٖ صَلّٰی عَلَیْہِ فَاَتَیْتُہٗ بِصَدَقَۃِ مَالِیْ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی آلِ ابی اَوْفیٰ عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالےٰ عنہما فرماتے تھے کہ جب کوئی شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے مال سے نذرانہ پیش کرتا آپ اس پر دعا فرماتے میں نے بھی اپنے مال سے نذرانہ پیش کیا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ آلِ ابی اوفی پر رحمت نازل فرما۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جب کسی بزرگ کو نذرانہ پیش کیا جائے تو اس پر وہ بزرگ اگر معطی کے لئے دعا کرے تو یہ سنت ہے بدعت نہیں۔

کھانا سامنے رکھ کر دعا مانگنا سنت ہے

المستدرک ۲/۱۴۱ } اخبرنا ابو ذکریا العنبری ثنا محمد بن عبد السلام ثنا اسحٰق بن ابراھیم انبأ عبد الرزاق انبأ معمر عن ابی عثمان عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم زَیْنَبَ بَعَثَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ حَیْسًا فِیْ تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَۃٍ قَالَ اَنَسٌ فَقَالَ لِیَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذْھَبْ فَادْعُ مَنْ لَقِیْتَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَذَھَبْتُ فَمَا

marfat.com

رَاَیْتُ اَحَدًا اِلَّا دَعَوْتُہٗ قَالَ وَضَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ فِی الطَّعَامِ وَدَعَا فِیْہِ الخ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے نکاح کیا تو ام سلیم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے پتھر کے ایک لگن میں میٹھا دلیا پکا کر بھیجا حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو جا اور جو تجھے مسلمان ملے اس کو بلا لو تو میں گیا جو مجھے نظر آیا میں نے اس کو دعوت دی حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست پاک کھانے پر رکھا اور اس پر دعا فرمائی۔ الخ

"سوال" مولوی صاحب ذکر میلاد شریف کے بعد جو تم کھڑے ہو کر دست بستہ یا نبی سلام علیک یا حبیب سلام علیک پڑھتے ہو اس کو ہمارے علماء شرک کہتے ہیں کوئی بدعت کہتا ہے یہ کہاں تک صحیح ہے۔

"محمد عمر" یہ محض مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے تعصب کی بنا پر شرک وبدعت کہا جاتا ہے حالانکہ شرک وہ ہوتا ہے کہ جو کام خداوند کریم کے لئے کیا جائے وہ مخلوق کے لئے ہو سلام پڑھنا خلق کے لئے ہے خالق کے لئے نہیں کیونکہ خالق خود سلام ہے سنیئے

قرآن کریم سے خدا خود سلام ہے

اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ ۔

الحشر ۲۸/۳ { اللہ تعالےٰ بادشاہ ہے دسب عیبوں سے، پاک ہے سلامت ہے امن دینے والا ہے نگہبانی کرنے والا ہے اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ خداوند کریم خود

سلام ہے خداوند پر سلام پڑھنا کفر ہے کیونکہ خداوند کریم الحی القیوم ہے خداوند کریم زندہ باد کا نعرہ لگانا کفر ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی کہ خدا خود سلام ہے

(۱) ابوداؤد شریف ۱/۱۴۶ } حدثنا مسدد نا یحییٰ عن سلیمان الاعمش حدثنی شقیق بن سلمۃ عن عبد اللہ بن مسعود قال۔

کُنَّا اِذَا جَلَسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فِی الصَّلٰوۃِ قُلْنَا اَلسَّلَامُ عَلَی اللّٰہِ قَبْلَ عِبَادِہٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی فُلَانٍ وَ فُلَانٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لَا تَقُوْلُوْا اَلسَّلَامُ عَلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّلَامُ وَلٰکِنْ اِذَا جَلَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلْ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ فَاِنَّکُمْ اِذَا قُلْتُمْ ذَالِکَ اَصَابَ کُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِی السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ اَوْ بَیْنَ السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ الخ

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ جب ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں (التحیات) بیٹھتے تو ہم کہتے السلام علی فلاں وفلاں یعنی اللہ کے بندوں پر سلام پڑھنے کے پہلے السلام علی اللہ۔ اللہ پر سلام پڑھتے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم السلام علی اللہ نہ کہا کرو کیونکہ اللہ تعالےٰ وہ خود سلامت ہے اھ لیکن جب تم سے کوئی ایک التحیات بیٹھے تو کہے سب عبادات کے تحفے اللہ کے لئے ہیں اور تمام صلواتیں اور طیبات آپ پر سلام ہو اے نبی اور اللہ تعالےٰ کی رحمت اور برکتیں ہم پر بھی سلام ہو اور اللہ تعالےٰ کے تمام نیک

marfat.com

بندوں پر پھر تم جس وقت یہ کہو گے تو آسمانوں اور زمین میں جتنے اللہ کے نیک بندے ہیں سب پر یہ تمہارا سلام پہنچے گا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے کئی مسائل حل ہو گئے۔

(۱) خداوندکریم خود سلامت ہے اللہ تعالےٰ پر سلام پڑھنے سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔

(۲) الصلوٰۃ علیک یا رسول اللہ الصلوٰۃ علیک ایہا النبی یا دیگر صفات محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مذاکر کے صلوٰۃ پڑھنا سنت ہے فرمان مصطفوی صلے اللہ علیہ وسلم ہے شرک و بدعت نہیں۔

(۳) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف صفات طیبہ منسوب ہو سکتی ہیں صفات سؤ سے ذات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مبرا ہے۔

(۴) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ندائیہ سلام پڑھنا السلام علیک ایہا النبی یا السلام علیک یا رسول اللہ یا یا نبی سلام علیک یا آپ کے دیگر صفات طیبہ سے سلام پڑھنا بفرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سنت ہے شرک و بدعت نہیں۔

(۵) رب کریم کی رحمتوں اور برکتوں کو بکلمہ ندائیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ پر بھیجنا فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے بدعت و شرک نہیں۔

(۶) اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ سے ثابت ہوا کہ سلام پڑھنے والے اکٹھے ہو کر اپنی ذات پر اور اللہ تعالےٰ کے تمام صالحین بندے جو زمینوں آسمانوں میں ہیں سب پر سلام پڑھیں تو سنت ہے فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے بدعت و شرک نہیں۔

(۷) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان اَصَابَ کُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

marfat.com

نے ثابت کردیا کہ سلام پڑھنے والے کا سلام بلاواسطہ خداوند کریم کے تمام صالحین انس وجن وملائکہ زمین کے اوپر والوں اور نیچے والوں کو سابقین وآخرین و موجودین وغیر موجودین کو فوراً پہنچتا ہے کیا امتیوں کو بلاواسطہ سلام پڑھنے والے کا سلام پہنچ جاتا ہے اور نبی الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلاواسطہ سلام نہیں پہنچ سکتا؟۔

جب اس حدیث شریف سے صلوٰۃ وسلام بکلمہ ندائیہ یا نبی سلام علیک یا السلام علیک ایہا النبی فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم موجود ہے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر مسلمانوں کے سلام پڑھنے کو تم شرک وبدعت کہو یہ سوائے تعصب اور ضد کے اور تفرقہ بازی کے اور کوئی وجہ نہیں۔ حالانکہ تم خود بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام کو ہر نماز میں خطاب سے پڑھتے ہو۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے کا حکم خداوندی ہے بدعت وشرک نہیں

(۲) الاحزاب ۲۲ ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا
اے ایمان والو تم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھو اور سلام پڑھو حق سلام پڑھنے کا۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کو صَلُّوا عَلَيْهِ سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھنے کا ارشاد فرمایا اور وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا سے حکم خداوندی صادر ہوا کہ اے ایمان والو تم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھو جیسا کہ حق پڑھنے کا ہے۔

اس آیہ کریمہ میں حکم خداوندی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق دو امروں کے لئے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں پر جاری ہوا۔

(۱) صَلُّوا عَلَيْهِ سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھنے کا فرضی حکم صادر ہوا اسی لیے

marfat.com

ہم سنی پاک مجلسوں میں نمازوں کے بعد اس خداوندی فریضہ کو بلند آواز سے ادا کرتے ہیں۔

(۲) وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر مودّبانہ سلام پڑھنے کا ارشاد خداوندی جاری ہوا اسی لئے ہم اہل سنت وجماعت اس ارشاد خداوندی کو بجا لانے کے لئے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر مودّبانہ سلام پڑھتے ہیں اور سلام میں ادب کا لحاظ چونکہ ضروری ہے اور ہمارے رواج میں اور سنت طریقہ میں بھی یہی طریقہ ہے کہ کھڑا ہونے والا بیٹھنے والے کو سلام کہے اور بیٹھ کر اسلام علیکم کہنے والے کو گستاخ سمجھا جاتا ہے جب ایک دوسرے کو السلام علیکم کہتے ہیں تو بیٹھ کر سلام کہنے والے کو بے ادب اور گستاخ سمجھا جاتا ہے اسی لئے ہم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی سلام پڑھتے ہیں تو کھڑے ہو کر ہی سلام پڑھتے ہیں تاکہ گستاخوں سے نہ لکھے جاویں اور وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا حکم خداوندی چونکہ عام ہے اس لئے ہم اہل سنت وجماعت عموماً تمام سال مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھتے ہی رہتے ہیں پھر جیسا کہ خداوند کریم نے اپنی نماز کا فرضی حکم فرمایا ایسے ہی ایمانداروں پر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے سلام کا فرضی حکم صادر فرمایا تو جو مومن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھتا ہے وہ خداوند کریم کے فرائض سے ایک فریضہ کو ادا کر رہا ہے۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے کو بدعتی کہنے والا یا بلا عذر سلام سے خارج ہونے والا جماعت مومنین سے خارج ہے کیونکہ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کے پہلے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کا خطاب خداوندی موجود ہے جو شخص وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا پر عمل کرنے والی جماعت سے متنفر ہو رہا ہے اور خارج ہو رہا ہے وہ فرمان خداوندی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کے خطاب خداوندی کا بھی مخاطب نہیں۔ اور جب اللہ تعالےٰ نے ہم ایمانداروں کو وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کے حکم سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے کا ارشاد فرمایا اور خو

marfat.com

بھی اپنے تمام رسل پر اور اولیاء اللہ پہ اور اپنے تمام صالحین پہ سلام پڑھتا ہے تو معلوم ہوا کہ سلام خلق پر ہی پڑھا جاتا ہے خالق پہ سلام نہیں پڑھا جاتا تو سلام پڑھنے والوں پہ مخالفین کا فتوئ شرک جڑنا غلط ثابت ہوا اور ان کا شرک ٹوٹا۔

ایک دوسری عرض کرتا ہوں کہ تم بھی ایک دوسرے کو السلام علیکم کہتے ہو اگر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پہ سلام پڑھنا شرک ہے تو تمہارا ایک دوسرے کو سلام کہنا بھی شرک ہے کیونکہ جب امتی کو کھڑے ہو کر السلام علیکم کہہ سکتے ہیں تو نبی اللہ کو بطریق اولےٰ یا نبی سلام علیک کہہ سکتے ہیں۔

تیسرا جواب جب تم قبروں میں جاتے ہو تو اہل قبور کو پکار کر کہتے ہو السلام علیکم یا اہل القبور کیا اس وقت تم مشرک نہیں ہوتے۔

"سوال" مولوی صاحب قبروں پہ جا کر کہتے ہیں دور سے نہیں کہتے۔

"محمد عمر" تمہارا مطلب یہ ہوا کہ نزدیک سے سلام پڑھنا جائز ہے دور سے نہیں تو سلام پڑھنے سے شرک تو نہ ہوا پھر یہ نہ کہو کہ سلام پڑھنا شرک ہے نزدیک دور کا جھگڑا رہا صاف صاف کیوں نہیں کہتے ہیرا پھیری کیوں کرتے ہو!

اس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ تم قبروں میں جاتے ہو اور تمہارے نزدیک اہل قبور مردہ ہیں بلکہ مر کر مٹی ہو گئے تو مٹی کو سلام کرنا چاہیئے یا قبر کے ڈھیر کو کہنا چاہیئے السلام علیکم یا ربوۃ قبر اور اگر السلام علیکم یا اھل القبور ہی کہنا ہے اور مسنون طریقہ بھی یہی ہے تو تمہارے قبرستان میں سلام کو جس طاقت سے وہ جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں سنتا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی نبوی طاقت سے ہمارے سلاموں کو سنتے ہیں اس کی تحقیق پہلے صلوٰۃ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر میں گذر چکی ہے اور سماع کے متعلق فقیر کی تصنیف مقیاس حیوٰۃ میں ملاحظہ فرماویں۔

دوسرا جواب تم جب ہر دو رکعت کے بعد التحیات بیٹھتے ہو تو دن میں کئی بار السلام علیک

marfat.com

اَیُّھَا النَّبِیُّ کہتے ہو تو کیا اس وقت مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے نزدیک ہوتے ہیں تو السلام علیک ایہا النبی کہتے ہو یا مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف ہر مسجد میں بنی ہوئی ہے تو تم اسلام علیک ایہا النبی کہتے ہو یا بقول تمہارے نماز شرکیہ پڑھتے ہو؟ ان تینوں وجوہات سے تمہارا السلام علیک ایہا النبی کہنا خالی نہیں پھر یا تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو نزدیک تسلیم کرلو ! تو حاضر و ناظر ماننا پڑے گا۔ یا دور سے سننے والے تسلیم کرکے سماع موتی کا قائل ہونا پڑے گا یا سب کا انکار کرکے تمہاری نماز شرکیہ ثابت ہوگی۔

اے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سلام سے انکار کرنے والو اور شرک کہنے والو اپنے اکابرین کو کہو کہ اس کا کوئی حل بتائیں ورنہ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ندائیہ سلام پڑھنا شرعاً صحیح اور مسنون تسلیم کرلو۔

نمبر اجواب بھلا یہ تو بتاؤ کہ جب تم کسی دوست یا رشتہ دار کو خط لکھتے ہو تو شروع خط میں السلام علیکم لکھتے ہو کیا وہ مکتوب الیہ تمہارے پاس ہوتا ہے یا وہ دور سے سنتا ہے یا تم ہر وقت شرک کرتے ہو ایسے شرکیہ فتووں کو کفار پر استعمال کرو مسلمانوں سے شرکیہ فتوے محفوظ رکھو ورنہ دنیا میں تمہارے نزدیک کوئی مسلمان نہ رہ جائے گا اور نہ کوئی عبادت فریضہ صحیح ہونگی وہ بھی تمہارے فتویٰ سے مشرک ہی مشرک بن جائیگی تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وَارْجِعُوْا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم اَیُّھَا الْمُنْکِرُوْنَ

انبیاء علیہم السلام کا نام لیکر انبیاء علیہم السلام پر سلام پڑھنا سنت اللہ ہے

۳۔ الصّٰفّٰت ۲۳/۲ } سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعَالَمِیْنَ نوح علیہ السلام پر تمام جہانوں میں سلام ہو۔

marfat.com

۴۔ الصٰفٰت ۲۳/۳ } سَلٰمٌ عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ ابراہیم علیہ السلام پر سلام ہو۔

۵۔ الصٰفٰت ۲۳/۴ } سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۔ موسیٰ علیہ السلام اور ھارون علیہ السلام پر سلام ہو ہم نیکی کرنے والوں کو ایسے ہی بدلہ دیتے ہیں۔

تمام رسولوں پر سلام پڑھنا خداوندی سنت ہے

۶۔ الصٰفٰت ۲۳/۵ } وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ اور تمام رسولوں پر سلام ہو۔

تمام اولیاء اللہ اور خداوند کریم کے نیک بندوں پر سلام پڑھنا

۷۔ النمل ۱۹/۵ } سَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو۔

۸۔ طٰه ۱۶/۲ } وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی اور سلام ہے اس شخص پر جس نے ہدایت کی پیروی کی۔

نوٹ: اور تم بھی تو ہر وقت کئی انبیاء علیہم السلام پر سلام پڑھتے ہو جب کسی نبی اللہ کا نام لیتے ہو تو مثلاً کہتے ہو نبی علیہ السلام آدم علیہ السلام نوح علیہ السلام ابراھیم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام عیسیٰ السلام تو کیا تم بھی انبیاء علیہم پر سلام پڑھنے سے مشرک ہوگئے؟

فافہم۔

(پس پردہ) سبحان اللہ رب کریم بڑا بے نیاز ہے اپنے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ وصلحاء مومنین پر خود بھی سلام بھیجتا ہے پھر اپنے قرآن کریم میں بھی ان تمام سلاموں کو درج

marfat.com

فرما دیا تاکہ منکرین سلام نماز میں دست بستہ کھڑے ہو کر قبلہ رخ میرے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ و تمام صلحاء و مومنین پر سلام پڑھیں تاکہ ان کا شرک ٹوٹ جائے اب تم اپنے اکابرین سے دریافت کرو کہ تم جب قیام میں قبلہ رخ دست دست بستہ کھڑے ہو کر سلام علیٰ نوح فی العالمین یا سلام علیٰ ابراھیم یا سلام علی المرسلین پڑھتے ہو تو کیا یہ تمام رسل و صلحاً تمہارے نزدیک ہوتے ہیں کہ تم قبلہ رخ دست بستہ کھڑے ہو کر سلام پڑھتے ہو کیا یہ شرک نہیں؟

قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔

"سوال" مولوی صاحب ہم نماز میں قیام کر کے ان سلاموں کو خدائی کلام نقل کر کے پڑھتے ہیں نہ کہ اپنی طرف سے پڑھتے ہیں ۔

"محمد عمر" اچھا بھئی یہ بتاؤ کہ جب تم نماز میں کھڑے ہو کر الحمد للہ رب العالمین خدائی کلام پڑھتے ہو تو یہ بھی نقل پڑھتے یا اپنی طرف سے خدا کی تعریف کرتے ہو اگر الحمد شریف میں یا باقی خدائی تعریف اپنی طرف سے پڑھتے ہو تو سلام بھی اپنی طرف سے اگر الحمد شریف کو نقل ہی کرتے ہو تو سلام بھی نقل ہی کرتے ہو۔

دوسرا جواب ہم بھی سنت اللہ سمجھ کر پڑھتے ہیں چونکہ رب کریم نے ہمیں اپنی عبادت میں انبیاء علیہم السلام پر اور صلحاء مومنین پر سلام پڑھنا ایک جزو عبادت رکھا ہے تو ہم اس سلام مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اگر ہم علیحدہ بھی مودبانہ دست بستہ قیام کر کے پڑھینگے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ہمارا سلام پڑھنا عبادت خداوندی ہی لکھی جائیگی کیونکہ ہم خداوندی حکم وسلموا تسلیما کو تسلیم کرتے ہوئے اور اس کے ذاتی عمل پیرا ہو کر تگنا ثواب حاصل کرتے ہیں ۔

(۱) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے والا ارشاد خداوندی کو بجا لا رہا ہے ۔

(۲) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے والا عبادۃ خداوندی کے مدخولہ جزو کو اپنی محبت سے

marfat.com

ادا کر رہا ہے۔

(۴) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے والا سنت اللہ پر عمل کر رہا ہے۔

ولادت اور وصال کے دن خصوصًا سلام پڑھنا

(۱۰) مریم ۱۶/۲ } وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ أَمُوْتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ۔

(حضرت عیسٰی علیہ السلام نے فرمایا) مجھ پہ سلام ہے جس دن میں پیدا کیا گیا اور جس دن میرا وصال ہوگا اور جس دن میں زندہ اُٹھایا جاؤں گا۔

(۱۱) مریم ۱۶/۱ } وَسَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا
(یحییٰ علیہ السلام کو رب کریم نے فرمایا) یحییٰ علیہ السلام پر سلام ہے جس دن وہ پیدا کیے گئے اور جس دن ان کا وصال ہوگا اور جس دن وہ زندہ اُٹھائے جائیں گے۔

سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ سابقہ آیت سے ثابت ہوا کہ انبیاء علیہم السلام پہ رب کریم کی طرف سے عمومًا سلام نازل ہوتا ہے اور ان دونوں آیتوں سے ثابت ہوا کہ رب کریم کی طرف سے نبی اللہ کی ولادت اور وصال کے دن رب کریم کی طرف سے نبی اللہ پر عمل کرنے کے لئے ان خصوصی دنوں میں اپنے پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پہ بعد از صفت و ثنا خصوصًا سلام پڑھتے ہیں کہ ارشاد خداوندی وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا پہ بھی عمل ہوجائے اور ان مذکورہ آیتوں کے رو سے سنت اللہ کی مقررہ سنت پہ عمل کرتے ہوئے خداوندی مقررہ دنوں میں عمل صحیح ہوجائے گا دنیا میں تو خاص کو خاص دنوں میں یعنی یوم ولادت و وصال میں خصوصًا اور باقی دنوں میں عمومًا خداوندی

marfat.com

سلام سے بھی نوازا گیا اور مومنین سے بھی ان کو سلام کی تہنیت پیش ہو چکی اب قیامت کے دن
یَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا و یَوْمَ یُبْعَثُ حَیًّا کا منظر قرآن کریم سے سُنیئے۔

قیامت کے دن تمام جنتیوں کو سلام خداوندی سے نوازا جائے گا

(۱۲) الاحزاب ۲۲/۶ } تَحِیَّتُهُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَهٗ سَلَامٌ وَّ اَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا کَرِیْمًا۔

جس دن خداوند کریم سے وہ ملاقات کریں گے ان کو خداوند کریم کی طرف سے سلام کا تحفہ ملے گا اور ان کے لئے رب کریم نے اجر کریم تیار کیا ہے۔

(۱۳) یٰسین ۲۳/۴ } سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ۔ مہربان پروردگار کی طرف سے جنتیوں کو سلام کہا جائے گا۔

اب تم سوچو کہ رب کریم سلام زور سے فرمائے گا یا آہستہ فافہم

جنت میں ملائکہ جنتیوں پر سلام پڑھیں گے

(۱۴) رعد ۱۳/۳ } وَالْمَلٰٓئِكَةُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَیْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ

اور جنتیوں پر فرشتے ہر سمت کے دروازے سے سَلَامٌ عَلَیْكُمْ کہتے ہوئے داخل ہوں گے کیونکہ تم نے دنیا میں صبر کیا۔

marfat.com

جنتی جنت میں ایک دوسرے کو زور سے سلام کہیں گے

(۱۵) یونس ۱۱/۱ } دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ
جنت میں جنتیوں کا نعرہ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ ہوگا اور جنت میں ان کا ایک دوسرے کو تحفہ سلام کا ہوگا۔

اعراف والے بھی جنتیوں کو سلام کہیں گے

۱۶۔ الاعراف ۸/۵ } وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ
اور اعراف والے جنتیوں کو السلام علیکم زور سے کہیں گے۔

معلوم ہوا کہ تم جنتیوں پہ سلام پڑھنے سے گریز کرتے ہو جنت تو کجا تم اعرافی بھی نہیں بن سکتے۔ فَافْهَمْ

سوال" مولوی صاحب سلام سلام ہم ہر وقت کہتے ہیں اور پڑھتے بھی ہیں لیکن اس کے معنی سے عبر نہیں ذرا اس کے معنی تو سمجھا دیں۔

"محمد عمر" بھائی اپنی طرف سے فقیر کچھ نہیں عرض کرتا قرآن کریم سے ہی سلام کی تفسیر عرض کر دیتا ہوں۔

سلام کے معنی قرآن مجید سے

۱۷۔ المائدہ ۶/۷ } مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ

marfat.com

۱۸- الانعام ۸/۱۵ } لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ ۔
ان کے لئے سلامتی کا گھر ہے ۔

۱۹- یونس ۱۱/۳ } وَاللّٰهُ يَدْعُوْا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ
اور اللہ تعالےٰ تم کو دار البقار کی طرف بلاتا ہے (مولوی اشرف علی)

۲۰- ھود ۱۲/۴ } قِيْلَ يَا نُوْحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِّنَّا وَبَرَكَاتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ۔ کہا گیا اے نوح ہماری طرف سے سلامتی کے ساتھ کشتی سے اترو اور ہماری طرف سے آپ پر برکتیں ہیں (سلامتی اور برکتیں) ان گروہوں پر بھی جو آپ کے ساتھ ہیں ۔

۲۱- الانبیاء ۱۷/۵ } قُلْنَا يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
ہم نے کہا اے آگ تو ابراہیم علیہ السلام پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا ۔

۲۲- الحجر ۱۴/۴ } اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ اُدْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ اٰمِنِيْنَ
بے شک خداوند کریم سے ڈرنے والے لوگ باغات اور چشموں میں رہینگے (اور ان کو کہا جائے گا) کہ تم سلامتی اور امن کے ساتھ ساتھ ان میں داخل ہو ۔

اب تمہارے علماء دیوبند کا فتویٰ دکھا دیتا ہوں تمہارا دل چاہے تو ان پر بھی فتویٰ شرک جڑ دینا ۔

علماء دیوبند اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام و قیام

marfat.com

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ قیام میلاد شریف کے متعلق

امداد المشتاق مؤلفہ مولوی مشتاق احمد صاحب و مولوی اشرف علی صاحب تھانوی } فرمایا کہ مولود شریف تمام اہل حرمین کرتے ہیں اسی قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے اور حضرت رسالت پناہ کا ذکر کیسے مذموم ہو سکتا ہے البتہ جو زیادتیاں لوگوں نے اختراع کی ہیں نہ چاہئیں اور قیام کے بارے میں میں کچھ نہیں کہتا ہاں مجھ کو ایک کیفیت قیام میں حاصل ہوتی ہے۔

تقیئے سے مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا قیام میلاد شریف میں شامل ہونا

تذکرۃ الرشید ۱/۱۱۸ } میں نے دیکھا کہ وہاں بدون شرکت ان مجالس کے کسی طرح قیام ممکن نہیں ذرا انکار کرنے سے وہابی کہدیا در پئے تذلیل و توہین زبانی و جسمانی کے ہو گئے اور حیلہ و بہانہ ہر وقت ممکن نہیں یہ تو ممکن ہے اور کرتا بھی ہوں کہ فیصدی نوے موقع پر عذر کر دیا اور دس جگہ شرکت کر لی اور شرکت بھی اس نظر سے کہ ان لوگوں کو ہدایت ہو گی اور یوں خیال ہوتا ہے کہ اگر خود ایک مکروہ کے ارتکاب سے دوسرے مسلمانوں کے فرائض و واجبات کی حفاظت ہو تو اللہ تعالےٰ سے امید تسامح ہے بہرحال وہاں بدون شرکت قیام کرنا قریب بمحال دیکھا اور منظور تھا وہاں رہنا کیونکہ دینی منفعت بھی ہے کہ مدرسہ سے تنخواہ ملتی ہے۔

مولوی حسین علی صاحب دیوبندی کا فتوی سلام کے متعلق

الشہاب الثاقب۔ مؤلفہ مولوی حسین علی صاحب ۶۷ } وہابیہ خبیثہ کثرۃ صلوٰۃ و سلام و

marfat.com

درود بر خیر الانام علیہ السلام اور قرأت دلائل الخیرات و قصیدہ بردہ و قصیدہ ہمزیہ وغیرہ اور اس کے پڑھنے اور اس کے استعمال کرنے ورد بنانے کو سخت قبیح و مکروہ جانتے ہیں اور بعض اشعار کو قصیدہ بردہ میں شرک وغیرہ کی طرف منسوب کرتے ہیں مثلاً ؎

یَا اَشْرَفَ الْخَلْقِ مَا لِیْ مَنْ اَلُوْذُ بِہٖ
سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

اے افضل مخلوقات میرا کوئی نہیں جس کی پناہ پکڑوں، بجز تیرے ہر وقت نزول حوادث کے۔

حالانکہ ہمارے مقدس بزرگان دین اپنے متعلقین کو دلائل الخیرات وغیرہ کی سند دیتے رہے ہیں اور ان کو کثرۃ درود و سلام و تحزیب (حزب اور ورد بنانا) وقرأت دلائل وغیرہ کا امر فرماتے رہے ہیں ہزاروں کو مولینا گنگوہی و مولینا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہما نے اجازت عطا فرمائی۔

کیوں بھئی اب تم فیصلہ کرلو کہ تمہارے حسین احمد صاحب دیوبندی نے تو درود و سلام سے منع کرنے والوں کو وہابی خبیثہ لکھا ہے اب تم فیصلہ کرلو کہ اپنے اکابر کی زبانی تم کون ہو۔

تمہارے مولوی ظفر احمد صاحب عثمانی اپنی بیوی کے مرنے کے بعد غائبانہ سلام پڑھیں تو جائز ہے شرک نہیں اور ہم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھیں تو شرک ہے کچھ خدا کا خوف کرو۔

marfat.com

رسالہ ندائے حرم
بابت ماہ ربیع الاخر
۱۳۷۰ھ سنہ ۱۹۵۱ء
جنوری صفحہ ۳۳

لَا تَبْتَعِدِیْ فَلَانْتِ بَیْنَ قُلُوْبِنَا
وَصُدُوْرِنَا وَعُیُوْنِنَا وَرُؤُوْسِ
حَیَّاکِ رَبُّکِ وَالْمَلَائِکَۃُ الْکِرَا
مُ بِقَوْلِہِمْ نَامِیْ کَنَوْمِ عَرُوْسِ
مِنِّیْ السَّلَامُ عَلَیْکِ یَا رُوْحَ الْحَیَا
ۃِ وَعُمْدَتِیْ فِیْ کُلِّ یَوْمِ عُبُوْسِ

نجدیوں کی طرف سے حجاز کے سکولوں میں مسٹر گاندھی ہندو پر سلام پڑھا جاتا ہے

شعر

القرأۃ الاعدادیۃ
الجزء الثانی
۲۳۵

سلام النیل یا غاندی
وھذا الزھر من عندی

۲۳۶ پر فرماتے ہیں۔ سَلَامٌ کُلَّمَا صَلَّیْتَ عُرْیَانًا وَفِی اللِّبَدِ

خدا کا خوف رکھو اور تفرقہ بازی کو ترک کرو اور مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام کو شرک نہ کہو اگر خود نہیں پڑھتے تو صلوٰۃ و سلام پڑھنے والوں کو مشرک نہ کہو بلکہ خود صلوٰۃ و سلام کے عامل بنو تا کہ نجات پاؤ۔ الحمد للہ کہ فقیر کی کتاب مقیاس صلوٰۃ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے صلوٰۃ و سلام پر ختم ہوئی۔

marfat.com

والسلام علی من اتبع الهدیٰ

غیر مقلدین کے اکابرین نے سلام پڑھا

نزک اسلام مصنفہ مولوی ثناء اللہ امرتسری ۸۶	سلام اس نور رب العالمین پر سب اس کی آل اور اصحاب دین پر
مقدس رسول مصنفہ مولوی ثناء اللہ ۸۶	مرحبا سید کی مدنی العربی دل وجان باد فدائت چہ عجب خوش لقبی
شمع توحید مصنفہ مولوی ثناء اللہ امرتسری ۴۰	شمس فیض آباد کے شعر کو نقل کیا سلام اُس پر جو مصطفٰے ہو کے آیا وہ بندوں میں بندہ بڑا ہو کے آیا
نور توحید مصنفہ مولوی ثناء اللہ امرتسری ۴۸	مولوی عبدالعزیز کی زبانی مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں اور اصحاب محمد پر سلام ہو میری جانب سے ہر دم صبح و شام
تحفہ وہابیہ مرتبہ مولوی اسمٰعیل امرتسری	سَلَامٌ عَلٰی نَجْدٍ وَمَنْ حَلَّ بِالنَّجْدِ نجد پر سلام ہو اور جو نجد میں آجائے اس پر بھی سلام ہو

کیوں بھئی نجد پر سلام جائز اور جو نجد میں چلا جائے اس پر بھی سلام لیکن مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنا شرک کچھ خدا کا خوف کرو۔ اور پھر اس پر ہی اکتفا نہیں بلکہ جو نجد میں چلا جائے وہ بھی قابل سلام لیکن نجدیوں کے نزدیک مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنا شرک یہ تو آپ کے گھر کی بات ہے جس پر چاہا شرک جڑ دیا۔ ھداکم اللہ

marfat.com

اہلسنّت والجماعت

مرتبہ: محمّد عمر۔ اچھرّہ۔ لاہور

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم د

دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا

سراسر موم یا تو سنگ ہو جا

ومن الناس من یقول آمنا باللہ و بالیوم الاخر وما ھم بمومنین

اور بعض لوگوں سے وہ شخص ہے جو کہتا ہے ہم ایمان لائے اللہ کے ساتھ اور دن آخرت کے ساتھ حالانکہ وہ مومن نہیں۔

دیوبندی مولوی مہر محمد صاحب و میاں قمر دین صاحب و اکبر علی شاہ و حاجی محمد اکرم صاحب و فتح محمد صاحب عطا اور ان کے حواریوں کی فاش گوئی اور ذو وجھین ہونے کی حالت اور شکست بر شکست دو تین ماہ گزر چکے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات و ممات پر مذکورہ بالا دیوبندی حضرات کے درمیان اور بندہ کے درمیان بحث جاری ہے۔ خداوند ایزد نے ان کو تین دفعہ اس مضمون پر شکست فاش دی۔ لیکن وہ بچارے ابھی تک اخذتہ العزۃ بالاثم فحسبہ جھنم کے ماتحت گرفتار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت عنایت فرمائے چنانچہ مولوی صاحب مذکور نے اپنی دہابیت کے تیار شدہ شاگرد رشید (جو ظاہراً اور باطناً حلقۂ صورت و سیرت ہیں) سے ایک رسالہ نکلوایا جس میں اپنی اور اپنے استاد کی تصویر خوب کھینچی، کیا آپ کے دونوں کفروں کا جواب یہ شرارت ہے۔ سبحان اللہ جیسے روح ویسے فرشتے استاد تو استاد تھے شاگرد ان سے بھی بڑھ گئے کل طویل الاعمر

marfat.com

رہر لمبا احمق ہوتا ہے سوائے حضرت عمرؓ کے، کے مکمل بورڈ ہیں اس بات کا کوئی افسوس نہیں کہ انہوں نے مجھے جو کچھ کہا۔ کیونکہ جب یہ دیوبندی وہابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کے ٹھیکیدار ہیں تو مسلمانوں کو ان سے کیا تعلق کہ لحاظ کریں لیکن میں یہ انصافاً عرض کرتا ہوں کہ تمہارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنا اس واسطے ہے کہ آپ بڑے ہیں۔ خدا کم کرے ایسی بڑائی کو جو کفر کی گامزن ہو۔ آپ مسلمانوں میں بیٹھ کر اپنے کفریات کی کیوں نہیں صفائی کر لیتے اپنے تمام عمرؔ کے کاموں میں فرقہ پرستی سے کام لیا اب دین میں بھی دھڑا بندی شروع کر دی مجھے آپ کے سامنے اپنا علم یا مقابلہ مدِنظر نہیں بلکہ آپ کی ہدایت اور یکجہتی مقصود ہے کہ یا تو آپ مکمل حنفی بن جاویں یا مکمل وہابی۔ آپ حنفیّت کے دانت دکھا کر وہابیّت کے دانتوں سے چبانا چاہتے ہو پوشیدہ پوشیدہ اپنے بہت مسلمانوں کو دیوبندی وہابی بنا دیا ہے قربِ قیامت ہے۔ اس نفاق کو چھوڑ دیجئے ذرا اپنے ایمان دھرم سے کہیئے کسی اہلسنّت والجماعت نے بھی آج تک حضور صلعم کی ہتک کا مسلک اختیار کیا ہے کہ بروز وصال سیّد الانام بھی کسی اہلسنّت والجماعت نے کبھی ایسی تقریر کی ہو حاشا وکلا اس ہتک والی وہابیہ تقریر کے قائل اور پھر دعویٰ حنفیت یہ ہے۔ لا الیٰ ھوٰلاء و لا الیٰ ھوٰلاء (دنئے اچھروی دیوبندیو) الیس منکم رجل رشید کیا تم سے کوئی ہدایت والا آدمی نہیں۔ جو مولوی مہر محمد صاحب دیوبندی کی اس وہابیہ تقریر کو کسی اہلسنت والجماعت کے پاس لے جاوے تا کہ ان کی قلعی کھل جاوے کہ آیا یہ واقعی کافر ہیں یا نہیں۔ تقریر مولوی مہر محمد

marfat.com

صاحب امام مسجد جٹاں اچھرہ و مدرس مدرسہ دیوبندیہ فتحیہ اچھرہ

آپ حضور صلی اللہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کی تردید فرماتے ہوئے رطب اللسان ہیں کہ یہ لوگ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر سمجھتے ہیں یہ کتنا بکواس ہے بتایئے عزرائیلؑ نے آپ کا روح قبض نہ کیا دو دن جسم بلا روح نہ پڑا رہا کیا حاضر و ناظر اور زندہ کو نہلایا جاتا ہے اگر آپ زندہ ہوتے تو خود نہ نہا لیتے حضرت فاطمۃ الزہراؓ وا باہ پکار کر کیوں روئیں ابوبکر صدیقؓ کیوں روئے زندہ کو روئے کیا معاذ اللہ زندہ درگور کئے گئے۔ جنازہ زندہ کا پڑھا جاتا ہے یہ سب دلائل حاضر و ناظر کے خلاف ہیں آیات سے انك میت انھم میتون خدا نے کیوں فرمایا کل من علیھا فان کیوں فرمایا کل نفس ذائقۃ الموت کس واسطے نازل ہوئی ان آیات سے ثابت ہوا کہ آپ میّت ہیں (معاذ اللہ) حاضر و ناظر نہیں قبر کس کی ہے۔ حاجی کیا دیکھ کر آتے ہیں؟

یہ ہے مولوی مہر محمد صاحب دیوبندی وہابی کی تقریر اسی تقریر کو دو دفعہ جمعہ میں بیان کیا گیا مولوی صاحب کی اس تقریر کو سن کر مسلمانان اچھرہ بہت متنفر ہوئے تو مولوی صاحب مذکور نے پھر منبر پر فرمایا کہ یہ کافر ہیں جو حضور کو (معاذ اللہ) مردہ نہیں سمجھتے ہیں نے کہا مولوی صاحب نے جو تقریر فرمائی ہے بعینہٖ یہ تقریر غیر مقلدین کرتے ہیں اور میں نے اسی مضمون پر وہابیوں سے کئی مناظرے کئے ہیں اور خدا کے فضل و کرم سے شکست دی۔ چنانچہ حال ہی میں میں نے مولوی عبد القادر روپڑی کو اس مضمون میں شکست فاش دی اور کئی وہابی تائب ہوئے آپ نے تو اس سے بھی بڑھ کر کفریہ روبہ اختیار کیا بلکہ راجپال بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین میں آپ کا خاک پا ہے۔ دوسرا مسلمانوں کو کافر کہہ کر خود پکے کافر بن گئے کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

marfat.com

فرمایا من قال لاخیہ مسلم یا کافر فقد باء بہا جو شخص کسی مسلمان بھائی کو کافر کہے وہ خود کافر ہے مولوی صاحب جلدی توبہ کرو۔ مولوی صاحب کی اس ہٹ دھرمی پر مسلمانوں نے ان کے پیچھے نماز پڑھنی چھوڑ دی اب چونکہ مولوی صاحب نے اسی حضور صلعم کی ہتک کو اچھرہ میں اچھی طرح درس دینا تھا۔ آپ کی اس اشاعت میں آڑ بن گیا تو کہنا شروع کر دیا کہ محمد عمر حضور صلعم کے وصال کا منکر ہے حالانکہ حضور صلعم کی قبر موجود ہے پھر ہر روز اسی تقریر کو دھرائے بھلا اس عقلمند سے کوئی دریافت کرے آپ کے وقت وصال کا کون منکر ہے اگر انکار ہے تو آپ کی توہین آمیز وہابیت کا انکار ہے جو دلائل پیش کرنے لے ہو یہ تمام دلائل وہابیہ ہیں اور عقیدہ بھی وہابیہ یہ چال ہے دیوبندیت کی کہ عنوان حنفیت اور معنون وہابی اب ممبر پہ چڑھ کر ہر جمعہ اعتبار جمایا جاتا ہے۔ ہاں مسلمان اس مکر کو پہلے ہی جانتے ہیں کہ یوسف علیہ السلام کے بھائی یوسف علیہ السلام کو غیبت الجب میں ڈال کر باپ کے سامنے روئے جل جلالہٗ نے فرمایا وجاءُ اباھم عشاءً یبکون کے وقت روتے ہوئے آئے اور خود ہی کہتے ہیں وما انت بمومن لنا ولو کنا صٰدقین ' (اے باپ) تو ہماری بات نہیں مانیگا خواہ ہم سچے بھی ہوں گے ایسے ہی یزید بھی امام حسین علیہ السلام کو شہید کرکے رو دیا۔ آپ کا بھی وہی نمونہ موجود ہے آپکے روسار کہتے ہیں کہ دیکھئے ہمیں وہابی اور دیوبندی کہاجاتا ہے حالانکہ ہم عارف باللہ حافظ فتح محمد صاحب کے خاندان سے ہیں۔ کیا یہ آپ کی صداقت کی نشانی ہے نوح علیہ السلام کا بیٹا کافر نہ تھا کیا حافظ صاحب کا عقیدہ اور آپ کا ایک ہے۔ ہرگز نہیں انہوں نے تو پہلے ہی آپ کو چکڑالوی لکھا ہے کہ جو حیات النبی صلعم کا قائل نہیں یہ چکڑالوی کا شیوہ ہے سنیئے رد چکڑالوی ۳۴-۳۵ ہم تو انبیا کی حیات کے قائل ہیں بلکہ ان کے معاونوں کے لئے جنہوں نے اعلاء کلمۃ الحق میں ان کی معاونت کی انکی خدمت اور مدد میں جان نثاری کی ان کیلئے

لے جیسے قرآن مجید ایمان داری سے پڑھنا ثواب ہے اور بدنیتی سے پڑھنا کفر ہے۔

marfat.com

قرآن میں حیات ثابت ہے پارہ دوم سورہ بقرہ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات
بل احیاء ولکن لا تشعرون جھگڑالوی یہاں پر بھی تاویل فاسد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ
وہ قیامت کے دن زندہ ہوں گے تو ہم کہتے ہیں قیامت کو تو سب آدمی زندہ ہوں گے ۔
انبیاء اور شہدا کی کیا خصوصیت ہے جو ان حضرات پر احسان رکھا گیا غرض ایسی تاویلیں فاسد
کرنا اسی کا شیوہ ہے اب ہم اصل مطلب کی طرف آتے ہیں غرض کہ شہدا کی حیات قرآن مجید
سے بوضاحت وصراحت ثابت ہے جس کو ایک دوسری آیت آل عمران ولا تحسبن الذین
قتلو فی سبیل اللہ امواتا الخ بخوبی تمام ثابت کر رہی ہے بھلا یہ ممکن ہے کہ جس انعام
سے سپاہی اور فوجی سرفراز ہو تو سپہ سالار اور فوجی افسر محروم رکھے جائیں حاشا وکلا غرض کہ
حیات انبیا کی بطریق اولیٰ ثابت ہے کہ ان کو بوجہ متبوع ہونے کی شہدا پر ہر طرح
فضیلت ثابت ہے ۔

یہ ہے جناب بانی مدرسہ حافظ فتح محمد صاحب کی عبارت جو حیات نبی صلعم
کے بجسمہٖ قائل ہیں (حافظ فتح محمد یہ نہیں جو جانب مغرب رہتے ہیں یہ تو کہتے ہیں کہ میں
آپ کی قبر دیکھ کر آیا ہوں) (معاذ اللہ) اب ان کی تسلیم کریں یا اُن کی لہٰذا اگر ذو وجہ دیوبندی
مولوی صاحب کی تقریر کے پیچھے اپنے دین کو بگاڑو گے تو شرعاً آپکے کفر میں شک نہیں
اور آپ کے نکاح فاسد اور مسلمانوں کے ساتھ برتاؤ بھی حرام، امامت بھی ناجائز یہ نہ
سمجھیئے کہ محمد عمر مقابلہ کر رہا ہے یہ غلط ہے ابراہیم علیہ السلام کو نمرود نے آگ
میں ڈالا وہ نہ ڈرے وہاں بھی ایمان وکفر کا مقابلہ تھا فرعون نے موسیٰ علیہ السلام
کا مالی اور دستی مقابلہ کیا اور ایمان نہ لایا وہ پچھاڑا گیا ایسے ہی ابوجہل نے حضور اکرم
صلعم کا مالی اور بدنی مقابلہ کیا ایمان نہ لایا اس کا کیا حال ہوا ۔ یزید نے امام حسین علیہ السلام

marfat.com

کا مقابلہ کیا ایمان نہ لایا یہاں نتیجہ کیا نکلا مالی اور بدنی مقابلہ کوئی مقابلہ نہیں بھائیو صداقت کو دیکھو ہمیشہ یاد رکھو صداقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے" اگر آپ دیوبندی نہیں تو جن دیوبندیوں نے حضور صلعم کی توہین کی ہے ان کو کافر لکھئے ۔ وان لم تفعلو ولن تفعلو فاتقو النار التی وقودھا الناس والحجارہ اعدت للکافرین اور اگر نہ کرو تم اور ہرگز نہ کر سکو گے تم تو ڈرو تم آگ سے جس کے ایندھن لوگ ہیں اور پتھر تیار کی گئی ہے کافروں کے واسطے ۔

ایک عرض قابلِ غور یہ ہے کہ مولوی مہر محمد صاحب منبر پر کھڑے ہو کر اپنے مقتدیوں کو خوش کرنے کے واسطے انا خیر منہ کی شیطانی بڑ مارتے ہوئے فرماتے ہیں کہ دیکھو، تمام لاہور میں کتابیں پڑھانے والا میرا کوئی ثانی نہیں حالاں کہ کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم یہ بہت بڑی بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے کہ جناب کی وسعتِ علمی کا اندازہ مسلمان لگا چکے ہیں کہ میدان میں نکل کر ایک ادنیٰ عربی خواندہ طالب العلم سے بات نہیں کر سکتے اور فخر اتنا کہ میں نے یہ کیا وہ کیا فرمایئے آج تک کس میدان میں آپ کھڑے ہوئے اور کامیاب رہے یا کوئی تصنیف کی ہے یا غیر مذہب کو اپنا بنایا ماشاء اللہ آپ کی تقریر سن کر مسلمان بیزار ہو رہے ہیں چہ جائیکہ غیر مسلم مسلم بن جاویں خفتہ را خفتہ کے کند بیدار شیخ سعدی علیہ الرحمتہ نے آپ ہی کے واسطے فرمایا ہے گر تو قرآن بریں نمط خوانی ۔ ببری رونقِ مسلمانی مولوی صاحب آپ کو کہاں کی دستار بندی ہے ۔ ذرا جواب تو دیں پائے کج را موزہ مے بایست کج ٹیڑھے پاؤں کو موزہ

marfat.com

بھی بڑھا چاہیئے نہ کہ آپ کسی چھوٹے آدمیوں کو بگاڑتے تو کوئی مضائقہ نہیں تھا۔ آپ نے مسلمانوں کے اس قلعہ کو گرایا ہے جن کے گرنے سے تمام اچھرہ بلکہ قرب وجوار کو بھی گرا کر جہنم میں لے جاؤ گے۔ مولوی صاحب میں سچ کہوں گا" ناخن نہ دے تجھے اے پنجۂ جنوں" دیگا تو اپنی عقل کے بخیے ادھیڑیوں خدا کے واسطے اب بھی سنبھل جایئے تاکہ امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مسلمانوں کی تعداد کم نہ کریں اور ان بیچاروں کو اپنے دین پر ہی رہنے دیجیئے۔ آپ نے تمام اچھرہ میں یہ مسئلہ نکال کر شور برپا کر رکھا ہے اگر آپ یہ مسئلہ نہ نکالتے تو آپ کے اعمال نامے میں کیا فرق ہوتا اپنی ہی روسیاہی تو لے جاتے دوسروں کو تو امن سے بیٹھے رہنے دیتے۔ اگر نہیں تو میں نے اپنے رسالہ اظہار دیوبندیت میں آپ کے واسطے ایک ہزار روپیہ انعام رکھا ہے کیوں نہیں حاصل کرتے۔ وما علینا الا البلاغ

محمد عمر۔ اچھروی

marfat.com

قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین

تحقیق تمہاری طرف اللہ کی طرف سے نور (صلعم) اور کتاب بیان کرنے والی آئی

یریدون لیطفؤ نور اللہ بافواھم واللہ متمم نورہٖ ولو کرہ الکافرون ط

ارادہ کرتے ہیں وہ تاکہ وہ اللہ کے نور کو بجھادیں اور اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کرنیوالا ہے گو کفار برا منادیں

قال النبی صلعم نبی اللہ حیؔ ——— (نبی صلعم نے فرمایا کہ اللہ کا نبی زندہ ہے)

اچھرہ میں

دیوبندیت کا اظہار

اور

شکست

منجانب: مفتی محمد عمر سند یافتہ دہلی - اچھرہ - ضلع لاہور

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باطل سے دبنے والے اے آسمان نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحان ہمارا

اچھرہ کے رؤسار دیوبند پارٹی مولوی مہر محمد صاحب و میاں قمر دین صاحب و میاں جان محمد صاحب و حاجی محمد اکرم صاحب و اکبر علی شاہ صاحب و فتح محمد عطار صاحب اور ان کے حواریوں کی تین دفعہ شکست اور اسلام کا بول بالا۔

اچھرہ ضلع لاہور کے مدرس عربی استاد دیوبندیت و وہابیت مولوی مہر محمد صاحب عرصہ تقریباً پندرہ سال کی اندرونی کوشش سے دیوبندیت اور وہابیت کی تبلیغ فرمارہے ہیں اور ان کے مدرسہ میں زیر اہتمام میاں قمر دین صاحب رئیس اچھرہ علی الاعلان دیوبندی اور وہابی کی سند دے کر ان دونوں مذہبوں کی ترقی کر رہے ہیں عرصہ دو ماہ ہوا مولوی مہر محمد نے ایک مسئلہ وہابیت ظاہر فرمایا کہ نبی کریم صلعم کو اللہ تعالیٰ نے مفاتیح خمسہ عطا نہیں فرمائے عاجز نے مولوی صاحب[1] مذکور کی خوب تردید کی جب میاں قمر دین اور حاجی محمد اکرم صاحبان اور انکے حواریوں نے سمجھا کہ ہماری دیوبندیت مولوی مہر محمد صاحب دیوبندی ظاہر کر رہے ہیں۔ تو جمعہ پر بروز جمعہ مولوی صاحب سے توبہ کرائی۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ میری پچھلی تمام عمر غلطی پر گزری لیکن اب میں اس بات پر ایمان لاتا ہوں کہ حضور صلعم کو مفاتیح خمسہ اللہ جل شانہٗ نے عطا فرمائے کیونکہ میں نے بزرگوں کی کتابیں اب پڑھی ہیں" خیر کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے "قرآن مجید و حدیث شریف سے نہ سہی بزرگوں کی کتابوں سے سہی، یہ دیوبندیوں کی پہلی شکست ہے بعد ازاں مولوی مہر محمد صاحب دیوبندی نے حضور صلعم کے حاضر و ناظر ہونے کی تردید فرمائی۔ جو لوگ حضور کو حاضر ناظر جانتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ پھر اس پر تمام اچھرہ والوں نے شور اٹھایا۔ کہ

---

[1] میں نے خود مولوی صاحب سے دریافت کیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میرا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ حضور صلعم کو مفاتیح خمسہ عطا ہوئے۔

marfat.com

مولوی صاحب مہر محمد دیوبندی وہابی بن گئے وہابی بن گئے۔ یہ شور سن کر میاں قمر دین صاحب نے بڑے زور سے دن دہاڑے اپنے طلبا کو کہا کہ تم اتنے طلبا ہو تم سے ایک محمد عمر نہیں سمیٹا جاتا۔ تو تیس چالیس طلبا دیوبندی اور وہابی ہاتھ میں چاقو لے کر میری دکان پر مجھے قتل کے ارادے کے لئے آئے اور حملہ کیا اور گالی گلوچ بھی نکالیں۔ میں خدا کے فضل سے خاموش رہا۔ انہیں بازار والے میری دکان سے دھکیل کر دور لے گئے۔ اخیر جب رو سارنئے دیوبندیوں نے یہ سمجھا کہ اب بات ظاہر ہو گئی ہے۔ اب محمد عمر کو چیلنج دو۔ مولوی چراغدین سے میری طرف یہ چیلنج دلوایا۔ کہ ہم تمام اس مسئلہ پر مناظرہ کریں گے۔ کہ حضور صلعم حاضر ناظر نہیں ہیں۔ میں نے چیلنج منظور کیا۔ حاجی محمد اکرم صاحب تحریراً فساد کے ذمہ دار بنے (جن کی تحریر ہمارے پاس موجود ہے) اس شرط پر کہ مناظرہ مسجد جامعہ نتیجہ دیوبندیہ میں ہو۔ اور تاریخ مناظرہ ۲ ہمہ ۷ کو ہو۔ عاجز نے منظور کیا۔ اور وقت مقررہ پر قرآن مجید اور کتب حدیث شریف اور اسماء رجال و بزرگان دین لے جا کر مسجد جامع دیوبندیہ میں بعد نماز عشاء رکھ دیں۔ کتب کے انبار دیکھ کر تمام نئے دیوبندیوں کے طوطے اڑ گئے۔ مولوی چراغدین بیچارے تو خدا کے فضل و کرم سے حق کے مقابلہ میں کھڑا ہونے کی تاب نہ لا سکے۔ اور ان کے حضرت مآب مولوی مہر محمد صاحب دیوبندی گھر سے ہی تشریف نہ لائے۔ اب تمام گاؤں کے اجتماع کو کیا جواب دیں۔ آخر یہ جواب سوچا کہ حافظ عطا محمد سے کہلوا دو۔ کہ ہم نبی صلعم کو حاضر ناظر تسلیم کرتے ہیں۔ عاجز نے عرض کی مولوی مہر محمد صاحب اور مولوی چراغدین صاحب ویسے ہی وکالت کرواتے ہیں۔ کیا خود نہیں کہہ سکتے

marfat.com

کہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ حضور صلعم حاضر و ناظر ہیں ۔ یا تحریر لکھ کر بھیج دیں ۔
لیکن بصد اصرار تمام دیوبندی روسا نے تسلی دی ۔ کہ مولوی مہر محمد صاحب اب تسلیم
کرتے ہیں ۔ ہم شاہد ہیں یہ ہے دیوبندیوں کی دوسری شکست ۔

بعد میں بروز جمعہ مولوی مہر محمد صاحب دیوبندی نے جمعہ کے دن پھر تقریر
فرمائی کہ یہ لوگ تو حضورؐ کو حاضر ناظر سمجھتے ہیں ۔ یہ ہو سکتا ہے ۔ حالانکہ آنحضرت
صلعم کو موت آئی ۔ جب موت آئی ۔ اب مردہ ہوئے (العیاذ باللہ) تو مردہ حاضر و
ناظر کیسے ہو سکتا ہے ۔ اس اعتقاد کے بیان کرنے پر لوگوں نے مولوی مہر محمد صاحب
کے پیچھے نماز پڑھنی چھوڑ دی اور عام لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ یہ مولوی صاحب
نبی صلعم کو مردہ کہتے ہیں کہ جو حضورؐ کو مردہ کہے اس کے پیچھے ہماری نماز نہیں ہوتی
چنانچہ مولوی مہر محمد صاحب نے خطبہ میں بیان فرمایا ۔ کہ جو حضور کو (نعوذ باللہ
من ھذہ الاعتقاد) مردہ نہیں سمجھتے وہ کافر ہیں ۔ جب میں نے یہ بات سنی تو
میں نے جواباً کہا کہ حدیث شریف میں مذکور ہے من قال لاخیہ مسلم یا کافر فقد باء
بھا نبی صلعم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہے ۔ وہ خود کافر
ہے لہذا جو حیات النبی سمجھنے والوں کو کافر کہے گا وہ از روئے شرع محمدی کافر ہے
لہذا مولوی مہر محمد صاحب اور ان کے ہم عقیدہ اس فرمان نبویؐ کے لحاظ سے کافر
ٹھہرے ۔ اب مہتمم مدرسہ میاں قمر دین صاحب کو معلوم ہوا کہ ہمارے مدرسہ
میں تو ایسے طلبار موجود ہیں ۔ جو حضور صلعم کے حاضر ناظر اور حیات النبی صلعم کے
قائل ہیں ۔ چنانچہ جن طلبار کا یہ عقیدہ تھا ۔ ان کو دریافت کر کے نکال دیا اور صاف
کہہ دیا ۔ کہ اگر تم حضور صلعم کو حاضر ناظر سمجھتے ہو ۔ تو ہمارے مدرسہ سے نکل جاؤ ۔

marfat.com

جن طلباء نے کہہ دیا۔ کہ ہمارا عقیدہ استاد صاحب کا ہے ان کو رہنے دیا باقیوں کو نکال دیا۔ بعض ایسے بھی تھے۔ کہ جنہوں نے تمام کتابیں ختم کر کے دورہ حدیث شریف بھی ختم کر لیا تھا۔ اور ان کو سند ملنی تھی۔ لیکن انہوں نے جواب دے دیا کہ اگر تم حضور کے معاذ اللہ نابود ہونے کا اقرار کرا کر سند دیتے ہو تو ہم ایسی سند کو حضور صلعم کی محبت پر قربان کرتے ہیں۔ وہ نکل گئے لیکن آنجناب صلعم کی شان کے واسطے میّت کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ اب اس مسئلہ پر دیوبندی رؤساء کو مولوی مہر محمد صاحب نے وفات نبی صلی اللہ پر ایسا مستحکم بنا دیا ہے کہ جب کوئی میاں قمر دین صاحب رئیس اچھرہ اور حاجی محمد اکرم اور ان کے حواریوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت دریافت کرتا ہے۔ تو فوراً کہہ دیتے ہیں کہ آپ میّت ہیں۔ تمام اچھرہ میں ان نئے دیوبندیوں نے معاذ اللہ وفات نبی صلعم کا وظیفہ پکار رکھا ہے۔ جب ان سے معاذ اللہ ممات نبی صلعم پر دلائل دریافت کئے گئے تو خود تو قاصر رہے۔ اپنا وکیل مولوی غلام محمد صاحب گھوٹوی شیخ الجامعہ کو بلایا۔ وہ تشریف لائے۔ تاکہ دیوبندیت کی مہر لگا جاویں۔ حضرت گھوٹوی صاحب نے تشریف لاتے ہی وفات نبی صلعم پر زور ڈال دیا۔ چنانچہ حاجی محمد اکرم نے مجھے دکان پر پیغام بھیجا کہ آؤ پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی۔ جیسے دل چاہے تسلی کر لو۔ عاجز بتاریخ ۳۰ ۸/۴۲ کو اسی وقت جامعہ دیوبندیہ میں پہنچ گیا۔ تو مولوی غلام محمد صاحب نے دریافت کیا کہ تمہارا عقیدہ کیا ہے۔ میں نے عرض کی کہ میں حضور اکرم صلعم کو حیات اور حاضر ناظر سمجھتا ہوں۔ اس کے مخالف کو از روئے قرآن مجید و احادیث مسلمان نہیں سمجھتا

marfat.com

مولوی غلام محمد صاحب نے دلیل طلب کی۔ عاجز نے دو آیتیں پیش کیں مولوی صاحب نے جواب دیا کہ یہ آیتیں شہدا کے حق میں آئی ہیں۔ ہم شہدا کو مردہ نہیں کہہ سکتے لیکن نبی اکرم صلعم کو مردہ کہہ سکتے ہیں۔ بندہ نے جواب دیا۔ کہ مولوی صاحب آپ کے نزدیک شہداء انبیاء سے بالاتر ہیں۔ حالانکہ اللہ فرماتا ہے "النبی اولیٰ بالمومنین" نبی صلعم تمام مومنوں سے بالاتر ہیں۔ خواہ شہید ہوں یا صدیق دوسرے مقام پہ اللہ تعالیٰ نے شہداء کو تیسرے درجہ پر رکھا ہے۔ اُولٰئِکَ مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشہداء۔ پہلا درجہ نبی کا دوسرا صدیق کا تیسرا شہید کا۔ لیکن مولوی صاحب نے اپنے خلاف نص بیان فرمایا کہ پہلا درجہ شہید کا۔ نبوت بعد میں۔ حالانکہ شہادت کے واسطے پہلے مُہر نبوت کی ضرورت ہے۔ جب حضورؐ مہر لگا دیں تو کسی کو شہادت کا درجہ ملتا ہے ورنہ نہیں لیکن آپ نے الٹ بنالیا ہے۔ بعدازاں مولوی صاحب نے آدھ گھنٹہ تقریر فرمائی بعدازاں عاجز کی باری آئی۔ میں نے پانچ منٹ میں ان کے تمام الٹے بیان کئے ہوؤں کو سیدھا بیان کیا اور بتایا کہ آپ نے قرآن مجید و حدیث شریف میں کجی سے کام لیا ہے۔ بعدازاں دس منٹ میں، میں نے بارہ آیتیں پیش کیں جو حیات النبی پہ دال تھیں۔ ابھی میری تقریر جاری ہی تھی کہ مولوی صاحب نے متحیر ہو کر فرمایا کہ میں نے شکست کھائی اور آپ جیتے۔ تمام سامعین بھائیو! خدا کے سامنے گواہ رہنا کہ میں اس مضمون میں جھوٹا ہوں۔ اور مولوی محمد عمر صاحب سچے ہیں۔ مولوی غلام محمد صاحب نے گلے لگایا اور مصافحہ کیا اور تشریف لے گئے اور میں دکان پر واپس آگیا۔ یہ ہے اچھڑوی روسا نئے دیوبندیوں

marfat.com

کی تیسری شکست۔

باوجود تین شکستوں کے ابھی تک انہیں مسائل پر اڑے ہوئے ہیں۔ اور لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ یہ اشتہار پبلک کی ہدایت کے واسطے شائع کیا جاتا ہے تاکہ لوگ اپنے ایمان کو محفوظ رکھیں۔ کیونکہ حضور اکرم تاجدار مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت از روئے شرع محمدی ہمارے اعمال و افوال پر ضرور ہوتی ہے۔ لہذا حضور ان نئے دیوبندیوں پر بھی انشاء اللہ ضرور شہادت دیں گے کہ یہ لوگ ہیں یا اللہ۔ تو نے تو مجھے ان کی شہادت کے واسطے مقرر کیا ہوا تھا لیکن یہ لوگ مجھے معاذ اللہ مردہ کہتے تھے اور اسی بات کا درس دیتے تھے اور اسی بات پر لوگوں کو مولوی بنا کر سند دیتے تھے۔ حضور صلعم کو مردہ کہنے والو (نعوذ باللہ منہم) کلمہ بھی چھوڑ دو۔ کیونکہ اس میں بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ اب میاں سراج الدین صاحب بغل زن ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ دیکھا پہلے تمام اچھرہ نے مجھ پر فتویٰ لگایا تھا۔ کیونکہ میں حیات النبیؐ کا قائل نہ تھا۔ لیکن اب تو "معاذ اللہ" ممات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا جامع فتحیہ اچھرہ میں لہرا رہا ہے۔

افسوس! اس مدرسہ کا پودا اس ولی اللہ کا لگا ہوا ہے جس کا مذہب یہ تھا کہ دیوبندی کافر ہیں اور جو دیوبندیوں کا فر نہ سمجھے۔ وہ بھی کافر ہیں، میں نبی صلعم کو حیات سمجھتا ہوں اور جو نہ سمجھے کافر ہے اب تک مدرسہ کی حالت یہ ہے۔ کہ کھانا مسلمانوں کی گیارھیوں کا۔ لیکن استاد دیوبندی طلباء دیوبندی اور وہابی ناظم وغیرہ معاون وہابی۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔ ہ

marfat.com

ہمارا کام کہہ دینا ہے یارو
تم آگے چاہے مانو یا نہ مانو

حضرتِ عالم عامل عارف مجتہد غلام محی الدین صاحب قصوری رح نے خوب فرمایا ۔

ہست یکے فرقہ رہا بیاں — منکرہ ز امداد ولی در جہاں
بلکہ ز امداد ولی منکر اند — با ہمہ اموات مساوی نہند
لعنت حق باد برایں اعتقاد — رفت مسلمانی ایشاں بباد
صورت شاں صالح و باطن پلید — صحبت ایشاں نکن اے سعید

خوشخبری

میں ان تمام دیوبندیوں اور وہابیوں کو چیلنج دیتا ہوں کہ خدا کے فضل وکرم سے حیات نبی صلعم پر مناظرہ کر لیویں اور یہ لوگ معاذ اللہ حضور ص کی ممات ثابت کر دیں ۔ ان کے ثابت کرنے پر ان کو ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ بشرطیکہ فساد کے ذمہ دار خود ہیں ۔ ورنہ لوگوں کو گمراہ نہ کریں کیونکہ بوقت وصال حضور صلعم فرشتہ بھی آتا ہے تو عرض کرتا ہے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قد اشتاق الی لقائک (یا محمد صلعم بیشک اللہ تعالیٰ آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے)

مسلمانو! تم ایسے لوگوں سے اپنے ایمان کو بچاؤ جو معاذ اللہ حضور ص کو مردہ کہتے ہیں ۔

خادم ۔ محمد عمر اچھروی

marfat.com

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

شہرِ یارِ ارم تاجدارِ حرم
نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام

جنکے سجدے کو محراب و کعبہ جھکی !
ان بھنووں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

جس سے تاریک دِل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

وہ دہن جسکی ہر بات وحیِ خُدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اسکی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھوں والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں
اسکی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

"لیلۃ القدر" میں "مطلع الفجر" حق
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

marfat.com

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا — اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام
جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں — اس سرِ تاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام
پتلی پتلی گُلِ قدس کی پتیاں — ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
جسکی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں — اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام
جسکو بارِ دو عالم کی پرواہ نہیں — ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام
نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں — انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام
کل جہاں ملک اور جَو کی روٹی غذا — اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
اِک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں — شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ — مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

السلام اے شفیعُ المذنبین — السلام اے رحمت اللعٰلمین
السلام اے جمال و باکمال — السلام اے بے نظیر و بے مثال
السلام اے سبز گنبد کے مکین — السلام اے پیشوائے مرسلین
السلام اے مالک کون و مکاں — السلام اے باعثِ ہر دو جہاں

اے خدا کے لاڈلے پیارے رسُول — یہ سلام عاجزانہ ہو قبُول
اے خدا کے لاڈلے پیارے حبیب — سبز گنبد کی زیارت ہو نصیب

---

marfat.com